

مجلہ اسلامیات اور علمی و ادبی مضامین

تاریخ ابن کثیر

اردو ترجمہ
البدایۃ والنہایۃ

جلد پنجم
حصہ پنجم و دہم

۱۷۶ ہجری کے آغاز سے ۱۷۵ ہجری تک کے واقعات اس حصہ میں، خواصہ کے خلف ظفراء اور ان کے ادوار کی فتوحات کے تفصیلی حالات درج ہیں

۱۷۶ ہجری کے آغاز سے ۱۷۷ ہجری تک کے واقعات اس حصے میں، خواصہ کے آخری ظفراء اور ان کے خلفاء کی ابتداء کے واقعات اور امام ابوحنیفہ و امام احمد بن حنبل اور امام ہزافہ اور دیگر مشہور ائمہ کے حالات درج ہیں

حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل ابن کثیر شہزادہ

ترجمہ و تفسیر

مولانا ابو ظفراء محمد اسحاق شہزادہ

مولانا محمد اسلم بن قاری رحمۃ اللہ صاحب شہداد پوری

دارالاشاعت
لاہور

زیر تحقیق کے متعلق ملکیت جن بائبر محفوظ ہیں

ماہنامہ : اعلیٰ اشرف مبنی
 خدمات : نو برشتہ علمی مرکز
 خدمات : 602 صفحات

کاروبار سے گزراؤں

ایلی جن کوغش کی جالی ہے کہ پابلہ، چاک، میناری اور۔ امداد اس اس کی گزراؤں
 کے لئے اور۔ مین سٹیشن ایک عالم 1980، ہے جس۔ مگر کی کوئی قطعی گزراؤں سے 17 اور کو کم
 سطح کو باکر مینوں کی باجی، کو کہہ دیا مین سے مین، دست ہو سکے۔ چاک ایک

..... کے لئے ہے

دارالعلوم 1980ء اور 1981ء کی لکھ
 دین اسلام 20 لکھ اور 1980ء
 جو کہہ دیا ایک مین کی مین اور 1980ء
 مین اسلام کی مین اور 1980ء
 مین اسلام کی مین اور 1980ء

دارالعلوم دارالعلوم دارالعلوم
 دین اسلام دارالعلوم دارالعلوم
 دارالعلوم دارالعلوم دارالعلوم
 دارالعلوم دارالعلوم دارالعلوم
 دارالعلوم دارالعلوم دارالعلوم

Islamic Books Centre
 119-121, Halli Well Road
 Bolton BL 3NA, U.K.

..... کے لئے ہے

Azhar Academy Ltd.
 54-68 Lisle Road Lane
 Manor Park, London E12 5QJ
 Tel: 020 8911 9797

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
 182 GUBBINS STREET,
 BUFFALO, NY 14202, U.S.A.

..... کے لئے ہے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
 6663 BENTLEY, 1 K LUTON,
 TX-75074, U.S.A.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین البدایہ والنہایہ معروف بہ تاریخ ابن کثیر حصہ دوم

۲۵	میرزا بن ابان	۳	فہرست مضامین
۲۵	۷۷۶ ہجری	۱۵	۷۷۶ ہجری
۲۸	۷۷۶ ہجری وفات پائے والے	۱۶	نیکر بن عثمان کی معزوری
۲۸	ابو عثمان فہدی	۱۶	۷۷۶ ہجری میں وفات پائے والے
۲۸	سلط بن ایثم البدوی	۱۶	حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا ذکر
۳۰	زیر بن قیس الجوی	۱۶	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر
۳۰	۷۷۷ ہجری	۱۷	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۳۲	حبیب کی پاکت	۱۸	عبید بن جریج رضی اللہ عنہ
۳۲	عباس بن مسلم الاشعری	۱۹	ابو شیبہ رضی اللہ عنہ
۳۳	مطرف بن عبد اللہ	۱۹	سلط بن الاکوع رضی اللہ عنہ
۳۳	۷۷۸ ہجری	۱۹	مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر
۳۵	شریح بن الحارث	۱۹	ابو عبد الرحمن السلمی
۳۸	عبد اللہ بن مسلم رضی اللہ عنہ	۱۹	ابو مسرور اسدی
۳۸	حنان بن امیہ الخزاعی	۲۰	بشر بن مروان
۳۸	اعطاء بن زید البصری	۲۰	سن ۷۷۹ ہجری
۳۸	سراقہ بن مرداس الخزاعی	۲۳	سالم بن مسروق کی تبلیغ
۴۰	القطیبہ البجیدی	۲۳	۷۷۹ ہجری وفات پائے والے
۴۰	۷۷۹ ہجری	۲۳	عباس بن ساریہ رضی اللہ عنہ
۴۰	اس سال پیش آنے والے واقعات و حوادث	۲۵	ابو قطیبہ نخعی رضی اللہ عنہ
۴۰	حارث السجسی کذاب کا قتل	۲۵	اسود بن یزید

۵۵	اسرار بن خالد القزازی الکلونی	۳۲	۹۷ھ میں مسلمانوں کا ترک طاہرین پر حملہ
۵۵	المطیر قاتین صلب بن ابی صفرۃ	۳۲	صحابی رسول کا جنگ جاری رکھنے پر اصرار
۵۵	الحارث بن عبداللہ	۳۳	چوتھی شریعت کا استعمال
۵۵	عبداللہ بن ابی طلحہ بن ابی اسود	۳۳	ابو مسرور اور دیگر اہل یم
۵۶	عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	۳۳	قنبر بن الحارث کا قتل
۵۶	عقاب بن وحب	۳۳	غازی ترک عبداللہ بن ابی بکر کی وفات
۵۶	جہیل بن عبداللہ	۳۴	۸۰ھ
۵۸	عمر بن عبداللہ	۳۴	اس سال پیش آنے والے واقعات
۵۸	وفات	۳۴	لکھن میں جاؤ کن سیلاب
۵۸	کسلی بن زیاد	۳۴	بصرہ میں طاعون کی وبا
۵۹	قلاؤن بن عمرو الکندی	۳۴	صلب بن ابی صفرہ ترکوں کے مقابلے میں
۶۰	ام الدرداء البصری	۳۴	ترکوں کے خلاف مسلمانوں کا ۳۰ ہزار پر مشتمل لشکر
۶۱	۸۳ھ	۳۵	اس سال وفات پانے والے ایمان
۶۱	اس میں پیش آنے والے واقعات	۳۵	عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے کلام اسلم رضی اللہ عنہ کی وفات
۶۳	شیر واسطہ کی قبیر	۳۵	حییہ بن قیس
۶۳	عبدالرحمن بن حجاج الخولانی البصری	۳۵	عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب
۶۵	حضرت طارق بن صاحب الامصی	۳۶	ابو اور یس الخولانی
۶۵	حضرت عبداللہ بن عدی	۳۶	معدی بن قنبر
۶۶	۸۳ھ اور پیش آنے والے واقعات	۳۷	۸۱ھ
۶۶	الجب بن القریۃ	۳۷	اس میں پیش آنے والے مشہور واقعات و حوادث
۶۷	روح بن زہابع الجوزانی	۳۷	کثیر بن عثمان کا قتل
۶۷	ابن قاصد کا قتل	۳۷	ابن الاصبغ کی انتقالی تحریک
۶۸	الجب بن القریۃ	۳۹	سویح بن غنطہ بن حنیفہ بن عامر
۶۸	روح بن زہابع	۵۰	عبداللہ بن شداد بن العباد
۶۸	روح بن زہابع کا مقام	۵۰	محمد بن علی بن ابی طالب
۶۹	۸۵ھ اور پیش آنے والے واقعات	۵۲	۸۲ھ
۷۰	سویح بن عبداللہ کا قتل	۵۲	اس سال پیش آنے والے واقعات
۷۰	عبداللہ بن زہابع کی معزول	۵۳	واقعات و ایام
۷۱	عبداللہ بن زہابع	۵۴	صلب بن ابی صفرہ کی وفات
۷۱	ان کا نام و نسب	۵۵	اس سال وفات پانے والے مشہور لوگوں میں

۱۴۹	دو عظیم سہ سالہ	۱۱۴	واقعات ۹۵ھ
۱۵۱	۹۸ھ	۱۱۴	حاج بن یوسف ثقفی کے حالات اور مذکورہ وفات
۱۵۲	واقعی کا بیان	۱۱۷	فصل
۱۵۳	عبداللہ بن عبداللہ بن حبیب	۱۲۱	فصل
۱۵۳	۹۹ھ	۱۲۱	حاج کے جرات مندانہ اقدامات اور گت خانہ گشت
۱۵۳	۹۷ھ اور ولید کی وفات	۱۲۷	خواص کی وفات
۱۵۶	سلمان کی قسطنطنیہ آمد	۱۲۷	ابو الیم بن یزید ثقفی
۱۵۷	عمر بن عبدالعزیز کی خلافت	۱۲۷	ابو الیم ثقفی کے چند اقوال اور یہ
۱۵۹	اس سال وفات پانے والے لوگ	۱۲۷	حسن بن محمد بن حنفیہ
۱۵۹	الحسن بن محمد بن حنفیہ	۱۲۷	عبد بن عبدالرحمن بن عوف نہ ہری
۱۵۹	عبداللہ بن محمد بن بن ہارون بن عبید	۱۲۷	سلف بن عبداللہ خیر
۱۵۹	حمود بن الولید بن حنفیہ	۱۲۸	۹۶ھ
۱۵۹	بائع بن ہبیر بن مطعم	۱۲۸	اس میں پیش آنے والے واقعات
۱۵۹	کریم بن مطعم	۱۲۹	جامع اموی دمشق کی تعمیر
۱۵۹	محمد بن ہبیر بن مطعم	۱۲۸	فصل
۱۵۹	مسلم بن یار	۱۲۸	جامع مسجد کی غویوں اور اشرف ایمان کی رائے کے
۱۵۹	حنس بن عمرو الصنعانی	۱۲۸	بارے میں
۱۵۹	نارجر ابن زید	۱۳۹	یگی بن زکریا کے سر کے بارے میں کلام
۱۵۹	۱۰۰ھ کی ابتداء	۱۳۰	اس کمزری کا بیان جو مسجد کے دروازے پر نصب تھی
۱۶۲	ابوالعباس کی وصیت کا سال	۱۳۱	جامع اموی میں قرأت قرآن کی ابتداء
۱۶۲	اس سال وفات پانے والے لوگ	۱۳۱	فصل
۱۶۲	سالم بن ابوالجود الاقبسی	۱۳۲	ہانی جامع دمشق ولید بن عبدالملک کے حالات اور اس کی
۱۶۲	ابو امامہ سل بن حنیف	۱۳۲	وفات کا بیان
۱۶۲	ابو الخیر بن حدیر بن کریم الحنفی	۱۳۵	سلمان بن عبدالملک کی خلافت
۱۶۲	ابو طفیل عامر بن واثلہ	۱۳۵	تخیرہ بن مسلم کا قتل
۱۶۳	ابو عثمان فہدی	۱۳۶	ابن شکان کا قتل
۱۶۳	۱۰۱ھ کی ابتداء	۱۳۷	۹۷ھ
۱۶۳	سوانح عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۳۸	علاقہ عنوان
۱۶۵	عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں اشیاء و آثار	۱۳۸	الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب
۱۶۸	یزید بن عبدالملک کی خلافت	۱۳۹	سوی بن نصیر ابو عبدالرحمن ثقفی

۱۷۵	یزید بن عبدالملک کا انتقال	۱۶۹	۱۰۲ھ
۱۷۵	یزید بن عبدالملک کی قراقرظ تازو	۱۷۰	عراق اور قرمان پر مسلم کی حکمرانی
۱۷۵	خلافت ہشام بن عبدالملک بن مروان	۱۷۰	حکام ترک اور مسلمانوں کے مابین پیش آنے والا واقعہ
۱۷۵	ابان ابن عثمان بن عفان کی وفات	۱۷۱	الحسن ک بن حزام الہمالی
۱۷۶	۱۰۶ھ	۱۷۱	ابو البکر کل النائی
۱۷۶	خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے حج کی ادائیگی کے دوران	۱۷۱	۱۰۳ھ
	ہونے والے واقعات	۱۷۱	یزید بن ابی مسلم
۱۷۶	حضرت سالم بن عبداللہ کی وفات	۱۷۲	حاجہ بن جراح
۱۷۷	طاؤس بن کيسان الیمانی کی وفات	۱۷۲	صحابہ بن سعد بن ابی وقاص
۱۷۷	حضرت طاؤس کا ایک عجیب واقعہ	۱۷۲	۱۰۴ھ کا آغاز
۱۷۷	سلیمان بن عبدالملک کی طاؤس سے ملاقات	۱۷۲	سرازم کر عبدالرحمن کی فراہمی
۱۷۸	ابو عبداللہ الشافعی کو طاؤس کی صحبت	۱۷۲	مدینہ والوں سے فریاد کرنا
۱۷۸	۱۰۷ھ	۱۷۳	سعد بن العرش کی معزولی
۱۷۹	سلیمان بن عیاد زبلی	۱۷۳	ترکوں کی ہجرت
۱۸۰	عمر بن موی ابن عباس	۱۷۳	خالد بن سعد ابن الکفافی
۱۸۰	القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق	۱۷۳	عامر بن سعد بن ابی وقاص الشقی
۱۸۰	مشہور شاہر کثیر کی وفات	۱۷۳	عامر بن شریک الشقی
۱۸۱	۱۰۸ھ	۱۷۳	امام اشعری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام
۱۸۱	نکیر بن عبداللہ البصری کی وفات	۱۷۳	ابو بردہ بن ابی موسیٰ الاشعری
۱۸۲	راشد بن سعد بن ابی النضر	۱۷۳	ابو قتادہ الجری
۱۸۲	محمد بن کعب القرظی	۱۷۳	ابو قتادہ کی جلاوطنی
۱۸۲	۱۰۹ھ	۱۷۳	۱۰۵ھ کے واقعات
۱۸۳	۱۱۰ھ	۱۷۳	یزید بن عبدالملک کا انتقال
۱۸۳	شاعر جریر بن الحکمی مدنیہ	۱۷۳	یزید بن عبدالملک کی سوانح
۱۸۵	قاسم بن غالب فردوسی	۱۷۳	یزید بن عبدالملک کی رحلت خلافت
۱۸۶	ابن بن ابی الحسن کی وفات	۱۷۳	ولید بن مسلم کا قول
۱۸۷	محمد بن سیرین ابو بکر بن ابی امرالاصداری	۱۷۵	عمر بن عبدالعزیز کی صحبت
۱۸۷	محمد بن سیرین کی صفات	۱۷۵	یزید بن عبدالملک کی امی ہادی سے محبت
۱۸۸	ابو سعید الحسن البصری کے حالات	۱۷۵	خلافت کے بعد یزید کی خواہش
۱۸۹	وہب بن منہ الیمانی	۱۷۵	حاجہ کی موت

۲۰۳	۱۲۰ھ	۱۹۲	سلیمان بن سعد
۲۰۶	خالد کی آمد فی اور ہشام کا سعد	۱۹۲	ام ہانہ علی
۲۰۶	۱۲۱ھ	۱۹۲	عائشہ بنت طلحہ بن عبد اللہ النخعی
۲۰۶	زید بن علی الحسین بن علی ابن طالب کا قتل	۱۹۲	عبد اللہ بن سعد بن خیر
۲۰۷	یزید کی نصیحتیں	۱۹۲	عبد الرحمن بن ابیہان
۲۰۸	اسد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب	۱۹۲	۱۱۱ھ
۲۰۸	مسلم بن عبد الملک	۱۹۳	۱۱۲ھ
۲۰۸	مسلم بن عبد الملک کی فتوحات	۱۹۳	رجاء بن حجاج الکندی
۲۰۸	قتضیہ کا عاصروہ	۱۹۳	محمّد بن حوشب الاشعری الحسینی
۲۰۸	غیر بن قیس	۱۹۳	۱۱۳ھ
۲۰۸	۱۲۲ھ زید بن علی کا قتل	۱۹۳	الاجیر عبد الوہاب بن بخت کی شہادت
۲۰۹	یوسف بن عمر کا علمی مقام	۱۹۵	کحول الشی
۲۰۹	ابی کوفہ سے یوسف کی تحریر	۱۹۵	۱۱۳ھ
۲۱۰	عبد اللہ بن یحییٰ المعروف بہ ہطل	۱۹۵	عطاء بن ابی ریان
۲۱۰	ہطل کے دلچسپ و عجیب واقعات	۱۹۷	۱۱۵ھ
۲۱۲	ہطل کی شہادت	۱۹۷	ابو یعفر ابی قر
۲۱۲	ابی اس الدی	۱۹۷	۱۱۶ھ
۲۱۵	۱۲۳ھ	۱۹۸	۱۱۷ھ
۲۱۶	۱۲۳ھ	۱۹۸	قیادہ بن عامر ہمدانی
۲۱۷	القاسم بن ابی یزید	۱۹۹	سعید بن زیاد
۲۱۷	انحرری	۲۰۰	سیمون بن صوان النخعی
۲۲۰	ہطل بن سعد	۲۰۰	نافع مولیٰ ابن عمرو بنی اللہ
۲۲۱	الجعفی بن زید	۲۰۱	ذوالرمہ الشافعی
۲۲۱	۱۲۵ھ	۲۰۱	۱۱۸ھ
۲۲۲	ہشام بن عبد الملک کی سوانح اور وفات کا ذکر	۲۰۲	علی بن عبد اللہ بن عباس
۲۲۳	حصہ دوم..... ختم شد تاریخ ابن کثیر	۲۰۲	علی بن عبد اللہ کی پیدائش
۲۲۳	حصہ دوم	۲۰۲	۱۱۹ھ
۲۲۳	ولید بن یزید بن عبد الملک کی خلافت	۲۰۳	ترک کے بادشاہان کا قتل
۲۲۶	خواری کی وفات	۲۰۳	المطعم بن سعید کا خاتمہ
		۲۰۳	بہلول بن بشری بغداد سے

۳۳۷	واقعات ۱۶۳ھ	۳۰۱	بکدار کے کھانن اور اس کے بابت آخر کے اقوال
۳۳۸	واقعات ۱۶۵ھ	۳۰۲	واقعات ۱۶۷ھ
۳۳۸	واقعات ۱۶۶ھ	۳۰۳	واقعات ۱۶۸ھ
۳۳۰	واقعات ۱۶۷ھ	۳۰۳	واقعات ۱۶۹ھ
۳۳۱	واقعات ۱۶۸ھ	۳۰۳	واقعات ۱۷۰ھ
۳۳۱	واقعات ۱۶۹ھ	۳۰۵	امام عظیم ابوحنیفہ کے حالات
۳۳۱	مہدی بن منصور کے حالات	۳۰۵	واقعات ۱۷۱ھ
۳۳۶	موسیٰ ہادی بن مہدی کی خلافت	۳۰۶	رمضان کی تعمیر
۳۳۷	واقعات ۱۷۰ھ	۳۰۶	واقعات ۱۷۲ھ
۳۳۷	ہادی کے کچھ حالات	۳۰۶	واقعات ۱۷۳ھ
۳۳۸	ہادی کے اقوال	۳۰۸	واقعات ۱۷۴ھ
۳۳۸	ہادی بن الرشید بن مہدی کی خلافت	۳۰۸	اشعب السامع
۳۳۹	اس سال وقایع پانے والے خواص کے اسمائے گرامی	۳۰۹	واقعات ۱۷۵ھ
۳۵۰	واقعات ۱۷۶ھ	۳۰۹	ارفاق کی تعمیر
۳۵۰	واقعات ۱۷۷ھ	۳۱۰	مہار اوراد کے حالات
۳۵۰	واقعات ۱۷۸ھ	۳۱۱	واقعات ۱۷۹ھ
۳۵۱	مبارہ	۳۱۱	واقعات ۱۸۰ھ
۳۵۲	ہیلتانہ	۳۱۱	امام اوزاعی کے کچھ حالات کا بیان
۳۵۲	واقعات ۱۷۹ھ	۳۱۶	واقعات ۱۸۱ھ
۳۵۳	واقعات ۱۸۰ھ	۳۱۶	منصور کے حالات
۳۵۳	خواص کی وقایع شعوانہ عاجلہ و زاجہ	۳۲۲	منصور کی اولاد
۳۵۳	شیخ بن سعد بن عبدالرحمن المکی	۳۲۳	مہدی بن منصور کی خلافت
۳۵۳	الخط بن عبداللہ الخطر	۳۲۳	واقعات ۱۸۱ھ
۳۵۳	واقعات ۱۸۱ھ	۳۲۳	واقعات ۱۸۲ھ
۳۵۶	خواص میں سے اس سال وقایع پانے والے	۳۲۳	موسیٰ کے لئے مہدی کی بیعت کا بیان
۳۵۶	ایمان بن سائر	۳۲۵	واقعات ۱۸۲ھ
۳۵۶	ایمان بن ہریرہ	۳۲۷	ابو دلاہ کے حالات
۳۵۷	سائر بن خیر مرمری	۳۲۸	واقعات ۱۸۳ھ
۳۵۷	واقعات ۱۸۷ھ	۳۲۸	ایمان بن اویس کے حالات
۳۵۸	خواص کی وقایع	۳۳۶	واقعات ۱۸۳ھ

۳۶۹	عبداللہ بن عبدالعزیز العری	۳۵۸	شریک بن عبداللہ
۳۶۹	محمد بن سلف بن مردان	۳۵۸	واقعات ۸۷ھ
۳۶۰	واقعات ۸۵ھ	۳۵۹	واقعات ۸۷ھ
۳۷۰	عبداللہ بن علی	۳۶۰	خواص کی وفات اسماعیل بن محمد
۳۷۰	راشد بن زید	۳۶۰	حماد بن زید
۳۶۰	واقعات ۸۶ھ	۳۶۰	امام مالک
۳۷۱	اس سال وفات پانے والوں میں سے خواص حضرات	۳۶۱	واقعات ۸۷ھ
۳۷۱	سلم الکاسر الشاعر	۳۶۱	خواص کی وفات
۳۷۲	مہاس بن محمد	۳۶۱	اسماعیل بن جعفر بن ابی کثیر
۳۷۲	یھن بن سوئی	۳۶۱	حسان بن ابی ستان
۳۷۲	واقعات ۸۷ھ	۳۶۱	عائز بن زید
۳۷۶	خواص کی وفات	۳۶۲	سیدہ
۳۸۱	واقعات ۸۸ھ	۳۶۲	مطہر قاعدہ
۳۸۱	خواص کی وفات	۳۶۳	واقعات ۸۸ھ
۳۸۱	ابو اسحاق قزازی	۳۶۳	عبداللہ بن مبارک
۳۸۲	واقعات ۸۹ھ	۳۶۳	مفضل بن فضال
۳۸۲	خواص کی وفات	۳۶۳	یعتوب بن ابی نعیم
۳۸۲	محمد بن حسن	۳۶۵	واقعات ۸۹ھ
۳۸۳	واقعات ۹۰ھ	۳۶۵	خواص کی وفات
۳۸۳	مشہورین کی وفات	۳۶۵	معین بن زائدہ
۳۸۳	سعد بن جعوف	۳۶۵	قاضی ابو یوسف
۳۸۳	عبید بن حمید	۳۶۷	یعتوب بن داؤد بن طہمان
۳۸۳	یحییٰ بن خالد بن ربک کے حالات	۳۶۷	واقعات ۹۰ھ
۳۸۶	واقعات ۹۱ھ	۳۶۷	اس سال خواص میں سے وفات پانے والے حضرات
۳۸۶	اسی برس ہندو میں	۳۶۸	سوی بن جعفر
۳۸۶	خواص کی وفات	۳۶۸	ہاشم بن شیر بن ابی حازم
۳۸۶	واقعات ۹۲ھ	۳۶۸	یحییٰ بن زکریا
۳۸۷	اسماعیل بن جاسع	۳۶۸	واقعات ۹۱ھ
۳۸۸	عبداللہ بن ادریس	۳۶۹	خواص کی وفات
۳۸۸	صعہ بن سلام	۳۶۹	عبداللہ بن معصب

۳۱۱	خطیب بن غیاث قاضی	۳۸۸	علی بن عثمان
۳۱۱	ابو شیبہ	۳۸۹	عمر بن ابی ریحان کے حالات
۳۱۱	واقعات ۱۹۷ھ	۳۸۹	جسلی بن جعفر بن ابی جعفر منصور
۳۱۳	واقعات ۱۹۸ھ	۳۸۹	فضل بن یحییٰ
۳۱۳	امین کے قتل کی کیفیت	۳۹۱	منصور ابن زبرقان
۳۱۳	عمر بن امین کے حالات	۳۹۱	یحییٰ بن قاضی ابی یوسف
۳۱۵	عبداللہ مامون بن رشید مامون کی خلافت	۳۹۱	واقعات ۱۹۳ھ
۳۱۶	واقعات ۱۹۹ھ	۳۹۱	رشید کی وفات
۳۱۶	واقعات ۲۰۰ھ	۳۹۲	ہارون الرشید کے حالات
۳۱۸	واقعات ۲۰۱ھ	۳۹۸	رشید کی وفات اور اہل بیت کے گناہان
۳۱۸	اہل بیت اور کاتب الامم بن مہدی کی بیعت کرنا	۳۸۳	ادارہ انس کی تفسیر
۳۱۸	خراس کی وفات	۳۹۹	عمر امین کی خلافت
۳۱۸	واقعات ۲۰۲ھ	۳۹۹	امین اور مامون کا اختلاف
۳۱۹	واقعات ۲۰۳ھ	۳۹۹	اسحاق بن علی
۳۲۰	اہل بیت اور کاتب الامم بن مہدی کی بیعت کرنا	۳۰۰	عمر بن جعفر
۳۲۰	خراس کی وفات	۳۰۰	ابو بکر عیاش
۳۲۰	علی بن موسیٰ کے حالات	۳۰۰	واقعات ۱۹۴ھ
۳۲۰	واقعات ۲۰۳ھ	۳۰۱	خراس کی وفات
۳۲۱	خراس کی وفات	۳۰۱	سالم بن سالم ابو جعفر
۳۲۱	ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی کے حالات	۳۰۱	عبدالوہاب بن عبدالحجید
۳۲۵	واقعات ۲۰۵ھ	۳۰۱	ابو نصر ابی اسحاق
۳۲۵	خراس کی وفات	۳۰۱	واقعات ۱۹۵ھ
۳۲۷	واقعات ۲۰۶ھ	۳۰۲	خراس کی وفات
۳۲۷	واقعات ۲۰۷ھ	۳۰۳	اسحاق بن یوسف
۳۲۸	یحییٰ بن زبیر ابن عبداللہ بن منصور کے حالات	۳۰۴	نکار بن عبداللہ
۳۲۸	واقعات ۲۰۸ھ	۳۰۴	ابو اسحاق
۳۲۹	سیدہ خدیجہ کی وفات	۳۰۹	واقعات ۱۹۶ھ
۳۲۹	فضل بن ربیع کے حالات	۳۱۰	امین کی معزوری کا سبب نیز اس کے بھائی مامون کو بھی
۳۳۰	واقعات ۲۰۹ھ		خلافت علی
۳۳۰	واقعات ۲۱۰ھ	۳۱۱	خراس کی وفات

۴۵۲	ابو عبد اللہ القاسم بن سلام بغدادی کے حالات	۴۳۱	ابن یزید
۴۵۳	واقعات ۴۲۵ھ	۴۳۲	واقعات ۴۱۱ھ
۴۵۴	محمد بن سعد کے حالات	۴۳۲	مشہور صحابہ کرام انصاریہ کے حالات
۴۵۴	الجزیری انکی کے حالات	۴۳۲	واقعات ۴۱۹ھ
۴۵۴	واقعات ۴۲۶ھ	۴۳۳	واقعات ۴۱۳ھ
۴۵۴	ابو رافع لنگی	۴۳۳	نکات و حقائق کے حالات
۴۵۵	واقعات ۴۲۷ھ	۴۳۴	واقعات ۴۱۲ھ
۴۵۶	معتصم کے حالات	۴۳۵	ابو محمد عبداللہ بن اسماعیل بن لیث بن رافع المعمری
۴۵۷	بارون وٹن بن معتصم کی خلافت	۴۳۵	واقعات ۴۱۵ھ
۴۵۷	بشر الحافی الزہری	۴۳۵	ابو زید الصغری
۴۵۸	بشر کے اقوال و زریں	۴۳۵	واقعات ۴۱۶ھ
۴۵۹	واقعات ۴۲۸ھ	۴۳۶	شہید کی عمر ای اور بی بیہ
۴۵۹	ابو یونس الخاضی الشامی	۴۳۷	واقعات ۴۱۷ھ
۴۶۰	واقعات ۴۲۹ھ	۴۳۷	واقعات ۴۱۸ھ
۴۶۱	واقعات ۴۳۰ھ	۴۳۷	اسلمی آزاد مالک اور بنو کاکہ
۴۶۱	عبداللہ بن طایر بن حسین	۴۳۸	افضل
۴۶۲	واقعات ۴۳۱ھ	۴۳۸	عبداللہ بن اسحاق
۴۶۵	واقعات ۴۳۲ھ	۴۳۹	معتصم بن ابی اسحاق بن بارون کی خلافت
۴۶۷	معتصم بن علی بن معتصم کے حالات	۴۳۹	ایک سال فوج میں وفات پانے والے
۴۶۸	واقعات ۴۳۳ھ	۴۳۹	بشر المدنی کے حالات
۴۶۹	واقعات ۴۳۴ھ	۴۳۹	ابو محمد عبداللہ بن ہشام بن ایوب معاقری
۴۶۹	واقعات ۴۳۵ھ	۴۳۹	واقعات ۴۱۹ھ
۴۷۱	اسحاق بن یحییٰ	۴۳۹	واقعات ۴۲۰ھ
۴۷۱	واقعات ۴۳۶ھ	۴۳۹	واقعات ۴۲۱ھ
۴۷۱	واقعات ۴۳۷ھ	۴۳۹	واقعات ۴۲۲ھ
۴۷۳	واقعات ۴۳۸ھ	۴۳۹	یا ایک کی گرفتاری کا واقعہ
۴۷۴	واقعات ۴۳۹ھ	۴۳۹	واقعات ۴۲۳ھ
۴۷۴	امام شامی علی بن عیسیٰ	۴۳۹	معتصم کے ہاتھوں عہدہ شہر کی فتح
۴۷۴	امام بن عیسیٰ کے اقوال و زریں	۴۳۹	امام بن عیسیٰ کا انتقال
۴۷۴	واقعات ۴۴۰ھ	۴۳۹	واقعات ۴۲۴ھ

۵۰۱	واقعات ۲۳۸ء	۲۷۳	امام بن ابی وادعہ
۵۰۲	ختم شد حصہ پنجم و دہم تاریخ ابن کثیر	۲۷۷	غرامہ کی وفات
		۲۷۸	سوطہ و بنی مہران اہل نعل
		۲۷۸	واقعات ۲۳۹ء
		۲۸۰	امام احمد بن حنبل
		۲۸۱	امام احمد کا زہد بختی اور تحفہ
		۲۸۳	امام احمد بن حنبل کی آزمائش کا بیان
		۲۸۴	آخر سنت کے کلام سے فقہ اور آزمائش کا خلاصہ
		۲۸۵	مستقیم کے مانتے آپ کو سزا دینے کا بیان
		۲۸۷	امام احمد کے بارے میں ائمہ کے تقریبی کلمات
		۲۸۹	آزمائش کے بعد امام احمد کا حال
		۲۹۱	امام احمد بن حنبل کی وفات
		۲۹۱	امام احمد کے بارے میں روایات کا بیان
		۲۹۳	واقعات ۲۳۴ء
		۲۹۴	غرامہ کی وفات
		۲۹۴	واقعات ۲۳۴ء
		۲۹۴	غرامہ کی وفات
		۲۹۴	امام ابراہیم بن مبارک
		۲۹۵	واقعات ۲۳۴ء
		۲۹۵	واقعات ۲۳۵ء
		۲۹۶	ابن ابراہیم
		۲۹۶	واقعات ۲۳۶ء
		۲۹۷	غرامہ کی وفات
		۲۹۷	امام بن ابی نمیر
		۲۹۸	آپ کے اقوال و روایات
		۲۹۸	واقعات ۲۳۷ء
		۲۹۸	احمد بن علی اللہ کے حالات
		۲۹۹	احمد بن امام کا محبوب
		۵۰۰	محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
		۵۰۰	ابو سلیمان اللہ رب العالی

ابن کا تھاں اور اللہ اعلم۔

طرائی سے لکھا ہے کہ مقدمہ بنی داؤد نے جسکی جان کیا ان سے فائدہ لی نہ ان سے ہشام بن سعید نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ میں نے کسی کو نہیں پرہیز و معصیت آئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا یا نبی پر میں نے یہ چھان کے بعد کہ لوگوں پر آپ ﷺ نے فرمایا یا نبی پر میں نے بعضی قواسم و فقر و غلو میں جھٹکا ہے جسے کہیں کے صوم پر اسے سزا موت کے ایک صوری وارپ کے کوئی پاس نہ جوتا تھی جسے اس نام میں لکھی ہو گئی تھی کہ ان کی تعقیف سے بچا ہے مشکل ہوئی تھی کہ ان کے ان کا ایک کے چار و چھبر کا عالم یہ ہوتا تھا کہ راست و راسخ کی زندگی سے زیادہ ان کو راست و تعقیف والی زندگی پسند تھی۔

قیس بن سعید کہتے ہیں میں نے اپنے ان سے حد سے جان کیا انہوں نے ان کی گھان سے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ان کے اہل و عیال نے جب ایک دن درمرو کی ضرورت پڑا تو حضرت ابی داؤد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاجت روائی کے لئے حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ کہنا شروع فرمایا کہ ابی داؤد تم نے کچھ کہا ہے کہ کوئی دانت آگیا ہے کہ تم سوال کرنے سے مستحق ہو یا نہ ہو جسکی حوالہ کرنے سے پرہیز کرنا کہ اللہ تعالیٰ اس کو بہت دے گا کہ جسکی استطاعت سے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مال دے کہ اس کی استیجاب میں جس کے بعد میں خود کی جان سے اللہ تعالیٰ نے کئی شخص کو میرے بار و بھرا کوئی چیز نہیں عطا فرمائی اور اگر تم سوال کرنے سے جس کے دے گا کہ میرے پاس جو کچھ ہو گا وہ تمہیں عطا کروں گا میں ابھی علی کے عطا دین زیادہ سے تم انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس کی طرف روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ابن خطاب قرشی خدری ابو عبد الرحمن بن ابی بکر بنی ہاشم کے ساتھ اسلام قبول کیا تھا اور طاہریت کو بھی نہ پہنچے تھے کہ اپنے والد کے ساتھ تجارت کی وجہ سے ان کی عمر صرف بیس سال کی ضرورت تھی کہ ان کو اپنی قوم سے جگہ میں شرکت کی اجازت نہ ملی تھیں فرمودہ خلافت کے موقع پر ان کی امت کی ایازت کی وجہ سے ان کی عمر پندرہ سال کی تھی ان کے بعد اس سے خواتین میں شریک رہے۔ یہ امر انہیں حضرت عمر سے بدست ہوئے تھے کہ ان کی والدہ بنت مظعون تھیں اور عثمان بن مظعون کی بہن تھیں۔ چونکہ ان کی عمر بہت کم تھی کہ ان سے کہ تمہوں کو اللہ کے دے کہ جس سے تم کو نہ مومن تک پہنچتے تھے ان کو آدھے روز میں میں تم اغصاب لگواتے تھے اور اپنی قوم میں تو کہواتے تھے۔ اور وہ روز بروز زیادہ دھمکتے گئے اور اپنی قوم کی شخص کی اندرونی طرف تک داخل کرتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو فقہاء کے منصب پر فائز کرنا چاہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا ان کے والد نے بھی اس منصب پر ان کو فائز نہ کیا تھا۔ یہ لوگ انہیں ان کے والد اور فاروق کے واسطے سے عمر کو میں شریک رہے نیز اس عمر کے وقت بھی موجود تھے اور وہی ایک گھر بھی تعمیر کروایا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمر و فاروق اور عثمان کا بھی یہی مرتبہ اور کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کی خدمت میں ان کی اس حاجت کا پتہ چھاس میں فرمایا کہ ان کے والد کوئی چیز زیادہ پندرہ چھ نظر آئی تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا سکتے۔ ان کے ملازمین کو ان کی اس حاجت کا پتہ چھاس لئے حاملہ زبان میں سنائی کہ ایک مسجد میں ایک گھر کا ڈھانچا تھا جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں پہنچے تو اس مقام کو آگ لگا کر دیتے ایک مرد کو ان سے ان سے کہو کہ یہ لوگ آپ سے کمر طلب کرتے ہیں تو آپ نے جواب فرمایا یہ لوگ اگر ہم سے اللہ تعالیٰ کے لئے قرب کر رہے ہیں تو ہم بھی اللہ تعالیٰ سے اس سے کہو کہ وہ لوگ اگر کھیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک یاد دہانی تھی جس کو وہ بہت پسند کرتے تھے ان کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آگاہ کر دیا اور اپنے ان کو وہ عام نام سے اس کا نام کر دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ اگر تم میں عمل حاصل نہیں کرنا گھر کے جب عبد اللہ بنی ہاشم کی بیوی بنی خرقہ نہ کرے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ ایک لڑکی کو دیا جب اس پر سواری کی تو انہیں بہت پسند آیا ان سے اس کا نام لیا اس سے نافع اس کو نہ ملنے کے انہوں میں شامل کر دیا جائے۔

انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے اور ان کی صحبت بھی ملی ہے۔ ان کے علاوہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابو بکر، حضرت ابوبکر، حضرت ابن عمر، عبداللہ بن عمر اور امام مسلمہ وغیرہ سے بھی ان کی روایات منقول ہیں نیز ان سے تابعین کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں آپ کی توثیق ابن کثیر اور ابو زہرہ وغیرہ نے بھی کی ہے۔ ان کے مکتبہ صحبت میں ابن عربی سے بزرگ صحابی بھی شامل تھے جو ان کی مخطوطات و تصنیفات سے متاثر ہو کر بے انتقاد و تشویش کو اپنے پیچھے میدان میرزا سے منسوخ و فسخ تھے، اپنے وطن کے دوران خود بھی رہتے تھے جہاں تک کہ لنگر باں ان کے آسواں سے تر ہو جاتی تھیں۔

مہدی بن یحیٰی نے فلطیان بن جریر سے روایت کیا ہے کہ عبد بن میر جس سے ملاقات کا معاملہ کرتے تھے تو اس کو لے کر قبہ رخ کو کرکڑ سے ہو جاتے تھے اور اس طرح وہاں کرتے تھے۔ اسے اللہ میں ٹپک، بخت، مہال، رشاد و ہدایت سکھادیے جو آپ کا بیٹے لے کر آیا ہے اور جو بھلاکار سے ایمان کا گواہ بنا ہے اور ہمیں نیکیوں کے حصول کی توفیق عطا فرما اور دروازہ کی آوازوں سے اور امیدوں سے ہمیں دور رکھو۔ ہمارے دلوں کو نرم کر اور ناحق ہمتیں لینے سے ہمیں محفوظ رکھا اور ہم تھے سے کوئی ایسا سوال نہ کریں جس کا ہمیں علم نہ ہو۔

بقاضی بن ابن جریر کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ان کا انتقال عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ہی ہو گیا تھا۔

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا پورا نام ابوبکر بن عبداللہ سوادلی ہے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کی صحبت کا شرف ان کو حاصل ہوا ہے انہوں نے آپ ﷺ کو اپنی ملاقات سے پہلے آپ ﷺ کے انتقال کے وقت دیکھا لیکن آپ ﷺ سے کئی اعلا بیت بیان کی ہیں، نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حنیفہ سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، جن میں اسامہ بن ابی سلمہ، قثم بن سعید بن کثیر، قسمی اور ابو اسحاق السہمی شامل ہیں۔ یہ کوثر قطب کے لئے گوارہاں پر اپنا مکان بنایا اور اسی سال جنی میں ان سے روایات ان کا انتقال ہوا، بعض کا کہنا ہے کہ ان کا انتقال ۹۳ھ میں ہوا۔ واللہ اعلم۔

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے کہے جانے والے (۱) میں سے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قطب بننے کے لئے صبر پر کھڑے ہوئے تھے تو اس وقت ابو حنیفہ ان کے صبر کے پیچھے غرض ملاقات کر کے رہے تھے۔

سلیمان بن الاکوع رضی اللہ عنہ حضرت سلیمان بن الاکوع ابن عمرو بن عثمان انصاری ہیں۔ حدیث و احادیث کرنے والوں میں شامل تھے۔ ان کا شمار صحابہ و اہل بیت میں ہوتا تھا۔ حدیث و احادیث میں اتنی ہی دیتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی حدیث ان کے بعد کی جنہوں میں شریک ہے، حدیث سال سے ان کے حوالے ہوتے ہیں اور یہ محدثین میں ان کا انتقال ہوا۔

مالک بن عبداللہ بن ابی عامر مالک بن عبداللہ بن ابی عامر تھے ہیں۔ یہ امام مالک بن انس سے ۱۱۱ھ میں انہوں نے سماع کر کے امام رضی اللہ عنہ کی ایک جماعت سے اور اس روایت سے بھی روایت نقل کی ہے۔ مالک رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل تھے۔ ان کا انتقال ۱۷۰ھ میں ہوا۔

ابو عبد الرحمن السہمی ابو عبد الرحمن کا شمار اہل کوثر کے مہمان نوازوں میں ہوتا ہے۔ ان کا نام گرامی عبداللہ بن حبیب ہے۔ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو تفریقاً باگ سے سنا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی ایک بیانی جماعت سے بھی قرآن پاک میں سنا تھا۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت سے لے کر کربلا کی گورانی تک یہ کوثر کے سب سے بڑے قاری شمار ہوتے تھے ان سے جامع ابن ابی الدنور وغیرہ نے قرآن کریم پڑھا کوثر میں ان کی وفات ہوئی۔

ابو عمر بن اسدی ان کا نام بھی عبداللہ بن عبداللہ بن علی ہے۔ مولیٰ اللہ تعالیٰ حدیث میں ان کی روایت ہوئی۔ یہ عبداللہ بن عمرو بن اسد اور میں بھی تھے، اسے اور اس کی تحریف کی ان کے شمار اہل کوثر کے ہے اور یہ ان کے پیچھے نقل کی گئی ہے۔ ان کا بیٹا اور ان کے

جائے۔ اہل کے بعد اہل کے بعد مہاراجہ نے اپنے بیٹے حبیب الرحمن مہاراجہ کو میر مقرر کیا۔

فائدہ دینی میں داناؤں کو امان دینی اور ان کے گرد و نواح میں حکومت کرنی۔ فلاحی نے اس کی سربراہی کے لئے ایک امیر کو سرحد کے ساتھ روانہ کیا۔ انہوں نے جہاں کراں کو گل کر دیا۔

صانع مین مسموم کی تبلیغ
اسی جرم کو بیان ہے کہ اسی عالم صانع ہی مسموم ہوئی مگر انھیں کا آدمی تھا اس نے بعض اہل شرارت
کو روکی۔ یہ اہل شرارت (خود جہالت گردہ) کی رائے کو لڑتا دیکھتا ہے کہ کیا ہے صانع بن مسموم پیدا ہو چکا ہے جو مسموم سے اہل کفر و شرارت کا خور
اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس سال اس نے کوئی کوچ کر لیا تھا اور اس کے ساتھ حبیب ربیعہ قادری، سلطان اور دوسرے روزہ ماخواری تھے۔ اتفاق سے اسی
سال عبدالغفار بن مروان نے بھی حج کیا اور حبیب بن ربیعہ قادری اس دوران اہل بیت کو مل کر چاہتا تھا حج سے واپس لوٹنے کے بعد وہ عبدالغفار بن مروان
کو اس کا مسموم ہوا اس نے حاجی کو قتل کیا اسے صاف دکھایا جائے۔ صانع مین مسموم کا کفر سے کوئی میں آتا چاہتا تھا وہ اہل بیت کو بھی کہہ تھا اس کے
ساتھ ایک شاعرت بھی تھی۔ جس کی بہت گروہ و دلاور ملتے تھے جس کا تعلق اہل و روزہ اور مسموم سے تھا صانع مین مسموم میں کوئی آن پاک کی تعمیر و کاروبار
تھا اور ان کو بعض اہل قرآن سے مل کر کرتا تھا۔ بہت عابد و زاہد صاحب بھی قید ہیں کہ وہ کوئی تہذیب و شاندار اہل اللہ تھیں اور اسے اعتقاد کرتے
تھا اس کے بعد حاضرین کو دیکھتے ہیں کہ وہ اہل قرآن کی طرف رجعت اور اہل کی چوڑی کی تہذیب پر آتے تھا اور لوگوں کو کوسوں کی چوڑی کے لئے
ترغیب دیتے تھا۔ اور اب بکر و عمر بنی اللہ ہماری طرف ہیں چاہتے تھا اور ان کا کوشش بھی نہایت اہل و احرام سے کیا کرتا تھا لیکن اس کے بعد حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ان کو یہ ایسا دیکھتا تھا کہ وہ شائستہ محنت ان کی شان میں کیا تھا۔ جس طرف دوسرے نور اربع حضرت عثمان کی شان میں
نہایت تھکا و استغناء کیا کرتے تھے اور ان کو بھی یہ تھا۔

صانع بن مسرے کو کون کوسہ پھر عرف اور بنی میں افسر کی ترغیب کے علاوہ ان کو دوسرے غاصبوں کے ساتھ مل کر غارتی بننے چاہی چار کراچہ اور جوگ ان کے دشمن کے خلاف تھے ان کے لئے اپنے قبیضین کو بھیجا تھا۔ صانع بن مسرے، ناکہ کی پروردہ غمت کیا کرتا تھا اور خوشی سحافت کو غارت کی فکر سے بکھڑا تھا اس لئے کو کوئی ایک ٹیڑھہ اس کی باتوں کو توجہ سے سنتی تھی۔

محبوب بنی چہ خدائی نے صانع بن مسیح کو عادی بنائے ہیں۔ چہ کرنے والا نہ کر اس کو عطا کیا اور عروج پر اس کو براہِ افضلیت کیا اور خروج پر نہ دیا۔ ہمارے اس کہیں کیا بلکہ عوامِ صالح کے پاس چہ اس وقت ادا میں تھا چنانچہ باہم دہرہ دہرہ کے چھوٹے چھوٹے گروہ میں فروغ کے لئے چہا کر گئے۔ اس گروہ کے پیشِ نظر محبوب بنی چہ اس کا بھائی اے۔ عجل العفول بنی عامر اور سہرہ بنی سہرہ کے پاس آئے۔ چہ اب تک ادا میں تھا۔ ان دونوں کی تعداد ایک سو تھی۔ ہمارے انگوٹوں کے باہم ہر گروہ میں سر دہان کے گھوڑوں پر سوار کیا اور ان کو بچہ کرنے کے لئے ہر کسی کی مزید تحصیلیت دے دی۔ آئے گی اللہ اعلم تعالیٰ۔

۷۷۵ میں وفات پانے والے

عمر باطن بن چار ہری رضی اللہ عنہ۔ ابو مسعود اور ابو سعید کے جہل ۵۷ میں جو لوگ انھیں کر گئے ان میں عمر باطن بن سارہ پر علی رضی اللہ عنہ میں بنی کینت ابو جحش کی شامس کبار بنے والے تھے جو بے طیل القدر صحابی تھے جو در عمرو بن عبسہ دونوں قہیم الاسلام تھے اور ان کا شمار اعلیٰ سفلیٰ ہوا تھا عمر باطن بن سارہ کا شمار ان دونوں میں ہوتا ہے جن کے متعلق سورۃ آیت میں یہاں بت مازل ہوئی ہے۔

ولا على النبي إذا ما ترك لتحملهم...

ان کی تعداد بھی حضرت عمرؓ بن سادہؓ بن عثمانؓ سے حدیث گردانی گئی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا جس کو میں نے گروا لیا۔
 نوحہ پیدا ہوا تو انھوں نے اسے نہ جاری ہو سکے۔ حضرت عمرؓ بن سادہؓ بن عثمانؓ سے حدیث کی گردانی تو یہ کہ نبی کریم ﷺ نے صف الدین کو فتنہ دیا۔
 اس صف الدین کو ایک باوجود کہا جاتا ہے۔

نے ان جانوروں کو بڑا کھانہ لے گئے اور رات کی سر زمین میں جمعہ دن چاروں طرف لڑا اور دارالمنصحن اور شہار کے لوگوں کو اپنے کابل میں لے آیا۔ ان حالات کو چونکہ نہ میں نہ ان کے زور پر نہ کونہ تھا اس لیے چاہے جو شہزادوں کو علی بن علی بن ابی حمزہ کی مکتبی میں روانہ کیا بلکہ جو چاہے جو شہزادوں کو دارالمنصحن کے قبا میں لے گیا۔ بڑا کھنڈر اس مقام سے غور و خوار کے مقابلے کے لیے چلے آیا لکہ وہ دھاک کہ لوگ اپنی موت کو مستعد تھے۔ یہاں اس کی طرف سے بھیجے جا رہے تھے۔ ان لوگوں میں جو چاہے کہ یہ لوگ نہ تھے۔ ان کی طاقت ان کی قوت اور ان کی ولایت سے واقف تھے۔ جب غلامیوں سے ان کا مقابلہ ہوا تو انہوں نے ان کو بے رحمیت سے کھانہ اور شراب کا شہت سے اچھا کیا اور خوب لوٹ لایا۔ جب اس صورت حال کا علم عمر بن عبد العزیز کو ہوا تو وہ صبح صبح اس کے پھر دو سو سو روایت کئے اور ان کا میرے حالات میں جمعہ دن چاروں طرف لڑا اور شہار کے لوگوں کو اپنے کابل میں لے آیا۔ ان حالات کو چونکہ نہ میں نہ ان کے زور پر نہ کونہ تھا اس لیے چاہے جو شہزادوں کو علی بن علی بن ابی حمزہ کی مکتبی میں روانہ کیا بلکہ جو چاہے جو شہزادوں کو دارالمنصحن کے قبا میں لے گیا۔ بڑا کھنڈر اس مقام سے غور و خوار کے مقابلے کے لیے چلے آیا لکہ وہ دھاک کہ لوگ اپنی موت کو مستعد تھے۔ یہاں اس کی طرف سے بھیجے جا رہے تھے۔ ان لوگوں میں جو چاہے کہ یہ لوگ نہ تھے۔ ان کی طاقت ان کی قوت اور ان کی ولایت سے واقف تھے۔ جب غلامیوں سے ان کا مقابلہ ہوا تو انہوں نے ان کو بے رحمیت سے کھانہ اور شراب کا شہت سے اچھا کیا اور خوب لوٹ لایا۔ جب اس صورت حال کا علم عمر بن عبد العزیز کو ہوا تو وہ صبح صبح اس کے پھر دو سو سو روایت کئے اور ان کا میرے حالات میں جمعہ دن چاروں طرف لڑا اور شہار کے لوگوں کو اپنے کابل میں لے آیا۔

چنانچہ یہاں اسے بھی بڑا کھنڈر کے ساتھ غور و خوار کی طرف آگے بڑھے۔ جب کہ غور و خوار کی قوت اور ان کی ولایت سے واقف تھے۔ جب غلامیوں سے ان کا مقابلہ ہوا تو انہوں نے ان کو بے رحمیت سے کھانہ اور شراب کا شہت سے اچھا کیا اور خوب لوٹ لایا۔ جب اس صورت حال کا علم عمر بن عبد العزیز کو ہوا تو وہ صبح صبح اس کے پھر دو سو سو روایت کئے اور ان کا میرے حالات میں جمعہ دن چاروں طرف لڑا اور شہار کے لوگوں کو اپنے کابل میں لے آیا۔ ان حالات کو چونکہ نہ میں نہ ان کے زور پر نہ کونہ تھا اس لیے چاہے جو شہزادوں کو علی بن علی بن ابی حمزہ کی مکتبی میں روانہ کیا بلکہ جو چاہے جو شہزادوں کو دارالمنصحن کے قبا میں لے گیا۔ بڑا کھنڈر اس مقام سے غور و خوار کے مقابلے کے لیے چلے آیا لکہ وہ دھاک کہ لوگ اپنی موت کو مستعد تھے۔ یہاں اس کی طرف سے بھیجے جا رہے تھے۔ ان لوگوں میں جو چاہے کہ یہ لوگ نہ تھے۔ ان کی طاقت ان کی قوت اور ان کی ولایت سے واقف تھے۔ جب غلامیوں سے ان کا مقابلہ ہوا تو انہوں نے ان کو بے رحمیت سے کھانہ اور شراب کا شہت سے اچھا کیا اور خوب لوٹ لایا۔ جب اس صورت حال کا علم عمر بن عبد العزیز کو ہوا تو وہ صبح صبح اس کے پھر دو سو سو روایت کئے اور ان کا میرے حالات میں جمعہ دن چاروں طرف لڑا اور شہار کے لوگوں کو اپنے کابل میں لے آیا۔

ان حالات کے پیش نظر غور و خوار نے تمیں بڑا کھنڈر کے ساتھ غور و خوار کی طرف آگے بڑھے۔ جب کہ غور و خوار کی قوت اور ان کی ولایت سے واقف تھے۔ جب غلامیوں سے ان کا مقابلہ ہوا تو انہوں نے ان کو بے رحمیت سے کھانہ اور شراب کا شہت سے اچھا کیا اور خوب لوٹ لایا۔ جب اس صورت حال کا علم عمر بن عبد العزیز کو ہوا تو وہ صبح صبح اس کے پھر دو سو سو روایت کئے اور ان کا میرے حالات میں جمعہ دن چاروں طرف لڑا اور شہار کے لوگوں کو اپنے کابل میں لے آیا۔ ان حالات کو چونکہ نہ میں نہ ان کے زور پر نہ کونہ تھا اس لیے چاہے جو شہزادوں کو علی بن علی بن ابی حمزہ کی مکتبی میں روانہ کیا بلکہ جو چاہے جو شہزادوں کو دارالمنصحن کے قبا میں لے گیا۔ بڑا کھنڈر اس مقام سے غور و خوار کے مقابلے کے لیے چلے آیا لکہ وہ دھاک کہ لوگ اپنی موت کو مستعد تھے۔ یہاں اس کی طرف سے بھیجے جا رہے تھے۔ ان لوگوں میں جو چاہے کہ یہ لوگ نہ تھے۔ ان کی طاقت ان کی قوت اور ان کی ولایت سے واقف تھے۔ جب غلامیوں سے ان کا مقابلہ ہوا تو انہوں نے ان کو بے رحمیت سے کھانہ اور شراب کا شہت سے اچھا کیا اور خوب لوٹ لایا۔ جب اس صورت حال کا علم عمر بن عبد العزیز کو ہوا تو وہ صبح صبح اس کے پھر دو سو سو روایت کئے اور ان کا میرے حالات میں جمعہ دن چاروں طرف لڑا اور شہار کے لوگوں کو اپنے کابل میں لے آیا۔

حادثہ بن میرے غور و خوار کے ساتھ غور و خوار کی طرف آگے بڑھے۔ جب کہ غور و خوار کی قوت اور ان کی ولایت سے واقف تھے۔ جب غلامیوں سے ان کا مقابلہ ہوا تو انہوں نے ان کو بے رحمیت سے کھانہ اور شراب کا شہت سے اچھا کیا اور خوب لوٹ لایا۔ جب اس صورت حال کا علم عمر بن عبد العزیز کو ہوا تو وہ صبح صبح اس کے پھر دو سو سو روایت کئے اور ان کا میرے حالات میں جمعہ دن چاروں طرف لڑا اور شہار کے لوگوں کو اپنے کابل میں لے آیا۔ ان حالات کو چونکہ نہ میں نہ ان کے زور پر نہ کونہ تھا اس لیے چاہے جو شہزادوں کو علی بن علی بن ابی حمزہ کی مکتبی میں روانہ کیا بلکہ جو چاہے جو شہزادوں کو دارالمنصحن کے قبا میں لے گیا۔ بڑا کھنڈر اس مقام سے غور و خوار کے مقابلے کے لیے چلے آیا لکہ وہ دھاک کہ لوگ اپنی موت کو مستعد تھے۔ یہاں اس کی طرف سے بھیجے جا رہے تھے۔ ان لوگوں میں جو چاہے کہ یہ لوگ نہ تھے۔ ان کی طاقت ان کی قوت اور ان کی ولایت سے واقف تھے۔ جب غلامیوں سے ان کا مقابلہ ہوا تو انہوں نے ان کو بے رحمیت سے کھانہ اور شراب کا شہت سے اچھا کیا اور خوب لوٹ لایا۔ جب اس صورت حال کا علم عمر بن عبد العزیز کو ہوا تو وہ صبح صبح اس کے پھر دو سو سو روایت کئے اور ان کا میرے حالات میں جمعہ دن چاروں طرف لڑا اور شہار کے لوگوں کو اپنے کابل میں لے آیا۔

حبيب کو فوج بھیجی سال اسی سال اس کے ساتھ جس کی جی غزائے جی تھی۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ حبيبوں کے سردار صالح بن مسرج کے قتل کے بعد رہا ہوا۔ اس کے ساتھ جیجی بن حبيب پر اتفاق ہوا تھا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ان سے جبکہ کرنے کے لیے حجاب نے ایک اور لشکر روانہ کیا تھا۔ اس سے حبيب اور اس کے لشکر کے ساتھ جنگ شروع کی اور ان کو شکست دی۔ اس کے بعد غور و خوار نے انہیں شکست دی۔ اس کے بعد وہ رہا ہوا کیا لیکن وہاں سے کچھ ہوش نہیں کیا۔ بلکہ حبيب آگے بڑھا اور کھنڈر کے مقام پر حجاب کے سونے اپنے قبضہ میں لے لیے اس وقت اس کا اور وہ اصل میں حجاب کے ساتھ لیکن سرکاری فوجی وہاں موجود تھے ان کو جب اس کا علم ہوا تو کوئی طرف بھاگ گئے۔ جب حجاب کو اس کا پتہ چلا تو اس نے حبيب کے مقابلے کے لیے چار ہزار کھنڈر روانہ کیا۔ یہ لشکر حجاب پر گزرا اور حبيب کی تلاش میں لے گیا اور حبيب اپنے لشکر سے غور و خوار کے آگے بڑھا تھا۔ اس سے بلاشبہ حبيب ہوا تھا کہ وہ ان سے خوف زدہ ہو کر وہاں تک پہنچے جہاں اور مقدمہ انوش پر ملا کیا اور ان کا شیرازہ مجبور کیا یہاں

اور گھوڑے رکھیں چڑے مگر گھوڑا اگر بھاگے تو کسی حضرت عمرؓ سے کہا کہ گھوڑہ لایں سناؤ اس نے انکار کیا حضرت عمرؓ نے کہا کیا قاضی ہے
اس کا فیصلہ کریں۔ آدمی نے کہا کہ شریعہ کے پاس پہلے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ان بڑا شیعہ تھا وہ اسے کہی عراقي شریعہ۔ وہ شریعہ کے پاس ہے
اور افسوس کیا۔ اس شریعہ نے کہا یا ایہا المسلمین اس کا گھوڑا اس حالت میں خریدو اور اس کیلئے وہ اس طرح سے نقل کیجئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا فیصلہ
بالکل صحیح ہے نہ تو پہلے جاؤ مکہ سے تمہیں وہاں کا قاضی مقرر کر دیا۔ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ اس میں شریعہ کی قربت کا پتہ چکا۔

دشنام بن محمد بھی نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے سعد بن ابی قحس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ شریعہ کا ایک بڑا قاضی جو کہنے
"حق" ان کو لڑاتا بھی تھا تو شریعہ نے وہاں کا قاضی مقرر کر اپنے بیٹے کے سوا کسی کو نہیں چاہا۔

ترجمہ۔۔۔ اس نے نماز چھوڑ دی ہے کہ اس کی خاطر وہ اپنے یہ فعلیت اور یہ رے اس میں سے مانتا ہے کہ اس کو ان لوگوں کا قاضی مقرر کیا۔
پاس آجائے تو اس کو مسمت کرنا اور اس کو نصیحت کرنا اور اس کو گھوڑا اور اس کی طرح میں کو نصیحت کرنا اور اس کو لڑانا پانا نہ تو کوڑے مارا یا اور
تین کوڑے لگائے کے بعد اس کو قید کر دیا اور جان و مال و جو کچھ آپ اس کی قربت و اصلاح کے لئے کر رہے تھے سب اس کے ہاتھ سے لوٹا اور نہ تو کوڑے
اور نہ جرم بھی۔

قاضی شریعہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا
کہا ہے عائشہ ان النہین فہو قوا وجہو و کانوا شعبا سے اس امت کے اہل بدعت صحابہ و اولاد مگر اولاد کے مراد میں اور بدعت کے مراد میں
وہاں وہ کھانا دیا ہے بچہ اہل بدعت اور صحابہ کو اس کے میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ یہ حدیث ضعیف اور غریب ہے مجھ کی تسلی کے
بقیہ سے انہوں نے شیعہ سے پاس کی اور سے انہوں نے کمال سے انہوں نے ضعیفی سے اس حدیث کو صرف بچہ بن ابیہ سے لے لیا۔ کچھ حدیث ہے اور
اس حدیث میں طبع بھی ہے مجھ میں کتب اہل علی سے "من سے" انہوں نے شریعہ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ اگر وہاں
رسول اکرم ﷺ نے کہ مقرر یہ تمہارا چچان بن ہوئی تھی کہ تم ان کو کون جس سے بچے چلے وہ ہوا گے انہوں نے اپنے وعدہ کا پاس کیا اور ان کی
مانگوں کا۔

اسی نے مجھ پر پیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کر دیا میں ہوں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ ضرورت فرمایوں اور علی کرتے ہو اور یہ سے
کاموں سے پہلے ہو اور اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہو اور کہتے ہو اللہ ہمارا مالک ہے ہم پر حکم کیا ان پر تو ہی کوئی ہو اور ہر شخص سے
ہمیں پیارا اور حسن بن عثمان نے بھی اسی اصحاب سے انہوں نے محمد ابوبکر بن وہب سے راجع ان سے لے لیا۔ انہوں نے شریعہ سے
فرمایا مجھ سے بیان کیا صحابہ بدو سے من میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شامل ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو جو ان دنیاوی نہایت کو
پھوڑا ہے اور اسی ترک لذت ہی میں اللہ کی اعانت کرے اللہ تعالیٰ انہیں بہت عطا فرمائے گا اور عطا فرمائے گا کہ اللہ ارشاد فرمائے ہیں
کہ اسے جو وہاں انہیں سے میری خاطر شہادت کو خیر باد کہہ دیا میں نے میرے لئے اپنی جراتی طرف کی بات میرے دل بھل مانگہ کے جیسا ہے۔
یہ حدیث بھی غریب ہے۔

ابو داؤد نے کہا کہ ہم سے صدوق بن موسیٰ نے ابو عمران الجونی نے تمس بن زید سے روایا وہ نے کہا یا زید بن قیس سے مصر میں سے قاضی شریعہ
سے عبد الرحمن بن ابی بکر الصدوقی سے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تر خداؤں کو پکاریں گے ہاں ان آدمی کے کہ جی
میں کو ان کے حقوق ضائع کر دیے اور انہیں کو ان کے حقوق مارے اور جواب دیا کہ اب میں نے تو یہ حق جان بوجہ کرنا کچھ نہیں کئے بلکہ یہ
محبت مجھ پر فرق مال کے مل جانے کے باعث آج ہی پاسی۔ اس پر اللہ تعالیٰ اور اللہ عزوجل نے گواہی مجھے میری طرف سے وکالت فیصلہ کرنے کا
حق حاصل ہے۔ مجھ کی بدی کو انہوں میں بدل کر اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔ یہ بدی میں ہمارے ان سے صدوق سے من
الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔ جس اللہ تعالیٰ کوئی جی اس کے بیان میں ڈال دے گا جس سے اس کی نیکیوں کا پلا بھاری ہو جائے گا۔ اس حدیث کو
طبرانی نے ابی یحییٰ بن محمد سے صدوق سے روایت کیا ہے اور طبرانی ہی نے شخص بن عمر اور احمد بن داؤد بھی سے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا مسلم
بن ابی یحییٰ نے ان سے صدوق نے۔ واللہ اعلم۔

تھاقت سے دشمن کر دیا جائے۔ ابن الاصف نے کئی شہروں اور علاقوں پر پانچ قبضہ کر لیا اور بہت سا مال و دولت حاصل کر لیا اور غلبہ کر کے تمام ممالک پر اور بحر الی فوجوں کو سر پر لٹا دیا۔ دیکھئے کہ کتنے کائنات کے مفتوحہ علاقوں کا انتظام کا مکمل ہو اور مسلمان وہاں دو تکرار بھی طرح لڑائی کی چاری کر سکیں اور مال و اسباب کا وہ مقدار خیر و برکتیں اور غلبہ چاری کے ساتھ اگلے سال ملک مذکور کے مرکز شہر۔ یہ انتظام پر زور دیا کہ یہاں مال و اسباب تمام ہونے پاں اور جتنی چیزیں وہاں سے حاصل کر سکیں۔ اور لڑائی پر آمادہ ہو کر اس سے جنگ کر سکیں اس پر سب متفق ہو گئے اور وہ لڑائی سے ہاتھ کھینچ کر انہیں ابن الاصف نے تاج کو لٹا دیا جس میں سے فتوحات اور تمام نصیحتات سے آگاہ کیا اور اپنے اگلے سال کے پروگرام سے متعلق بھی تفصیل لکھ دی۔

جس دور میں نے کہا کہ کجایں بن محمد بن علی ہمدانی کو کج کر کے کرمان کی طرف بھیجا تھا کہ وہاں جا کر بھٹان اور سندھ کے علاقوں کی دیکھ کر اس کو ضرورت ہو تو جیسے چاہیے انہوں نے وہاں جا کر کجایں کی حکمرانی کے خلاف بغاوت کر دی تاں کجایں نے ابن الاصف کو اس کی مرگولی کے لئے بھیج دیا۔ ابن الاصف نے صمدیان کو شکست دی اور وہیں پر شک کیا۔ اس دور میں ابن علی بن محمد جو کہ بھٹان کا امیر تھا وفات ہو گئی۔ کجایں نے ابن الاصف کو دل بھر دیا کہ ابن الاصف کی مدد کے لئے فوج روانہ کر دی جس پر وہاں کچھ بار غارت آئے یہ لشکر بھٹان میں کس کے نام سے مشہور ہو اس لشکر نے بھٹان پر چڑھائی کی تھی جس کا ذکر اب یہ کیا ہے۔

والہی اور اس ستر نے لکھا ہے کہ اس سال مال ابن عثمان نے لوگوں کو کج کرنا بھیج دیا۔ اس سے سورجین کا خیال ہے کہ کج سلطان بن عبد الملک نے کر لیا۔ اس سال سنا کہ امیر ولید بن عبد الملک قادیان کے پٹ پٹان میں عثمان اور شرقی علاقہ پر کجایں بن جوسف قادیان کے قتل کا قاش ہو رہا۔ ابن جوسف اور شرقی مصر کا قاش مرقی بن شمس بن الملک بھی لکھتے تھے۔

اس سال وفات پانے والے اعیان

مر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم رضی اللہ عنہ کی وفات۔ ابن کاہرانا ابو زید بن اعمر اصل میں مر بن اعمر کے قبیلہ میں سے تھا کہ ابو زید کو کج کے دوران مکہ میں معصرت کرنے لکھیں لڑے یہ وفات کے وقت ابن کی عمر ۱۱ سال تھی انہوں نے مصر میں مر سے کئی اہل بیت روایت کی ہیں۔ دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے بھی روایت حدیث کی ہے اور ان کے مرقب میں ہی سے ہیں اسی سال ابن کی وفات ہوئی۔

ابن عمر بن نفیر۔ یہ مکی رسول ہیں۔ پورا نام زید بن نفیر بن الملک معمری ہے۔ تمام کے علماء میں سے تھے تمام میں اچھے و کچھ مکی میں مر بن وفات ہوئی انہوں نے ابن کی عمر زیادہ وہ وہاں کے بعض نے کم لکھی ہے۔

عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب۔ یہ حبشی کراچی میں پیدا ہوئے۔ ابن کی والدہ کا نام زیدہ بنت مسیحہ تھی۔ نبی اکرم کے والد خدیج سے تھے۔ وہ اپنے والد کا شرف بھی حاصل کیا۔ وہ ایک عظیم شہرہ تھے۔ ابن کے والد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ وہاں جب تک موت میں شہید ہو گئے تو انی آرام لکھ ان کے مرقب میں لکھے گئے کہ ابو زید بن جعفر کو جو تپاں سے پاس لے کر قادیان کی حالت اس کی جیت تھی وہاں لے آئے پانے کی اجازت دے دی تو وہ ان کے مرقب میں لے آئے اور وہاں کے لئے وہ مکی اور کجایں ابن جعفر کے مرقب میں رکھ دیا اور ان کے بیٹے ابن اللہ سے اس مرقب پر دست لکھ کر ان کی والدہ آئی اور حضور ﷺ کے مرقب میں لکھا کہ رسول اللہ ان کے پاس رکھیں۔ پانے حضور کرام ﷺ نے مرقب میں ہوں نہ ان کے والد کی جگہ حضور کرام ﷺ نے عبد اللہ بن جعفر کو جگہ دینے کی وجہ اس وقت کی تھی جب ان اہل بیت میں تصال فی اہل بیت کی طرف سے اور کو جو عمل زیدہ عبد اللہ بن جعفر نہایت ہی اور ان کا فیصلہ تھے۔ وہ لوگوں کو دینی قرآن دی سے بڑا دین رکھتے تھے۔ قادیان میں انہوں نے والد کا نام لکھ لیا۔ ابو زید کا یہ مرقب وہاں جو بڑا دین رکھتے تھے۔ ایک اور مرقب وہاں جو بڑا دین رکھتے تھے۔

کی طرف سے بھی انہوں نے شہر کو لے لیا اور ان کے پاس سے نکل کر کے علاقہ ان کی وفات تک وہیں پہنچا اور وہاں کے علاقہ ۹۲ھ میں پہنچا۔ واللہ اعلم۔

پھر یہ کہ جسے میں کہہ رہا ہوں وہ علاقہ بھی انہوں نے لے لیا تھا جسے میں کہہ رہا ہوں کہ اس علاقہ کے علاقہ ۹۲ھ میں پہنچا۔

پھر یہ کہ جسے میں کہہ رہا ہوں وہ علاقہ بھی انہوں نے لے لیا تھا جسے میں کہہ رہا ہوں کہ اس علاقہ کے علاقہ ۹۲ھ میں پہنچا۔

پھر یہ کہ جسے میں کہہ رہا ہوں وہ علاقہ بھی انہوں نے لے لیا تھا جسے میں کہہ رہا ہوں کہ اس علاقہ کے علاقہ ۹۲ھ میں پہنچا۔

پھر یہ کہ جسے میں کہہ رہا ہوں وہ علاقہ بھی انہوں نے لے لیا تھا جسے میں کہہ رہا ہوں کہ اس علاقہ کے علاقہ ۹۲ھ میں پہنچا۔

پھر یہ کہ جسے میں کہہ رہا ہوں وہ علاقہ بھی انہوں نے لے لیا تھا جسے میں کہہ رہا ہوں کہ اس علاقہ کے علاقہ ۹۲ھ میں پہنچا۔

پھر یہ کہ جسے میں کہہ رہا ہوں وہ علاقہ بھی انہوں نے لے لیا تھا جسے میں کہہ رہا ہوں کہ اس علاقہ کے علاقہ ۹۲ھ میں پہنچا۔

پھر یہ کہ جسے میں کہہ رہا ہوں وہ علاقہ بھی انہوں نے لے لیا تھا جسے میں کہہ رہا ہوں کہ اس علاقہ کے علاقہ ۹۲ھ میں پہنچا۔

پھر یہ کہ جسے میں کہہ رہا ہوں وہ علاقہ بھی انہوں نے لے لیا تھا جسے میں کہہ رہا ہوں کہ اس علاقہ کے علاقہ ۹۲ھ میں پہنچا۔

پھر یہ کہ جسے میں کہہ رہا ہوں وہ علاقہ بھی انہوں نے لے لیا تھا جسے میں کہہ رہا ہوں کہ اس علاقہ کے علاقہ ۹۲ھ میں پہنچا۔

بہت تاج کو عید الفک کے دن سے کاہت میں لپکا تو اسے بہت رنج پہنچا اور اس نے عید الفک کو عید الفک کہا۔ یہی رسم نہیں لپکا اگر آپ نے اہل عراق کو یہ اختیار دیا۔ تو یہی رسم وہی کے بعد وہ تو آپ پر چڑھ جائیں گے۔ اور یہی ان کی خدمت میں سزا پر اضافہ کر دے گا کہ وہ اہل عراق کو خالی معلوم ہے۔ آپ انہوں نے اشتراکی سے ماحول کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر ضرور کہ تھا وہی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے یہ ہے۔ پھر کہ آپ کیا پوچھتے ہیں کہ انہوں نے جو آپ کا تھا کہ عید الفک العاص کی مسزولی۔ جبکہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اسے مسزولی کر دیا تو عید الفک بھی پورے ہوا تھا کہ انہوں نے دالہ الفکر پر قبضہ کر لیا۔ انہوں نے عید الفک کو عید الفک کہہ دیا اور یہاں کو لکھتے ہیں کہ اہل عراق کا تاج ہے۔ آپ کا یہ بھی فیصلہ ہوا اللہ کی مدد انہیں شام ہے۔ وہ تمام۔

عبدالملک نے غازی کی بات کو خود اعتمادی جان کر اس کی مخالفت نہ کر کے دھڑلے سے قبول کر لی۔ جس سے عبداللہ کو آگے بڑھنا اور اس کی اصلاحی افواج کو اپنے مخالفین کے خلاف اپنی طرف سے صفائے اہل عراق کی مہم میں بھی شامل کرنا پڑا۔ اور وہ آپ کے ساتھ ان اہل شرعوں پر بھی گناہ جانتا ہے، جنہیں آپ نے عبدالملک کا خط لکھ کر ان کے خلاف اعلان کیا تھا۔ آپ نے اہل عراق کے خلاف آپ کے ساتھ کارواہ کیا ہے۔ اہل عراق کے جواب، یا کہ انہیں اس معاملے پر کل فکر کر رہے ہیں۔ گے اور تمام گے جواب دیں گے۔

[illegible][illegible]

مہلب بن ابی صفرو کی وفات : مہلب بن ابی صفرو کی وفات اس سال ہوئی۔ یہ فتح مکہ کے سال ہیں۔ اس نے آپ کا پرانا ہم مہلب بن ابی صفرو خطہ علم میں ملا اور ان کی وفات کے بعد ان کی جگہ پر آپ کا حکم ہوتا تھا۔ آپ بڑے ذہین تھے، اور بار بار قارئین کو اس سے تعجب کی قوم میں کہیں اور اعلان کے درمیان تمہیں اس کی قوم کو جس کی تھانہ کا حکم دہائی میں مکمل رضی اللہ عنہ نے اس سے جنگ کی امان سے فتح پائی اور ان کے ہاتھ اور باطن کی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ان میں اس صفرو اور ان کا بیٹا مہلب شامل تھا۔ مہلب اس وقت بارہ گز میں بیٹھے تھے جس کے بعد مہلب

میں مستقل اس غلامی کا حلقہ میں نہ گردان دیا اور اس جماعت کا بیچنا کرتا رہا یہاں تک کہ میں ایشیہ کے کچھ لوگوں کے قریب چلے گیا تاکہ میں آہستہ سے اس کے قریب آوا جا سکوں کہ تفریب و سکون۔

تو اس نے کہا مجھے اپنے بھائی کی زندگی اور والدہ کے اساتذہ کی حسیاتوں کو تم نہیں اٹھ سکتے ہیں پھر سے اپنے فرائض وار کو اس کی۔
 مگر اس نے نرم چہرہ پر سے اس پر ہونہاری لگی تھی میرا سر پکڑ لیا تاکہ اس کی خواہش نہ ہو کہ اس وقت اس کی حیثیت میں باغی
 ٹھہرے تھا (وہ آواز دھنک رہی تھی)۔

یہی میں گھر والوں کے ذریعے لکھی ہوئی تھا کہ وہ مسٹر وادی کو میں نے جان لیا کہ اس کے دادا نے اس کی حویلی میں اس کی نو چھوڑی تھی اس کے چوٹی کے ہل چلنے کو اس کے ہونٹ چھوٹے شرم کے اور بچے میں نے اس کے ہاتھوں سے ہاتھوں میں سے اور اس کے ہاتھوں میں اس کے ہاتھوں سے۔

[illegible]

میں نے اس سے کہا اے عزیز! اسے دوست نہ اپنی طرف الٹے قدموں سے چلا، اور اسے منہ کی بات اختیار کر کے منہ کی بات کہنا کہ اسے دوست نہ کہیں۔

یہ فی قصیدے سا سوا آٹھ غزلیں ملاقات اس وقت ہوئی جب دہلوی عظمیٰ کی کاپڑ سے مرے جا رہے تھے انکی ملاقات کا وعدہ اُنکے
خمس کیا گیا تھا۔

ذمہ داری ہوتی تو میں مقدمہ میں پہنچ گیا جہاں کا وعدہ کیا تھا اور قریب لگی آگیا اور میری اسی آنکھوں میں ساٹھ لکھا۔ میں نے اس سے فریاد کی یہ بات کہیں اور نہ پڑا، خوش آواز، مجلس ختم ہو گئی اور میں انہیں چھوڑ کر لوٹی اپنے ساتھیوں کے دل کی بات سمجھا اور۔

سہل سہل سے پہنچ گئے اپنی ملازمت کے وقت میں مجھے اور پوچھا کہ آپ اس شخص سے پارے میں کیا کہتے ہیں اس نے بھی شراب نہیں پی کر دے
نہیں کیا اور نہ چوری کی کوئی چیز لے کر گئے تھے اور لا لہ لہ کر گئے تھے ہے ان کو جواب دے کہ کھانا کھا کر چلے گئے اور چلتے میں داخل ہو گا۔ پوچھا
کہ وہ کون ہے افسوس کہ میں نہیں جانتی۔

میں نے کہا: "میں تجھے ملے نہیں گتا۔" آپ کب ایران آئے اور فرمیں (۲۰) برس سے اس گواہی میں، "جے ہاؤ اور کیا انہیں جلد گھٹے کی طبیعت اسلام کی حفاظت نصیب ہوگی۔ میں آخرت کے پہلے اور ناپائے آفریقہ میں ہوں۔" میرا نے بھی اس پر مجبور نہ کیا۔ "تجہا بات ہو، تم کی کران کا انتقال ہو گیا۔"

آپ کا انتقال مصر میں عبدالعزیز ابن سعود کے پاس ہوا اور اہل شیعہ کی محبت کے بارے میں آپ کے حلقوں پر پورا تو جواب دیا کہ محبت میرا شہرہ ہے۔ آپ کی محبت پر ہر شہرہ شعار کہے گئے۔ یہ دعائی (۸۲) بخیر فی کار اقصیٰ ہے۔

ایک شخص کو ٹمبل نے کیا کہ اگر آپ میرا بیٹا مائل علی محمد تک پہنچا دیں تو مجھے پانچ سو روپے دیں گے۔ اس نے یہ آپ کا بے اور فریاد کر رہا تھا کہ میں جس طرح اس کو میری ساری پرستشوں سے روکتا ہوں لیکن اس کا یہ انتھار کہتا:

المؤمنين بالله واليوم الآخر

ایک کی بجائے دوں کی جگہ

وہ شخص آواز پر ہنسنے لگا۔ مجھے یقین نہ تھا۔ آخری بار اس کو دیکھ کر میں نے کہا کہ اے اللہ! یہ سب کچھ میری وجہ سے ہو رہا ہے۔

قصص و کتب میں سے قصص پر آہنی کاپر کر دی تو مکمل نے حضرت عثمان کو صاحب کر دیا۔ کانٹے میں سے کہا کیا تھو بیہا، جس بھی اپنے اہل و عیال میں دینی اللہ سے قصص کا مطالعہ کر سکتا ہے کھدائی پر جرات کیجئے ہوئی، پھر اس کی گردن مار دی گئی۔

کہتے ہیں اس دوران کانٹے سے حضرت علی کا زخم بچھڑا اور انھیں برا بھلا کہا تو حضرت مکمل نے حضرت علی کی غریبائی، بچان۔ بخشش اور کھدائی میں تھے۔ یہاں پر ایسے شخص کا کھنچاؤں کا جو غریبی کی محبت سے نہ ہو کر غریبی دینی اللہ سے غفلت رکھتا ہے۔ پھر اس کو کھنچا، بڑا بڑا ہاتھ مارا۔ کھانا تو کھائی اور پئے اور اللہ اس سے اس کی گردن لٹا دی۔ مکمل نے تاجپوش کی ایک عداوت سے روایت حدیث کی کہ عبد اللہ بن عمر نے حضرت علی سے وہ مشہور انور روایت کی ہے جس سے شروع میں کہہ "انسانی دل بڑی کے ماتہ ہیں، سب سے اچھا دل وہ ہے جس میں سب سے کم ہے، اسے ہی اللہ تعالیٰ سے پکارا گیا ہے۔ اس میں کافی حد تک حکمت والی آگاہی ہے جس میں اللہ اس کے کھدائے کے سامنے ہوا۔

ازا ان بن عمر و اللکندی۔ تاہم میں سے ہیں۔ پہلا شراب اور دوسری کا کھانا تھے پھر اللہ نے انھیں قہری قہقہہ دینی تو حضرت ابو اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے انھوں نے فرمایا کہ اگر اللہ سے غفلت کا شہ یہ نہ بدلیں میں تو ان کو کیا آپ کی حیثیت الٰہی کا یہ علم تھا کہ وہ اللہ میں کھڑے ہوتے تو لنگ لنگائی کی طرح لڑتے ہوئے۔

مروہ خدائے چنانکہ سب سے کم ہوا ہوں، میرے پاس گھر ہاؤں کا دور رسا ہوا تھا، کھنچا۔ اور آپ کو پیڑی تیار کرتے تھے وہ سب کوئی طریقے سے؟ ہاتھ اور ہر کس کو بند ہے۔

ابن ابی اسود رضی اللہ عنہ ان کے غریب سے گزرا۔ وہ کھڑے تھے تو فرمایا کہ ایسا خوب ثواب ہے۔ کافی کہیے تو ان کی آواز دہرائی۔ اس بات کو ان دنوں نے سن لیا، اسی وقت کھڑا ہوا اور ان بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ اٹھ اٹھا، گھر کو شہر پہنچی۔ ان سے اور کچھ عظمت سے قرآن پڑھا اور (۸۵) آیتوں میں انکا احوال بیان کیا۔ آپ کو ابو سعید نے ان کی ہانگی کہا تھا ہے۔ آپ بولی تھے۔

خلفہ کا کہنا ہے کہ اسی سال زاری میں نے وفات پائی انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کیا انھوں نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی انھیں کے مطابق آپ کی ولادت سن ۸۵ میں ہوئی ان کے حالات زندگی کا تفصیلی بیان مسلمانوں کے ہاتھ میں آئے کہ ان سے ہیں آپ نے سات سال زمانہ جاہلیت میں گزارے حضرت اقدس رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان دنوں نے تھے۔

مفتی کے حجت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی۔ اور روایات نقل کی ہیں۔ آپ محمد اور امام تھے۔ آپ جیسوں کو بختری کہا جاتا ہے (یعنی اسلام اور جہالت دونوں دور آپ نے آپ کا مادہ حدیث و عبادت گذارہ اور اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والے تھے۔ آپ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ ان سے قرآن اور فقہی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے دو بار شہر قرآن پڑھا۔ آپ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحبت کرتے تھے اور فریبہ رکھتے تھے۔ آپ لوگوں سے امر اور نہی اختیار سے ذرا اختلاف کرتے تھے۔ آپ کا خون کی کمی ہوئی ایک مہر پڑی میں رہتے تھے۔ جس میں اس کی اور ان کے کھڑے کی گلیاں تھیں۔ وہ چہرے کے نیچے ہاتھوں کو ڈوبتے اور فروخت کر دیتے تھے اور قیمت کو صدقہ کر دیتے۔ صرف اپنا اور کھڑے کا فریضہ ہوتی رکھتے تھے اسی طرح ابو اللہ علی تاجپوش میں سے ہیں۔ کثرت عبادت کی وجہ سے ان کا جسم کمزور ہو گیا تھا۔ جب آپ گھر میں ان پر سات کے وقت کھانا چھینے تو بہت روئے۔ آپ کثرت سے گریہ و زاری کرنے لگے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے پاس اللہ کے قرب کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسے ان آدمی جو میرے نزدیک ایک باشتہ امت میں جہی طرف ایک کھڑے ہیں گا۔ اگر تو جہی طرف ایک ہاتھ آئے گا تو میں جہی طرف دوڑ کر آؤں گا۔ ایک مرتبہ جنگ میں مارے گئے تھے اور کھڑے ان کے انکار، چرما تھا۔ کسی نے کہا کہ آپ کا خوف کبھی آتا تو فرمایا کہ مجھے اللہ کے علاوہ کسی سے ڈرنے کو ہے فرمایا ہے۔ اس کے بعد وہ بڑا سو گئے۔ ایک سال کے فریضے کے بعد وہ کھڑے رہتے تھے۔ نماز میں کبھی متوجہ نہیں ہوتے نہ کسی کو نہ بھلا کہتے۔ ایک مرتبہ کانٹے سے جادوئی۔ ایک مرتبہ وحاشیہ فرمایا کہ اللہ مجھے صاف فرما اور یہ صاف ہی فرمادی ہے۔ میں اس کا شوق نہیں ہوں۔ اگر تو طالب دے تو خائفوں اور طالب دیوانہ بھر دے گا۔

میں مسلسل اس طرح کی محنت میں سرگرم رہا اور میں دعا کرتا تھا کہ میری ساری محنتیں (شعبہ) کے کاموں کے قریب لگی
 ٹیپا کی مشق اور سہولتوں کے قریب ہونا تاکہ میں قریب رہ سکوں۔

اس نے کہا مجھے اپنے بھائی کی زندگی اور والد کے احباب کی قسم ہمارے قلم نہیں اٹھائے بغیر۔

لیکن اس نے نرم ہونے سے جن پہ پہلوی لگی تھی سہرا سر پہ لپکا تاکہ اس کی خوشبو پکڑاں۔ نئے اس وقت اس کی طبیعت میں انقلاب
ظہور نہ تھا (۱۰۷) اور انگریز آ رہی تھی کہ۔

[illegible]

مشیخہ رضی عنہا فرماتے ہیں کیا ہے کہ مجھ کو شیخہ ایک دن مجھے ملاں نے پوچھا کہ کیاں سے آ رہے ہو تو میں نے کہا اس محلہ کے ہاں سے اس نے سوال کیا آپ کہاں کا فارادہ ہے میں نے بتایا کہی کی طرف وہ دارہ منجیل سے مجھ سے کہا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ تم میری ملاقات حقیر سے کرنا چاہتا کہوں کہ منجیل کی طرف سے دو سالانہ ملاقات ہو رہی تھی اس وقت وہاں کی ملاقات میں باقی والدہ کے ساتھ کچھ عرصہ رہی تھی کچھ لڑکا ہے کہ میں چلا ہوا شیخہ کے پاس پہنچا تو اس کے والد نے کہا اے بیٹیو! انہیں کہیں ہوئے اگر میں نے تباہیو! انہما کے چہرہ میں لے رہا ہوں آپ کو بھی عطا ہوں کہ اس نے کہا میں نے اپنے خاں میں نے خاں اس وقت حقیر پر نہ کیا کہوت سے ندری تھی۔

میں نے اس سے کہا کہ اگرچہ میرے دوست نے آپ کی طرف ایک کاموں کا اشارہ کیا ہے اور وہ ممکن ہو اختیار ہوتا ہے تو میں
سے کہا کہ یہ میری اسلامی طاقت کا انتظام کرنے پر مجبور بھی تھا لیکن کہ ان طاقتات میں میرے لئے کیا کام ہے۔

یہی تھا، یہ ساتھ آخری ملاقات اس وقت ہوئی جب ادنیٰ دھم میں کپڑے دوئے جا رہے تھے انکی ملاقات کا وعدہ بھی نہیں کیا گیا تھا۔

جس وقت مولیٰ تو میں تمام مہمانوں کو بلایا کرتا تھا اور ان کے پاس بھی آ گیا اور میں بھی اس مجلس میں ساتھ قندیل میں سے نواؤں کی جگہ پر بیٹھ کر دیکھتا تھا۔ وہ غزل پڑھا کرتے تھے اور ہمیں بھی دعا مانگا کرتے تھے اور کمالیہ سنا رہے تھے کہ لالہ کی بات سمجھا رہے ہیں۔

سہل مہادی کیس کے پاس خزانے کے وقت میں گئے اور پوچھا کہ آپ میں سے کون سے ہمارے لیے آئے ہیں؟ انہوں نے بھی شراب پی کر ہنسنا شروع کیا اور کہا کہ ہم نے یہاں سے کچھ نہیں لیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔

میں نے کہا، اے مجھے طرفین کا آپ کہہ دیں، اے اللہ (۱۴۰) میں اس کو مل میں۔ جہاں وہ فرمایا کہ نہیں بلکہ مجھے ہی علیہ السلام لی شہادت نصیب ہوگی۔ میں آفرات کے پہلے لڑا دیا گئے آفری خان میں ہوں۔ میں نے بھی اس پر غور نہیں کیا، کیا بات ہو، علیؑ کی شان کا انکشاف ہو گیا۔

آپ جن سال مصر میں مقیم تھے ان میں سے ایک سال وہ اہل عجم کی حجت کے واسطے میرا آپ کے مطلق پر حجت جواب دہ کر کہتے تھے۔
 شریعت آپ کی حجت پر حجت قرار دے کر یہ کہانی (۸۲) جبری کا تصور ہے۔

[illegible]

لومى يىلدا قالدىكىسىدىن

وہابی کی علیحدگی کا یہاں سے آغاز ہوا۔

وہ دھمکی آج اب اس کی اقتدار پر ہے تو میں دہراؤں گا۔ مجھے یقین تھا کہ کوئی اور ایسے کو دیکھ کر میں نے سچ جان لیا اور یقین ہو گیا اور مجھے اس سے کہیں اور اور

تھامس مالک حبیب انہوں نے تھامس پر تادیبی ظاہر کر دی تو مکمل نے حضرت عثمان کو معاف کر دیا۔ چارٹی نے ان سے کہا کیا تجھ جیسا شخص بھی ایمان نہیں لگاتا؟ رضی اللہ عنہ سے تھامس کا مطالبہ کر سکتا ہے تھامس نے یہ جرات کیسے ہوئی، پھر اس کی گردن مار دی گئی۔

کہتے ہیں اس دوران قادیان نے حضرت علی کا ذکر پھیلایا اور انھیں برا بھلا کہا تو حضرت مکمل نے حضرت علی کی تعریف کی۔ چارٹی نے پیش میں آ کر کہا اللہ میں میرے پاس اپنے شخص کا بھیج دوں گا جو حیرتی محبت سے جوہر نکلی، رضی اللہ عنہ سے شخص رکھتا ہے۔ پھر ان کو بھیجا، ان کو وہ جہنم میں لگا کر لکھا کہ اللہ اور جہنم کا بننے والا تھا۔ اس نے اس کی گردن مار دی۔ مکمل سے تابعین کی ایک مذہبیت نے روایت حدیث کی ہے۔ انہوں نے حضرت علی سے دو مشورہ فرما دیے کہ تم اس کے شرع میں ہے۔ انسانی دل برحق کے ساتھ ہیں۔ سب سے اچھا دل وہ ہے جو سب آدمیوں کو سمجھنے والا ہے۔ اس کی تشریح انہوں نے بیان کیا ہے اس میں کافی وضاحت دانی انھیں پتا چلی کہ اللہ اس کے کھینڈنے والے نہیں ہو۔

زاد ان بن عمرو الکندہی۔۔۔ تابعین میں سے ہیں۔ پہلے شراب اور موسیقی کا شوق رکھتے پھر اللہ نے انھیں توبہ کی توفیق دی تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں توبہ کر لی اور پھر اللہ سے خوف کا شہید بدل میں موزن ہو گیا آپ کی شہادت اٹھی کا یہ عالم تھا کہ جب لڑا میں کھڑے ہوتے تو خشک گزری کی طرح ایسا دور ہے۔

مروہ فرماتے ہیں کہ سب میں ہمارے ہمراہ ہیں۔ ہمراہوں کا روز بڑا نکما نکما بھیج دے گا وہ آپ کی چیز کی تمہارے کرتے تھے جب کوئی فریے لے گا تو نہ لڑو پھر کس کو اسے دے دے۔

ایک ابن ابی مسعود رضی اللہ عنہ ان کے قریب سے گزرے وہ دھوکا دے تھے تو فرمایا نہ لیا ہی خوب آواز ہے۔ کاش کہ یہ قرآن کی آواز ہوتی۔ اس بات کو وہ ان کے لئے من لہا۔ اسی وقت گزرا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہلایا اور شہر پر تپ دیا۔ ان سے اور دیگر حضرات سے قرآن پڑھا اور یاقوتی (۸۲) ہجری میں انتقال ہوا۔ آپ کو اللہ عبد اللہ ابو امی کہا جاتا ہے۔ آپ سونی تھے۔

طیف کا کہنا ہے کہ اسی سال زمر بن حبش نے وفات پائی انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کیا انہوں نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی ابو عبیدہ کے مطابق آپ کی وفات سن ۸۱ میں ہوئی ان کے حالات زندگی کا تحقیق بنی مسلمانوں کے کتاب میں ملے گا کہ قرآن ہے آپ نے سات سال زمانہ جاہلیت میں گزارے حضرت اقدس کی زندگی ہی میں ایمان لے گئے۔

تحقیق نے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی اور روایات نقل کی ہیں۔ آپ عمر اور امام تھے۔ آپ جیسوں کو طغریٰ کہا جاتا ہے (یعنی اسلام اور جاہلیت دونوں دور پائے ہیں) آپ حافظہ صحت، عبادت گزار، زاہد اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے تھے۔ آپ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ ان سے قرآن اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے دو بار مسقر قرآن پڑھ لیا۔ آپ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ محبت کرتے تھے اور قریب رکھتے تھے۔ آپ لوگوں سے امر اور انقیاد سے زیادہ اختلاف کرتے تھے۔ آپ کا قول کی جی ہوئی ایک مجرم پرانی میں دیتے تھے۔ جس میں ان کی اور ان کے گمراہوں کی گنجائش تھی۔ جب جہاد کے لئے ہاتھ آئے تو اس کو توڑ دیتے اور فرار دیتے کہ چپے اور بہت کو معذور دیتے۔ صرف اپنا اور گمراہوں کے کوٹھ پتلی رکھتے تھے۔ اسی طرح ابو داؤد بھی تابعین میں سے ہیں۔ کثرت عبادت کی وجہ سے ان کا جہنم گمراہ ہو گیا تھا۔ جب آپ گھر میں ان بذات کے وقت غماز پڑھتے تو بہت دوتے۔ آپ کثرت سے گریہ و زاری کرنے والے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے پاس اللہ کے قرب کا تذکرہ ہوا تو فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسے آدم باقر میرے نزدیک ایک باجست آدمی حیرتی طرف ایک گز آؤں گا۔ اگر تیری طرف ایک ہاتھ آئے گا تو میں حیرتی طرف دوڑ کر آؤں گا۔ ایک مرتبہ جنگ میں سوئے تھے اور گمراہوں کے اندر گمراہ رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ آپ کو خوف نہیں آتا تو فرمایا کہ مجھے اللہ کے علاوہ کسی سے ڈرتے ہوئے شرمز آتی ہے۔ اس کے بعد دوبارہ سو گئے۔ ایک سال کے فوجی کے علاوہ معذور کر دیتے تھے۔ گمراہوں میں سے تھے۔ کسی کو برا بھلا کہتے۔ ایک مرتبہ کھانا لے گئے جو دعائی۔ ایک مرتبہ دعائیں فرمایا کہ اللہ مجھے معاف فرما اور یہ دعائی حیرتی نوادش ہے۔ میں اس کا شوق نہیں ہوں۔ اگر تو عذاب دے تو ظالموں والا عذاب نہ دے۔ پھر دے گئے۔

یہ لوگ ایک مرتبہ عید الفطر کے دن بازار کے پاس اکھڑ گئے۔ ان کے سامنے کچھ دھرم رکھے ہوئے تھے۔ اس نے اچھا پچھے گئے ہیں اس نے کہا کہ یہ مسلمان کے خرافات سے ملے ہیں۔ آپ کا ان کے بارے میں کیا خیال ہے تو فرمایا کہ اگر گنجل ہے تو قرآن ہے اور پھر ان لوگوں سے کہا کہ جب تو کوہ آئے تو میرے پاس آؤ گا کہ مجھ کو دکھائیں۔ ان لوگوں نے اس کے بعد عذر سے مشغور کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کو ملاقات سے پہلے ہی مشغور کرتا چاہتا تھا بلکہ میں یہ جانتا ہوں کہ مجھے دو چار بائیس سے زیادہ گنجل مل جائیں تو بھی میں اس معاملہ کو پسند نہیں کرتا۔

ایک شخص نے ان لوگوں کو خوشخبری دی کہ آپ کا بیٹا بازار کا گنجل بن گیا ہے۔ تو فرمایا کہ اگر تم مجھے اس کی موت کی خبر دیتے تو مجھے اس سے زیادہ خوش ہوئی۔ اہل ہادی پرکت کو فتح کر دیا کہ اگر میرا بیٹا کوئی چیز لائے تو قبول نہ کرے۔ اگر شکر لائے تو قبول کر لیتا۔ آپ کے گھر والے سب بخوان پر بیٹھ محال رہ گئے تھے۔

یہ لوگ ایک ایک کانوں کا بنا ہوا بھونڈا تھا۔ جو ان کے نور کوڑے کے لئے تھا۔ جب جہاد کے لئے نکلے تو قوز دے اور سامان فروخت کر کے قیمت محدود کر دیتے تھے۔ جب واپس آتے تو دوبارہ بٹالتے۔

امش فرماتے ہیں کہ میں نے سابقین انبیاء میں کبہ ہے تھے کہ اللہ مجھے نیک بخنوں میں لکھ دے اگر کوئی بد بخنوں میں لکھ دیا ہے۔ اور اگر نیک بخنوں میں ہوں تو اس کو ہادی رکھ، تجھے اختیار ہے۔ آپ کو کفار سے خاص شفق تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ فرماتے تھے کہ ان بات کی باجی کفار کا پاس لگیں کے برابر ہیں۔

عید الفطر کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ سو نہیں کوڑے میں داخل کرے گا۔ تو فرمایا میری قسم۔ یہ ایمان والوں کے علاوہ ہیں۔

عام کہتے ہیں کہ یہ لوگ نے کہا کہ میں بتاؤں تو کوس کی مثال کیا ہے تو فرمایا کہ کتاؤ؟ جواب دیا کہ سوئی بخری کی طرح۔ لیکن جب دنیا کیا تو خالی ہوا اور بکرے کی طرح بن گئے۔

یہ لوگ فرماتے ہیں کہ عمار بن ابی بکر نے ہے۔ اگر ہم فرما رہی کریں تو وہ ہماری بات نہیں مانتا۔ ایک شخص عید الفطر بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سوئے سے بھاڑا تو ان کو لایا تو فرمایا کہ قرآن کی آیت اس کی حق کے ساتھ عداوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول (واعتصوا الیہ الوسیلۃ یعنی افعال کے بارے میں اللہ سے متصل قائم کرو۔ مگر اپنے والد سے عداوت کرتے ہیں کہ ہر قسم میں یہ شخص ہوتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غضب کا مالک ہے۔ شاید ہماری سختی میں داخل ہیں۔

عام سے مروی ہے کہ میں نے یہ لوگ کو کفار اور سحرکار میں نہیں سمجھا ہوں۔ انہیں دیکھا اور نہ کسی کو پہنچے ہوئے کہ کہیں کجی کی اور کہیں شام کی۔

امام ابو داؤد ابی نعیم نے آپ کا اصل نام بکیر تھا، بعض کے ہاں بکیر۔ بتایا صرف تالیف میں، بڑی عالم اور زاہد اور عبادت گزار خاتون ہیں۔ جامعہ دمشق کے مولیٰ امامی کے قریب لوگ ان سے فقہی مسائل حاصل کرتے تھے۔ عبدالملک بن مروان بھی ان کے مطلقہ دوس میں شامل رہتا تھا ملائکہ ان کے کدو حوں پر عطا کرتا کہ وہ بھی عمار رضی اللہ عنہا۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ میرے آقا یعنی میرے شوہر حضرت ابو العلاء کسی سے کوئی چیز قبول نہ کرتے تھے۔ حضرت ابو العلاء کے انتقال کے بعد حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیٹام طرار بھیجا لیکن آپ نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ بڑی قیامت کے دن اپنے شوہر کے ساتھ ہوگی اور ابو العلاء کے ساتھ آخرت میں رہتا چاہتی ہوں۔ تو فرمائی تھیں کہ عداوت کی عداوت نہ کر کی تمہاری میں ہے اور فرمائی تھیں کہ جب لوگ جہاد و افغان پہنچتے ہیں تو میت بٹنڈا ڈھلے سے لٹکتی ہے کہ جس کو جس اور انسانوں کے علاوہ حق باوجود سختی ہے کہ اسے مجھے اٹھائے اللہ دینا کے ہم کے میں نہ آؤ اور خاتم سے نہ لٹکتے، جیسے کہ میرے ساتھ ٹکلی ہے۔ میرے گھر والوں نے میرے گناہوں کو بخش دیا اور میرا سکھ رہا میں بارہری کی تیار کی کہ وہ بیٹا عمار اور عبادت گزاروں کے گناہوں پر عداوت اور عداوت سے باز رہا کہ ان کے لئے والی ہے اور عداوت آئی کہ نہ پہنچ نہیں دیا اور پھر فرمایا کہ میرے لئے بھی اللہ سے دعا کرو اور انسانوں کا ذکر فرمایا کہ وہ نہا کے آسمان میں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ابو العلاء رضی اللہ عنہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

اسکے بیوی جو مسکین پر حقیر کے پاس رہے چاہا کہ اس کو پناہ ملی۔ جس کو اس نے سے ایک دن لاٹھیاں مار کر مارا پھوڑ کر مارے قتل کر کے کو کھانچ کی طرف سے مارا۔ وہ اپنی کٹی جاتی ہاتھ ماروں سے تھکانے لگے۔ جب کہ اپنی اہل اولاد کو ان کے پیچھے لگا کر یہاں تک لے گیا کہ ان کو یہاں تک لے کر ان کے اہل اولاد غنی اور غریبوں کو ان میں سے کسی کو بھی نہیں ملے گا۔

[illegible]

یہاں تک کہ ان کی تعلیم، کام، اور زندگی میں وہ اپنے آپ کو اپنے آپ سے جدا کرتے ہیں۔ ان کی تعلیم، کام، اور زندگی میں وہ اپنے آپ کو اپنے آپ سے جدا کرتے ہیں۔

تکلیفی مذابحت میں سے کہ کچھ سے غرض اُن کی کوئی مسئلہ وقت کی ضرورتوں کے مطابق ہاں اور ہاں کی گائے میں غرض وقت کے متعلق جو
جس میں صحت کے لیے غرض اُن کی کوئی مسئلہ وقت کی ضرورتوں کے مطابق ہاں اور ہاں کی گائے میں غرض وقت کے متعلق جو
نے اُن وقت کے لیے غرض اُن کی کوئی مسئلہ وقت کی ضرورتوں کے مطابق ہاں اور ہاں کی گائے میں غرض وقت کے متعلق جو

[illegible]

ان کے لئے کہ جس کے اندر ہے خود کوئی سہارا نہ ہو (شعر) اور ہر کوئی کے سامنے (پھر کوئی) اپنی کیا کیا بات ہے
اگرچہ یہ سب کچھ کہہ کر ان کے دل کو ہوا میں نہ رہا اور نہ وہ سب کے ہاتھوں کی دلی اور جانتی ہوئی تھی
ان کے لئے کہ جس کے اندر ہے خود کوئی سہارا نہ ہو (شعر) اور ہر کوئی کے سامنے (پھر کوئی) اپنی کیا کیا بات ہے

[illegible]

مجھے کبھی بھی بہت ثمرات اختیار نہ کر لی۔۔۔ اور میرے مخلص لوہان کی بنیبر کے پاس بھی مجھے ہے جہاں اس نے لوہان کی معاف گری کی تھی جس پر مخلص
میں اس کی فریاد کی وجہ سے آئی کہ وہ کبھی نہیں بڑا، چارہ وہ مجھے کے لئے ایک نام فکس کی کہیں کا شوہر ہوا نام فکس میں کی کہیں کا شوہر نہ تھا۔ اور ان لوگوں میں
شامل تھے انہوں نے ان کی کلاسیک کے ساتھ مل کر کالج کے خلاف صبح بکارت چھوڑا تھا۔۔۔ سراسر

ایک دفعہ خانہ امان لاہور کی فوج نے ایک دست بھرجا جن لاہور کی فوج پر پشت سے حملہ کرنے کے لئے بھاگا تھا۔ خانہ لاہور کی فوجیں بہت جلد تھیں کہ فوج نے دلوں کو اچھا کر لیا۔ ان کے ساتھ اس منظر پر قابض ہو گیا۔ آخر یہاں اسباب قتل میں سے لایا اور وہیں فوج سے میت نکالتی تھی۔ آؤ میں بات کو واضح کر دوں کہ اس سے اس لاہور پر پشت سے حملہ کرنے کے لئے بھاگا تھا۔ اگر اس لاہور کی فوج نے اس معاملہ میں فوج اس طرح چھڑا کر دینے سے نہ ہوتے تھے۔ اس وقت لاہور کا فوج خانہ کی فوج نے اس کا سامنا نہ کیا۔ اس وقت کی کئی دفعہ دلوں کو اچھا کر لیا۔ اس کو کہہ کر قابض ہو گیا۔ اس وقت سے اس سے حملہ کرنے کے لئے بھاگا تھا۔ آخر یہاں اسباب قتل میں سے لایا اور وہیں فوج سے میت نکالتی تھی۔ آؤ میں بات کو واضح کر دوں کہ اس سے اس لاہور پر پشت سے حملہ کرنے کے لئے بھاگا تھا۔ اگر اس لاہور کی فوج نے اس معاملہ میں فوج اس طرح چھڑا کر دینے سے نہ ہوتے تھے۔ اس وقت لاہور کا فوج خانہ کی فوج نے اس کا سامنا نہ کیا۔ اس وقت کی کئی دفعہ دلوں کو اچھا کر لیا۔ اس کو کہہ کر قابض ہو گیا۔ اس وقت سے اس سے حملہ کرنے کے لئے بھاگا تھا۔ آخر یہاں اسباب قتل میں سے لایا اور وہیں فوج سے میت نکالتی تھی۔ آؤ میں بات کو واضح کر دوں کہ اس سے اس لاہور پر پشت سے حملہ کرنے کے لئے بھاگا تھا۔

[illegible][illegible][illegible]

عبدالرحمن بن حجاج و الخواری المصری عبدالرحمن بن حجاج و الخواری المصری نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے دوستی کی تھی۔ انہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملنے کے لئے ہمد و قند، شفا و اوربیت المال پر کیا فائدہ کی حکومت ایک ہزار و چار سو تھی۔ انہوں نے بھی اس سے انجھ و اندو کی گھسی کی۔

نکاح نے سچی ماری اور بیچارہ ہو گئے۔ لے اسی نے ماری کی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔
مسموم بن گیا۔ نے اس کے اوصاف کے ساتھ میں خان کے ساتھ کھانے کی بات کی۔

۸۳ اور پیش آمدہ واقعات

خادمہ امجدی کے بیان کے مطابق عبداللہ بن عبد الملک نے اسی سال (اصید) کو حج کیا اور محمد بن مروان نے اسی سال ۱۷۰ھ میں جنگ کی اور وہاں کے بہت سے لوگوں کو مار ڈالا۔ اس سال کے گرجاؤں کو تہہ کر دیا اور ان کی چاندیاں وہی گورہ پا کر وہاں سال کویت اور حج یعنی حاکم کا سال بھی کیا جاتا ہے۔ حج نے اسی سال میں تھوڑے سا قسم خشکی کو فاس پر حملہ کرنے کے لئے عامل بنا کر بھیجا اور اس کو فوج دیا کہ وہ کراؤں و قتل کر دے۔ عبدالملک نے اسی سال (مقدور) کو حاکم کو علی بن مسلم بھیجی کہ وہ اپنے والد عبدالملک بن ابی العزیز کو مدد مل کر وہاں گزیرے جس کو توشہ سال و پاں کا حکم دیا تھا۔ اسی سال موی بن قیس نے مغرب کے گورہ علاقے فتح کر لئے جن میں اورم جو شہر بھی مشہور تھا اور وہاں کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا اور علی بن ادریس قرطیبہ کو قتل کر دیا۔ اسی سال کجائی نے ان کا شیعہ کے تابعیوں کی ایک جماعت و قتل کر دیا۔ جن میں سے چھ افراد کا ذکر یہاں میں ملتا ہے۔

[illegible]

ایسی مثالیں ہیں جن میں علمی یا عقائدی وجوہات کی وجہ سے بعض اقلیتوں نے اپنے عقائد یا عقاید کو اپنی قوم یا ملت کے عقائد یا عقاید سے الگ کر دیا ہے۔ مثلاً مسیحیوں نے اپنے عقائد کو اسلام کے عقائد سے الگ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسیحیوں نے اپنے عقائد کو اسلام کے عقائد سے الگ کر دیا ہے۔

بأهمية من نفسي على انديها

یہ ہے یہی شخص جس کا نام ہے اس کے تقاضا پر وہ اللہ تعالیٰ کی خواہشوں کی کوئی اصل کرے۔

ليس لا ذكروا به ما قلنا له

أَكْرَمَ بِغُرْمٍ يُظْهِرُ الْفُجْرَ فَرَعَهُ
لَوْ بَحَلْطُوا أَيْتَهُمْ مَعِيَا وَغَدَا

ہر ایک میں اس کو پانچ سو تیس تھکڑوں میں تقسیم کر کے سب سے زیادہ بڑے چاروں کو ایک سو پانچ

اس سے قتل کیس کی ترقی ہو رہی ہے۔ پولیس میں رہائی کی کوششیں جاری ہیں۔

$$\log_{10} \frac{d}{dt} \left(\frac{\partial^2 u}{\partial x^2} \right) = \log_{10} \frac{d}{dt} \left(\frac{\partial^2 u}{\partial x^2} \right) + \log_{10} \frac{d}{dt} \left(\frac{\partial^2 u}{\partial x^2} \right)$$

أى القديس الذي لا يأمرك

أزهارها والكتاكيت تحتها

تَكْرِ كَتَبَ قَتَلُوا حَاجَتَهُمْ وَلَوْ جِئُوا

طَبِ بِكُلِّهِ سَادَدُوا الْعِلْمَ مِنْهُمْ

اس جہاد ہے اس لئے ایک جنگ کا انتخاب کیا اور اس پر اذکار اور دعا میں زجاج کو چھوڑ دیا۔ پھر روح بن زجاج نے یہ شعر کہا:

لقد حسنت بايا حنك يا زاجي ۱۵ جاد بها روح بن زبعج

اسے چاہیے کہ اس نے اپنے ایام کے ساتھ یہ آنکھوں کا معاملہ کیا جبکہ روح بن زجاج نے ان کے ساتھ حکمت کا سلوک کیا۔

اس شعر کے کہنے کے بعد روح کافی دیر تک دوتے رہے اور اپنے سامنے سے کھانا اٹھانے کا حکم دیا اور کہنے لگے کہ جاؤ اور غاش کرو کہ کھانے کو کھانے والا کوئی امر الی یا جو ادا مل جائے۔ پھر اس جگہ سے چل دئے اور اس جہاد کے کوہنے والی میں ایسا بھانپا کہ خواہ ان کو اپنا آپ حقیر محسوس ہونے لگے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۸۵ ہجری اور پیش آمدہ واقعات

جیسا کہ ماقبل میں بیان کیا گیا کہ ابن جریر کے قول کے مطابق عبدالرحمن بن اصف کا انتقال اسی سال ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اسی سال حجاج نے خراسان کی گورنری سے یزید بن مصلب کو معزول کیا اور اس کی جگہ اس کے بھائی مفضل بن مصلب کا تعین کیا۔ اس سال مصلب کی وجہ یہ تھی کہ ایک مرتبہ حجاج وفد کے زمرہ الملک کے پاس گیا تھا اور جب وہاں سے واپس لوٹا تو مقام یر سے گزرا اور اس سے کہا کیا تھا کہ اس مقام پر اہل کتاب کا ایک بڑا بزرگ قلعہ رہتا ہے اس کو طلب کیا گیا اور اس سے کہا کیا کرے بزرگہ! کیا تم اپنی کتابوں میں دھارے اور اپنے بارے میں کچھ پاتے ہو؟ تو اس نے جواب میں کہا کہ ہاں۔ پھر اس نے کہا کہ تم امیر المؤمنین کو کیا پاتے ہو؟ تو اس نے جواب میں کہا کہ ہم اس کو مینا پاتے ہیں کہ جو کسی کا مشورہ قبول نہیں کرتا اور جو اس کے راستے میں روز سنا لگا تا ہے وہ بچھاڑ دیا جاتا ہے۔ حجاج نے کہا کہ پھر کون؟ اس نے کہا کہ وہ ایک ایسا شخص ہوگا جو ایک نبی کا ہر نام ہوگا اس کے درمیانے کافی ہے کہ وہ کسے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ پھر حجاج نے کہا کہ پھر کون؟ اس نے کہا کہ وہ ایک ایسا شخص ہوگا جو ایک نبی کا ہر نام ہوگا اس کے درمیانے کافی فتوحات حاصل ہوں گی اس پر حجاج نے کہا کہ کیا تم مجھے اس کی نشاندہی بھی کر لو گے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اس کے بارے میں تجھے میں نے بتا دیا ہے۔ حجاج نے پھر سوال کیا کہ میرے انجام کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ حجاج نے پھر سوال کیا کہ میرے بعد عراق کا والی کون ہوگا؟ اس نے کہا کہ یہ نہ تا ہی ایک شخص ہوگا۔ حجاج نے پھر سوال کیا کہ میری زندگی میں یا میری موت کے بعد؟ اس نے جواب دیا کہ اس بارے میں تجھے کچھ نہیں معلوم۔ حجاج نے سوال کیا کہ کیا آپ اس کے بارے میں کچھ معلومات رکھتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ وہ خدا کی کسے گا اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ سب سوال جواب سن کر حجاج اپنے دل میں کہنے لگا کہ اس شخص سے مراد یزید بن مصلب ہے۔ اس کے بعد حجاج چل چلا اس حال میں کہ وہ اپنے دل میں غور محسوس کر رہا تھا۔ پھر حجاج نے عبدالملک کو خط لکھا اور اس سے عراق کی ولایت سے مستعفی ہونے کی درخواست کی تاکہ عبدالملک کا استخار لے کر اس کے پاس میرا کیا مرتبہ ہے۔ عبدالملک نے خط کا جواب لکھا جو زجاج پر مشتمل تھا اور اس میں اپنی ولایت پر غور و تدبیر کے ساتھ ہنسنے کی تاکید کی گئی تھی۔

پھر ایک دن حجاج گھر سے سوچ بچار میں بیٹھا ہوا دیکھا گیا۔ اس نے عید بن موصیٰ کو اپنے پاس بلایا اور آقا حجاج اپنا سر جھکا کر زمین پر بیٹھا تھا۔ عید کے آنے سے اس نے اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ عید اچھا ہے اور پر افسوس ہو۔ اہل کتاب بتاتے ہیں کہ میرے ماتحت ایک شخص ہوگا جس کو یزید کہا جائیگا اور میرے ذمے میں صرف یزید بن ابی کوفہ، یزید بن حصین بن نمیر اور یزید بن دینار کے نام ہیں، ان علاوہ اگر اور کوئی ہو سکتا ہے تو وہ یزید بن مصلب ہی ہو سکتا ہے۔ عید بن موصیٰ نے یہ سب سمجھ کر جواب دیا کہ آپ نے قرآن کو بڑی عزت دے دی ہے اور اس کی بڑی قدر و منزلت اور درجہ سمجھتی ہے، آپ ان کو بر طرف کر دیں۔ عید کا یہ جواب سن کر حجاج نے اپنا یہ فیصلہ پکا کر دیا کہ اب یزید بن مصلب کو معزول کرنا ہے اور پھر عبدالملک کو بھی اس کی برائیاں اور کوتاہیاں بتا دیں اور اس کی خدائی کے بارے میں آگاہ کیا اور پھر عبدالملک کو اس اہل کتاب شخص کے بتاتے ہوئے خدشات سے آگاہ کیا۔ عبدالملک نے جواب میں لکھا کہ آپ خراسان کی ولایت کے لئے ایک آدمی کا انتخاب کرلو۔ چنانچہ حجاج نے وہاں کی ولایت کے لئے مفضل بن مصلب کا انتخاب کیا اور اس کو تقریباً نو مہینوں کے لئے وہاں کا والی بنا دیا۔ انہوں نے جادہ میں دغیر و قریع کر لئے

اور بہت سادہ نصیحت بھی حاصل کر لیا۔ پھر شعراء نے ان کی مدح سرائی کی اور بہت سے اشعار بھی کہے ہیں۔ پھر حجاج نے اس کو بھی معزول کر دیا اور قحبہ بن مسعود وہاں کا گورنر بنا دیا۔

موسیٰ بن عبداللہ کا قتل... اسی جریر نے کہا کہ موسیٰ بن عبداللہ بن خازم کا قتل بھی اسی سال ہر مذہب میں ہوا۔ اس کے بعد ان جریر نے اس کے قتل کے سبب کا ذکر کیا ہے جس کا معاملہ یہ ہے کہ عبداللہ کے باپ کے قتل کے بعد اس کے پاس کوئی اولاد نہیں تھا کہ جہاں وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہیں گے ساتھ زندگی گزار سکے۔ وہ جس ملک کے قریب پہنچتا تو اس ملک کا بادشاہ اس سے لڑائی کے لئے نکل پڑتا۔ یہی سلسلہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ قریب پہنچا اور وہیں پہنچا تو اس کا بادشاہ اور اکثر سردار اس لئے وہاں کے پاس تھے تھا کہ بھینچا رہا۔ یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے گروہ ہو گئے پھر قریب کے بادشاہ نے ایک مرتبہ کہا کہ تیار کیا اور موسیٰ بن عبداللہ بن خازم کو دعوت دی کہ وہ اپنے ساتھیوں کو ان کو لے کر آئے اور کھانے کی دعوت میں شریک ہیں۔ موسیٰ بن عبداللہ نے اپنے ساتھیوں میں سے سوا ہزار چوتھوں کو انتخاب کیا اور ان کے ملک میں داخل ہوئے۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو موسیٰ بن عبداللہ کے کمرے میں لیٹ گیا اور کہا کہ یا تو مجھے میرا گھر ہوگا یا میری قبر۔ اس کلام کے سننے پر اہل قلعہ موسیٰ پر غصہ ہوئے۔ ان کے ساتھیوں نے ان کا دفاع کیا اور پھر ہوتے ہوئے موسیٰ کے ساتھیوں اور اہل قلعہ میں جنگ چھڑ گئی اور باہم قتل شروع ہوا۔ اہل قلعہ میں سے بہت سے لوگ مارے گئے اور جو باقی رہ گئے تھے وہاں جا گئے۔ ان میں سے بہت سے لوگوں نے موسیٰ کو دعوت دی کہ وہ اس ملک پر قابض ہو جائیں۔

چنانچہ موسیٰ نے قریب قریب اور پھر اس قلعہ سے اپنے دشمنوں کا دفاع کرتے رہے۔ قریب قریب وہاں سے بھاگ نکلا اور اپنے بھائی ترکوں کے پاس جا کر پناہ لی اور ان سے مدد طلب کی۔ انہوں نے ان سے کہا کہ ان سرداروں نے تجھے اپنے ملک سے نکال دیا۔ ہمیں تو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں۔ اس کے بعد پھر قریب کا بادشاہ دوسرے ترکوں کے پاس چلا گیا اور آواز دی کہ میں نے اپنے کچھ آدمی موسیٰ بن عبداللہ کے پاس بھیجے تاکہ وہ ان کی تحقیق ہو جائے۔ جب موسیٰ کو ان کے آئے گا تو اس وقت بی بی شدہ یہ کرنی پڑی تھی۔ موسیٰ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ آگ جلائی اور سردی کے پکڑے پہنیں اور آگ کے قریب جا کر اپنے ہاتھ لگائیں۔ جب ترکوں کے قاصدان کے پاس پہنچے اور یہ صورتحال دیکھی تو انہوں نے ان سے کہا کہ جو ہم دیکھ رہے ہیں قریب کیا کرتا ہے؟ وہ انہوں نے جواب دیا کہ میں کرسیوں میں بیٹھ بیٹھ یہ سرداری کرتا ہے اور سرداروں میں تو ہم پر بے حد غلبہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ جواب سن کر وہ وہاں سے لوٹ گئے۔ اور اپنے آپ سے کہنے لگے کہ یہ انسان کبھی میں ملک جیتاں ہیں۔ پھر اپنے پادشاہ کی طرف لوٹ آئے اور اپنی آغوشوں پر بٹھا حال ان کو بتا دیا اور کہا کہ میں ان سے جنگ کرنے کی صرت نہیں ہے۔

قریب کا بادشاہ ان سے مایوس ہو کر چلا گیا اور ترکوں کے دوسرے قبائل کے پاس مدد کے لئے چلا گیا۔ وہ آئے اور انہوں نے قریب کا محاصرہ کیا اور دوسری طرف سے غزائی آئے اور انہوں نے بھی محاصرہ کر لیا۔ اب موسیٰ بن عبداللہ کج کے وقت غزائی سے جنگ کرتا اور شام کے وقت میں نجدوں سے جنگ کرتا۔ اہل طرف کے بہت سارے لوگ مارے گئے اور غزائی کے بھی بہت سے مارے گئے تھے۔ جس سے وہ خوفزدہ ہوا اور ان سے مصالحت کرنا چاہا اور ایک دن ان کے پاس اتفاق میں پہنچ گیا۔ جب دیکھا کہ ان کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے تو ان سے غیر غزائی کے طور پر کہا کہ کھنڈ خالی امیر کے ساتھ بھائی والا مسافر کرے۔ آپ جیسے لوگوں کو بغیر ہتھیار کے نہیں رہنا چاہیے۔ اس پر موسیٰ بن عبداللہ نے کہا کہ میرے پاس ہتھیار ہے یہ کہتے ہوئے اپنے ہتھ کے پیچھے سے تلووار نکالی۔ لیکن غزائی نے لے لی اور اسی سے اس کو مارا۔ یہاں تک کہ اس کو کھنڈ کر دیا اور بھاگ نکلا۔ اس کے بعد موسیٰ بن عبداللہ بن خازم کے ساتھی بھی منتشر ہو گئے۔

عبدالغزیز کی معزولی... اسی جریر کا بیان ہے کہ ۸۵ھ میں عبداللہ نے اپنے بھائی عبدالغزیز کو مصر کے شہروں کی امداد سے معزول کر دیا۔ درود بن دینار نے عبدالغزیز کی معزولی کی تحسین کی۔ اس دوران کہ وہ اور عبداللہ بھی داخلہ کر رہے تھے کہ رات کے وقت قحبہ بن اذیب ان کے پاس پہنچ گئے۔ ان کو عبداللہ کے پاس آئے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی تھی۔ دن کو وہ رات کو۔ عبداللہ نے اپنے بھائی کی معزولی کے بارے میں ان کو آگاہ کیا مگر عبداللہ بھائی کی معزولی کے بارے پر بعد میں تادم بھی ہوا۔ عبداللہ اپنے اس فیصلے پر اس لئے تیار ہوا

کا سارا اثرائت میرے پاس بھیج دیا جائے اس سے قبل صورت حال یہ تھی کہ عبدالعزیز طریق و غیرہ کو عبدالملک کو نہیں بھیجا کرتا تھا اس لئے کہ مصر کے سارے کے سارے شہر و مفرط کے شہروں کی آمدنی سب کی سب عبدالعزیز کی قسمی خزانہ وہاں کا مال قیمت ہو یا فرائض یا اور کچھ۔ اس لئے عبدالعزیز نے اپنے بھائی عبدالملک کو اس خط کا جواب دیا کہ اے امیر المومنین! میں اور آپ اپنی عمر کی اس حد کو نکالنے کے ہیں جہاں تک آپ کے اہل خانہ میں کوئی بھی نہیں کاٹا مگر بہت کم اور میں اور آپ میں سے کسی کو یہ نہیں معلوم کہ کس کی موت پہلے آتی ہے، اگر تم میری ذاتی ہند و اندک میں میرے اوپر کوئی تکلیف نہیں ڈالنا چاہتے تو تو یہ اچھا ہو گا۔ عبدالعزیز نے اس جواب سے عبدالملک کا دل نرم ہوا اور اس نے عبدالعزیز کو اپنے اٹھارہ ہجرت مکانی کے میں تہذیبی ذاتی ہند و اندک میں تہذیب کے بار کوئی تکلیف نہیں ڈالنا چاہتا۔

عبدالملک نے اپنے بیٹے ولید سے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں یہ عطا کر دے تو کوئی شخص تم سے یہ نہیں چھین سکتا۔ پھر اس کے بعد اپنے بیٹے ولید اور سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا کہ کو کیا تم نے بھی گنو کا ارتکاب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ کوئی نہیں۔ اس پر عبدالملک نے اللہ اکبر کہتے ہوئے کہا کہ اب کعبہ کی قسم تم مجھ سے بڑی امیر ہو گے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب عبدالملک کے بھائی عبدالعزیز نے ولید کے ولی عبداللہ کی تجویز سے اتفاق نہ کیا تو عبدالملک نے اس کے لئے دعا کی تھی کہ اللہم انہ قطعہ فاطمہ کے لڑکے اس طرح (میرے بھائی) عبدالعزیز نے مجھ سے قطع تعلیق کیا ہے آپ بھی اس کو قطع کریں۔ چنانچہ عبدالعزیز اسی سال انتقال کر گیا۔ جب عبدالعزیز کی موت کی اطلاع رات کے وقت عبدالملک کو ملی تو بہت ٹھنکے ہوئے اور بہت روئے، ان کے ساتھ ان کے اہل خانہ بھی ان کی موت پر رونے لگے مگر ساتھ ساتھ عبدالملک اپنے بیٹوں کی نسبت سے دل ہی دل خوش بھی ہوئے کہ ان کو اپنے بعد ولی عبداللہ کی امید دانی تھی اور عبدالعزیز کی وفات سے یہ مسئلہ حل ہو گیا۔

اس سے قبل تاریخ نے عبدالملک کو خط کے ذریعے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا تھا کہ ولید کو ولی عبداللہ بنے اور اس سلسلے میں ایک وفد عبدالملک کی طرف روانہ بھی کیا جو عمران بن حصام اموی کی مائتھی میں تھا۔ جب وفد عبدالملک کے دربار میں داخل ہوا تو عمران بن حصام نے کھڑے ہو کر بات کی اور وفد نے بھی اس سلسلے میں بات کی اور عبدالملک کو اس بات پر براہیمتہ کیا کہ وہ ولید کو ولی عبداللہ بنانے کا جلد از جلد اعلان کر دے۔ اس موقع پر عمران بن حصام نے اشعار بھی کہے اور اس پر عمران بن حصام نے چند اشعار کہے۔

امیر المؤمنین الیک نھدی
عسلی النہای النحیۃ والصلامہ
احسنی فی ہنک مکن حوامی
لہم عسادیۃ ولنا قوامہ
فلو ان الولد اطاع فیہ
جعلت لہ الخلالۃ والمعامہ
شیہک حول قبۃ قریش
بہ یضمطر الناس الغمامہ
وملک فی النقی لہم یطلب یوما
لن خلق القلائد والنمامہ
فان نوتر احاک لہا فانا
وحک لاطبق لہا اھامہ
ولک الحافر من بیہ
بنی العلات مالم ۛ سمعہا

و لحنس ان جعلت الملك فيهم
 صاحباً ان تعود اليهم جهاماً
 فملك صاحبك غذا الفوه
 ومعد غد بنوك هم العماما
 ولو الس حوت احماً بفضلي
 ازبد به البقاله والمقاما
 لعلم في سس على سبة
 كذلك او لزيت له مراما
 فمن يك في القاربه صدوع
 فصدع الملك بطلوه الشما

ان اشعار میں جو بیان کی ہے اور لکھا ہے کہ اپنے بھائی سے لئے جس میں واقعہ نے ان کی عزتی عجب کی ہے اور اللہ نے موت کو نصیب کر دیا۔ میرا بھائی کی موت میرا ملک سے ایک سال پہلے ہوئی اور جو اور تو ان کو پر آ کر کیا دیا اور سلیمان سے۔

ولید اور سلیمان کے کے عبد الملک کی بیعت۔۔۔۔۔ عبد الملک نے اپنے بیٹے ولید کے لئے بیعت کی اور پھر بیٹے سلیمان کے لئے اور یہ واقعہ میرا بھائی کی وفات کے بعد پیش آیا۔ بیعت کا یہ واقعہ پہلے دمشق میں ہوا اور اس کے بعد اور سے صوبوں اور علاقوں میں بیعت کی گئی۔ جب اس کی بیعت مدینہ میں کی گئی تو سعید بن مسیب نے بیعت سے انکار کر دیا اور کہا کہ عبد الملک کی حیات میں وہ کسی سے بیعت نہیں کریں گے۔ اس واقعہ کی وجہ سے مدینہ کے گورنر عثمان بن اسحاق کو بھیجا گیا کہ اس کو ساتھ لے کر مدینہ کو لے جائے گا کہ جو میں اس نے ان کو ساتھ لے کر مدینہ کو لے جائے گا کہ جو میں اس نے پھر سے مدینہ کے اور ایک شخص جو اس کے مدینہ میں اٹھ کر دیا۔ پھر گورنر نے سمجھا یا کہ ان کو یہ وہاب سے لایا جاتا ہے۔ یہ وہی تھی جہاں لوگ نماز پڑھتے تھے اور کھڑے کرتے تھے۔ سعید بن مسیب کو لے کر وہاں پہنچے اور پھر وہاں سے ان کے مدینہ کو لے کر دیا جہاں سے بعد سعید بن مسیب نے ان سے کہا کہ واللہ لو تعلم حکم لاطلوسی لو اکتس هذا النیب لاندی حراماً کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تم نے ان کو لے کر مدینہ میں لایا۔

پھر گورنر عثمان بن اسحاق نے عبد الملک کو سعید بن مسیب کی مخالفت کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس کے جواب میں عبد الملک نے یہ فرمایا جہاں گیا کہ اس کے ساتھ مزید گئی کیا کہ اس کے اور اس کو مدینہ سے باہر کال دیا جائے۔ اور پھر اس سے کہا کہ سعید تم سے زیادہ صلہ کی کا اقدار ہے اور اس کا تحقیق یہ تھا جو تم نے ان کے ساتھ لیا اور بھیجا ہم جانتے ہیں کہ تو ان کے اقدار ہوتے ہیں اور تو باغی و انحراف ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ عبد الملک نے گورنر سے کہا کہ سعید بن مسیب کیلئے مناسب یہ تھا کہ وہ بیعت کر لے یا کہ وہ بیعت نہیں کرتا تو اس کی گردن اڑا دو اور پھر اس کو چھوڑ دو۔

علاء و اقدی نے ذکر کیا ہے کہ جب ولید بن عبد الملک کی بیعت کا وقت آیا تو سعید بن مسیب نے بیعت سے انکار کر دیا تو اسی وقت مدینہ کے گورنر نے ان کو لے کر لے لیا۔ اس زمانے میں گورنر ہار بن اسود بن عوف تھا اور ساتھ لے کر لے لیا۔ اس نے لگا لے لے اور پھر شکل میں لایا اس نے مدینہ کو لے لیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ابن کثیر اور علاء و اقدی نے کہا ہے کہ اسی سال مدینہ کے گورنر عثمان بن اسحاق غزوئی نے لوگوں کو آج کر دیا۔ عثمان بن اسحاق حجاج کے ساتھ عراق اور شریقی علاقوں میں بھی رہے تھے۔ علاء بن کثیر کہتے ہیں کہ ہمارے چچا عاتکہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اسی سال ابن ہشام بن عثمان جو مدینہ کے امیر تھے ان کا انتقال ہوا جو مدینہ کے فقہاء مشہور میں سے تھے۔ اسی دن عثمان کا گناہ بھی یہی ہے۔ مدینہ میں بعد سے لکھا ہے کہ وہ وقت تھے اپنے والد کو چھوٹے تھے اور وہ اس کے سر پر تھے اور موت سے نکل ان کو کھانچا ہوا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عبد اللہ بن عامر بن زید، عمرو بن عریض، عمرو بن مسلم، عبد اللہ بن الاسود وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور حیات میں وہی مدینہ میں فرماتے ہیں کہ جس کا معلوم ہے کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے جو جھگڑا کیا تھا، یہ میرے بعد کیا حالت ہوئی، جب تم

چیت بھر کر کھانا کھا دے، گندم کی روٹی اور زیتون کے تیل سے اور مختلف قسم کے لباس زیب تن کر دے، تم اس دن بہتر ہو یا آج کے دن؟ حضرت
دلیل فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آج کے دن۔ تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم آج کے دن اس دن سے بہتر ہو۔ حضرت اٹھ کر مارتے ہیں کہ وہ
اس ہم سے چلے گئے ہم نے مختلف قسم کے کھانے اور لباس اور سوار یاں استعمال کیں، پھر تنوک کی چٹاری کی اور دمشق کو فتح کر لیا اور ہاں مسجد بنوائی۔
خرابک کے زمانہ میں یہ مسجد بنائی ہوئی اور صرف انتہات باقی رہ گئے۔ اس مسجد کے مشرقی دروازہ پر پانی کا کنواں تھا۔ خالد بن ولید قریش میں علوم و
فنون کا جاننے والا تھا۔ آپ کو علم کا مایہ اور علم کی یاد میں مہارت حاصل تھی۔ آپ نے سرایش راحب سے بھی استفادہ کیا۔ خالد اپنے باپ کے محل
صنع، بلخ، بشار اور مطلق تھا۔

ایک مرتبہ آپ عبدالملک بن مروان کے دربار میں عہد بن ابی العاص کی موجودگی میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے شکایت کی کہ ان کا بیٹا ولید اپنے
بھائی عبداللہ بن ولید کی ثقارت کرتا ہے۔ عبدالملک نے کہا:

ان المملوک اذا دخلوا قریۃ القصد وحا وجعلوا اعزۃ اهلها اذلة
تو خالد نے جواب دیا کہ:

و اذا اردنا ان نھلک لم یبق لنا منہا ففسد فیہا الحق علیہا القول فدمرنا تلخیصاً (۱۲۵۲ھ)

اس کے بعد خالد اور عبدالملک کے درمیان بحث شروع ہو گئی۔ آخر میں خالد نے کہا کہ حکم طائف کی نئی کرتے تھے اور مکران جاتے تھے اور
بڑے جتنی لوگ ان کے پاس کھانا کھاتے۔ حتیٰ کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی اپنے دور حکومت میں ان کے پاس ٹھہرے۔ اس پر ولید
خاموش ہو گیا۔ حیران ہو کر جواب دے گا۔

۸۶ھ میں پیش آمدہ واقعات

اسی سن میں حجاج کے نائب ختمہ بن مسلم نے مرو اور حسان کے علاقوں پر چڑھائی کی، ترکوں اور کھار کے دوسرے کئی علاقوں پر قبضہ کیا اور
بہت سے لوگوں کو گرفتار کیا اور مالی قیمت سمیت لٹی اور کئی سارے قلعوں پر قبضہ کر لیا، پھر قبیلہ بن مسلم پیچھے لوٹ گیا اور طغراء کے چلا گیا۔ حجاج کو جب
اس کا پتہ چلا تو اس کو اس حرکت پر غصہ ہو گیا اور کہا کہ اگر تم دشمن کے علاقے پر حملہ کرنا چاہتے ہو تو مجھے مقدمہ پیش کرنا چاہیے اور جب تم وہاں
آئے گا اور کہتے ہو تو پھر مجھے خون کے پیچھے دستہ میں ہونا چاہیے تاکہ دشمن کئی شکست کھلی سے اور دولت کر عمل نہ کر سکے۔ یہی جنگ کا مودعہ
ہے اور پہلے سے چلا آ رہا ہے۔

قیدیوں میں ایک موت ہوئی کی کہ وہی تھی۔ ختمہ بن مسلم نے یہ صورت اپنے بھائی عبداللہ بن مسلم کو دیکھ کر دیکھی تھی۔ عبداللہ نے اس سے
مہارت کی جس کے نتیجے میں وہ حاملہ ہو گئی پھر ختمہ نے قیدیوں کے ساتھ احسان کیا اور ان کو رہا کر دیا اس صورت کو بھی اس کے شوہر کے حوالے کر دیا
جبکہ یہ عبداللہ بن مسلم کی حاملہ تھی۔ ولادت کے بعد اسلام قبول کرنے تک ان کا بچہ بھی انہیں میں رہا۔ پھر اس نے کچھ لوگوں کو جس میں اس کے دو بیٹے آئے
تھے جس کا ذکر مغربیہ آئے گا۔ جب ختمہ بن مسلم حسان کی طرف لوٹا تو بلنار کے سرداروں نے ان کا بڑے بڑے فتنے خائف سے استقبال کیا اور ان کو
ایک سوئے کی چابی بھی دے دی۔

اسی سن میں شام، مصر اور واسطہ میں طاعون کی وبا پھیلی، جس کو طاعون بھارت کا نام دیا گیا۔ کیونکہ یہ طاعون شروع میں عورتوں میں پھیلا تھا۔
اسی سال مسلم بن عبدالملک نے روم کے شہروں میں جنگ شروع کی اور بہت سوں کو قتل کیا اور قیدی بنا لے اور بہت سارا مال قیمت بھی سمیت لیا اور
روم کے مشہور قلعہ بلخ اور آخر کو بھی فتح کر لیا۔ اسی سال عبدالملک نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مصر کا حاکم بنایا اور یہ خیریب عبدالعزیز کی وفات کے بعد
منتقل ہوئی۔ چنانچہ عبداللہ مصر کی امارت کا عہدہ سنبھالنے کے لئے بحرانی لڑائی ۸۶ھ میں پہنچا۔ جبکہ اس کی عمر تین سال تھی۔

اسی سال، روم کا بادشاہ خرمیہ کی کا اقتدار ہوا۔ اسی سال حجاج نے ولید بن مسلم کو گرفتار کیا تھا۔ اسی سال مقام بن واصل بخرومی نے لوگوں

کوئچ کر آیا۔ اسی سال ابوہامد باعلی اور عبداللہ بن ابی ولہی کا انتقال ہوا۔ ایک قول کے مطابق عبداللہ بن حارث بن زید کی کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔ عبداللہ بن حارث صحیح عصر کے وقت موجود تھا اور وہیں رہا یا نہیں یہ نہ بتا اور مصر میں بھی وہ قری عسقلانی میں جن کا انتقال ہوا۔ نیز ۸۶ھ کے ہاں شوال میں امیر المومنین عبدالملک کا بھی انتقال ہوا۔

اموی خلفاء کے والد عبد الملک بن مروان

شجر و نسب : ان کا پورا شجر و نسب یہ ہے۔

عبد الملك بن مروان بن الحكم بن أبي العاص بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان.

ان کی والدہ کا شمار نسب سے ہے۔

عائشہ بنت معاویہ: بیٹا طلحہ و بن ابی العاص بن امیہ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ان کی حاجت روت ہے۔ نیز اپنے والد کے ساتھ ان کے گھر بھی جا چکے ہیں جبکہ ان کی عمر دس سال تھی۔ یہ وہ پہلے شخص تھے جو لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر ۳۲ھ میں روم کے علاقوں میں جمل بھر کر آئے تھے۔ سولہ سال کی عمر میں حدیث و اقوال کے امیر مقرر ہوئے۔ علامت کا یہ مجدد و امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے سپرد کیا تھا کہ ان کا وطن بیتنا بیتنا، بغداد، طبرستان و دیگر عمارات گزار دوں گا میں ہوا تھا۔

[illegible]

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کا نام قاسم رکھا تھا، اسی لئے ان کی کنیت ابو قاسم بن کی جاتی تھی، پھر اس کا نام تبدیل کر کے عبد الملک رکھ دیا۔ لیکن ابی حنیفہ صاحب بن نضر سے روایت کرتے ہیں کہ یہ دو نام بالکل مختلف تھے کہ اسلام میں جس کا نام عبد الملک رکھا گیا، نیز وہ ابی حنیفہ کے شریک کہنا ہے کہ اسلام میں جن کا نام سب سے پہلے احمد رکھا گیا وہ عقیل بن ابی العزیز تھے کہ والد ہیں۔

عبدالملک اور بیعت..... ان کی خلافت کی بعیت ان کے اہل مروان کی زندگی میں 6۵ھ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کی خلافت مصر اور شام کے علاقوں میں سات سال تک رہی جبکہ دوسرے علاقوں میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت قائم تھی لیکن ۷۳ھ میں جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کا واقعہ پیش آیا تو تمام علاقوں پر ان کی خلافت قائم ہوئی۔ عبدالملک اور جعدی کی ولادت ۲۶ھ میں ہوئی تھی۔ عبدالملک خلافت سے پہلے عرب اور روم میں مشہور تھے نیز ان فقہاء میں ان کا شمار ہوتا تھا جو ہر وقت مسجد میں رہتے تھے اور نماز کو قرآن پاک میں مشغول رہتے تھے۔ عبدالملک قد قامت کے لحاظ سے متوسط القامت مردوں میں تھے لیکن چھوٹے قد والے معلوم ہوتے تھے۔ ان کے اہل بیتوں پر سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا ان کا منہ اکثر کھلا رہتا تھا بجا دعا و برکت غفلت کی وجہ سے بھی اندر بجلی جاتی تھی، اسی لئے یہ القباب کے نام سے مشہور تھے۔ جرأت کے لحاظ سے زندہ باد و تحفہ والاخرتے دور زندہ باد مومنے دلربہ تھے۔ ان کی اولاد یمنوں علی ہوئی تھیں، آج بھی یمنی علی ہوئی ہے، یمنی علی ہوئے ہیں۔

نافع کا کہنا ہے کہ میں نے مدینہ میں عبدالملک سے زیادہ باوقار و بلند سر و سیاحت کرنے والا اور کتاب اللہ پڑھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ انھیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبداللہ بن عمر کی طرف سے امیر المؤمنین عبدالملک کے نام خط۔

بعد از سلام واللہ بعد از تحریک کی تفریف کے بعد میں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ تم راوی (ظہبان ماہر) اور اور ہر راوی سے اس کی وصیت (واقعت) کے بارے میں ہاتھ پر ہوگی۔ حدیث مبارک کے منہم کو بیان کرنے کے بعد قرآن کریم کی آیت تحریر کی کہ اللہ لا الہ الاہو لیجمعکم الی یوم القیۃ لازیم فیہ ومن اصدق من اللہ حقیقۃ۔ اور اللہ اعلم بالصواب یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی تمہیں قیامت کے دن ضرور جمع کرے گا، جس کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں اور اللہ سب کا پادشاہ اور کون ہے؟

ملازمہ اللہ کی نص کر رہے ہیں کہ مجھے ابن ابی بکر نے ابوموسیٰ الخلیلا اور ابی بکر کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ میں نے عبدالملک بن مروان کو سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ اسے جلی حدیث احمد پر سب سے زیادہ ایک امر کا التزام ضروری ہے، ملک کے مشرقی علاقوں سے ہمارے پاس بہت سی آمد ہوتی ہیں، ان میں سے کوئی امر و کار نہیں، اس لئے تم لوگ بھی اپنے لئے اسی چیز کو لازم رکھو جو اس قرآن پاک میں ہے اور جسے تمہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پہنچایا ہے اور اپنے فاضل پراگندگی میں بھی اس طرح عمل کرو جو میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمہیں دکھایا ہے۔

انہوں نے اس معاملہ میں یہ یہ نص دینی اللہ عنہ سے مشورہ کیا اور یہ کیا ہی خوب مشیر تھے۔ اسلام کے معاملہ میں انہوں نے جو مناسب سمجھا فیصلہ کر دیا، جو اختلاف کو ختم کر دیا، اس میں جرح نہ رہا ہے جس نے عبدالملک بن مروان نے منع (۵۷ھ) ہجری میں فرج کیا، ان دنوں کے کئی کئی سال بعد جس میں میں نہیں غلط، یا اور فرمایا، مجھ سے پہلے جو غلطاء تھے وہ مائل کھاتے تھے اور کھاتے تھے اور میں اللہ کی قسم اس دست کی تباہی کی وہ غلطواری کے ساتھ رہیں گا اور میں ضرور غلط نہیں ہوں۔ یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح اور صاحبین علیہم السلام یعنی رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ یعنی یہ دن صحابہ، اور پھر فرمایا کہ ان لوگوں میں تم سے ہر طرح کے باطل تفریق وصول کروں گا اور مروان بن سعید اور اس کے بیٹے کا حق قرآن و اللہ کی کتب اور دایا اور فرمایا کہ تم یہ بات عاقلان تک پہنچاؤ۔

اسی کی کہ روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان حواری نے ان کا لٹھ پٹا لے دیا یا شعار چاہا:

بسم اللہ
علیک مہل الارض فلیس مہلکک
و یبعک مہل علم من غلاک
غلبۃ اللہ الی الی امطک
لی بکرمک امطک

بسم عبدالملک نے یہ شعر پڑھا تو فرمایا اسے خزانے میں نے آپ کے لئے دس ہزار کاظم دیا۔ پھر عبدالملک نے خطاب کیا اور فرمایا کہ زبان بھی ان کا ایک حصہ ہے اور ہم اسے اس قیاس کے بعد خاموشی اختیار کرتے ہوئے غلو اور بے کار باتوں سے بچنے کے لئے باز نہیں ہائیں کہتے ہیں۔ دوسری بات یہاں پر چلائی گئی اور اس کی شاخص بھی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد موقع محل اور مختصر اور جامع مانا کا کام کریں گے۔ اسی کہتے ہیں کہ اس کے لئے ہے کہ آپ جلدی ہو رہے ہو گئے۔ جب آپ دیکھیں کہ لوگوں کو کون کون میں بدلتے ہیں ایک مرتبہ یا دوسرے حال میں کر رہے ہیں۔

ایک دور سے فصیح نے بھی عبدالملک سے سوال کیا تھا کہ آپ جلدی ہو رہے ہو گئے۔ جواب دیا کہ منہ پر چڑھنے اور بات کے خوف کی وجہ سے ایک شخص عبدالملک کے سامنے بات کرنے میں ہزاروں مرتبہ پھسلتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ عبدالملک نے فرمایا کہ تم مقرب اللہ جانے گا۔ جس شخص کے پاس ہے جلدی سے چلے کرے۔ نہ نیا نیا کرے اور نہ پہلو تکی کرے۔ اس کے علاوہ عبدالملک کے خطبہ میں دعا و نصیحت کی باتیں ہوتی تھیں۔

مسجد الخلد الخلد الخلد الخلد الخلد

بِإِذْنِ الْإِنْسَانِ إِنَّ اللَّهَ لَجَبَّارٌ

[illegible][illegible]

مہر الف نے کہا میں نے انھیں اس کی ایک عمارت میں انعام دینی تھی کہ وہ اس کی عمارت کا کھانا کھا کر اس کی عمارت کو فروغ دے۔

[illegible]

کہا انھوں نے مردان کے فہم پر حیران کیا۔ مجھے غلام کرنے سے خوشی اور مل کر گئے۔ یہ خوش نصیب ہے۔ ۱۶۷۔ سمیٹے جا کر اپنا آپ نے لیا لیا۔
یہ عذراں بھی ہے۔ اس میں حیات کا خون خروبو ہو گیا ہے۔ یہ بھی گناہ کا پھل ہے اور یہ بھی اللہ کے عطا کردہ نعمت ہے۔

انسان کو چاہئے کہ اس کی تعلیم ہو، اور وہ اپنی پریشانیوں کو اپنے دل سے نکال دے۔ اور جب تک اس کے دل میں غم ہے تو اس کی زندگی برباد ہوتی ہے۔

تو نے یہ دعا پڑھ کر اپنے دل سے کہا: اے اللہ! میری ساری باتیں سن کر مجھے یہ دعا عطا فرما کہ میں اپنے لیے اور دوسروں کے لیے بھی دعا کروں۔

پھر ساری دنیا میں عظیمیہ، وہی قبل عموک عظیمیہ، اللہ جامع بقابل عموک عظیمیہ دوسری
 کئی ایک جگہ سے لے کر ساری دنیا میں عظیمیہ، وہی قبل عموک عظیمیہ، اللہ جامع بقابل عموک عظیمیہ دوسری
 دوسری ایک جگہ سے لے کر ساری دنیا میں عظیمیہ، وہی قبل عموک عظیمیہ، اللہ جامع بقابل عموک عظیمیہ دوسری

اولیٰ اس بات سے مزاج حسن و دیگر اوصافِ حمیدہ کے کاربند ہونا کہ جو کسی کلمہ تک بعض ملاحب تکلف و استغناء کے بغیر اللہ سے
مستحق و مستحقین کے لئے اللہ کا کلمہ حسن کے ساتھ پڑھ کر اس کے بارے میں کسی بھی ملاحب کے ساتھ نہ لے

کرنے کے لئے اہل بیت سے گاہے۔ یہی وہ چار گروہ تھے جنہوں میں خاتم النبیین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم ہر ایک بھی کہہ سکتی تھی گویا، مشرق اور مغرب اور
مشرق اور مغرب کے ہر کسی ملک سے لوگ اسی کا امید سے گم، باقاعدہ روئے کر کے حجب پہنوں کے مشرقی اور کوٹہ اور مسطرت کا نشانہ بن کر آنے
سے قدم بڑا نہ دیا۔ انہیں یہ خبر کہ انہیں غلام ہو گیا کہ کھل چکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بہاں نہ لگے۔ لیکن تحقیق کرنے پر یہ چار گروہ حضرت موسیٰ علیہ
علیہ السلام کے قوم ہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ عید بن اسحٰب نے اگر دعوت کو سمجھ میں نہ آئے تو یہ بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قوم ہر ایک بھی کہہ سکتے تھے۔

میں جو نے نقل کیا ہے کہ علیہ السلام کے ذریعے ملک و سر سے مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے کامیابوں کو بھیجے گی اور حکومت کی چٹائی پر جس نے مسجد نبوی کے لئے ایک سو سو گنا عمارت سے تعمیر کی ہے۔ مسجد نبوی کی مسجد کے لئے اس کا کیا کیا ہے۔

وہ نے عربین میں اسی طرح لکھا کہ وہ میں نے خود لکھا کہ اس کے پانی کے دشمنوں کا ہندوستان کیا جائے یہ سچ تو ہے جس میں عیدالاضحیٰ نے اسی طرح کے عربی قتل کی مثالیں دی ہیں۔ اسی طرح لکھا کہ وہ میں نے خود لکھا کہ اس کے پانی کا ہندوستان کیا ہوا ہے۔

اس سال خیرہ بن مسعود نے ملک طعن کے ہوائے نثر کی پادشاہی پر ہمارے افسانے سے جنگ لڑی۔ خیرہ کے ساتھ وہاں کوہا جانا تھا، ہم سالانہ شاعرانہ جلسہ ہوائی بازار خیرہ نے انھیں شکست دے کر لوہے کی ایک برصارت گول کی سلاخیوں کو تھپہ کی بجایا۔

[illegible]

شواہد کی وفات

[illegible]

عبداللہ بن ابی موہبی: مقررین خاندانِ عاتق اعلیٰ علیہ السلام صحابی ہیں، کوئی جس آپ سے آخری صحابی ہے، تھے۔ بھاری کے قول کے مطابق آپ کا سنِ وفات ۸۶۱ ہے، قتول کے سال ۸۶۱ ہے، ایک سو سال سے زیادہ، چونکہ یہ سوا ہے، آپ کے موروثی

وہ تمام بنی اسامائیں۔ ان دنوں میں ولید کو بھی اللہ تعالیٰ نے عہد الملک بن مروان کے سسر جھالی نے حضرت سعید بن مسیب کو گزیرہ پہنچائی جس جیسے گزیرہ چکا ہے بعد ازاں یہ شیخ آگیا اور وہیں وفات پائی اسی لئے سب سے پہلے حرمہ شیخ میں اس قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ سلسلہ وفات پائی۔

عظیم بن عیسٰی۔ نفسی شامی ماہ ہے نہ ایک روایت محمول ہے۔ شام میں صرف آپ ہی تھیں اور ان ہی مجموعہ کی تصانیف سے مستفاد کرنے والے ہی مسائل فہام میں ہونے والے لغز و طوائف میں آپ پر عہد ہو گئے۔

نے صوفیہ کے پادشاہان اور بزرگواروں کو قتل کر دیا۔ چنانچہ ان کی طرف سے محمد بن قاسم اور القاسم کا میر قضاوی سال فقیر بن مسلم نے بخاری شرح کو قلم برداری
چھوڑ کر خلافت یعنی ان کے سربراہان کو بیوقوف اور احمق ثابت کرنے کی کوشش کی اور ان کے بیان کی اس دہائیسویں صدی کی فتح کے بعد صوفیہ کے پادشاہ
مردوں نے مسلمانوں کی اصلاح کے بعد یہ بھی کوشش کی کہ صوفیہ کی بقول کی کیا۔

[illegible][illegible]

اس نے بعد کچن ایک پورائے کے وقت چاروں کے ساتھ لنگر کا سنا کر گئے تھے لیکن اس نے لنگر پر جو پکائی ہوئی چیزیں تھیں انہیں دیکھ کر اس وقت لنگر کے لئے لگے ہوئے پکائیے کا انتظام نہ ہوا تھا اس لئے ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے سبب سفید اور لکڑی کا کڑی کڑی مٹا کر تھیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں پر لکڑی کے ٹکڑے لگ گئے تھے جس سے ان کا سبب بھی لکڑی لگ گیا اس کی سفید اور لکڑی کے کڑی کڑی مٹا کر تھیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں پر لکڑی کے ٹکڑے لگ گئے تھے جس سے ان کا سبب بھی لکڑی لگ گیا۔

[illegible]

طیوان نے اپنے بھائی کو لکھا کہ اہل مہلب میری امان میں ہیں، قزاقان کے ان پر پتی لاندہ تین لاکھ میرے مذہب میں دلیہ نے جواب میں لکھا کہ اہل قزاق تین لاکھ میں دوں کا جواب تک کہ آپ ان کو کھیرے ہاں لکھی کہ مجھ کو طیوان نے ہر لکھا کہ میں ان کو اکیلا نہیں بھیجوں گا میں خود بھی ان کے ساتھ آؤں گا کہ آپ کو لکھی کہ حم کا سلاطین آج اہل کتب مجھے میرے ہمسائوں کے بارے میں رسالہ کر رہا دلیہ نے دوسرے خط کا جواب

[illegible]

ان کے جسدِ بے ہوش بھائی کا لہجہ خاص میں کھنکھاتا تھا کہ: "میرا المیہ میں نے آپ کے دشمنوں کو اپنی جگہ دے دی ہے۔ آپ کے منہ پر فریاد اور آہیں آتی رہیں۔ آپ مجھے میرے بہنوئیوں کے بارے میں برا نہ کہہ کر تیرے کھنکھاتا کرے۔" میرا یہ کہی کہ امیر میری زبانی کہہ چکے تھے۔ ان کے بارے میں کبھی کبھو صدمہ نہیں کرتے۔ وہ جو تھوکتے ہیں، میں آپ کی فکر خواہی اور خیر۔ کان کا دھڑلہ لگتا ہے اور رضا لکھی کو چہرہ پر عجب عجب کھینچ کر دیکھ کر اسے یہ کہنا ہے میرے لئے طرزِ بند ہے کہ اگر کوئی میرے بارے میں جو جو کھانسی سنیں، میں آپ سے شکایت کرنا ہے کہ اس نے میری گھبراہٹ کی۔

ایسے نے یہ سہارا کھینچا ہوا ہے کہ جو کہ بھلائیوں میں بہت شغف کا مالک تھا، ہم بھی اس کے ساتھ شغف کا سوا کر رہے تھے۔ ہم اس کے اپنے صحیح و ناپے قریب جانا اس سوا پہلو پر غلبہ ہے مگر ٹھنکی کی اس نے کہ اسے ہر انسان کو ہم سے پیش آپ کی تکلیف دہ مامورانی تکلیف سمجھ ہے کہ آپ کو محمول ہے کہ ان لوگوں سے ہم نے شرعی و طریقی میں پیش آپ کے کوششوں سے متاثر کیا کہ آپ کے احکامات ہم پر زیادہ ہیں واپس اس کے لکھنوں کے راستے قریب خود یا اس کو ان کے دل سے اس کی فائیدہ سے کہ یہ سہارا ہر سہارا ہے کہ ان کو بھی قلعہ کٹر رہے ان سے عرض نہ کرنے کی کیا کیوں چاہی جانے سے بھی حال غلبہ عرض نہیں کہ انسان سے معاذ بھی چھوڑ دیا تھا کہ مابلی عید کو ایک لاکھ ہر سال کر کے ہر سال اس پر یہ من سہارا مستحق سمجھتے ہیں کہ ہر آدمی کو کہ اس میں دولت فراغ کی اوقات ہو گئی۔ اس کے بعد اس میں خیر کے مطابق یہ لاکھ ان کا کہ نہیں کیا۔

خواہش کی درجات

تیار و قاضی
در طیب و نیکوئی
و قاضی و قاضی

[illegible][illegible]

ابو رزینہ شکی کا قول ہے کہ آپ صحت پر توجہ نہ دیتے تھے۔ ان کے بھائی سہیل کے بعد خود فوت ہو گئے تو سہیل کی زبان پر آپ کا قول تھا: سہیل کے بعد آپ دہل مہل بن گئے ہیں۔ میرے بھائی کو بہت سی آئی، مروا آئی آپ کی بالیدہ کا حکم پر قہراً آپ کے چند اقوال اس طرح آئی ہیں:

ہو گیا اسی وقت وہ لڑاک ہو گیا قہقہہ نے قہقہہ اور کوئی جزو درہم انعام کے طور پر دے جانے کے بعد اس کے بعد اس کو گئی۔

صبح ہونے کے بعد مسلمانوں نے دوبارہ جنگیں نصب کیں کاران پر گولہ باری شروع کر دی اس بار انہوں نے شہر میں کو بھی اس کی پیٹ میں لے لیا۔ لڑکوں نے قہقہہ سے کہا کہ آج آپ چلے جاؤ کل ہم آپ سے صلح کر کے چتا پوچھتے وہاں پہنچے تھے وہاں کل اس سے دو کروڑ ایک لاکھ مالدار جزیرہ کی ادائیگی پر صلح کر لی تھی انہوں نے اس بات کا بھی وعدہ کیا کہ اس سال ہم آپ کو تین ہزار ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ مالداروں کے جن میں بٹے، بڑے اور چھوٹے ہیں انہوں نے مورچوں کا رونا رونا تھا کہ اس کا جتنی زمانہ بھی حوالے کر لے گا وعدہ کیا۔ یہ بھی کہ وہ شہر کو جنگجوؤں سے خالی کر دیں گے نیز یہ بھی کہ قہقہہ اگر چاہیں شہر میں مسجد بنائے اس میں خطبہ دے، منبر رکھے اور گناہ کا گناہ چلا جائے۔ قہقہہ نے ان کی ساری باتیں قبول کر لیں۔ چتا پوچھتے چار ہزار بہادروں کے ہمراہ شہر میں داخل ہوا اس نے شہر میں مسجد تعمیر کی اس میں منبر رکھا۔ مسجد میں قرآن اور کتاب خطبہ پڑھا، گناہوں کے سامنے اسے لے گئے اس نے بعض کو بعض پر تہ تیغ کر دیا کہ وہ ایک قلعہ کی مانند بن گیا پھر اس نے ان کے جلانے کا حکم دیا حاضرین چلائے ایک ٹھکانے لے لیا ان میں قندیم بہت بھی ہیں، جس نے اسے جلا دیا وہ لڑاک ہو جائے گا، ہوا شاہ نورک خود اگل کر آ اس نے قہقہہ کو کھنکرتے ہوئے کہا میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں۔

اس کے بعد قہقہہ کو راہ دیا گیا، جس کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا اس نے کہا میں اپنے ہاتھ سے ان کو جلاؤں گا تم سب مل کر میرا ہاتھ بکا کر سکتے ہو، بکاؤ۔ پھر اس نے ٹھکانہ پر بند کرتے ہوئے ان میں آگ دکھائی، چتا پوچھتے مل گئے۔ اس میں سے جیسے ہزار ہا مالدار، قہقہہ نے جو مال قیمت حاصل کیا تھا اس میں ایک کیکڑ بھی تھی جو بڑا دھڑاکی لڑکی تھی قہقہہ نے اسے خاص طور پر اپنے لئے منتخب کیا تھے جاننے والے کو یہ کہہ دیا اسی سے بابت بنوید پیدا ہوا۔

اس کے بعد قہقہہ نے اہل سرحد کو بلا کر کہہ دیا کہ جتنی شرطیں ہیں انہیں سے تم سے صلح کی جائے اس سے راہوں میں تم سے کسی شرط کا مطالبہ نہیں کرنا لیکن ہادی فوج کا قہقہہ سے یہاں پر ضروری ہے اس کے بعد نورک وہاں سے اٹھ کر چلا آیا۔ قہقہہ نے قرآن کی پڑتائیاں کی جس کا ترجمہ یہ ہے اور وعدہ نے عبادتوں کو بلا کر، راہ فرود کو اور کسی کو باقی نہ چھوڑا اس کے بعد قہقہہ سرحد پر اپنے بھائی کو باب مقرر کر کے خود چلا گیا۔ اس نے اپنے بھائی کو ہدایت کی کہ کسی بھی شہر کو ہاتھ نہ لگے بغیر باب سرحد سے داخل نہ ہونے والا کہہ کر ملک ہو جائے اسے قتل کر دینا یا اس طرف جس سے پاس چاقو بھری یا کوئی دھماکا چڑ پاتا ہے بھی داخل نہ ہونا نہ بغیر دوازہ بند کرتے وقت جو روزے کے پاس پڑا جائے اسے بھی قتل کر دینا۔ عقب آخری نے اسے پاس سے میں چند اشعار کہے ہیں:

(۱) قہقہہ روزانہ جرقہ کر لیتا ہے اور مال و دولت میں بے انتہا شوق کرتا ہے۔

(۲) باہلی ہے، جب تاج بکین، اور اٹھاس وقت بال سیاہ تھے اور سلطان تاج پھندہ بنے تھے اس کے ہاتھ کے بال سفید ہو گئے۔

(۳) اس نے اہل مقد کو اپنے لشکر سے روانہ کر دیا، حتیٰ کہ اس لشکر کے عیدان میں یوں ہی بیٹھا چھوڑ دیا۔

(۴) پڑا پاپ کے گھوٹے پر ماتم کرتا ہے اور پاپ تم (وہ) کو بپ پر دیتا ہے۔

(۵) جب وہ کسی شہر میں داخل ہوتا ہے تو اس کے گھوڑے ہاں کی سرزنش کو روند اٹھاتے ہیں۔

اسی برس موتی بن نصیر نے بلا مغرب کے نائب اپنے تمام ملائی کو موزوں کر دیا مال اس کی اس نے اس کو طبلہ شہر کی طرف بھیجا تھا اس نے اس کو فتح کر لیا اس نے اس شہر میں حضرت سلیمان بن ابی ابراہیم کو مقرر کیا اس میں سونے اور دھات کی جتنی بھی تھی، انہیں اس نے دو سو خرماں و عید بنی مہر ملک کے پاس بھیجا دیا لیکن اس کے ٹکڑے سے قتل ہی وادی کی وفات ہو گئی اور اس کا بھائی سلیمان بن علی بن گیارہ سو خرماں ای کو ملا۔ اس میں بہت قیمتی اشیاء تھیں جو کہ اس نے نصیر نے تمام کی جگہ اپنے لئے عید مقرر کر دی تھی موتی بن نصیر کو حکم ملا ہوا۔ اس زمانہ میں موتی بن نصیر نے بلا مغرب میں قلعہوں کا حال دیکھا، انہوں نے انہوں کے بہت سے شہر متاخر ہو کر موزوں بنے ہوئے تھے جس کے بعد موتی بن نصیر مغربی اندلس کی طرف گیا وہاں اس نے پانچ ہزار، انہوں کے علاوہ پڑے پڑے شہر علاقے اور رہائش گاہ تھیں وہاں شہر کی طرف بھی جا سے فتح کے بغیر کسی آقا تھا پھر اس نے فوجی فوج تیار کر کے اندلس کے مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں روانہ کئے انہوں نے بہت سے شہر و علاقہ جات فتح

کئے۔ مال قیمت حاصل کیا، علاوہ ازیں جو اس کو قیدی بنا یا۔ سوئی بن نصیر یہ شمار مال قیمت اور قتلے مخالف کے ساتھ دیکھ کر ہوا۔
اسی سال افریقی شیعہ قلعہ سائی میں جکھا ہوئے۔ سوئی بن نصیر ان کو صلہ قاضی کے لئے لے کر نکلا۔ سب نصف انصار، نصف دھارم، سب شیعہ
ہے۔ جب اس نے نصیر سے پہنچا۔ کادارہ کیا تو لوگوں نے اس سے پوچھا اور المؤمنین کے لئے دعا پڑھیں کرئی اس نے کہا یہ اس کا موقع نہیں اس
وقت داران رحمت جوش میں آئی اور سلاسل پادش ہوئی جس سے ان کی تختیاں لہلہا گئیں اور ان کی معاشی حالت اچھی ہو گئی۔ اسی سال عربین
میدانوں نے اہلبیت سے نصیب بن عبد اللہ بن زبیر کو پچاس گوزے مارے اور سخت سردی میں اس پر پانی ڈالا۔ پلا خراسی جب سے اس کا انتقال ہو
گیا۔ عربین میدانوں اس کے بعد سے خوفزدہ رہے تھے اور جب آخرت کی کوئی بشارت ملنے کو کہتے کہ میرے راستے میں مصیب جاگے ہے اور میرا
موت کی طرف راہ ہے۔ جب ان کی کوئی تعریف کرتا تو کہتے اگر مصیب کی وجہ سے میری یاد نہیں ہوئی تو سمجھ لو کہ میرے لئے کامیابی ہے۔ آپ مصیب کی
ساتھ ٹکے میرے کے ساتھ ہیں ان کا انتقال کے بعد کچھ نہیں رہا۔ وہ ہے جسے بغیر زندگی مہربان کر دیا۔ یزیدی میں گزرا۔ اسی کی وجہ سے ان کی زندگی
نیمہ جہل ہو گئی لیکن اس کے بعد آپ خوب مہارت کرتے تھے اور مساکین کو بہت خیال رکھتے۔

اسی سال محمد بن قاسم نے ہارہ میں داخل وغیرہ شہر فتح کئے تھے۔ جب ان کو خوارزم کی قوم کا امیر دیکھا تو اس وقت ان کی عمر سترہ سال
تھی۔ چنانچہ شیعہ کے سرور ہندو پکاچا تو ہندو کا دارلشہادہ اور ایک عظیم لشکر اور ست کھنڈ شدہ ہندوؤں کے ساتھ اس کے مقابلے میں آیا۔ دونوں کے
درمیان کھسار ہوئی۔ ہندو اور اہل حق کے بہت سے ساتھی قتل کر دیئے۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کا تعاقب کر کے انہیں قتل کر دیا۔ بعد ازاں اس
بن قاسم نے ہرج اور حارہ وغیرہ کو فتح کیا حتیٰ کہ ان کو بھی فتح کر لیا اور شمار مال قیمت اور ہزار ہزاروں غیرہ لے کر لوٹا۔

اسی وقت انصاریہ کا قتل صرف جہاد تھا۔ اللہ نے مشرق و مغرب میں اسلام کا فخر بلند کیا، انکار اہل کفر کو ذلیل و سدا کیا، آئے دن مسلمانوں کی
قوت و جرات کے شریکین کے قلوب پر محبوب ہو گئے۔ مسلمان جدھر بھی رخ کرتے کامرانی سے دستبردار ہوئے۔ کیوں کہ مسلمانوں کے لشکر میں
ایمان و جہاد سے علاوہ ایمان نہ ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ ان کی ہر حرکت سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح و کامیابی فرمایا۔

قتیبہ بن مسلمہ ہارہ تک پہنچ کر تھے۔ وہ بھی ان کی سرحد تک پہنچ گیا اور چینی بادشاہ کو اپنے پاس بلا دیا۔ اس نے خوفزدہ ہو کر قتیبہ کے پاس قتلے
مخالف اور چینی امپراطور کی غرض یہ کہ اس طرف کے قوم بادشاہ کو قتلے کے ہوا جو قتیبہ کا نام سننے ہی گھبرا جاتا ہے اور سب خوف کی وجہ سے قتیبہ کو
پر جا کر کہتے تھے۔ اگر آپ کا یہ سلسلہ جاری رہتا اور چینی بادشاہ زندہ رہتا تو اسلامی افواج چین سے واپس نہ آتی۔ لیکن قاتلانہ کی افات
کے بعد اسلامی افواج وادشہ انگیز ہر گھوڑوں کے بعد قتیبہ کو بھی بعض مسلمانوں نے قتل کر دیا۔

ہر سال ایک طرف مسلمہ بن عبد الملک بن مروان امیر المؤمنین ولید کا لڑکا اور اس کا بھائی یزید کو فتح کر دے تھے اور شامی فوج کے ساتھ
مکہ میں دوسرا معروف تھا حتیٰ کہ وہ مصلیٰ تک پہنچ گئے اور وہاں پر مسلمہ نے مسجد عرواں میں کی وجہ سے فرنگیوں کے قلوب مسلمانوں سے
محبوب ہوئے۔

دوسری طرف محمد بن ہارہ میں جہاد میں مصروف تھا اور عراقی افواج کا لوہا سنوارا تھا۔ تیسری طرف سوئی بن نصیر نے بلاد مغرب میں جہاد کا
مطلوبہ ہند کے اسلام کا کام چلایا۔ ان قوتوں کی وجہ سے یہ تمام ملاتے شریک ویت پرستی سے پاک ہو گئے تھے اور شام، مصر، عراق، یمن، ہارہ و
البحر اور بلاد مغرب میں اللہ تعالیٰ کی مدد کو فتح ہو گئی تھیں۔ ہجرت کے بعد سے صحابہ کرام نے جہاد کا کچھ اٹھایا اور پھر میں عباسی امیر کے دور میں
بھی زور شور سے جہاد جاری رہا۔ بعد ازاں وقت رفتہ جہاد کا قتل مست چڑھا گیا جس کے نتیجے میں اسلام کا پلہ کمزور ہو گیا۔ حتیٰ کہ بارہوی اور شام میں
فاطمیہ کے غالب ہو جانے کے بعد اسلام کے نام کیوڑاں کی تعداد کم ہو گئی۔ فرنگی اکثر بلاد شام پر غالب آ گئے۔ حتیٰ کہ انہوں نے بیت المقدس پر قبضہ کر
لیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبی العجیب کے ساتھ نور اللہ بن کو فخر کیا۔ اس نے ان سے دوبارہ بیت المقدس چھین لیا۔ مغرب میں اس کا بیان آ رہا ہے۔

اسی حال ولید بن محمد بن عبد العزیز کو ہند کی ولایت سے معزول کر دیا گیا۔ کہ عربی میدانوں نے ولید کو کھٹا تھا کہ عراقی قاتلانہ کے مقلد علم سے
عجب آ پتے ہیں۔ جب ان قاتلانہ کو بھی سمجھا اس نے ولید کو کھٹا کر محمد بن عبد العزیز کو قتل کر دیا۔ چنانچہ اس نے بھی باطل ویت فطرت کا
مقلد بن چنا۔ اس نے فغان بن میان کو ہند کا دارلشہادہ بن عبد اللہ قمری کو کھٹا کر حاکم ہند دیا۔ اس نے دوسری گھوڑیاں جس کا قاتلانہ نے علم دیا تھا عربین

میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو کچھ ہوا وہاں ہی چلا گیا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔
 یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں رہا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔

فواصل کی روایات

انہی میں سے ایک روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں رہنے لگا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔
 یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں رہا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔

یہ روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں رہنے لگا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔
 یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں رہا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔

یہ روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں رہنے لگا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔
 یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں رہا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔

یہ روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں رہنے لگا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔
 یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں رہا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔

یہ روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں رہنے لگا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔
 یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں رہا اور اس کے قتل کے بعد اس نے اپنے گھر میں رہنے لگا۔

کئے گئے کاشی آخر آئی گئی اپنے چھوٹے بیٹوں کا خیال نہ تھا تو دیکھ کر کوئی بدادعت کوئی کفر میں کسی طرح قتل کر دیا پس شاید آج کی مانند دولت احمد اور
عزت کلمات میں زندگی میں وہ بدادعتوں میں۔ چنانچہ جو کچھ میں عرض نے کیا کیا حضرت اس نے بیٹوں کے خلاف یہ اہلک کو تخت و تاج سے کھینچی اور
لکھ کر بیرون ہوا کہ اپنے بیٹے کی کفر نام کی ذلت تو حق کر کے ہے اور میں نے اپنے بیٹوں میں سال کی مدت تک ہے۔

میرزا ملک نے بیٹوں کو لکھا کہ مجھے تم کو میرا بیٹا بننے کا وقت اس کے ہے کہ ان کو میری مرضی کے ساتھ وہاں کا بوسہ دے دوں میں
صمیمی رہی ہوں اور اس کے کفر کفر ہو۔ یہ بیٹوں نے یہ لفظ چھڑا تو اس نے اس کے پاس جاکر اس کو دیکھا لیکن لکھ کر دے دئے تو کھل کر
میرزا نے ان کی جگہ پر بیٹوں کا دست حق نے بیٹوں کو نہ جانے کا حضور و چار حضرت اس کو بیٹوں سے جان پر اس کے لئے ہیئت کا حضور و
پانچ حضرت اس بیٹوں کے پاس آئے تو بیٹوں کے گھر سے دور کر کے اس کا استقبال کیا اور کہا کہ میرا بیٹا ہے تو ایک ہیں اس میرے بیٹوں اب لوگوں کو
بنا کر کے اس کو قتل کر دیا جائے۔

ان خبر پر قاتل ہے کہ میرزا ملک نے بیٹوں کو اس کی کشتی کرنے کے بعد لکھا کہ میرا بیٹا ہے تو نہ ہو اس کے چھ ایک لاکھ دہان کا کفر
سیدھا دلائی میں جا کر کرے گا۔ اسے ہکا بکا دلائی انھوں اسے دوش میں آجا۔ امیر نے صوفی علی کا قول ہے کہ میرا بیٹا ہے تو اس کا میرا
میں جگا رہے گا بعد از دست ہو۔

(۱) حضرت مغرب جو ۱۱۴۸ھ میں جگا تھے۔

(۲) حضرت شمس جو ۱۱۴۸ھ میں جگا تھے۔

میرزا نے ابو الفخر کو قتل کر لیا ہے کہ میں نے اس کو بڑی بی رویی سے دیکھا کہ وہ نے اپنے گھر کے کھاتے پر سے اپنے ہاتھ اٹھ کر میرزا ملک کے ہاتھ
پر ملائی اور یہ کے ہاتھ سے قتل کر کے کہ حضرت اس صوفی کی وجہ سے وہ نے اپنے گھر میں کھانچ کر تیسری صوفیوں کو کھاتے تھے۔ میرزا نے
سوالی کھانا کو قاتل کر لیا ہے کہ میں نے اس سے پوچھا کہ میرا بیٹا ہے تو اس وقت میرا آپ بیٹا نہ ہو میں آپ نے دیکھا ہے کہ میرا بیٹا
تو ایک بعد از دست و بے رحمی میں سے صرف میرا نہ ہو اس کے بعد اس کے آپ سے میرا کو اپنے کی اپنا دست علی کی تو آپ نے فرمایا
کہ میرا بیٹا ہے لیکن میرا آپ سے نہ ہو لکھ کر اس کو اپنی کھین کر آپ سے کھین کی طرف دھار کر کے تھے۔ کئی سال کی دہان قفس مصری سے
پیدا کر لگی۔ آپ کے پاس وہ دہان ایک پھول کی جی ڈال آپ سے حضرت آپ کے ساتھ قفس میں لائی گئی۔

میرزا نے ابو الفخر کو قاتل کر لیا ہے کہ میرا بیٹا ہے تو اس وقت میرا آپ سے نہ ہو لکھ کر اس کو اپنی کھین کر آپ سے کھین کی طرف دھار کر کے تھے۔ کئی سال کی دہان قفس مصری سے
پیدا کر لگی۔ آپ کے پاس وہ دہان ایک پھول کی جی ڈال آپ سے حضرت آپ کے ساتھ قفس میں لائی گئی۔

میرزا نے ابو الفخر کو قاتل کر لیا ہے کہ میرا بیٹا ہے تو اس وقت میرا آپ سے نہ ہو لکھ کر اس کو اپنی کھین کر آپ سے کھین کی طرف دھار کر کے تھے۔ کئی سال کی دہان قفس مصری سے
پیدا کر لگی۔ آپ کے پاس وہ دہان ایک پھول کی جی ڈال آپ سے حضرت آپ کے ساتھ قفس میں لائی گئی۔

(۱) خیرا کہ میرزا نے ان کو قتل کر دیا ہے کہ میرا بیٹا ہے تو اس کا میرا

(۲) شمس جو ۱۱۴۸ھ میں جگا تھے۔

کر لئے بہت سارا مال قیمت حاصل کیا۔

سعید بن جبیر کا قتل
اسی بروز کا قول ہے کہ اسی سال کھانہ نے سعید بن جبیر کو قتل کیا نہیں کہ جب کھانہ نے طلب التوحہ کے عمل سے قبل کے ان الافعت کی، حتیٰ کہ فوج روانہ کی تو فوج کے کئی بچی کے طور پر ان الافعت کے ساتھ سعید بن جبیر بھیج دیا۔ جب ان الافعت نے کھانہ کے خلاف بغاوت کی تو سعید بن جبیر بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب کھانہ ان الافعت پر قابو پانے میں کامیاب ہو گیا تو سعید بن جبیر بھاگ کر اطمینان پلے گئے۔ کھانہ نے یہ خبر کھانہ کے نائب سے ان کا سوا یہ کیا جب سعید کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ بھاگ کر کھانہ پہلے گئے سعید کے پاس ہر سال کی آمد کر کے یہاں تک کہ خالد بن عبداللہ قسری کے حکم کے سامنے آئے اس وقت بعض لوگوں نے سعید کو اس سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا مشورہ دیا تو سعید نے کہا اب مجھے بھاگنے ہوئے شرم آتی ہے میں یوں بھاگوں فقہ سے فرار ہو کر میں کہاں جا سکتا ہوں اسی اشارہ میں عمر بن عبداللہ کی جو عثمان بن عفان کا سمعہ بن قمر بن عبد اللہ سے ان الافعت کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے کھانہ کے پاس بھیج رہے اس نے خالد قسری سے بھی اسی سلسلہ میں مشورہ کیا کہ اس سے بھی چند افراد کو منتقل کیا جس میں سعید بن جبیر، عطاء بن ریان، علقمہ بن یحییٰ، عمرو بن ابیاد اور طلحہ بن سبیب کا نام تھا۔

بعض کا قول ہے کہ کھانہ نے دایہ و بائیں ہاتھ کے کھانہ میں اہل شافعی کی ایک جماعت موجود ہے اس کے بعد خالد نے ان لوگوں کو اس کے پاس بھیجے کا ارادہ کیا مگر عطاء اور عمرو بن ابیاد کو قتل کر کے جب سے مخالف گردایا۔ یقیناً ان کو بھیج دیا ان میں سے بھی طلحہ کا راستہ میں انتقال ہو گیا۔ جمہور کھانہ کی موت تک قتل نہیں رہا۔ سعید کو جب کھانہ کے سامنے لایا گیا تو کھانہ نے اسے قتل کر دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے تجھے حکومت میں شامل نہیں کیا تھا میں نے تجھے عبد بن جبریل دیا کیا میں نے تم پر فتنہ اٹھایا اس میں نہیں کیا۔ سعید نے اس کے تمام ساتھوں کے جوابات انہما میں دیے۔ پھر کھانہ نے سعید سے پوچھا تو شمس بن جبریل نے تجھے امیر الموصلین کی بیعت کرنے پر آمادہ کیا۔ سعید نے کہا کہ میں الافعت نے مجھ سے اسی طرح بیعت کی تھی۔ سعید کی بیعت سن کر کھانہ غصے سے آگے بڑھا ہو گیا اور اس کا سامنے بھول گیا حتیٰ کہ اس کی بارگاہ تک کھانا نہ ملے سے کہ کھانا اس نے سعید سے غصہ میں کہا کیا میں نے خدا کے مبعوث پر ایمان نہ دیا تو قتل کر کے وہاں کے لوگوں سے اسے امیر الموصلین کی بیعت کی تھی یہ نہیں کرتی۔ پھر جب میں اہل ابن کرم اہل یا وہاں میں سے تم سے امیر الموصلین کی بیعت کی تھی یہ نہیں کرتی۔

سعید نے اس کا جواب بھی انہما میں دیا کھانہ نے کہا تو جاگ نہ تو نے امیر الموصلین کی دوسری بیعت تو ذکر ہوا ہے کے بیٹے ہوا ہے بی بیعت کو برقرار رکھا اس کے بعد کھانہ نے سعید کی گردن اڑانے کا حکم دیا چنانچہ ان کی گردن اڑا دی گئی۔

ان بروز کا قول ہے جب سعید کو قتل کیا گیا تو انہما نے کھن دار الہ اللہ کہا ایک دار و داغ طور پر اور دار و داغ طور پر کہا۔ اب تک ہاتھ ملنے ان میں ابی شامہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب کھانہ کے پاس سعید بن جبیر کو لایا گیا تو اس نے کہا خالد قسری پر بغاوت ہو جس نے سعید کو کھانہ سے یہاں بھیجا کیا میں سعید کی شخصیت سے واقف نہیں ہوں قسم بخدا مجھے کھانہ میں ان کا کھانا معلوم ہے بعد ازاں کھانہ نے سعید سے ہم بیعت کی خبر دقت کی سعید نے کہا اللہ سہری اسلحا کرے میں ایک مسلمان شخص ہوں امور میں مجھ سے بھی خطہ ہو جاتی ہے۔ اب بھی نہیں ہوتی سعید کی اس بات سے کھانہ غصہ ہو گیا اور اس کے چہرے سے غصہ کے آثار چلتے رہے۔ کھانہ کی طرف سے سعید کو اپنی غلامی کی امید ہو گئی اس کے بعد کھانہ دوبارہ بیعت کر سعید کے پاس آیا تو سعید نے کہا میں نے ان الافعت کی بیعت قبول کر لی یہ سن کر کھانہ آگے بڑھا ہو گیا اس نے سعید کے قتل کا حکم دیا عقاب بن بشر نے سالم بن عیسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ کھانہ سعید کے پاس آیا تو کھانہ نے سوار ہونے کے لئے ایک پاؤں سوار کی روک میں رکھا ہو تھا۔ کھانہ نے کہا میں سوار نہیں ہوں کا جب تک تجھے خشم ہو سید نہ کروں۔ بعد ازاں کھانہ نے سعید کے قتل کا حکم دیا۔ دایہ کا قول ہے کہ اس موقع پر کھانہ کی مثل کا نام جمہور کی اور وہ کھانا انہما کے عالم میں چڑیاں چڑیاں کہہ ہاتھ لوگوں نے سمجھا کہ یہ ان چڑیوں کا ذکر کر رہا ہے جو سعید کے پاؤں میں چیں اور انہیں آج کاٹ کر ان کے پاؤں سے نکال دیا گیا۔

عمر بن ابی حاتم نے عبد الملک بن عبد اللہ بن غیاث کا قول نقل کیا ہے کہ جب سعید کو کھانہ کے سامنے لایا گیا تو کھانہ نے سعید سے کہا کہ تم نے

والہی کا قول ہے کہ سعید نے ۵۰ سال کی عمر میں ۳۰۰ حدیث روایت پائی۔ سعید بن مسیب نقلیہ بیہزار، بطلول اور ابولہی کا مہر ہے۔ اعتبار نہ کرنے والے تھے۔ آپ حدیث کا بہت ادب کرتے تھے ایک بار ایک شخص آپ کے پاس حدیث کا معلوم کرنے آیا اس وقت آپ بیمار تھے اس نے آپ سے کسی حدیث کا پوچھا آپ نے فرمایا کہ حدیث بتائی اس کے بعد آپ ایستہ گئے اس نے اس کی ہر پوچھی آپ نے فرمایا میں ایستہ کر رہا ہوں۔ سوال بیان کرنے کو وہ ادب سمجھتا ہوں۔ آپ کے غلام براء کا قول ہے کہ چالیس سال سے سعید ان سے غل غل میں صحیحہ میں تھکر رہے جاتے ہیں ان میں ان کا قول ہے کہ سعید نے ۵۰ سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

سعید کے چند اقوال درج ذیل ہیں۔

- (۱) تم اعمال کی حفاظت کے خاطر قلب کی صفائی کے ذریعے اپنے اوپر بات کی تازہ نگاہ کو غالب مت آئے ہو۔
- (۲) شیطان جب شکل میں ہو جاتا ہے تو وہ عورتوں کا رخیا استعمال کرتا ہے۔
- (۳) اللہ کی اطاعت سے زیادہ کوئی چیز شخص کے لئے مفید و نفع بخش نہیں اللہ کی نافرمانی سے زیادہ کوئی چیز شخص کے لئے زیست و مہربانی نہیں۔

(۴) اللہ کی طرف سے انسان کی مدد کے لئے یہ کافی ہے کہ انسان کا دشمن اللہ کی نافرمانی میں مشغول ہو۔

(۵) ہر شخص اس قدر اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا توکل بھٹکا دیتا ہے۔

(۶) کوئی شریف ذاتی فضل اور عالم مذہب سے غافل نہیں لیکن دوسروں کو ان کے محبوب کا شرف نہیں کرنے پڑے۔

(۷) جس کی عیوب یا عیوب پر غالب ہوں اس کے محبوب کی پرورش کرنا مناسب ہے۔

سعید بن مسیب نے اپنی بیوی کی شادی بخیر بن ابی ہاشم سے ۲۰۰۰ مہر پر کر دی حالانکہ آپ کی صاحب زادی مسکینہ تین دنہ آن و سنت کی مالدار تھی اور جو بی شادی تھی۔ شوہر کے حقوق سے بھی خوب واقف تھی۔ سعید بن مسیب نے اپنے اہل خانہ کے پاس پہنچائی ہیں اور ہر شرف کرنے کے لئے بھیجے۔ اس معاملہ میں آپ کا قصہ زیادہ مشہور ہے۔ عبدالملک نے اپنے بیٹے ولید سے آپ کی کوئی کا ذکر کرتے ہی کہ نہیں۔ لیکن آپ نے واضح جواب دیا کہ اس کے بعد اس نے آپ سے بہت کفر فریب کئے تھے کہ آپ کو کوڑے بھی لگوائے جس کا ذکر تفصیل سے ہو چکا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب عبدالملک کے زمانہ میں سعید نے ولید کی بیعت سے انکار کیا تو ولید کے نائب ہشام بن اسامہ نے آپ کو کوڑے لگوائے اور شرم کا گھٹ کر لیا اور آپ کو کوئی دھکی دلی۔ لیکن آپ کی طرح تیار نہیں ہوئے جب آپ کو اذانیں لے رہے تھے تو راستہ میں آپ کو ایک عورت ملی اس نے کہا کہ سعید یہ کیا اذت اور سوائی ہے! سعید نے جواب دیا اذت و سوائی سے تو ہم نکل چکے ہیں جیسا کہ تو دیکھ رہی ہے لیکن اگر ہم ان کی اذت مان لیتے تو ہم اپنا دھار عورت کی رسوائی میں جھٹا ہو جاتے۔ سعید بن ہکرم کی کھال اڑھڑھ کر پڑے تھے آپ کے پاس گھوڑے تھے وہی تھیں جنہیں آپ خود است کرتے۔ اور کہتے تھے انے ہماری تعالیٰ آپ کو معلوم ہے نہ میں انہیں ہوں اللہ مجھے ان کا بیعت ہے میں صرف بنی سروان سے اپنی حفاظت کے خاطر ایسا کر رہا ہوں تا آنکہ آپ سے میری ملاقات ہو جائے اور آپ میرے والد ان کے درمیان فیصلہ کریں۔ میں آپ سے صلہ رشتہ دار حقوق کی ادائیگی کا سوال کرتا ہوں تاکہ میں صامکین، چالی اور خرقہ کے کچھ کام سکوں۔

طلق بن حبیب غزوی۔ عظیم اللہ و تابعی ہیں۔ آپ نے اُس مہاجر ابن زید ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قہر و سے روایت کی، آپ سے عبد عمرو بن العاص اور اذہر نے جو آپ کے ہم عصر تھے انے روایت کی۔ عمرو بن اذہر اور بہت سے ائمہ نے آپ کی تصریح کی۔ لیکن آپ کا فضل و مرجع سے ہونے کی وجہ سے لوگ آپ پر اعتراض کرتے تھے۔ آپ ابن ابی اسعد کے ساتھیوں میں سے تھے آپ کہا کرتے تھے کہ تھکی اور کرہ لوگوں نے آپ سے تقویٰ کی تعریف پوچھی آپ نے جواب میں فرمایا تقویٰ اللہ کی اطاعت اور اس کی ہوا ماننا ہے اعتبار کا نام ہے نہ فرمایا تقویٰ اللہ کے عظیم الشان ہیں کہ انسان کے لئے ان کی ادائیگی مشکل ہے۔ اور اللہ کی تعظیم اس کی اشد اور شمار سے باہر ہیں کہ انسان ان کا شکر ادا کرنے سے عاجز ہے اس لئے انسان کو شکر و شامہ پر کرتے رہنا چاہیے۔

طلق پر نماز کے وقت کوئی نہ کوئی شے صدقہ کرتے تھے اور اس کے لئے وہ قرآن کی آیت پیش کرتے تھے۔ اے ایمان والو! جب تم رسول کے پاس صلح مشورہ کے لئے جاؤ تو اپنے ساتھ صدقہ لے جاؤ اور جب رسول کے لئے یہ حکم ہے تو مناجات الہی سے پہلے صدقہ دینا اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ مالک کا قول ہے حاجت کے قراء کی ایک جماعت نو مومن میں سعید بن جبیر اور طلق بن عصب بھی تھے۔ نقل کرنے کا رواج دیا تھا اور خالد بن مہدی قسری نے تین مہضوں کو جس میں مجاہد، سعید بن جبیر اور طلق بن عصب بھی تھے، مکہ سے قزاق کے پاس بھیجا تھا۔ طلق تو راستہ ہی میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے، مجاہد تیس سالہ رہے مگر سعید کا یہ واقعہ تحصیل سے پہلے ہو چکا ہے۔

ابو عبد اللہ عروہ بن زبیر بن عوام — قرنی، انسوی مدنی، طویل القدر، تاجی ہیں۔ اپنے والد و عموال، عاتق، معاویہ و مخیرہ ابو بکر و رضی اللہ عنہما، بنی اسامہ رضی اللہ عنہما، خالد بن الولید رضی اللہ عنہما، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، عمرہ سے روایت نقل کی۔ آپ سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت نقل کی۔ محمد بن سعد کا قول ہے عروہ ثقہ عالم اللہ بیٹ تھے۔ نقلی کا قول ہے آپ مدنی تابعی اور قسوں سے دور تھے والے انسان تھے۔
 دائد کی کا قول ہے عروہ ثقہ، عالم حافظہ اور میر سے خوب واقف تھے۔ سب سے پہلے آپ ہی نے مخازی کے موضوع پر حکم لکھا تھا۔ آپ مدینہ کے چند گئے جتنے فقہاء میں سے تھے۔ مسائل میں صحابہ آپ کی طرف رجوع کرتے تھے آپ اشعار بہت بخیر کرتے تھے۔ آپ کے لڑکے دھام سے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ تم تین مہضوں کے پاس ہوتا ہے

(۱) — صاحب حسب السب کے پاس۔

(۲) — صاحب دین کے پاس۔

(۳) — ایسا صاحب العلم جو اس شخص کے پاس جاتا ہے لیکن اپنے علم سے ان پر بھجوا جاتا ہے اور علم ہی کی وجہ سے ان سے نہایت پاتا ہے۔
 اور میں نے ان تینوں شرطوں پر اپنے والد اور عمر بن عبد العزیز کو پورا کرتے پایا۔ عروہ یہی دلیل قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور سات کو بھی پڑھا کرتے تھے۔ آپ مجھ کو لکھتے تھے میں نے ان کو کچھ اور یہاں استعمال کرنے کی ماموریت سے دیتے تھے ہری کا قول ہے کہ عروہ علم کے بحر کیسی تھے۔
 عمر بن عبد العزیز کا قول ہے کہ عروہ سب سے بڑے عالم تھے بعض کا قول ہے کہ عروہ مدینہ کے خاص الفاضل فقہاء میں سے تھے۔ عمر بن عبد العزیز اپنے دور امارت میں جن لوگوں سے مشورہ لیتے تھے ان میں عروہ بھی تھے بعض کا قول ہے عروہ مدینہ کے پاس آئے تھے میں وہاں ہی میں آپ کے پاؤں میں دھرم ہو گیا، حالوں نے آپ پر یمن کے لئے آپ کو لڑنے کا ارادہ پیش کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے انکار کر دیا چنانچہ لڑنے کے بغیر ہی آپ کا پاؤں کاٹا گیا اسی شب آپ کے لڑنے کی وفات ہوئی لوگ آپ کے پاس تفریت کے لئے آئے آپ نے اللہ کی مہربان کرتے ہوئے فرمایا میرے سات لڑکے تھے ایک آپ نے لے لیا چو باقی بیٹے میرے چار پائے تھے ایک قسم ہو گیا میں باقی بیٹے اسے اللہ جو آپ نے باقی رکھا اور جو قسم کیا اس پر میں آپ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

بعض کا قول ہے کہ عروہ بن زبیر ولید سے ملاقات کے لئے جب مدینہ سے دمشق کے لئے روانہ ہوئے تو مدینہ کے قریب ایک وادی میں ان کے پاؤں میں دھرم ہو گیا انہوں نے اسے معمولی سمجھتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھا جب وہ دمشق پہنچے تو دھرم نصف پندلی تک بچھ چکا تھا جب ولید سے آپ کی ملاقات ہوئی تو ولید نے آپ کا دھرم دیکھ کر اہوا ہو گیا یا سب نے کیا کہ دھرم تک پاؤں کا قطع ضروری ہے ورنہ دھرم کے بڑھنے کا خطرہ ہے، انہوں نے لڑنے کے ارادے آپ کو پیش کرنے کی کوشش کی تو آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر تم نے آپ پر یمن کے ذریعہ کاناہی ہے تو مجھے یہ پیش کیے بغیر لڑا کی حالت میں کات دینا چھوڑنا کی حالت میں آپ کا پاؤں کاٹ دیا گیا آپ کا نالہ میں اس قدر مشتاق تھا کہ آپ کو اس تک نہ ہوا۔

ناراض سے فارغ ہونے کے بعد ولید نے آپ سے قطع رحیل پر اعلان اسلواں کیا آپ نے فرمایا اے ہادی تعالیٰ تیرا شکر ہے میرے چار بازو تھے ایک آپ نے لے لیا اور باقی تین بیٹے اسے آپ نے جو کچھ قسم کیا اور جو کچھ باقی رکھا اس پر میں آپ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

بعض کا قول ہے کہ اس سفر میں آپ کی اولاد میں سب سے زیادہ آپ کے محبوب لڑکے کچھ کا بھی انتقال ہوا لوگ آپ کے پاس تفریت کے لئے آئے آپ نے فرمایا میں اس اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے سات میں سے ایک کو لے لیا۔ جب دمشق سے آپ کی واپسی ہوئی تو کسی نے بھی

تفصیلات میں انفرادی اور مجموعی کی غماز ہے۔

قیلہ دار آپ سے اپنے لڑکے کو شکست کرتے ہوئے فرمایا ہے میرے ساتھ بیکراختی سے رہائی سے کہ کہیں کہ وہ کم نہیں لے کے گئے تھے وہ سے
کوہ کا اور انجلی سے بھی وہی مت کہیں کہ وہ اپنے اس مال کو جو تھے سوا کر کہ جس کی تھی وہ اس سے دوا و دوا سے ہوگی اور میرے انھیں کہ
مراحمی سے ہاں کہیں کہ وہ شرب کی طرح ہے جس کی جب سے وہاں ہی چھ قریب اور قریب وہاں ہی دو گھر آتی ہے۔ یہ تھوکی کی وہانی سے بھی
معتاب کہ کہیں کہ وہ تھے چھ پانچ سے گاہیں حقیقت میں میرا اس سے شک نہ ہوگا علیحدہ کر کے دالے کہی راست سے ہاں کہیں کہ وہ ہتھم کر ان
مکان ہے۔ آپ جب ہمیں داخل ہونے سے تھوکر گھر کو چلا کرتے ہوئے وہاں اس کے غلط فہم ہو گئے تھے۔

[illegible][illegible][illegible]

لوہری کا قول ہے علیٰ ذلک اسیوں کے ساتھ جو علیٰ شکست و خاموشی باوجود ہی میں نے اس سے جفا کیا جس کو دیکھا آپ اعلان بہت کمپانی کرتے تھے آپ اہل بیت میں سے تھے امامت کے اعتبار سے شیخ شمس الدین علی کا راجہ تھا آپ نے بہت محنت کرتے تھے آپ کا نام شیخ الاسلام بنی تھا۔

یہاں یہ سنا کہ اس کا قول ہے کہ میں نے حسین کے قہر کی قہارت سے ڈانڈا ڈانڈا ہے اس نے بھی ایک اور حکم تک بھی حاصل نہیں کیا۔ یہی سنا
نے حضرت کا قول تھا کہ میں نے علی بن حسین کے پاس ایک ڈانڈا دیکھا جو یہ ظاہر ہے جیسا کہ میں نے اس کے پاس دیکھا تھا کہ میں نے اس سے کہا کہ
اس سے سب کہا۔ آپ نے وہ قہر کائنات کے ظاہر ہے وہی جیسا کہ میں نے اس سے کہا کہ اس سے بعد آپ نے پوری صورت حال میں مالک کو کھڑے کیا۔
میرا مالک نے جواب دیا کہ یہ قہر میری طرف سے بھی ہے۔ یہ سنا ہے کہ آپ اسے ڈانڈا ڈانڈا ہے اس کے بعد آپ نے میرا مالک کے کھنڈ پر
قہر کو لے کر لیا۔

[illegible][illegible]

(۲) اگر قاتل سے کوئی کرشمہ ہو تو نام لھنا اس سے قاتل شخص پر ظہم ہے۔

(۲) قریب ہے کہ اسلام کے وقت انسانی رستہ اسے دکھائے۔

(۵) وہ ہمارے آنکھیں پٹی، محنت ہے لوگوں کی آنکھیں پٹی رہتی ہیں۔ اس کی وجہ اور حلال کی وجہ سے اس کے مسکرائے سے وقت بے گنت ہے۔

(۶) برائے کائنات کی عثمانی سے اسے اپنے کسی طرف کے سونے کی ارمیہ سے تھوڑی تھی۔

(۷) وہ تو کون کون ہے جو اچھے اور اچھے ہیں؟ یہ تو کون کون ہے جو اچھے اور اچھے ہیں؟ یہ تو کون کون ہے جو اچھے اور اچھے ہیں؟

(۸) اگر قصص معلوم نہیں تو یہ فاطمہ الزکاء سے ان کے ہاتھ ہاتھ لیا کرتی تھیں۔

(۸) ایسی کائنات کی بنیاد پر ہے کہ اس کی ہر شے اور ہر چیز کی اپنی اپنی اصلیت ہے اور اس کی ہر شے اور ہر چیز کی اپنی اپنی اصلیت ہے۔

(۱۰) تمام قوموں پر ان کا احسان ہے انکی دلجو ہے۔ انکی ملامتیں اور عقوبتیں انکی حقیریاں۔

(۱۱) ان کے نام یہ تھا کہ یہ ایک عورت سے ان کا بیچ عام خاں — ان کا تھوڑا سا خالی نہیں ہوئے۔

(۱۶) وہ شخص جس نے کسی اور کو شہرہ نامی شہر کے نام سے ان کی مرضی کے بغیر شہرہ دیا، وہ گناہگار ہے۔

(۱۳) $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$ کی طرح $\frac{1}{x^3} = x^{-3}$ کی طرح لکھیں اور $\frac{1}{x^4} = x^{-4}$ کی طرح لکھیں۔

(۴) ان کی دعا سے کہیں نہ ہو، یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔

(۱۵) اہل حق سے مجاہدہ اور پھر وہ اس کے نتیجے میں ہلاک ہو جائیں تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(۱۹) خط لکھا کہ اے احمدی! قوم یوں سے غم نہ لے کہ وہ کھڑی بیٹہ رکھتا ہے۔

۱۷۱۔ اگر اللہ تعالیٰ کو شہر کا پورا پورا تصور ہو تو اس کے اندر بھی کسی گروہ سے، میں نے اہل فیر کو کھانسی لایا جائے تو ان کی کاہنہ لایا جائے گا۔

(۱۸) جس سے کہ میں نے جو چیزیں چاہی تھیں ان کو حاصل کر لیا ہے اور اب وہ سب میری طرف سے ہو گئی ہیں۔

(۱۸) ۱۰۰ روپے استحقاق والے شے جب ۵۰ روپے کا امر لے لیتے ہیں تو یہ ۵۰ روپے جتنے ہیں ان کے لئے ۵۰ روپے کی غلطی کے وقت وہ شے کی طرح نقصان دے

(۴) دہرائی اور نہتہ وکلاء نہیں رہتے ہیں کے لیے مہمان نواز جمعیوں کے ہاتھ بٹاوت کے جاری ہیں۔

(۲) انکی تعویذوں کے احسان کے نام پر انھیں جس کے انوکھے رویہ کی حمایت کے لئے اپنی ہیں۔

(۴۴) تو نے اس کو خود لکھ کر پائی کی بجائے کسی اور نے لکھا ہے اور اس نے اس کو لکھ دیا ہے۔

(۱۳) ”خدا بھی مانتا ہے وہاں سے بھی“ ائمہ کے عقیدوں نے اسی گمراہی سے اپنے گمراہی کو

[illegible]

(۱) یہ ہے کہ اگرچہ یہ سب کچھ ہے، لیکن یہ سب کچھ ہے۔

۱۹) حضرت علیؓ نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے ساتھ جانتا ہے، وہ اللہ کے رسول کے ساتھ ہے۔

[illegible]

[illegible]

وَأَنبِئْهُمْ

[illegible][illegible][illegible][illegible]

(۱) کیوں نہیں جس طرف میں چاہو، چلتا ہوں اور بھی، سمجھتی ہے کہ اس طرف میں کچھ پادشاہان اور پادشاہان ہیں وہاں ہے۔

(۲) جب تم کو ملے گا کہ اس طرف میں کچھ پادشاہان اور پادشاہان ہیں وہاں ہے۔

(۳) اور یہی ہے کہ اس طرف میں کچھ پادشاہان اور پادشاہان ہیں وہاں ہے۔

جب تیرے کچھ کے پاس آ گیا تھا تو اس نے کہا کہ اس طرف میں کچھ پادشاہان اور پادشاہان ہیں وہاں ہے۔

اور جب تیرے کچھ کے پاس آ گیا تھا تو اس نے کہا کہ اس طرف میں کچھ پادشاہان اور پادشاہان ہیں وہاں ہے۔

ایک اور کچھ کے پاس آ گیا تھا تو اس نے کہا کہ اس طرف میں کچھ پادشاہان اور پادشاہان ہیں وہاں ہے۔

ایک اور کچھ کے پاس آ گیا تھا تو اس نے کہا کہ اس طرف میں کچھ پادشاہان اور پادشاہان ہیں وہاں ہے۔

ایک اور کچھ کے پاس آ گیا تھا تو اس نے کہا کہ اس طرف میں کچھ پادشاہان اور پادشاہان ہیں وہاں ہے۔

(۱) تمام امور میں توفیق خداوندی

(۲) مسلمانوں کے شان اور اعلیٰ قیمت میں ان کے امور کو دیکھنا اور دیکھنا

جاننے کے جواب میں یہ شعر لکھے

(۱) آپ کا خدا کا جو بہت سے صفات پر مشتمل ہے۔

(۲) جس میں بہت سی نعمتیں ہیں جو ہر طرف سے ملتی ہیں۔

مکہ المکہ نے اس کے بارے میں کہا کہ اس طرف میں کچھ پادشاہان اور پادشاہان ہیں وہاں ہے۔

فراہم کیے ہیں ایک اور کچھ کے پاس آ گیا تھا تو اس نے کہا کہ اس طرف میں کچھ پادشاہان اور پادشاہان ہیں وہاں ہے۔

امیر آپ نے اس کو حلال کر رکھا ہے جس نے تو اس اہل عراق ہوا اپنے گمراہوں کے لئے ۱۶۲ء کو یہ ہے۔ عربوں میں نے اپنے انبیاء سے نقل کیا ہے کہ
عبد اللہ نے جان کو فدا کیا جس میں اس کو بے جا مال ملائے اور تاقیٰ خور جزیہ حبیب کو لکھا کہ اہل قرآن حق اللہ کا ہے اور ہم اس کے قرآنی ہیں۔
جان نے اس کا جواب لکھا کہ میرا موتین کا خطا مجھے مل گیا ہے جس میں لکھے ہے جاہل قرآن کرنے اور تاقیٰ خور جزیہ حبیب کو لکھی قسم بخدا میں
نے تو کبھی اہل عصیت کی سزا میں مبتلا نہ کیا اور نہ کبھی اہل عصیت کی خدمت سے گریز کیا اگر کسی کا کام اسراف ہے تو امیر المؤمنین مجھ پر حد جاری کر
تکتے ہیں۔

فصل

حجرات کے جرات مند ان اقدامات اور گستاخانہ کلمات..... عام کا قول ہے میں نے حجاج کو خبر پر کچھے خاکہ لوگوں کو اللہ سے روٹی
الانچ اپنے اللہ خوف خدا ہیہ اگر میری یہ بات قبول اور یہاں سے سنو میں امیر المؤمنین کی طرف نہیں کر باجم بخدا اگر میں نہیں علم ہوں کہ تم میرے
کے اور اذہ سے لکھو ہر کلمہ کلمہ کے دوسرے اور اذہ سے لکھو اس صورت میں میرے لئے خدا راغون اور مال حلال ہو گا تم بخدا اگر میں دیکھو میرے
بکراؤں تو میرے لئے حلال ہو گا اس صورت میں عبد بن علی کے لئے میرے نزدیک کوئی ضرر و فاسد ہو گا جو انہیں ہو گا جب کہ وہ یہ لگن رکھتے ہیں کہ اس
کا قرآن الہی کی طرف سے ہے قسم بخدا و عرب میں فتنہ فتنہ لکھیاں کرتا ہے جو کہ اللہ کے مال کر دیا قرآن میں سے لکھتے ہیں۔
اہل اللہ اور ہمیشہ کہتے ہیں کہ ہم نے بھی حجاج سے یہ بات سنی اس نے یہ بھی لگن کیا کہ اگر میں نے کسی کو لگن امیر مہدی قرأت میں قرآن پڑھنے
ہوئے نہ کچھ تو میں اس کی کرن اڑاؤں گا اللہ اس کو سوا کرے اور اسے اپنی رمت سے دور کرے نیز حجاج انہیں مسعود کی قرأت پر اعتراض بھی کرتا تھا
کیوں کہ ان کی قرأت صحیفہ طبری کے خلاف تھی لیکن یہ بات سب پر مایاں ہے کہ بعض میں پڑھا قرآنی مسودہ ان کے قول کے موافق ہو گئے تھے۔
صحت میں دیکھا کہ میں نے حجاج سے خطبہ بنا کر امیر المؤمنین مسودہ انہیں سنایا لیکن میں اس کو دوسرے ہاتھ لگا دیا جسے تو میں ان کے
خونی سے زمین بھر دوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس سے یہ بھی سنا کہ اس نے منبر پر کہا کہ حضرت سلیمان ہوئے تو دوسری حد کرتے یہ اس کی نقلی
تخت اور بے کانون بات ہے جو اسے ترک کرنا چاہیے اللہ اس کو براہ کرسناست اس کے لئے اس کو اپنی رمت سے مایاں کرے۔
مگر کا قول ہے ایک شخص حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا میں ایسے شخص کے پاس آیا ہوں جو مصافحہ کا مال کرتا ہے حضرت عمر نے غصہ میں اس
سے فرمایا تو ملاک ہو گیا کہ یہ بات اس نے عرض کیا میں آپ کے پاس حق لے کر آیا ہوں حضرت عمر نے پوچھا وہ کون ہے اس نے کہا مہدی بن
مسعود۔ مگر حضرت عمر نے فرمایا میرے نزدیک اس کا کام سے نہ آیا کوئی اہل نہیں حضرت عمر نے اس سے فرمایا میں تجھے ایک حدیث سنا ہوں میں
ایک رات کسی ضرورت سے ابوبکر کے پاس گیا اس کے بعد تم کمر سے لکھ رسول اللہ صلاوات و سلامان علیہ ہے جسے جب ہم صبح کے پاس پہنچے تو
ابا حنفہ اللہ سے ایک شخص کی قرأت کی آواز آئی رسول اللہ صلاوات و سلامان علیہ کے ہو کر اس کا قرآن سننا شروع کر دیا میں نے پوچھا کیا جاتا تو آپ صلاوات و سلامان علیہ کے
اشارے سے مجھے خاموش رہنے کا حکم دیا اس نے قرأت مکمل کی مگر کوئی کلمہ نہ کیا اور سلام پکڑ دیا آپ صلاوات و سلامان علیہ نے فرمایا یہ شخص قرآن کی کسی طرح
صلاوات کرتا ہے جس طرح وہ نازل ہوا ہے تو وہ ان مسودہ کی قرأت پڑھتا ہے۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ مجھے اور ابوبکر کو پتہ چلا کہ کیا کچھ
ہاں مسودہ صحیح ہوئے کے بعد میں ان کو خوشخبری دینے کے لئے گیا تو انہوں نے فرمایا ہم سے پہلے ابوبکر نے خوشخبری سنائی حضرت عمر فرماتے
ہیں کہ اگر کوئی مجھ سے ہر گز میں سبقت لے جاتا ہے۔

عبد بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین مسودہ کو کہتے سنا کہ میں نے زید بن ثابت کے یہاں کے ساتھ کھینے کے وقت آپ صلاوات و سلامان علیہ سے ستر
مسودہ میں یاد کر لیں مشعل بن عمار نقل کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین مسودہ کی فطی، صواک اور دیگر سامان اللہ کر میں آپ صلاوات و سلامان علیہ کے ساتھ ہوتے تھے مگر
کہتے ہیں کہ میں شام آئے کے موقع پر اللہ صلاوات و سلامان علیہ کے ساتھ چلا گیا اللہ صلاوات و سلامان علیہ نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو میں نے عرض کیا میں کوئی ہوں انہوں نے
فرمایا تم میں کوئی صاحب و سادہ صواک نہیں ہے۔

اہل مکہ کہتے ہیں میں نے ابن مسعودؓ کی بیوی کو یہ کہتے سنا کہ اس صاحب گھر جانتے ہیں کہ ان میں سے مضرین کون ہیں۔ اہل عراق کہتے ہیں کہ میں نے مذہب کو کہتے سنا میں ایسے شخص کے بارے میں خبر دو تو آپ ﷺ کے اطوار اور سیرت سے اچھی طرح واقف ہو ا کہ ہم بھی مسئلہ دینی طریقہ اپنالیں تو انہیں بتایا گیا کہ اس معاملہ میں سب سے زیادہ ذی اعتماد ابن مسعودؓ ہیں اور صاحب رسول بھی اس سے واقف ہیں اس بات سے حجاج کا جھوٹ واضح ہو جاتا ہے ہواں نے آپ پر نفاق کا الزام لگا دیا تو آپ کی قرأت کو بذیل کے اشعار سے تفسیر دی اور یہ کہا کہ اگر اس پر قافہ پڑوں تو اسے قتل کروں گا ان باتوں نے حجاج کے کردار کو خراب کر کے نمایاں کیا۔

دعوتِ نبویہ سے روایت کرتے ہیں کہ مسودؓ آپ ﷺ کے لئے مسواک توڑا تھا ہوا کی تیزی کی وجہ سے میری پنڈلیاں مٹی میں بات پت ہو گئیں، جس سے سوچو جن میں اس جہ سے آپ ﷺ نے ہنسنے کی وجہ تو بھی انہوں نے کہا ان کی پنڈلیوں کے مٹی میں بات پت ہو گئی تھی جس سے آپ نے فرمایا تم بخدا ایمان میں ان دلوں کا وزن احد سے بھی زیادہ ہے۔ ابن مسعودؓ نے آپ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تم عبد اللہ بن مسعود کے طریقہ کو لازم گزارو اور وہی نے ابو موسیٰ اشعری کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کو جب تک یہ علم کا مسند (عبد اللہ بن مسعود) موجود ہے اس وقت تک مساک کے بارے میں حدیثی طرف رجوع مت کرو۔

کچھ لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ تم صحابہ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے حضرت علیؓ نے پوچھا جس کے بارے میں تم گفتگو کر رہے ہو انہوں نے کہا ابن مسعود کے بارے میں حضرت علیؓ نے فرمایا انہوں نے قرآن و سنت کی خوب تعلیم دی اور وہ علم کے اعتبار سے ہمارے لئے کافی ہیں۔ بہر حال عبد اللہ بن مسعود کے لئے ان صحابہ کرام کے قول کافی ہیں جو ابن مسعود کے مرتبہ اور ان کے علم کا علم رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے اقوال کو اس سلسلہ میں قابل اعتبار نہیں سمجھا جائے گا جو عبد اللہ بن مسعود پر کذاب و افتراء کی جرات کر کے کوئی تک بیانی کے خصوصاً حجاج و موسیٰ کے اعتبار سے مشکل اعتبار کے ذاتی نہیں جو عبد اللہ بن مسعود پر کفر و فحاشی کے الزامات لگا کر ان کے قتل کے درپے رہتا تھا اور اس بارے میں کسی کی ملامت کی پروہ نہیں کرتا تھا۔

ابو داؤد نے جو کچھ بیان کیا اس سے بھی کئی بری اور ادھیات باتوں کا علم ہوتا ہے چنانچہ بزرگین خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں میں نے حجاج کو خلیفہ دیتے ہوئے جب یہ سنا کہ اسے لوگوں کا کوئی رسول اور امتدادی ضرورت کو لے کر آئے تو وہ بہتر ہے یا وہ اپنے کبریا علیہ السلام و ہود و نوح سے تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ اس شخص کے پیچھے میں لانا نہیں چرموں گا اگر کسی قوم کو میں نے جہاد کرتے پایا تو میں اس قوم کے ساتھ شریک جہاد ہو جاؤں گا۔ اسحاقؓ نے اس میں اتنی بھی اضافہ کیا کہ وہ ہمارے شریک ہوئے مٹی کی اس میں قتل کئے گئے اگر یہ روایت صحیح ہے تو حجاج کو کوئی ظاہر ہے کہ اس نے اس حکام سے یا انہوں نے خلافت کے رسالت سے افضل ہونے کا ادوا کیا یا اس کا مقصد یہ تھا کہ مٹی کا علیہ بھی رسول سے افضل ہے تو پھر ان الفاظ کے کلمہ ہونے میں کیا فائدہ باقی رہ جاتا ہے۔

ابو حفص غفنی کا قول ہے ایک روز حجاج نے خلیفہ کے دربار میں داخل ہو کر کہا حجاج کا فر ہے پھر اس نے بائیں طرف متوجہ ہو کر کہا حجاج کا فر ہے پھر اس نے چپے ہاں کی الفاظ دہرائے۔ پھر اس نے کہا اسے اہل عراق حجاج کا لوت و عزنی کا منکر ہے۔ مالک بن ربیعہ کہتے ہیں ایک روز حجاج نے دربار میں خلیفہ کو حجاج کا فر ہے ہم نے کہا اسے کیا ہو کیا پھر اس نے کہا حجاج پر عیسیٰ السلام علیہ و آلہ وسلم کا منکر ہے۔ عیسیٰ السلام علیہ و آلہ وسلم کے دربار اور علیہ السلام علیہ و آلہ وسلم کی مٹی کہتے ہیں۔

آج بھی کہتے ہیں کہ ایک روز عبد الملک نے حجاج سے کہا ہر شخص اپنے محبوب سے واقف ہوتا ہے تم بھی اپنے محبوب ابان کو دیکھانے لے گیا اسے امیر المومنین آپ اگر اس سے مجھے معاف دیکھیں تو مجھ سے لیکن عبد الملک کے اسرار پر حجاج نے کہا میں ایک جھگڑا لو کہتے ہو اور اسے حاسد شخص ہوں۔ عبد الملک نے کہا جو عداوت تم نے میان کی وہ تو شیطان میں بھی نہیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے عبد الملک نے کہا پھر تو مجھ سے اور انہیں کے درمیان نسبت کا حلق ہے۔

بہر حال حجاج اہل عراق کی بے وفائیوں، خروج اور غلامی کے خلاف بناؤں کی وجہ سے ان سے خاصا عداوت رکھتا تھا۔ شرح ابن عساکر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آ کر حضرت عمر کو خبر دی کہ مرثدوں نے اپنے امیر پر سنگباری کی ہے حضرت عمر غضبناک ہو کر نکلے آپ نے نماز پڑھا لی نماز میں آپ

بھول گئے تھے۔ لیکن انھوں نے ان کا کیا کام بھیجے گئے بعد ازاں یہ سفر آیا۔ اس میں شہر اہل عرب کے لئے چار ہجرتیں تھیں۔ ان میں سے پہلی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن سے نکلے اور اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ دوسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ تیسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ چوتھی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔

پہلی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن سے نکلے اور اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ دوسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ تیسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ چوتھی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔

دوسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن سے نکلے اور اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ تیسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ چوتھی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔

تیسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن سے نکلے اور اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ چوتھی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔

چوتھی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن سے نکلے اور اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔

پہلی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن سے نکلے اور اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ دوسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ تیسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ چوتھی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن سے نکلے اور اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ دوسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ تیسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ چوتھی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔

دوسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن سے نکلے اور اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ تیسری ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔ چوتھی ہجرت تھی کہ وہ اپنے وطن کے اہل عرب کے لئے ہجرت کی۔

۹۶ ہجری

اس میں پیش آنے والے واقعات

اور اس سال خلیفہ بنی مسلم حضرت افضلیہ سے یحییٰ کا علاقہ کا شہر (حالہ مشرقی ترکستان) کو فتح کر لیا اور یحییٰ کے بادشاہ کو بھی آئینہ عیاں لکھا اور شہر مکہ اور حجاز سے مدد کو کیا تھا کہ اس وقت تک وہاں سے ہوں گا جب تک کہ یحییٰ کی سر زمین کو اپنے قدموں سے دھو نہ لیں اور وہاں اشراف و بادشاہوں پر مصر غلامی شہت و تکرار اور ان سے جزیہ لے لوں گا یہ کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ یہ پیغام لے کر خلیفہ کا ایلچی جب شہر یحییٰ کے پاس گیا تو بادشاہ ایک عظیم شہر میں داخل ہوا جس پر خلیفہ کا کیا گیا تھا کہ اس شہر کے نوے سو ہزار سے بھی اور شہر کے اور گروہ مضبوط و عریض ہوتی تھی۔ جسے طمان باقی کہا گیا تھا۔ قلعہ پر تمام شہروں میں سب سے بڑا شہر تھا اور اس شہر میں احوال اور معاملات تجارت و افرقہ اندیش تھے۔ کہا گیا تھا کہ اس شہر کی اندامی وسعت کے باوجود یحییٰ کے سامنے یہاں تک کہ نہ رہے اور اہل یحییٰ اپنے ملک سے باہر سفر نہیں کرتے کیوں کہ ان کے پاس مال و سوار کی زیادہ دست قزاقی ہے۔ البتہ باقی عالم ان کا حق ہے اور اس ملک کے تمام شہرستان یحییٰ کو فرماندار کرتے ہیں کیوں کہ شہر یحییٰ کی قوت اور فوج و عہدہ کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ قصور یہ ہے کہ سب خلیفہ کا ایلچی یحییٰ میں داخل ہوا تو یحییٰ کو ایک عظیم اور عجیب و غریب ملک دکھایا۔ کہا کہ یہاں مشہور بادشاہوں سے مصر پر، ہر جگہ بادشاہ و قزاقی مسکن کی رہائی پر طرف شہر کی نظر آئی۔ شہر یحییٰ کو ایک مضبوط قلعہ بند شہر میں پایا۔

شہر یحییٰ نے خلیفہ کے ایلچیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ کو لوگ ہیں ۱۲ ہجری قمری میں سو تھے جب کہ ان کو امیر مصر و قلعہ یحییٰ پر شہر سے اپنے قریب جان سے کہا کہ ان سے جو چھوڑا آپ کو لوگ ہو اور یہاں مقصود لنگر سے ملک میں آئے ہر ۱۲ ہجری میں لے گیا کہ ہم خلیفہ بنی مسلم کے ایلچی ہیں اور شخصیں اسلام کی دعوت پیش کرتے ہیں کہ قبول نہیں تو جزیہ اور اگر ان پر یہ بھی منظور نہیں تو جنگ کے لئے تیار ہو جائیں اور شہر یحییٰ میں خلیفہ کا ہو گیا اور آپ کو ایک مکان میں رہنا کر دیا گیا اور اس سے ان کو بلایا اور جو چھوڑا آپ کو اپنے خدا کی عبادت کس طرح کرتے ہو مسلمانوں کے لئے فوج دہ کر دکھائی۔ جب مسلمانوں نے ان کو شہر و قلعہ کو فتح کیا تو شہر یحییٰ نے ان کا خدا کی اذیلا اور بھڑکانے سے جو چھوڑا آپ اپنے گھر میں بیٹھ جاتے ہوئے۔

مسلمانوں نے گھر میں جان سے یہ کہنا شروع کیا تو شہر یحییٰ نے ان کو اہل کر دیا اور اس سے ان کو بلایا اور جو چھوڑا اپنے بادشاہوں کے سامنے اس طرح دیا کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے شخص کپڑے سے لپیٹ کر لئے اور اس سے سروں پر سجائے اور یہاں چادر کی لٹورہ میں اور بادشاہ کے سامنے آ گئے۔ شہر یحییٰ نے کہا اہل ہو جاؤ تو لوگ اہل ہو گئے۔

بادشاہ نے مسلمانوں سے کہا کہ آپ نے لوگوں کو کیا پایا لوگوں نے کہا اس مرتبہ یہ لوگ نسبت گزشتہ بار کے اچھے اور سہل لگے ہیں جب قبیلہ بنی ہاشم و ہاشم کے ان کو دیکھا تو ان میں جا کر جو چھوڑا تم اپنے ان سے طاقت کرتے ہو تو ان سے طاقت کرنے کا اندازہ کیا ہوتا ہے یہ سن کر انہوں نے اپنے ہاتھ و پاؤں سے کہا اور اہل و عیال کو ان کو ان کے حاشاں اور بیڑے دھالے ہاتھوں میں سنبھال لے اور اپنے ٹھکانوں پر سوار ہو کر ہاتھ خانہ انداز سے سامنے آئے۔ شہر یحییٰ نے ان کی جانب دیکھا تو ایسا لگا کہ پہاڑ چلے آ رہے ہیں ان کے قریب آ کر مسلمانوں نے اپنے بیڑے زمین میں گڑھا دیے اور ان کی طرف توجہ دیتے چلتے گئے۔ اہل یحییٰ نے مسلمانوں سے فوراً کہا اہل ہو جاؤ کیوں کہ ان کے لوگ مسلمانوں کے خوف سے ہرج و مرج سے مسلمان اہل ہوئے تھے اور انہوں نے ہر گز اور ہر گز ان کو زمین سے اٹھ نہ پایا۔

اپنے ٹھکانوں کو چھوڑتے ہوئے چلی دینے میں بادشاہ نے لوگوں سے جو چھوڑا آپ نے لوگوں کو کیا پایا ۱۳ ہجری میں لے گیا کہ ہم نے ان کے عیسائی لوگوں کو اپنے رب سے الگ کر دیا تھا ان کو ان کے بیڑے سے اٹھ کر دیا اور ان کے سامنے قزاقی کر دیا اور ان کے بعد مسلمانوں نے ہر گز ہاتھ نہ اٹھا دینا کہ شہر یحییٰ کے پاس یہاں سب بادشاہوں کے سامنے پیش ہوا تو اس نے سوال کیا کہ آپ لوگوں کے یہاں سے ملک کی دعوت تو اچھی ہے لیکن یہ کہہ کر ان کو کوئی شخص آپ تو میری عقلی نظر سے اس طرح ہیں میں آپ سے ایک بیڑے کے بارے میں دریافت کروں گا کہ آپ نے بیڑے میں ہوا تو میں آپ کو قتل کر دوں گا۔ اور دینے لگا کہ یہاں چھوڑا آپ نے جو چھوڑا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ آپ لوگوں کے بیڑے اور اس سے اور میرے

داخل ہو گئے جس سے مشہور شہر قحطانی کی بنیاد رکھی گئی اور اس نے ان کھدائیوں کے لئے قوانین بھی مرتب کئے جب کہ اس سے قبل وہ وہاں کی قوم اور کھدائیوں میں جو تائی مذہب پر کاربند تھے جس کے بعد اس کے میرانی رہنماؤں نے ایک بنیادی دینی و دنیاوی قیام میں تصریح کی تھی۔ اور ہر جہتی کو غلط مصلحت کر دیا گیا تھا جس میں مہارت کو بھی شامل کر لیا گیا تھا جسے لکریہ کوٹ شرفی باب نے ان لوگوں سے روزوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا اور مقررہ کے گوشت کو حلال کر دیا اور اپنے دھرم میں انہوں نے اپنی اولاد کو ایک امانت عظیم کی تعلیم دی اور حقیقت یہ ایک بہت بڑی خیانت تھی بہت بڑا اور عظیم گناہ تھا اس کے باوجود کچھ میں چھوٹا تھا کہ وہ مصلحت میں ہم سے اس کی تحصیل بیان کر دے۔ پس اس پر ایمان لائے جس کی طرف نصرانیوں پہلے یہ فرقہ منسوب ہے۔ دلی مشق کے لئے کی گئی تھی کہ یہ باخیر کئے جن کو دشمنی کے قریب و جار کے ملاقات میں خیر کر دیا گیا یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ ان کے بارہ ہزار گرجا تعمیر کرائے گئے اور اس کے بعد ارف کے لئے بہت زیادہ مال وقف کیا۔ ان چھ لوگوں میں مشہور بیت لحم کا کلیہ۔ قنسا کا کلیہ جو کہ اللہ ہی میں ہے جسے صیغہ یزید کا ہے۔ یہ تعمیر کیا گیا تھا جس کے علاوہ بھی کئی مشہور گرجا تعمیر کئے گئے تھے۔

تعمیر یہ کہ اس پر دینی معبد جو کہ ان کے ہاں بہت عظیم تھا تو کلیہ یوحنا میں بدل دیا اور اس کے علاوہ بھی مشرق میں بہت خوبصورت گرجاں تعمیر کئے نصرانی اور دیگر اس طرح اپنے دین پر تین سو سال تک قائم رہا تاں کہ اللہ رب العزت نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا جس کے بعد کے واقعات ہم نے اس کتاب کے باب میں بیان کر رکھے ہیں۔ ان کے بعد بھی ان کے گروہ ﷺ نے دینی و دنیاوی جو کہ قبل کیا تھا کو بیکار کیا تھا جس میں ان حضرت ﷺ نے اس کو اپنے لئے دین کی دعوت بھی دی تھی جس پر ہر قبیلے نے ان مسلمانوں کو مارا کہ اس سے نبی اکرم ﷺ کے حالات اور مذہب کے حقائق سوال بھی کیا تھا جس کا رد ہو چکا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے تین سو اسی ہزار دین حادثہ نصرانیوں کی طالب اور محمد اللہ بن داود رضی اللہ عنہ کو ان سے جنگ کے لئے بھیجا دیا تھا جو یہودیوں سے لڑنے کے لئے تھا۔ جس میں فیصلہ ہوا ہے۔ وہیں سے ان کے متبادل میں ایک عظیم لشکر روانہ کر دیا جس میں مسلمانوں کے جنس امرا اور ان کے کئی ساتھی بہ شہادت فاش کر دیے گئے۔ جس پر آنحضرت ﷺ نے فوراً درم سے ڈالی اور دہلیزیاں اور اس کے لئے فوج بھی تیار کر کے روانہ ہو گئے۔

لیکن اس سال شدت گئی اور لوگوں کی کمزور حالت پر گمانی کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ ترک فرمایا اور واپس مدینہ عکریف لئے آئے پھر آپ ﷺ وفات پا گئے اور اربعہ صدیق بھی اللہ عنہ سے تمام صبرا کو کوئٹہ کے شمالی طرف روانہ کر دیا۔ انہوں نے ہمارے غرور و غفلت کو کچھ کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ کہ وہ ہمیشہ مشق کے باب میں کرتے ہیں۔

غور کیا کہ جب اسلامی لشکر اترام میں ہر گیا اور رحمت خداوندی کا نزول وہاں پر شروع ہوا اور اللہ کی نازل کردہ برکات وہاں ظاہر ہونے لگیں تو امیر حرب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر اہل شام کے نصاریٰ کے لئے امان لکھوائی۔ بعض کے ہاں یہ امان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے لکھوائی تھی۔ جس کی رو سے یہ سائنوں کی چارہ عبادت گاہوں کو معاف و امان میں شامل کر لیا گیا اور نصف شہر جو کہ بڑا شہر مشیرعج کر لیا گیا تھا جسے حضرت خالد نے باب شرفی کی جانب سے تھک کر کے رکھ کر لیا تھا اس موقع پر نصرانی بھاگ کر ابو عبیدہ کے پاس آ گئے جس نے ان کو امان دے دی اور مسیح باب باب جہاد کے مقام پر ہوئی تھی۔ پس براختلاف ہوا پھر سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ نصف شہر کو بڑا شہر مشیرعج کر دے اور نصف شہر کو مسیح کے زمرہ سے لایا جائے۔ جس میں اس کے مطابق مسلمانوں نے نصیرہ جو تھے شرفی میں کو اپنے انصرف میں لاکر اسے مسجد میں تبدیل کر دیا جس میں سب سے پہلی نماز حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ادا کی پھر اس کی شرفی خرابیوں کے پاس صحابہ رضی اللہ عنہم نے نماز پڑھنا شروع کر دی اور اس اعتبار سے اس کو گرجا مسجد رضی اللہ عنہم کے نام سے موسوم کیا جانے لگا۔ البتہ وہ لوگوں کی جگہ چار کوٹہ ذکر گرجا کہاں بنایا گیا تھا اس سے قبل یہ گرجا موجود نہ تھا بلکہ لوگ یہ سہاگ جگہ میں نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ ظاہر یہی ہے کہ ولید نے انہیں کشادہ کر دیا تھا جو آگے والی دور کے ساتھ تھے۔

البتہ متعلق بات یہ ہے کہ یہ گرجا بھی بعد ازاں وہاں کی بنی ولید سے اس پر کوئی تبدیلی نہیں کی تھی شاید کہ اس نے ان میں سے ایک کو کشادہ کر لیا اور غلیظہ ای میں نماز پڑھنا تھا۔ دینی خرابیوں قریب کے زمانہ میں کشادہ کی گئیں اور ہر گرام مسلک کا پناہ گزین بن گیا۔ شافعی، حنفی، مالکی، حنبلی، یہ سب تو دین سے کئی عرصہ بعد میں ظاہر ہوئے ہیں۔

بہت سے علماء نے ان خرابیوں کو نقصان لکھا اور بدعت قرار دیا ہے۔ اس وقت مسلمان اور یہودیوں ایک ہی دور تھے جس سے داخل ہوتے تھے جو کہ بعد کے قبلہ کی محبت پر مصروف رہا۔ اور تھا اور وہ جو جو گرجا کے تصور میں ہے۔ جسے نصاریٰ صبر و روادار سے داخل ہو کر مطلب کی جانب

کرائی اور سے ہم کو یہ خبر اس کثیر سے پہنچ رہی تھی کہ جس باد نے ان کا حال دیکھ کر کہا اس اندھی باد نے ان سے۔
اور یہی گئی کہ ان کے کاتب نے اس کے بعض تعداد کو ہم اقامت کے لئے لکھا اور ان سے کہہ دیا کہ ان کے کاتب نے اس کا
بہم تعدادی کے کثیر کو مکتوب لکھا۔

پھر اس کے بعد اس کا کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
اور اس کی فتح ہو گئے اور اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
نہ پاس کا کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
سورہ انہوں نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
ہو سے جسے وہ کاتب لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
اور اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
جنگ کے لئے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
جس پہنچا جس میں اس کا کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
اس کو اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
دار سے اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
تمام تعدادی کو اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
خبر ہوا کہ اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس۔

اس سب کی خبر میں دیکھیں کہ اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
اور اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
بھی اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
وہ کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
کثیر اور اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
فان کا پانی تھی اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
تھی اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
کثیر اور اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس۔

فہمنا عا سلیمان و کلا تبا علما و حکما (۱۰۰/۱۰۱ھ)

اور اس نے وہی سلیمان اور کلا تبا علما و حکما کو اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس۔

اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس
یہ بات بہت پختہ آئی اور اس نے یہ جواب لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس۔

ترجمہ: (اسے لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس۔)

تو ایک ہفتہ کے بعد اس کے کاتب نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس۔

اور اس نے اس کے کاتب کو لکھا کہ وہ اس کو اس موقع پر فتح ہو گئے اور تعدادی کے پاس سے پاس۔

علاء الدین خواجہ نے کہا کہ اصرار المؤمنین اس کی تعمیر آپ کے دل سے تو نہیں ہوئی؟

عمر بن عبد العزیز نے کہا: اے یہ کافر صورت کی اولاد! کہیں نہیں (خالہ کی ماں رومی بیسائی نوحی کی تھی)۔

اس پر خالد نے کہا: "سامیر! تمہیں نہیں اگرچہ میری ماں کا فرشتی لیکن اس نے جتنا تو ایک مومن بنی ہو ہے۔"

عمر بن عبد العزیز خاند کا یہ جواب سن کر شرمندہ اور محنتی اور کہا آپ نے جی کہا، پھر خالد سے کہا آپ نے وہ بات کیوں کہی تھی؟

خاتمہ لے جواب دیا ہے اسے، البتہ میں اس مسجد کی تعمیر میں جو سکہ رو عام استعمال ہوا ہے اور مختلف علاقوں کے مسلمانوں کا حصہ گزرا ہے اس میں بیت المال سے کچھ بھی نہیں لایا گیا۔

یہ منبر عمر بن عبدالمعزیٰ لگا دھماکا گرنے میں کی طرف دیکھنے لگے گویا اپنے اولاد سے باز آ گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ اتفاق سے اس زمانہ میں روہی مسافت کے کچھ سفیر دمشق والے ہوئے چنانچہ انھیں باب البرہ میں گزار کر باب الکبیر تک لایا گیا پھر سردار (نارنگا چترال) کے بھیجے ہوئے سفیر اس گوبہ لائے اور انھوں نے کہہ دیا کہ خرافہ کو کچھ تحریرت میں پڑھائے یہاں تک کہ ان کا برا مسلمانوں کی اس شان و شوکت کو کچھ پرچوں جو کہ گردِ بزم سے اٹھا کر درام گاہ تک لایا گیا مگر دن تک اس پر پرچوں کی کیفیت طاری رہی جب اتفاقاً ہوا گرمی اس سے پرچوں کا سبب رو پافت کرنے لگے تھے گا۔

”میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مسلمان اس قدر ترقی یافتہ ہو سکتے ہیں میرا تو یہ گمان تھا کہ ان کی حکومت چند دنوں تک برقرار قائم رہے گی۔“

بہت اسی واقعہ کا عمر بن عبدالحزیر کو ہوا تو اس نے کہا:

”اگرچہ مسجد کھار کے دلوں میں کھٹکتی ہے تو اسے بڑے دھڑ“۔

دشمن کے خضار کی ایک دن عمر بن عبدالمعز کے ہاں پہنچے ہوئے ولید کہتا ہوں کہ میں ان سے لئے گئے اسوال داکس دلائے کا مطالبہ کرنے لگے مگر ان کا مطالبہ نہ گئے کا قرار دے دیا کہ وہ ان کا بیٹا جاتا تھا جو ولید نے ان سے لے کر جامع دمشق میں شامل کر لیا تھا لیکن عمر نے اس مسئلے کی تحقیق کر لی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ سبائی سے معاہدہ کی رو سے شہر سے باہر واقع کنائس عیسائیوں کی تھیں اور مسودہ صحابیوں میں کہیں وہ مردان جو کہ قاصدین کی چوٹی پر متعلق ہیں گاؤں میں واقع ہیں اور کنیہ تھیں اور وہ کنائس جو کہ قرعہ ہوا تو میں واقع ہیں معاہدہ میں شامل نہیں ہیں عمر بن عبدالمعز نے ان کو اختیار دیا کہ وہ یہ مطالبہ داکس لے لیں یا دیگر یہ تمام کنائس خراب کر دی جائیں اور عیسائی مسلمانوں کے ساتھ خوشامی و برائی کن فیصلہ کر لیں عیسائی زمینوں کے مشاوریات کے بعد اس بات پر متفق ہو گئے کہ معاہدہ سے یہ عداوت تمام کنائس اپنے حال پر برقرار ہیں عیسائی حزیہ مطالبہ نہیں کریں گے اس کے بعد یہ معاہدہ ان کے مطالبہ پر کیا گیا لیکن معاہدہ خراب کر دیا گیا اور ان کے مطالبہ پر ان کی شرائط پر ان کے معاہدہ پر لکھ دیا۔

حاصل یہ کہ جب جامع اموی کی تعمیر تکمیل کو پہنچی تو اس میں بیسی تھیں اور دربار عمارت دے دے زمین پر گھس گھس کر اوق نے اس سے کہا ہے کہ اہل دمشق روئے زمین پر جنت کے نکلاتے ہیں سے ایک محل میں رہا ایش پر یہیں یعنی جامع دمشق۔ ہم عمر ابی الحواری نے ولید بن مسلم سے انہوں نے اذن تو بان سے روایت کی ہے کہ اہل دمشق سے یہ کار کوئی جنت کا مشاقق نہیں ہو سکتا کیوں کہ ان کے سامنے اس کا ایک مومن موجود ہے (یعنی مسجد اموی)۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب عباسی خلیفہ المہدی بیت المقدس کی زیارت کے غرض سے دمشق میں داخل ہوا تو اسے جامع دمشق نے بہت متاثر کیا اس نے اپنے کاتب ابی عبد اللہ الشافعی سے کہا انا عباسی ہم سے حسن حق دل میں بہت غفلت حاصل کر گئے۔

(۱) پہلی اس مسجد کے درجے جس کی تعمیر و بنائے زمین پر نہیں ہو سکی۔

(۲) ... دوسری پہچان میں کے فضل و عطا ناموں کو ذکر کرنے کی غرضیات۔

(۳)۔ مہربان علیہ العزیز کی شخصیت کی بنا پر خدا کی قسم ان جیسا امیر ہم میں کبھی نہیں پیدا ہوگا۔

پھر مہدیؑ سے انتہہ میں داخل ہوا تو اس کی نظر میں عبدالملک بن مروان کی تصویر گرانی ہوئی جبکہ وہ پڑائی مہدیؑ نے اپنے کاغذ سے کہا یہ یوحیٰ بھی ہے۔

اور ان کا قول ہے اس کا روزا اب مسجد کے قبلہ کی طرف ہے اور ان کا قول ہے ۸۶ھ میں ولید کے دروغ و افتاد کی ابتدا میں کثیر نے محمد بن ابی بکر مات سال تک اس کی تعمیر کا کام ہو کر رہا حتیٰ کہ ولید کی وفات ہو گئی اور اس کی تعمیر کا کام ابھرا اور ابی بکر کی تعمیر ولید کے بعد ہشام نے کی مگر وہ مختصر بلکہ ناقص طور پر ہے کہ اس میں سات سال تک جامع کی تعمیر کا ذکر ہے حالانکہ وہی سال تک اس کی تعمیر کا کام ہوا عطاوا: میں ہوا اختلاف ولید بن عبدالملک نے اس سال وفات پائی۔ ائمہ میں برے نے اس پر اہل بیت کا اہتمام کیا ہے نیز جامع کی تعمیر کا کام ہو جاتی رہا تھا اس کی تکمیل ولید کے بعد ہی مہمان نے کی نہ کہ ہشام نے۔

یابی جامع دمشق ولید بن عبدالملک کے حالات اور اس کی وفات کا بیان — امام ابو العباس ولید بن عبدالملک بن مروان بن حمیم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اموی۔ ۸۶ھ شوال میں اس کے والد کی وفات کے بعد اس کی بیعت خلافت کی گئی۔ عبدالملک کی ۱۱۰ھ میں سے یہ ایک تھا اس لئے یہی عبدالملک کی وفات کے بعد ہی عبد شمس کی والدہ کا کام والا وقت تھا عباس بن قحطان بن عمارت بن زبیر عقی تھا اس کا سن ۱۱۵ھ سے اس کے والد بننے سے ہے زبیرت میں اس کی پرورش کی حتیٰ کہ یہ بجا قریب سے نکلا اس کی پرورش کی مرنے لگی نہیں تھی۔ ولید مولیٰ حکومت مکنی، تک خلیفہ ساجد، و تھا اس کی ناک تھوڑی ہی چھٹی تھی اور مثال میں باز کر دیکھا ولید نے عمل میں سہولت کی۔ اس میں ناک اور عید بن مسیب سے ساجد کیا۔

زبیر ابی امیہ سے روایت ہے کہ ولید کی تعلیم سے آٹھ سالہ ہونے کی وجہ سے اس کے والد کو اس کو بی بی محمد بنے سے روایا تھا۔ اس کی وجہ سے اس نے عمر میں ایک ہجرت کو اس کی تربیت پر کیا اور کیا انہوں نے سال یا چھ ماہ تک اس کی تربیت کی۔ عبدالملک نے وفات کے وقت ولید کو چھ عیسائیوں میں سے چھیں۔

(۱) میری وفات کے بعد ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتا کیوں کہ ہم رہا یا کے قتل ہیں اس لئے مجھے دل کر کے شام و شہر سے دور خلعت پہنا دیا۔

(۲) لوگوں سے بیعت کرنا اور ہر ہا اس کا جواب نہ دیا۔

یہ کہ قول ہے ۸۹ھ میں ولید نے بارہ برس میں بیٹھ کر انی اس سال اس نے لوگوں کو حج کرایا اس سے پہلے اور بعد کے کئی معروض میں ولید ولید اس کی کچھ کچھ اصلاح میں تھا پر ایمان لایا گیا اور ولید تو نے بھی سرتا ہے اقل۔ سب سے آخر میں اس کی زبان پر جاری ہونے والے کلمت تھوڑا سا اللہ واللہ اللہ ہے۔

انام بن ابی ولید کا قول ہے ولید روز ولید نے جھ سے حج چھاتم کئے روز میں قرآن فہم کرتے ہو میں نے کہا اے روز میں نے کہا میں ابی تمام مصروفیات کے باوجود میں روز میں دوسرے قول کے مطابق سات روز میں قرآن فہم کر لیتا ہوں عطاوا: ولید رمضان میں عام قرآن فہم کرتا تھا۔ ابی کا قول ہے ولید کی مثال علی مشکل ہے میں نے دمشق کی مسجد علی دو گھنٹے جاری کیے کلمت سے بچا تھا۔ انہوں میں ابی الحسن کے قریب چھتم کرتا تھا۔

انام بن ابی ولید کا قول ہے کہ ایک روز ولید ابی امیہ سے دیر آیا تو اس نے ایک شخص کو آواز دے کر کہنے کے پاس آئی۔ وہی شخص نے دیکھا کہ اس کے بعد ولید اپنے شخص میں چلا آیا اس نے اس شخص کو بلا لیا جب وہ حاضر ہوا تو ولید نے اس سے کہا اصل قصہ ہے مجھے آگاہ ہو۔ میں نے قتل کر دیا۔ اس کا ہے کہ ابی اس میں میں قتل ہوا ایک روز میری بیعت سے کہو کہ وہ تھا۔ میں میں مجھے چہ چہ آ گیا میں ولید کے لئے ایک اور بی بی ابی ابی کیا وہاں پر ایک نیک شخص تھا۔ ابی امیہ میں سے اسے لکھا کہ اس میں سے ابی لکھا۔ میں نے کہا کہ میں ولید کے بعد میں ولید سے چلا گیا کلمت سے کہنے کے بعد میں نے وہ آسمان میں سے نکال کر ایک جگہ پر رکھ دی اور ولید کو دیکھا کہ وہ حق مال سے مجھ سے گئے اس کے آگے آگے بہت کوشش کے بعد بھی مجھے وہ جگہ نہیں دے سکا اور اس میں ولید کو اس جگہ کی طرف لایا جہاں اس مال رکھا گیا تھا وہ مال بھی مجھے نہیں ملا اس کے بعد میں نے لکھا کہ ابی کو جس آج کے بعد وہی اور ابی لکھا کہ۔

ذکر واقعہ تھے کہ بعد ولید نے اس سے سوال کیا کیا تیرے اہل و عیال ہیں اس نے انکسرت میں جواب دیا پھر ولید نے یہ حال سے اس کا بغیر مقرر کر دیا۔

لیبرین عبد اللہ نعمانی نے اپنے والد کے عہد سے ولید کا قول نقل کیا ہے کہ اگر اللہ قرآن میں قوم ۱۱ ذکر کرتا تو شاید لوگ اس جرم کا عقاب نہ کرتے۔

مطلوبہ کہتے ہیں کہ ولید نے ہاشمیاں قحطی فصل کی خدمت کی جس کی وجہ سے اللہ نے اس امر کو مختلف مطالب میں جھکا دیا لیکن اس کھانے سے فصل میں بہت سی فتنیں اور فحاشی کا سرمایہ بن کر رہ گیا اور نقصان بھی شریک۔ بے اہت جن امر کی اللہ نے حفاظت فرمائی وہ اس مستحق ہیں۔ علاوہ انہی اس قحطی فصل کے متعدد نقصانات ہیں نیز آپ ﷺ نے اس جرم کے سرگرمین پر لعنت فرمائی۔

وہی فصل کے جنت میں جانے کے بارے میں اختلاف ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اس جرم کا مصلوب شخص اگر مصدق دل سے توبہ ہو تو اللہ اس پر رحم فرمائے گا۔

یہ کوئی شخص کا خاصہ یا غیر بھی مشکل ہے جیسا کہ ایک جرم کے بہت سے مرتکبین کے ساتھ ہوا۔ حاصل یہ ہے کہ عاصی اور شہوات موت کے وقت شیطانی طرح انسان کے لئے ذلت کا موجب بنے وہی چیز ہیں جس کی وجہ سے اس کے سر و خاندان کا خطرہ ہے ولایت سے مرعوب کیا بہت سے لوگ اپنے گناہوں میں جھکا کر خود کو ولایت سے ہٹ گئے۔ اس کے باوجود ان کا خاندان ایسا پر نکس ہو الیہ صدق دل سے توبہ کرنے والا اور اپنے باطن کی اصلاح کرنے والا انسان اس خطرہ سے محفوظ رہے گا مگر یہ ہے کہ تمام گناہوں سے بے نیاز نہ ہو بلکہ گناہ ولایت کا گناہ ہے اور یہ گناہ عرب کے دہریوں کی سرور و فحاشی کی وجہ سے ولید نے لیا کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن میں ولایت کا ذکر نہ کرتا تو لوگ اس گناہ میں مبتلا ہوتے۔

ابو اسبغہ بھی اس بابت مدعی ہیں اور وہ کہتے ہیں جیسا کہ ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو فحش میں جھکا پاؤ تو قائل و مقول دونوں کو مار دو۔ نیز آپ ﷺ نے صرف اس عمل سے مرعوب پر تین بار لعنت فرمائی آپ ﷺ نے قائل و مقول کے گناہ کا علم اس لئے دیا کہ جہاں کوئی تیرے نکس گناہ کا باطن میں مشکل فرما رہا ہے نیز اللہ تعالیٰ نے ولایت کا ذکر کرنے سے اہل بصیرت کے لئے اسے نکالی قرار دیا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

فاحذنبهم الصبیحة مشرقین فجعلنا علیہا سافلہا واسطرنا علیہم حجارة من سحیل ان فی ذالک

(البقرہ ۷۵: ۷۶)

لا تاتوا للموت سحرین

وہی فصل اللہ کی اطاعت کو تہمیل کرنے والا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اللہ بھی اس کے معاملہ کو اس پر اٹھ دیتا ہے تا آنکہ وہ توبہ کر کے اپنی اصلاح کرے۔

توبہ فصل کی علامت اللہ نے سورہ براءہ میں ذکر فرمائی۔ چنانچہ فرمایا اللہ یوں العاصیون۔ توبہ فصل کے لئے مہارت اور اخلاص کی تہمیل یا مشغول ہونا ضروری ہے ورنہ نفس جیٹ انسان کو غلط راستہ کی طرف راہ دیتا ہے اور اس کو طاعت میں مشغول نہ کیا جائے تو اسلام اور انسان کو گناہ میں جھکا کر دے گا۔ لہذا توبہ فصل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے اوقات کا حامت سے تہمیل کرے اور کثرت عاصی کو تنبیہوں کے ساتھ جیسے کہ ایک کو توبہ میں مخرج اس کے کہ تم گناہوں میں استعمال ہوتے تھے اسی طرح طاعت کے لئے بھی استعمال ہوں اور اوقات کی حفاظت کر کے کوئی کوئی اللہ کی طرفائی میں استعمال نہ ہو ایک شخص نے بیعت سے بیعت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا تو یہ ہے کہ گناہوں یا اسرار سے بچنا کا حاصل ہوتا ہے تو فانی کوئی عمل میں جو کہ اس سے نفس کے غم و آوارہ رہتا ہے اللہ سے اس پر وابستہ رہا جس سے نفسی و فحش کی راہیں نکلتی ہیں اور اگر توبہ کرنا سے توبہ کوئی حامت ہوئی ہے یہ توبہ کی صفات ہیں۔

سورہ یونس کا قول ہے کہ یہ غلام کی ہونے کا قیام۔ اور ولید نے خطبہ مشرق آبی قیامت کی دعوت کرتے ہوئے (ہاتھ بٹھا) کی چہرہ میں پڑھا و عمر بن عبد العزیز سے کہتا ہوں کہ افسوس وہ قحطی ٹھہر رہا ہے جس کو ہم نے توبہ سے نکالتے ہیں کہانی ایک روز عبد اللہ نے ایک قریشی شخص سے کہا توجہ اپنا انسان ہوتا کہ تو قریشی شخص نہ کرتا اس نے کہا تیرے والد کا ولید تو قریشی شخص بھی کہتا ہے عبد اللہ نے کہا یہی والا کہ سلیمان تو صحیح عربی ہوتا ہے اس شخص

نہ سہارے کے باوجود ایسے بے شمار لوگوں کو چارے کے حوالے کر لیا۔ اگرچہ اس سے آئندہ کوئی غلطی سر نہ ہو سکتی (سیاحان کی تعداد ۱۵۰۰۰ افراد کی گنت ہے) جب تک کہ اس کی گزشتہ نیکلیاں اس کی کوہ پست کا زار و پربھوں کی خیریت و وفات خوارانے سے آری شہر کو گزند نہ پہنچے۔ اس کی عمر ۱۸۰۰ سال کی تھی اور اس کا دارا ہواستان مسلمہ صوبہ آری شہر کے ساحل کو چھوٹا سا حصہ اس کے ان کے حکمرانی کے دور کو گزرا۔ یہ خود فائدہ پہنچا یا عبادت گاہی میں جہان باغی سے تھی۔ یہی مسئلہ کامریشیائی شہادتیں بیان کیا۔

- (۱) وہ شخص جس نے یہ مکتوبوں کو کتب کیا اور وہ سب خیر خواہ۔
(۲) تو میں دعا کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں اپنے جہنم کے ہمراہ رہے۔
(۳) موت نے اسے اور اس کی بیوی کو اس نے ان کا جملہ مال خیراتی بنوا کر دیا اور اس کی روح بھی سے پاک ہو کر جنت میں پہنچ گیا۔
(۴) یہ ایک قول ہے بعض نے بھیجے ہیں مسلمانوں میں ان کا شمار دین میں کیا۔
(۱) تم ان سے قسم لے لو کہ وہ جو چاہیں وہی کر لیں۔ یہ بات ان سے کہی گئی کہ وہ ان کو دہم دے۔
(۲) اس کی بیوی نے ان سے کہا کہ ان کے لئے نصرت سے عمل کیا اور آج تم ان کو ان کے لئے نصرت دے ہو۔
(۳) اور جنت کی کہو اس سے کہ ان کو اس کے لئے نصرت دے۔
(۴) اس کی کہانی یہ ہے کہ اس نے مسلمانوں کے لئے نصرت کی کہانی کہی کہ ان کے لئے نصرت دے۔
(۱) یہ سید کا بیان ہے کہ اس نے اپنے والد کو کہہ دیا کہ اس نے ان کو کہہ دیا۔
(۲) اس کی بیوی نے کہا کہ اس نے ان کو کہہ دیا کہ اس نے ان کو کہہ دیا۔
(۳) یہ سید کا بیان ہے کہ اس نے اپنے والد کو کہہ دیا کہ اس نے ان کو کہہ دیا۔
(۴) یہ سید کا بیان ہے کہ اس نے اپنے والد کو کہہ دیا کہ اس نے ان کو کہہ دیا۔

ابن خلدون کا قول یہ ہے کہ مغربیوں سے ہم اپنے قبیلہ بدو عرب کے نزدیک بہت قریب تر رہی ہیں۔
 یہ شخص ابن خلدون کے دور میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا قول ہے کہ وہ اپنے ملک میں گھومتے گھومتے اپنے قبیلہ بدو عرب کے پاس
 پہنچے اور ان کے قبیلہ بدو عرب کے ایک شخص کو ملا اور اس کا ایک دو سے اس کا کیا کہی کہ یہ بات تمہارے لئے عجیب سمجھیں گے کہ تم
 قبیلہ بدو عرب کے ایک شخص سے ملاؤ اور اس کا ایک دو سے اس کا کیا کہی کہ یہ بات تمہارے لئے عجیب سمجھیں گے کہ تم
 کے پاس سے اس کا کیا کہی کہ یہ بات تمہارے لئے عجیب سمجھیں گے کہ تم

یہ دیکھ کر کہ ان نے قرآن الہیہ مستحکم کر دیا ہے اور اس کی حفاظت پائی، معاملہ کتاب کا قائل ہے یہ قرآن ہی شریف و پاک کی طرف سے پھر صحر
قہاں سے کتاب کا تقسیم ہو گیا۔ جس سے اہل حق و باطل میں کھنکھانے لگی۔ ان کے سر پر نہ کہ ان کے لیے اس طرح کی عبادت ہی مقام
ہی اس لیے کہ ان کا کہنا یہ ہے کہ وہ اب عام و فانی ہو گئے ہیں۔ ان کے لیے یہ طریق سے سفیان بن عیینہ کی کہی تھی۔ پھر وہ کا حشیش اب الہی کی طرف سے کہ ان کا
تجسس اور ان کی مبینہ و باطنی بات کا ان کے لیے اس کی طرف سے ان کے لیے

تقریباً بی مسکنہ حالات۔ اس کا اربعہ بہت سے انصافوں پر اور اس کی سب سے بڑی بھی ان کے قتل سے روکی ہوئی ہے۔

[illegible]

اس کی موت پر عبد الرحمن بن علی شہداء علیہ السلام نے منہ بیاہلی مرتبہ گھر برباد

كان لها حقد في قلبه لم يبر
بدش اني جيتي ولم يفل مبرا

ہر شخص کی سیرالائیٹ پائی گئی مگر اس نے نہ کسی ملکی سپہ سالار کی بلکہ خدا کا جیسا ہے جیسا ہے۔

ولم تحفل المآبات والقوم حوله وفوف ولم يشهد له الناس عكرا

حقائق کے لئے مجھ سے ہرگز کوئی جو ہے اور منشی مظاہر علی شاہ اور منشی قاری نے نئے سہ ماہی جاری۔

دعوتِ اعلیٰ کا مستجاب ہو کر

صورت نے آستے پکارا تو اس نے اپنے رب کی پکار پر لبیک کہا اچھوہ نکلا ہوا سے پاک ساف ہو کر جنت کی طرف جلی پڑا۔

لہذا وری الاسلام بعد محمد

یہ شخص کے افعال پر آئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے مجال کے بعد مسام پر انکی میریت بھی ٹھنکی آئی تھی جو شخص کے اعتقاد پر آئی ہے کہ کورائے عیونہ خوب دے لے کر تو
شعور میں خاموشی سے مانتا آئی کی ہے جس کے چوکام کا میری قول۔

میں ان جریمہ نگہ ہے۔ اسے صرف تو ذرا شریک اعلیٰ کا اظہار وہ جس میں ہمارے نے مسمرہ گورنر نے کیا تھا جس میں وہ نے کے بعد
اب کچھ بھی امرای خرم نے ہم پر ان کا کوئی کوئی کہہ کر اسے میرا حق بنیہ جلائے خان کا لہو بنایا۔ اس امراتی کی جتنکے ذریعہ کا کام نہ چڑھانی
المصعب تھا۔ اس علاقے کے خارج و خیرہ کے حصول کرنے کی وہ ہماری صاف تین جہازوں نے کی تھی۔ اب اس امر کے ذریعہ ہم نے کی نہ ہمارے
سینہ بنیہ جہاز کے کچھ تواریک، ہمارے ہمارے میں تاشی کاغذ کا کی نہ ہمارے کی کہ میں ان امراتی کو حاصل تھی۔ اور اگر اس کی جتنکے کے ذریعہ ہم کو کچھ
میں ہوئے۔

٤٩٤

اس ماحول پر ان جہاں ملک نے تحفظ نہ دیا، بلکہ کھینچ کر لے گیا۔ وہاں نے اس جنگ میں بڑے بڑے کاموں کو بھی بے حفاظت کر دیا۔ چنانچہ اس نے فوج کو تیار کیا۔ وہاں نے اس جنگ میں بڑے بڑے کاموں کو بھی بے حفاظت کر دیا۔ چنانچہ اس نے فوج کو تیار کیا۔ وہاں نے اس جنگ میں بڑے بڑے کاموں کو بھی بے حفاظت کر دیا۔ چنانچہ اس نے فوج کو تیار کیا۔

[illegible]

کے نائب پائی ہیں۔

خیر خدا کی بھجی رہے کہ ہم ان کا دل کو بر اطاعت ہو گا اور امید ہے کہ جلد چار سالوں کو خواب طاری ہو جائیگا۔
 ہم ان کے احکامات کو اپنے دل سے داریت سے ہیں تو ہم سے محبت کر۔ اور اگر ہم ان کے خلاف ہیں تو ہم سے تم دشمنی رکھو۔

موسیٰ بن نصیر ابو عبد الرحمن لغوی — چنانکہ خاقان کا حکام تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ وہاں کا حکام تھا۔ اس نے مغرب کے تمام شہروں کو فتح کیا۔ اور وہیں سے اس نے چار سو سال کی قیامت حاصل کیا۔ اس اور اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کی سے مندرجہ قتل و کشتی کے واقعات یہ ہیں کہ اس کی بیوی ایشیا کی ایک عورت تھی۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔

خیر خدا کی سے نصیروں نے وہ بھی جیتی ہیں اور ان سے ان کے بیٹے عبدالمطلب اور چار پانچ سو سال پہلے بھی نے رہا ہیں۔ موسیٰ بن نصیر شروع شروع میں غریب و سگے، پھر جو کراہی و سواہی کا تھا۔ غریبوں میں شامل ہوا۔ اس نے اس سے تمام کی جنگ بھی لڑی۔ اور وہیں قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔

غوی کا کہنا ہے کہ موسیٰ بن نصیر کو حضرت کے شہروں کا گورنر ہوا۔ وہ کوہ پائی گیا تھا۔ اس کے بعد اس نے وہ تمام شہروں اور قبیلوں کو فتح کرتے چلا گیا۔ اور یہاں تک کہ اس نے تمام شہروں کی قیامت حاصل کی۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔

وہ نصیر سپہ سالار — خیر بن مسلم اور موسیٰ بن نصیر اس کے دو علمبردار تھے۔ اور یہاں وہی گورنر تھے جس نے قبیلہ بن سہم نے غریبوں میں شرفی میں توہمات کا بیج بکھریا۔ اور موسیٰ بن نصیر کے مغرب کی سرزمین کو اپنی دیوار بنایا۔ وہاں سے وہاں کے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔

کہا جاتا ہے کہ کائنات کی حق کے بعد ایک شخص موسیٰ کے پاس آیا۔ اور اس نے کہا کہ یہ ہے سنا تو ایک آدمی اس نے کئی چیزوں سے آگاہ کر اس چنانچہ موسیٰ نے اپنے چچا آدمی اس کے ساتھ روانہ کر اپنے جس کے بعد اس شخص نے ان کا ایک جگہ لکھائی اور کہا کہ یہاں سے کھدائی کرو۔ چنانچہ کھدائی کے بعد اس سرزمین سے ایک بہت ہی سنا پڑا۔ اور اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔ موسیٰ بن نصیر کے زمانہ خلافت میں ملک میں امن و امان تھا۔ اس کا واسطہ بہت سے قتل و کشتی کے واقعات سے بھی رہا۔

[illegible]

تو عالمی خبر کا پتہ ہے کہ کوئی نئی منصوبہ نہیں تھا جس کی طرف سولہ جڑ مغرب کے آخری معصی جانور عراقی فخر کے لئے تھا۔ یہ
ابلیس کا نر ہے۔ اس طرح کے عراقی فخر کے قریب ہمیں کھانسی دینی چاہئے۔ نالوں اور کھانسی کے لئے یہ سولہ جڑوں کا پتہ ہے کہ وہ کب تک
انہوں میں سے کوئی ایک رہتا ہے۔ انہیں انگریزوں کے کھانسی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سولہ جڑوں کا پتہ ہے کہ وہ کب تک رہتا ہے۔

[illegible][illegible]

پناہ دی۔ جس دن دشمن نے قہر مبرم بھرا دیا۔ جس مکان میں خوار ہو کر جان بچا کر بھاگے۔ جس دن وہ اپنے حاکمان کی کڑی سزا سے خبر نہ ہوئے تھا۔ اہل ایمان میں حاضری کے اس کی خدمت پر، مسکندیاں ایسے حکام تھیں جو دنیا والوں کو انرا کوئے بنے ہوئے تھے۔

[illegible]

لہذا بعد چار دن کے بعد اس نے موی بن نصیر سے اس کی قیادت کی کارگزاری سنبھال لی۔

اس نے اہلیت کا بیچ اور غرض سے انداز میں کارگزاری سنبھالی۔ جس کے بعد موی کو پیش بایضی انکوائری سے آزاد کیا۔ اس پر موی نے بھی اور اہم سبکی کی خدمت میں جتنی مخالفت پیش کی، اس مخالفت میں حضرت سلیمان بنہ اسلام کا واسطہ نہ ہوا۔ موی بھی تھا۔ جس پر چھ کوہ کاٹا۔ بھلا گیا کرتے تھے۔

موی نے پانڈی کے کلاپ سے چار کیا اور تھا۔ جس پر وہی سے غلامات بھی لے آئے تھے۔

تھا۔ ۳۰۰ تھے کہ جب ولید نے اپنے بیٹے مروان کو ایک طفر کا یہ سالار بنا کر بھیجا اس وقت اس کے لشکر میں ایک لاکھ عرب ایک لاکھ غلام تھے جو افریقہ وغیرہ سے لائے گئے تھے۔ جب اپنے بچے کو یہ سالاری سونپی اس وقت بھی اس کی فوج میں ایک لاکھ برہمنی بھی شامل تھے۔ جب ولید کے پاس مال نصیر کی تحصیل چلی گئی اس میں بھی صرف (۵۰) چار سو دراندہ اس کے لشکر میں آئے۔ غلام سلیمان کے یہ موی بن نصیر کے اور وقت میں سلیمان بنہ اسلام کو اس کی مثال سے تاریخ اسلام سے نظر آتی ہے۔

موی بن نصیر کیا کرتے تھا کہ ان کے تھوڑے سوچے بوجھ تو وہی شیروں پر بھی قابض ہو جاتا۔ لیکن ولید کے فوت ہونے کے بعد اس کا بھائی سلیمان بنہ جواد جتنی قابض، انکوائری، بے حد و ساب تمام بددعا اس کی برائی خواہش کے تحت کرنے کے بعد بنی نصیر پر غلبہ حاصل ہو گیا۔ جتنی کڑے کرکھ کر لیا اور اس کے تمام مال و غلام کا مطالبہ بھی کرنے لگا۔ اس طرح موی، سلیمان کی قید میں دھکی کر لے گیا۔ جب سلیمان نے تو اس کو بچ کر لیا تو سلیمان موی کو بھی بچ گئے ساتھ لے آئے۔ اور موی بن نصیر کی مدد سے موی وقت ہوئی اور موی قری میں نہ ٹھہر ہوئی۔ وقت کے وقت اس کی موت ہو گئی۔

یہ بھی تھا کہ ۳۰۰ تھے اس کی وفات ۹۳ھ میں ہوئی۔ اللہ اعلم بالصواب۔

(و رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعة و غفرلہ بکرہ و غفرلہ امین)

۹۸ھ ہجری

اس سال سلیمان بن عبدالملک نے اپنے بھائی مسعود بن نصیر سے جنگ کیلئے تیار کیا اور اپنے پاس سو سو لشکر کے علاوہ بھی بہت سے جوان اس کے سپرد کیے۔ مسعود بن عبدالملک نے اپنے لشکروں سے کہا کہ یادو سے زیادہ طور و طاقت کا سامان امر اولے نہیں۔ چنانچہ کھانے پینے کا بڑی مقدار میں سامان بھی اس کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب یہ لوگ اس شہر میں کامیابی کی فوج سے داخل ہوئے تو اس نے عمر بھائی کیا کہ اپنے کھانے پینے کے سامان کو استعمال کرنے کی بجائے مای شہر سے خارج ہو کر استعمال کر دو۔ اور اگر ممکن ہو تو یہاں بھی مای کا کام بھی لیا جاوے۔ اور اپنی بانی کیلئے اس شہر میں کھلی کے کھانات بنائے۔ جو اس نے کہا اس شہر کو بچ کر کے یہاں۔ ہاں پر یہاں نے کیلئے آئے ہیں۔ انہیں جانے کیلئے نہیں آئے۔ اور انہیں انہیں اس وقت ہوگی جب ہم اس شہر کو مکمل فتح کر لیں گے۔ یہاں مسعود کو ایک بی بی کا ماجہ تھا۔ یہ بھائی تھا۔ جس کا نام ابان تھا۔ اسے مسعود نے اپنے ساتھ لے کر اس کے ساتھ اس شہر کی جاسوسی اور یہاں کے حالات سے آگاہی کا کام لینا چاہتا تھا۔ موی بنہ اسلام کو یہاں کا بھائی تھا۔ چنانچہ کھانے کے سامان کا بعد اور خیر خواہ نظر آتا تھا۔ جبکہ دوسرے لوگوں سے ملتا تھا اس وقت سے کہ لوگوں نے اسے لایا کہ ایک مسلمان کو یہاں سے نکال دے ہم تجھے اپنے ساتھ لے کر لیں گے۔ چنانچہ ابان نے مسعود کو اپنا گروہ کرنا شروع کر دیا اور اس سے کہنے لگا کہ اگر تم یہاں پر جو جو سامان ہو موی بن نصیر سے تو لوگ اس ملک میں دفن ہو جائیں گے اگر تم یہاں پر ایک سال تک رہو گے۔ موی بنہ اسلام نے اپنے کے سامان کو بھلا دیا کہ شہر کے لوگ تمہارا سامان سے آگاہ ہو جائیں اور تمہارا سامان سے آگاہ نہ کریں۔

مسعود نے ابان کی بات مان لی تھی۔ موی بنہ اسلام نے جلد و ظاہر جس کے بعد ابان ممتاز زیادہ سے زیادہ سامان و خزانہ سامان انہیں بھی بھرا کر لے گیا اور سامان کے خلاف جنگ کرنے کا ارادہ رکھ کر لیا اور اپنی دشمنی میں بھی اس کا حال نظر کا سامان کیا۔ جب مسلمانوں

اور پھر ان سے کہا کہ تم مجھے کسی عرب شاہ کا سمجھاؤ جو شعر سناؤ جو خوش گوئی سے پاک ہو اور پھر وہ دینی کو سب سے پہلے بالاولیٰ شمس پورانیہ نے یہ شعر پڑھا کر سنا یا:

ماہر کتب و در کتب التحلیل یعنی کتب میں درمک و حلحال
 میں تو ہر طرح کی ساریاں ہیں۔ لیکن مجھے پڑے اور پڑے پڑے اہل ساریاں ہوتی ہیں۔ واپس گئے شہر سے کہ بعد میں ملک کے لیے اور اس
 سے بھی کم ہو گئی شعرا و شاعرانہ طبع سے۔ اسے طبعانہ آہستہ آہستہ تو طبعانہ سے یہ شعر سنانا

حیدر ارجعنا بیدہا البہا
 فی یدی در عہدا تحلی الا زوا
 کیا کشمیں کے جواب کے کہ اس نے اچھڑا ہی تھک مدورہ و زنجیر ہے۔ ہاتھ میں تو اس کا خرم تھا کہ جس نے اپنا سر بھی گھول دیا۔
 عبد الملک نے کہا کہ بات کو جھوٹا نہیں مانتی آؤ مسلمہ تم کوئی بہتر ما شعر خاندان سے رہتے ہو اور اللہ کا یہ پیشرو شعر بنایا۔
 وما فرقت عباک الا نصیری
 بسہمیک فی اعشار قلب مغنل
 اسے مجھ پر اتیرے دے گا اس کے علاوہ اور کوئی مطلب نہیں ہو سکتا کہ تو میرے حضور کو دل کو اپنی آنکھوں کے تیروں سے چھتا ہو کر نہ چاہتی ہو۔
 عبد الملک نے مسلمہ کے اس شعر پر کہا کہ شاعر جو تو بول رہا ہے اس نے حقیقت بیان نہیں کی جس نے اسے کہہ کر ہر چہو کی آنکھیں مشتکی بنائی پر غم
 تو نہیں تو اب وہ ملے آسمان کو پہنچا رہا۔ حالانکہ عاشق تو دل سے ہوتا ہے جو اپنی آنکھوں میں آنسو چھپا کر رکھے اور محبت کا رد فاش نہ ہو سکا۔
 اس کے بعد عبد الملک نے کہا کہ میں تجھ سے اب مکان میں تھیں وہی کی گھومتا دیتا ہوں۔ چند اس دوراں تم میں سے جو کوئی غم و شعر پیش کرے
 گا۔ اسے وہ سب بخود پا جائے گا۔ جس کی آؤ خود بخش ہو گتا ہو گا پتا نہ چھتیں بیٹے اچھڑا کر مل دیتے۔ ابھی سلیمان اپنے من کو ہم میں ہی تھا کہ ایک اعرابی
 لوٹ با آگیا ہوا آچا وہ یہ شعر اُس نے بنایا۔

لو ضرر ہوا بالسیف راسی فی مودتہا
اگر مجھ کی محبت میں ہر اس بھی قلم کر دیا جائے تو بھی میرا فخر تو اتنی ہی کے ساتھ انکسلی طرف ترک کیا جائے گا۔
یہ سن کر سلیمان نے اصرار کیا کہ اب اس سے یہ شعر سن کر دینے پر آپ عبدالملک کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، میں سوچتا ہوں کہ اگر آپ نے ہم کو کلمہ پڑھا تو ہم اور چار شعر سنایا۔

سلمان کے اس عمل پر عبد الملک نے کہا: ماگو! کیا لگتے ہو؟ سہیلین نے کہا: ماضی جان! آپ نے اپنے بعد اید کو فی عید بنایا ہے چنانچہ سہیل
 چاہا کہ اس کے بعد مجھے فی عید بنایا جائے۔ عبد الملک نے اس کی آرزو کو پوری کرنے کا وعدہ فرمایا اور اسے حج پر روانہ کروایا اور عبد الملک نے
 سہیلین کو ایک لاکھ درہم عہد دیے۔ جو سلمان نے اس کا عہدہ کر کے اپنے کسی نے یہ عہدہ کیا تھا۔

ہر حال جب میرا ملک ۱۹۸۱ء میں انقلاب ہوا تو خلافتِ طبرستان کے چھائی لایہ کو سوہاگہی دی کہ وہ طبرستان اس کے پاس نہیں رہا ہر وہ نے کی مشیت سے رہے لہذا وہ مایع مسجد متفق کی تکمیل میں مشغول ہو گیا۔

۹۶ اور ولید کی وفات

۹۶ھ کے ماہ جمادی الاول دہری کے نصف ماہ گزر جانے کے بعد شیخ کی صبح طلوع ہو جانے کے بعد جب ولید کا انتقال ہو اس وقت سلیمان ولید کی طرف میں پہنچا۔ جب مدینہ سے واپس ہوئی تو اہل کلام کے دلوں نے اگر سلیمان سے ملاقات کی یا بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ لوگ بیت المقدس میں جا کر اس سے ملے بھی وہ اس کے ہاتھ پر دست بھی کی اس کے بعد سلیمان نے بیت المقدس میں کوہنہ جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ جس کی تائید سرکاری مہداران وجہ سے نہ جانے گئے بلکہ کہا جاتا ہے کہ سلیمان اپنا شاہی دارگاہن مسجد میں ایک قبرستان کو ایک لاکھ تھا جو حجاز و شام کے گناہگاروں کے لیے تھا اور ان کو جہنم سے بچانے کے لیے تھا۔ جس میں سلیمان ان معجزات میں سوال تقسیم کر کے ان کا شاہی دارگاہن کو جو عرصہ سے سلسلہ جنتدار باہر

لیے تھے۔ اور وہی تھے ان کے بعد اتفاق سے پہلے رہا جس کی غرض تھی کہ اس کے لئے ہو۔

اس کے بعد اتفاق سے اس کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔ اس کے بعد اتفاق سے ان کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔

اس کے بعد اتفاق سے ان کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔

اس کے بعد اتفاق سے ان کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔

اس کے بعد اتفاق سے ان کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔

اس کے بعد اتفاق سے ان کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔

اس کے بعد اتفاق سے ان کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔

اس کے بعد اتفاق سے ان کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔

اس کے بعد اتفاق سے ان کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔

اس کے بعد اتفاق سے ان کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔

اس کے بعد اتفاق سے ان کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔

اس کے بعد اتفاق سے ان کے چھوٹے بھائی کی ہمدردی کا ایک دن وہ ان کے پاس میں مقیم تھے مگر وہ ان کے لئے نہ تھے۔

دھڑکی کی جاپ صرف اور افتادہ دھڑکی الاٹھی میں کرنے پر مبنی ہوا ہے تو کس شخص سے یہ جادو اس کا حق دار ہوں۔ اور تو اس بار سے میں ادا داروں بھی نہیں اس کا دار
اگر تو اس پر حاضر ہو کر ناچا ہے تو میں اس پر بھی تیار ہوں۔ چنانچہ اس ایڈ نے عمر بن عبدالعزیز کے پاس کچھ لوگوں کو بھیجا۔ جن میں سے عمر بن عبدالعزیز
نے دو کا انتخاب کیا۔ اور اس سے سوال کیا کہ آپ کو کس شخص بات کا انتظام کر لینا چاہیے ہیں؟ ان دونوں نے جواب کیا کہ یزید بن معاویہ کو تمہارا۔ بعد
خلافت کیوں لائی گئی ہے؟ اور عمر بن عبدالعزیز نے کیا یہ خلافت میں سے تو اسے نہیں دینی، کسی اور نے دینی ہے۔ اس پر ان دونوں نے کہا کہ تمہارے
بعد امت اس کو طاریق بنائے ہو سیدہ خاندان ہوگی؟ عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیا تو مجھے اس جواب کیلئے تین دن کی مہلت دو۔ اس کے بعد کہا جاتا
ہے کہ یزید نے اس کے مذہب پر غلامی کا یہ عقد خفت ان کے ساتھ پیش پیش کیلئے دیا ہے۔ جب اہل اسلام کا مصوبہ اسی سال عمر بن ولید بن وحاشا غسقلی اور
عمر بن قیس الکندی نے جمیں۔ انوں پر ہر عمر کا نام حملہ کر دیا۔ اور کہا جاتا ہے کہ اسی سال عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن سعید وکولاجہ پر ہکا بھکا زعفران کیا تھا۔
اور اسی سال یزید بن مہلب کو ملک عراقی نے عمر بن عبدالعزیز کے پاس بھیج دیا گیا۔ پھر اس کے بعد بھی عمر بن ولید بن اسامہ کے ساتھ بھیجا تھا۔
عمر بن عبدالعزیز یزید بن مہلب اور اس کے اہل بیت سے سخت دارش تھا۔ یہ گمان کرنا تھا کہ یہ لوگ ظالم اور جابر ہونے کی بنا پر مجھے باطل پسند
نہیں چنانچہ جب یزید بن مہلب عمر بن عبدالعزیز کے سامنے حاضر ہوا تو عمر بن عبدالعزیز نے اس سے اس درم کا مطالبہ کیا جو اس نے سلیمان کے
سے منگوائی تھی۔ اس پر یزید بن مہلب نے کہا کہ میں نے صرف دشمنوں پر عہد ڈالنے کی غرض سے خط ان کتابت میں رقم کا ذکر نہیں دیا تھا۔ ورنہ
حقیقت میں وہ رقم کا کوئی ٹین۔ میں ہی نہیں تھا۔ اور کہتے تھے کہ اس سلیمان کے سامنے اپنے حریف سے الفت بھی تھا اس لیے عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ
میں دھڑا دھڑکی میں مٹا نہیں چاہتا تھا کہ مسلمانوں کی رقم قلم کر دیا وہ ہے جس میں ہرگز خلاف نہیں کیا جاسکے گا۔ اور پھر اس کو نہیں سمجھنے کا نشانہ نامہ
براری کر دیا۔ اور فرمان کی امانت یزید بن مہلب کی جگہ انجمن میں موافق غسقلی کو سونپ دی۔

فصوحی دریں گزشتہ فیصلہ میں یہ بیان مہلب کا خزانہ قلعہ میں ہے اور عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ افسانہ کا اہتمام ہے ہم پر کہ اس نے آپ کی فطرتی شخصیات کو اس امت کا امیر منتخب کیا ہے ہم آپ سے عزم کر رہے ہیں کہ جو بد بخت ہو یا نہیں پسند کرتے آپ نے اس کے تمام کی پاداش میں ہمارے باپ کو بخش دیا ہے نہ کہ کیا ہے۔ میں ان کی طرف سے دست سنا آپ کی طرف سے جانتا ہوں۔ آپ اس پر راضی ہیں؟ عمر بن عبدالعزیز نے کہا قوم کی امانت وصول کرنے سے پہلے میں آپ سے کوئی مشغ صفا فی نہیں کر سکتا۔ اس پر قلعہ کہنے لگا امیر المومنین اگر آپ اس بات پر کوئی کھور کہتے ہیں تو نمک سے روئے دہائی قحط کا اعتبار کرتے ہوئے میری جانب سے خوش ہونے والی درخواست مسخ کی طرف توجہ دیں۔

اسی پر عمر بن عبدالمعز نے قسم کھاتے ہوئے کہا کہ اس کے پاس مسلمانوں کی ذمہ داری سے متعلق جو کچھ ہے وہ سب پہلے وصول کرواؤ۔ اس بات پر اس کے بعد یہ عہد عمر بن عبدالمعز سے رکھتے ہو کر چلا گیا۔ جس کے بعد ہی انہوں نے بعد اس کے وفات کی خبر یہاں پہنچائی تھی۔ اس کی موت کی خبر سننے پر عمر بن عبدالمعز نے کہا کہ میرا حال جتنا اپنے باپ سے افضل تھا اس کے بعد عمر بن عبدالمعز نے قسم جاری کیا کہ یہ کچھ ہاؤں کا یہ پرنس کہ وہ اسے پاس رکھے کہ اس کی سیر کرانی کی جائے جہاں فخری، غبار کو وہ یہ دیکھا جاتا ہے اس کے بعد بعض لوگوں نے یہ عہد سہلب کی سفارش کی تو اسے وہ بارہ میل خاندان بھیج دیا۔ ابھی وہ عجیب سی تھا کہ عمر بن عبدالمعز مرض الموت میں مبتلا ہو کر لگا ہوا ہو گیا۔ اس اطلاع کے سننے پر یہ عہد سہلب نکلا۔ اس کی حالت میں قبیل سے فرار ہو گیا اسی سال عمر بن عبدالمعز نے حجاز میں عبداللہ ابھی کو خراسان کی امیر کی سے ایک سال پہنچ کر وہاں بعد معز دل کر دیا۔

مگر میں میرا اصول یہ ہے کہ اس کو معزول کرنے کی وجہ یہ بتائی جاسی کہ یہ فاسق کفار سے بھی بڑے موصول کرتے ہیں اور یہ کیا تھا کہ اگرچہ یہ ان کے خلاف سے ان لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ مسیحیوں پر ایسا برا اثر پڑا جو کہ ابھی تک نہیں ہو سکتا تھا۔

[illegible]

اسی طرح خط میں اپنے تمام حکام اور متبادل کو لکھ کر بالعموم اور نفی میں لکھ کر کام اتنا ہی کہ جسے لکھ کر اپنے ہاتھوں کے ساتھ اجماع سلوک کرتے تھے جی بھی لکھ دلی اور اس طرح کا چھ سو تھری صدی بعد از ہجرت سے غیر اہل حق میں یہ قسم کے پاس بھی لکھا تھا کہ اس پر چک اس قسم کی تفتیش اور عدالت سے مراد ہے

ایک مرتبہ ابن عبد العزیز اور سلیمان بن عبد العزیز میں اتفاق ہو گئے اس وقت کہ اس نے کہا کہ آج یہ سب تمہاری دعا ہے کہ تم کو انہی کے پاس میں آپ سے حاصل ہو گا اور یہ آپ ہی کے خلاف دعویٰ ادا کر رہے ہو گئے آپ کے پاس کیا جواب ہو گا؟ سلیمان نے کہا ہاں انہیں ہم اللہ ہی سے مدد طلب کریں گے۔

مرتبہ ابن عبد العزیز کے پاس میں اخبار آتا اور عید الفطر میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وصیت بیان کی ہے کہ تم لوگوں کا خیال ہے کہ ہاں اس وقت تک فتح ہوئی جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خاندان میں ایک شخص بیٹا نہ آجائے، یہ بھی یہی طرح دعویٰ گزارا گیا تھا کہ یہ دعویٰ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی ہیں۔

یہ سن میں وہ کہتے ہیں کہ مرتبہ ابن عبد العزیز انہما کے لئے لکھتے ایک روز دعویٰ ان کے پاس سے کہ ساتھ چلا، ہاتھ میں لے گیا کہ بڑا دعا جب اللہ سے چلے، ہاں ہے جب مرتبہ ابن عبد العزیز دعویٰ سے فارغ ہوئے تو میں نے اس روز مجھ سے متعلق مسلم پکارا۔
تو انہوں نے بتایا کہ میرے ہمدانی تھے جو مجھے تعلیم دیے اور اس وصیت کی بھلائی کی تو میں بتائے آئے تھے۔

علی بن خولعہ نے اپنی عیسائی قوتیں گھسیٹ کر وہ کہتے ہیں کہ خاندان بن جعد بن حواریہ کے پاس بیٹھا تھا اس وقت میں ایک بیٹا جو ان میں سے وہی نہ پڑھوں۔ اس کے بعد سے مجھ سے تھے کہ وہاں وہاں خاندان کا ہاتھ چلا کر کہنے لگا کہ کوئی آگاہ نہیں، کچھ دیر ہی ہے کہ تو خاندان نے کہا کہ عیسویہ کیسے وہی آگاہ رہتے اس وقت کان سن رہے ہیں۔ اس جواب پر ان کی آنکھیں پھر کھلیں اور تجویزی سے چلے آئے۔ بعد میں خاندان نے بتایا کہ یہ مرتبہ ابن عبد العزیز ہیں۔ اسی طرح ان سے متعلق یہ معلوم ہو چکا ہے کہ سلیمان نے اپنے انتقال کے وقت وہی عید کے پاس میں ایک وصیت نامہ لکھا تھا کہ اپنے بزرگوار بن جعد کے پاس گیا جس میں مرتبہ ابن عبد العزیز کا نام تھا۔ جس کے بعد یہ وصیت نامہ لکھا کہ نہ ہاں اس کے کالی بیت کے پاس آج اور ان سے اس وصیت نامہ کی عمل کرنا اس کی ضمانت لے کر اسے ان کے سامنے پاک کیا گیا کہ خاندان کا انتقال ہو چکا تھا۔ چنانچہ سب لوگوں نے اپنے عید کے مطابق ان کے ہاتھ پر وصیت کی۔ وصیت کے بعد مرتبہ ابن عبد العزیز اور دیگر ضروری کام کاج سے فراغت کے بعد مشکل مجھے اور کسی کو گھڑا۔ ہمارا ہونا پانچ گھنٹوں کے معین ہوا، تاکہ یہ گھڑا نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن یہ آپ کو کوئی شخص نہ پہنچا، یہ خاندان پر سواری نہ کر رہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بچہ مقننہ اور احوال دار خولعہ کا ہاتھ چاڑھا اور شافی مار جا رہی تھی کہ اس شخص میں بیٹے گھڑا لے ہیں انہیں فریخت کر کے ان کی رقم بیت المال میں جمع کر دینی چاہئے اور پھر اپنے مارا وقت خلافت اور حکومت کام کاج میں صرف ہونا تھا۔ جی کا پی پی پی میں کے ساتھ گزارا جائے گا اور اس کی ضمانت ہے کہ یہ نہ ہوئے گا جس پر ان کی اہلیہ کا طرہ ہی اصرار ہوئی تھی۔ مگر ان کا ایک ہی جواب ہوتا تھا کہ آپ بیعت مسلمانوں کی خدمت کیلئے وقف ہے فراغت اور وصیت کے اوقات آپ کسی کے لئے نہیں ہو سکتے تھے کسی کام کی پیروی سے بھی یہ کہہ لیا کہ اگر اس طرح کی دعویٰ میرے ساتھ گزار سکتی ہو تو ہمارا کہہ کر وہ اپنے بیٹے پہلے چلا۔ چنانچہ بیٹی اور بیٹی اور گریہ اور ان کے بعد ہی حالت پر پہنچے یہاں تک کہ ان کی ایسی حالت ہو گئی کہ انہی کے لئے کھڑی کے کسی فرار نہ ہو سکتے تھے کہ اس لئے

فَدَعَوْهُ جَاءَهُ فَوَضَعَهُ فِي الْمَدِينَةِ
وَعَلَّمَهُ عَمَّنْ طَرَفِ الْمَدِينَةِ
فَعَلَّمَهُ طَرَفَ الْمَدِينَةِ
عَلَّمَهُ طَرَفَ الْمَدِينَةِ

”مسعد وقت اللہ کا نام آپ کو ضرور ملے گا کہ آپ کو وصیت سے پہلے مجھے ہیں فرمت کے اوقات تو پہلے گئے ہیں اب میں قیامت تک فرمت کے اوقات کہاں میں گئے۔“

خلافت وصیت کے بعد مرتبہ ابن عبد العزیز نے جو طلبہ پاس میں انہوں نے خود دعا کے بعد فرمایا کہ وہ اسے ساتھ رہنا چاہتا ہے اسے پانچ حج ان عید کے ہوا کہ یہ وہی وہی کہ وہ اس سے اس کی ضرورت کو کوئی کرنے کا طریقہ ہو گا کہ وہ خود ہی ان کو سکھائے اور یہی کہ وہ اس کی وصیت کے مطابق انہما سے ساتھ خلافت کرے جیسے کہ بھلائی کے ایسے کاموں کی طرف دعویٰ انہما کی کہ وہ انہی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔

عراق کو ناک میں ملانے کی غرض سے روانہ کیا گیا تھا۔ بہر حال جیسے ہی یہ بن سہلب کو شام کی فوجوں کی قوری قریلی آئے بھی تو نہ ہاندھا اور چاندی کرتے ہوئے بھروسہ سے باہر نکلا۔

اور وہاں اپنا جائزین مردان بن سہلب کو مقرر کر کے واسط میں داخلہ کیا اور اپنے مشوروں سے مشورہ طلب کرنے کا توہی نے کہا کہ ہوا میں کچھ ہواؤں پر قلعہ بندی کی جائے جس کو یہ بن سہلب نے منظور کر لیا اور مشورہ دیا کہ جزیرہ کے قلعے اس کے لئے زیادہ مناسب ہیں گئے چارے اور عراق کی قریبی فوج ۱۰۰۰۰ آدمی است واصلی میں گذر گیا اور یہ بن سہلب ۱۰۰۰ آدمی میں مقیم تھا اور شامی فوجیں مدد کرتی ہوئی آہستہ آہستہ اس مقام کی طرف باضقی تدریج تھیں۔ سال ۱۰۰۰ھ میں یہ عبدالرحمن الشعاک نے لوگوں کو جمع کرایا۔

سنہ ۱۰۰۰ھ میں عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد بن اسید گورہ تھے جبکہ کوفہ کے امیر عبدالحمید بن عبدالرحمان بن زید بن الخطاب تھے اور یہاں کے قاضی عامر مرقی تھے۔ اسی سال دینی عالم حاشیاء ابو صالح الحسن بن جوہارہ و زہد تھے (اور بنی کمال بنی عامر نے اپنی کتاب التعلیل میں بھی لکھا ہے) انتقال کیا۔

۱۰۰۰ھ و ۱۰۰۱ھ کے واقعات۔

۱۰۲ ہجری

۱۰۰۲ھ میں مسلم بن عبدالرحمان اور یزید بن سہلب کی فوجوں کے درمیان اس وقت زبردست ٹکرائو ہوا جس میں یزید بن سہلب واسط میں اپنے بیٹے حادہ کو چاہتے تھے مگر مسلم بن عبداللہ کی فوج سے جڑے کیلئے مصر کے میدان میں ٹکرائو کیا جہاں دونوں طرف کی فوجوں میں محمد بن الحسن بن علی بن ہادی اور دونوں طرف کی فوجوں نے زبردست لڑائی کا مظاہرہ کیا جس کے نتیجے میں اہل بصرہ و اہل شام پر مادی ہو گئے لیکن اس کے بعد اہل شام نے ثابت قدمی سے اہل بصرہ پر حملہ کر دیا ان کو بڑی زبردستی پر مجبور کر دیا اور ان کے بہت سے جنگ آزمودہ اور بہادروں کو ہلاک ہو گئے جن میں سے ایک کا نام متوفی تھا جو نہایت شجاع تھا اور بکر بن وائل کے غلاموں میں سے تھا اور ذوق کا مشیر شعر ہے۔

لیکن علی المستوف بکروا بن وائل و لقی عن ابی مسعم من بکھا

”بکر بن وائل متوفی ہوئے ہیں لیکن مسعم کے دونوں بیٹوں کو مارنے سے منع کرتے ہیں۔“

اس کا جواب بعد میں درہم نے دیا اور یہ پہلا ٹکرائو ہے جس کو بنی امیہ کے دن خالد بن عبداللہ قسری نے داغ کر دیا۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

لیکن علی المستوف فی بصروہ و لسا لیکن الشالین ابھما

ہم متوفی کیلئے تو اس کے قوی جذبے کیلئے رہتے ہیں کاش کہ ہم باپ کے دونوں مداحوں کیلئے بھی۔ دیکھتے ہیں مسلم اور اس کے بیٹے عباس بن ابی ولید کی فوجیں یزید بن سہلب کی فوجوں کے نزدیک ٹکرائو لگیں تو یہ سنی فوجوں کا دل بڑھانے کے لئے اور اہل الشام پر حملہ آور ہونے کیلئے لوگوں کو اشتعال دلایا۔ یزید کے پاس ایک لاکھ تین ہزار فوج تھیں جس نے یزید بن سہلب سے اطلاع دے کر اختیار اور ہمدانی کا مدد کر رکھا تھا کہ کتاب و سنت کے خلاف کوئی کام یزید کی طرف سے نہ ہوگا نہ ہی ان کے ملک کو روکا جائے گا اور نہ ہی کوئی جیسے قاسم انسان کی بات کو دہرایا جائے گا وغیرہ لیکن ای زما میں حسن بصرہ عام لوگوں کو جنگ و ہول سے باز رہے اور فتور و فساد میں رہے خصوصاً فتور چار حجت سے علیحدہ رہنے کیلئے دیکھا و لقیں کرتے رہے تھے اس بات کا ہم دہلب یزید بن سہلب کے بیٹے اور بصرہ کے نائب عبداللہ بن یزید بن سہلب کو ہوا تو اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہما کا نام لئے بغیر بہت کچھ ان کے خلاف ذہر اٹھا اس نے کہا یہ نہ حادہ کو مرقی جو دکھاوے کے لئے سب کچھ کہتا ہے اور کہتا پھرتا ہے۔ اگر اپنے کام سے باز نہ آیا تو میں وہ سب کچھ کروں گا جو میں کر سکتا ہوں حسن بصری رضی اللہ عنہ علیہ السلام کی باتیں سن کر کہنے لگا اللہ تعالیٰ اس کو دلیل کرے مجھے آنکھی کجوں کی مطلق ہوا وہ نہیں ہے چنانچہ ابی اسحاق ابو اللہ نے ان کو اس کے فتور سے محفوظ رکھا اور اس کی حکمت کے زوال کے آثار شروع ہو گئے اور وہ اس طرح نویسے جیسے دونوں فوجیں سامنے آنا شروع ہوئیں تو یزید بن سہلب کی فوج کے لوگ ٹھسکا شروع ہو گئے اور محمد بن ابی لیلی شروع ہوئی تو اس طرف سے کئی لوگوں نے مقابلہ کیا اور اس طرح اہل عراق جلدی پہنچا ہو گئے، اس دوران ان کو اطلاع ہوئی لی کہ حسن بنی امیہ کو مدد کر کے آئے ہیں

وہ بھی کیا اس لئے بدل ہو کر دوسرے وقت سے وہ چار ہو گئے اس پر یہ بنی مہلب نے کہا آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے خدا ان کو برا کرے ابھی وہ مجمع میں تھے اور ان لوگوں سے تاجیں کر رہا تھا کہ یہ لوگ آنسو چھوڑ کر چلے گئے اس پر ان صاحبوں نے یہ بنی مہلب کے بھائی صیب بن مہلب قتل کر دیا اس کو نہ کرنا یہ بنی مہلب کے فیلا و غلب کی کوئی حد نہ سی اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مسلم بن عبد الملک کی طرف بڑھا اور جیسے ہی وہ اس کی طرف بڑھا شامی فرجوں نے اس کے اسلحہ کر دیا اور اس کے ساتھ اس کے بھائی محمد بن مہلب کو بھی قتل کر دیا۔ شامیوں کے ساتھ ہی مصر بن جیسے بہادر اور شجاع انسان کو بھی قتل کر دیا۔

یہ بنی مہلب کو جس شخص نے قتل کیا اس کا ہم قتل بنی مہلب تھا اس قتل کرنے کے بعد اس کا سر اہل شام نے مسلم بن عبد الملک کے پاس بھیج دیا اور شامی نویدی بھی اس سر کے سر اور داندہ کے نیچے نہیں جوڑ دیئے گئے یا ان کو وہاں سب کو قتل کیا گیا یا اس کے بعد مسلم ہاں سے روانہ ہو گیا اور جہ میں بڑا ڈانٹا لیکن جب یہاں و قتل کی خبر یہ بنی مہلب کے لڑکے معاذ پر کو واسطہ ملی تو بخود ہی انہی کی خود اس قتل کرنے کے پاس موجود تھے سب قتل کرنے میں مرے ہوئے معاذ پر کا نائب علی بن ارقطہ جو اس وقت اس کا بیٹا بھی شامل تھا مالک اور عبد الملک یعنی مسیح کے دونوں بڑے اور ان کے علاوہ اشرف کی ایک شہادت کو بھی تکی کر دیا۔ وہ پھر مصر آیا اس کے پاس بڑا خطر دست خزان تھا ساتھ اس کا بچا فضیل بن مہلب بھی آیا غرض کہ پورا آل مہلب مصر میں اپنے اہل و عیال و مال و متاع کے ساتھ تھے ہو گیا اور یہاں سے ان سب نے ہجرت کر کے پہاڑوں میں چھپ لینے کا منصوبہ بنایا اور ان کے لڑکوں سے یہ سارا کھل کر بیان کر کے پہاڑوں کے دامن میں جا اترا ان سب کی سرکوبی کیلئے مسلم نے ہلال بن ماجہ کی سرکردگی میں ایک دست روانہ کیا گیا تھا جسے کہ ان کو اس کے بیٹے مسلم نے ایک شخص مد رک بن مہلب انھیں کو متعین کیا تھا۔ ہجر حال یہ لوگ ان کے تعاقب میں وہاں پہنچے کہ ان کے پہاڑوں میں پہنچ گئے اور وہاں زبردست جنگ ہوئی جن میں فضیل کے مہاجرینوں میں سے بہت سے لوگ مارے گئے بہت سے ان کے اشرف و اہل و عیال قتل ہو گئے اور باقی قسمت کھا کر بھاگ گئے اس کے بعد مسلم نے لوگوں کے فضیل کو بھی قتل کر دیا اور اس کا سر مسلم بن عبد الملک کے پاس بھیج دیا اس کے بعد یہ بنی مہلب کے اصحاب نے اشیر شام سے انان حاصل کر لی۔ انان حاصل کرنے والوں میں مالک بن ابی ارقم بن الاشتر انھیں بھی شامل تھا یہ سارا مال و متاع مصر میں پہنچے مسلم بن عبد الملک کے پاس روانہ کر دیا گیا اور ساتھ فضیل اور عبد الملک بن مہلب کے سر بھی لائے پاس بھیج دیئے گئے۔ مسلم نے یہ سر اور خوبصورت بیٹے اپنے بھائی پر یہ کے پاس بھیج دیئے، جس نے ان سب کی گردنیں اڑانے اور اذیت میں سرعام کرنے سے انکار کیا تا کہ انھیں ہار دیا گیا لیکن بعد میں دمشق کی بجائے انکی غرض سے طلب گئے وہاں کیا جہاں ان سب کو لٹکا دیا گیا۔

مسلم بن عبد الملک نے قسم کھائی کہ وہ آل مہلب کی آل اور ان کو سرعام ہزاروں میں فروخت کرے گا چنانچہ وہی اس نے کر دیا۔ کسی بڑے آدمی نے اس خاندان کے لوگوں کو خرید لیا اور ان کی قیمت ایک لاکھ مقرر کی لیکن مسلم نے اس میرے کوئی قیمت نہ لی اور جو ان کو اس کی لادائی میں دیا یا شہر اوسے یہ بنی مہلب کے بیٹے و داندہ کا سر مجھے لکھے ہیں جن کا انہی ترہ نے ذکر کیا ہے۔

عراق اور خراسان پر مسلم کی حکمرانی۔ جب یہ بنی عبد الملک آل مہلب کی جنگ کے فتوس سے ظاہر ہو گیا تو اس نے مسلم کو کافی بھر دیا اور اسان کی حکمرانی کو منہ دی چنانچہ مسلم خود بھر دیا اور کوٹ کا میر بنار باہر خراسان کی اذیت اس نے اپنے والد اسید بن عبد العزیز بن الحارث بن ابی العکم بن ابی العاص عقب ہند سے سہرا کر دی۔

اس نے خراسان کے باشندوں کو دوسرا مسخاعت کی تحفوں کی لیکن جو مال آل مہلب کے دور کے پٹا تو ہے تھان کے ساتھ نہایت غنی سے پڑاں آباد رہے بہت سارا مال وصول کیا یا اس کی تحفوں کے باعث ان میں سے ہر لوگ مرگیا گئے۔

ملک التمرک اور مسلمانوں کے مابین قریش آنے والا واقعہ۔ واقعہ یہ ہے کہ ملک التمرک خاقان نے بہت بڑا لشکر مسلمانوں سے جنگ کرنے کیلئے بھیجا جس کا سردار کو رسول نامی شخص کو بایا گیا اس نے جاتے ہی قصر الباقی کا محاصرہ کر لیا، جہاں بہت سے مسلمان قیوم تھے یہ حالت دیکھ کر سرحد کے نائب عثمان بن عبد اللہ بن حرقہ نے خاقان سے مصالحت کر لینا چاہی اور بطور دینہ دانہ کے چالیس ہزار اس کے پاس بھیجے اور ساتھ ہی آخر یا سترہ ہزار بطور صلوات کے اس کے پاس روانہ کیے اس کے ساتھ اس نے ایک سفیر بھی خاقان کے پاس بھیجے کی چادری کی شکلے جسے اس

کے پیشانی پر لکھا ہے کہ خدا کی حمد ہے۔

[illegible]

خزموں کی شکست۔ اس سال آدمیلاہ، نورباغیوں کے نائب الخزانہ میں مہمانداری کی نے ایک دور نظر میں جنگ کی سوا سے فتح فرمایا۔ خزانوں کے سامنے ہوئے ان کے بہت سے اہل دیوانہ، دانش ور، فوجی اور جیسے جیسے ہوا، موتوں کو کوئی جانی گیا۔ اس کے بعد وہ تمام قلعے جو فتح کے قریب تھے فتح کر کے وہاں کے لوگوں کو قتل کر دیا۔

[illegible]

خالد بن محمد ان الکلاسی۔ یہ عقلی نقد آج بھی جس ہر افسوس نے نبوت سے کیا یہ گرامر و نحویں کے محکمہ۔ وہ اپنی عقلی

[illegible]

یہ چند نمائندگان کے گھر ہیں، وہاں کئے ہوئے سے نمائندگان الی مرتبہ کرتے ہیں۔ دین احمدیہ

عاصم بن سعد بن اخطاب و قاضی القضاۃ
یحییٰ بن محمد تاج الدین ابن ابی شیبہ نے جو کلمہ وغیرہ سے صحیح کی روایت نقل کی ہیں۔

عاصرین شراغیں اشعلیں
چراغی ہیں، مگر انہوں نے ہٹ سے مٹا دیا۔ جو زمین کے دیانات نقل کی ہیں۔ ان کی نسبت جہنم ہے۔ ل
وقتی ہر مضر جو غمیت ہے، چنانچہ اس کے نام اساطیر کی طرح ہیں، کمال و عروج ہے، زمین کے انہی ان سے دیانات نقل کی ہیں۔

[illegible]

ہے۔ ان کے ساتھ تیرہ ہزار سے گئے مگر یہ حقیر سے پہنچا ہے۔ مگر آپ وہاں تک پہنچنے کے لئے انھوں نے ایک طریقہ کو اپنایا تھا۔ یہ کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سفر کیا۔ ان کے ساتھ تیرہ ہزار سے گئے مگر یہ حقیر سے پہنچا ہے۔ مگر آپ وہاں تک پہنچنے کے لئے انھوں نے ایک طریقہ کو اپنایا تھا۔ یہ کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سفر کیا۔ ان کے ساتھ تیرہ ہزار سے گئے مگر یہ حقیر سے پہنچا ہے۔ مگر آپ وہاں تک پہنچنے کے لئے انھوں نے ایک طریقہ کو اپنایا تھا۔ یہ کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سفر کیا۔ ان کے ساتھ تیرہ ہزار سے گئے مگر یہ حقیر سے پہنچا ہے۔ مگر آپ وہاں تک پہنچنے کے لئے انھوں نے ایک طریقہ کو اپنایا تھا۔ یہ کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔

۱۰۵ھ کے واقعات

۱۰۵ھ میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کیا۔ ان کے ساتھ تیرہ ہزار سے گئے مگر یہ حقیر سے پہنچا ہے۔ مگر آپ وہاں تک پہنچنے کے لئے انھوں نے ایک طریقہ کو اپنایا تھا۔ یہ کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔

۱۰۵ھ میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کیا۔ ان کے ساتھ تیرہ ہزار سے گئے مگر یہ حقیر سے پہنچا ہے۔ مگر آپ وہاں تک پہنچنے کے لئے انھوں نے ایک طریقہ کو اپنایا تھا۔ یہ کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔

۱۰۵ھ میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کیا۔ ان کے ساتھ تیرہ ہزار سے گئے مگر یہ حقیر سے پہنچا ہے۔ مگر آپ وہاں تک پہنچنے کے لئے انھوں نے ایک طریقہ کو اپنایا تھا۔ یہ کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔

۱۰۵ھ میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کیا۔ ان کے ساتھ تیرہ ہزار سے گئے مگر یہ حقیر سے پہنچا ہے۔ مگر آپ وہاں تک پہنچنے کے لئے انھوں نے ایک طریقہ کو اپنایا تھا۔ یہ کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔

۱۰۵ھ میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کیا۔ ان کے ساتھ تیرہ ہزار سے گئے مگر یہ حقیر سے پہنچا ہے۔ مگر آپ وہاں تک پہنچنے کے لئے انھوں نے ایک طریقہ کو اپنایا تھا۔ یہ کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔

۱۰۵ھ میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کیا۔ ان کے ساتھ تیرہ ہزار سے گئے مگر یہ حقیر سے پہنچا ہے۔ مگر آپ وہاں تک پہنچنے کے لئے انھوں نے ایک طریقہ کو اپنایا تھا۔ یہ کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔

یہ ہوا اسی وقت کی تھی۔ اس وقت دہلی میں میری چھ مہائی تھیں۔ اس کے علاوہ جب مصطفیٰ بنیہ کو اچھا دیکھ کر میں نے کہا کہ اس نے اپنے بیٹے کا نام احمد علی رکھا ہے۔ اس کی والدہ کا نام بنت بیگم ہے۔ اس کے باپ کے نام پر رکھا اور اس کی نام اس کا تینے تک رہا۔ والدہ کی دولت خاندان علیہ السلام سے ہے۔ اس کی ملاقات کا اعلان ہوا تو وہ بیٹے کے شہر اپنے گھر میں تھا تو قصداً اس کے پاس میرا اور مصالحت کرنا اور دیکھنے والوں پر میں اپنی بہن سے مل کر اچھی چارچوک دیکھ کر مصالحت سے اتفاق کی نہایت کیا۔ میرا اس نے کہا کہ وہ اپنی ملاقات کا اعلان کیا۔ انہو مال میں اس نے عراق کی طرف اس کی دولت سے دوسرے دوسرے کو اس کی کچھ ملاقاتیں ہوئے تھیں تو اب میری عمر کیا۔ اس سال اس کے پاس میرا اور اصغر بن بیگم بنیہ کا مکمل اہم دینی کے تھیں۔ اس کے بعد کہ وہاں بیگم بیگم سے اس کی والدہ کی والدہ تھیں۔ اس کے بعد کہ وہاں بیگم بیگم سے اس کی والدہ کی والدہ تھیں۔ اس کے بعد کہ وہاں بیگم بیگم سے اس کی والدہ کی والدہ تھیں۔

اپن اسٹیشن چھوٹن کی وفات۔۔۔ یہ بزرگ فقہانہ جہین میں سے ہیں، پہلے ان کے کردہ کام میں ان کا تین اعزازات پجایا گیا۔
 ہے۔ آپ ایک بڑے اور محقق عالم ہیں جسے اہل بات کو عمر و دین شعیبہ کے کہنے ہیں کہ میں نے ان سے بڑا محدث اور فقیر نہیں دیکھا ہے۔ عین بن عبید
 خضاب میں کہہ دیتے ہیں کہ میں نے ایک بزرگ عالم کو دیکھا ہے۔ ان کی عمر میں ان کو باغی کے کچھ اثرات اور بیرونی لائق ہو گیا تھا تو ان کی یادگی کا سبب
 یہ ہے کہ وہ بڑے بڑے عالم تھے۔ ان کی یادگی کا سبب یہ ہے کہ وہ بڑے بڑے عالم تھے۔

۴-۱-۲-۱

[illegible][illegible]

ہاں نئے اور کچھ کچھ پرانے ہیں۔

۱۔ محمد بن سعد مقرر کیا کہ جس نے آپ کے کسی مہربانی سے پہنچا، اوسے باوجود کہ وہ مشرک انسان ہے، آپ نے بہت سے صحابہ سے

[illegible][illegible][illegible]

لوگ بے ایمانوں کو دے دیں اور انہیں اپنی کامیابی دیکھی ہوئے ہوئے دیکھیں۔ یہ ہوا تو انہیں کی گھٹا چاہئے ہے۔

معاویہؓ کو اعتراض نہ کرتے تھے بلکہ یہ بھی سمجھ کر کہتے ہوئے تھے کہ اس شخص کی حاصل ہوئی عورات عریٰ یہ بھی بھولی جاتی ہے کہ وہ نے آپ کو صرف ایک گھر کی پلاؤں میں عزت سے رکھ لیا تھا۔

اسی سال انیسٹم و انہرورین مالک یکن قطعہ العیدی کا انتقال ہوا جن کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

۱۰۰۰

[illegible]

اور چھل فرماتے ہیں کہ فرزدق نے اپنی بیوی کو نہیں ملا تو جس بیوی پر چھراں پر اسنہ اس کی کو اس امر پر گواہ بنا تو اس کے بعد وہ طلاق دیتے یا نہ ہم ہوا اور
مسن بصری کی گواہی دینے پر انہوں نے کہنے کو چھرا چھرا کہتا ہے کہ

ترجمہ — کاش میرے ہاتھ اور دل میرے قبضے میں ہوتے اور تقدیر پر نہ اختیار ہوتا، میں اس وقت نعمت کو چھرا دیتا

جب میری بیوی کو اس میرے پاس سے پہنچ گئی، وہ تو گواہی دیتی کہ میں تو خود اس خدمت سے غفلت آیا تو اس کی طرف سے جو گواہ
ہو کر گئے تھے۔

اسی وغیرہ سے کہا ہے کہ جب نور کا انتقال ہوا تو اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی لہاز جنازہ میں بصری پر حاضر کیاں، مگر اس کی لہاز جنازہ
میں بے پناہ اشراف و اکرام الیٰہی بصرہ موجود تھے جنہیں مسن بھی شامل تھے وہ اپنے چہرے پر سوار تھے اور فرزدق اپنے اہانت پر سوار تھا جب جنازہ مکمل ہوا تو
مسن نے فرزدق سے کہا تو کیا کہتے ہیں؟ فرزدق نے جواب دیا کہ میں نے ان کے ان ایک بہتر ہیں انسان اور ایک بہتر ہیں آدمی جنازہ سے میں حاضر
ہے جس سے مراد آپ اور چہرہ میں ہوں تو مسن نے کہا کیا اسے اس اقرار میں مسن بہتر ہیں انسان ہوں اور نہ تو بہتر ہیں انسان ہے اور کہا کہ ان کے ان
کے کہنے کو تو نے کیا تیار کیا کی ہے اس نے کہا کہ کسی برس سے اسے اللہ اللہ کی شہادت دے رہا ہوں۔ جب مسن بصری نے لہاز جنازہ پر حاضر ہوا تو لوگ قبر
کی طرف چلائے فرزدق کے منہ پر بے پناہ اشعار جاری تھے۔

ترجمہ — مجھے اگر معاف نہ کیا گیا تو قبر کی منزل کے بعد جہان بھی ہوئی آگ ہو جی قبر کا غول افاق ہے۔ اور جب قیامت

آئے ہوگی تو ایک وقت میرا تار اور ہاتھ لگاؤ اور فرزدق کو ہٹا کر — جاؤ گے۔ اور انہیں ہم کی طرف گھٹکے کہنے سے پرہیز کر لے

دیا جائے گا اور وہ کپڑے بھی تیار ہو چکے ہوں گے۔

ابن اشعار کو اس شخص بصری نے پناہ دے اور فرزدق کے ساتھ چلائے۔ جب اور کہنے لگے کہ آج سے پہلے مجھے تم سے زیادہ کوئی زانی لکھا تھا لیکن تم سے
زیادہ محبوب کوئی نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے فرزدق سے کہا تمہیں پناہ گواروں پر بہت لگائے جو خوف نہیں آتے ہے اس نے کہا کہ ان کے منہ مجھے
سب سے زیادہ محبوب ہوا ہے کہ سب سے زیادہ نکلتی ہے چہرہ مجھے کیوں خطاب دے گی۔ فرزدق ۱۱۰ھ میں درج سے چار شخصوں کی طرف سے ہوا
بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ ایک سید نے فرزدق سے ہوا اللہ اعلم۔

الحسن بن ابی الحسن کی وفات — ان کے والد کا نام بیاراج سید بصری تھا جو کہ بڑی بانی کا رب رضی اللہ عنہ کے تمام تھے اور ایک قول
کے مطابق وہ جابر بن عبد اللہ کے تمام تھے۔ ان کی والدہ خیرہ دام سلمیٰ کثیرہ تھیں اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ جب بھی اس سید بصری کا نام سے پہنچتی
تو وہ اپنے بیٹے سے عاجل ہو کر کام میں مشغول ہو جاتی تھیں تو اس سید ان کو اپنی بھانجیوں سے اور وہ چاکر بہلائی تھیں اس طرح مسن دلوں کا درد دہانی
کر دیتے ہوئے۔ اور بقول انہوں نے کہ ان کو حکمت و علم میں بڑا اعلیٰ مقام حاصل ہوا ہے وہ اس درد دہانی کی وجہ سے ہوا ہے جو ان بھانجیوں کی
برکت سے ان کو اس کی نسبت آپ بھلائی کی جانب تھی۔ ان کی والدہ و بھانجیوں میں ہی ان کو سچا ہی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچتی تھیں جو ان کو دعا دیا کرتے اور
برکتوں سے نواز دیتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دعا دیے ہوئے یوں کہا کہ اسے خدا اسکوا برین کی کج دعا کر اور اسکوا کو ان کا محبوب بنادے۔ ایک مرتبہ
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کو اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہاں سے سوا اس حسن سے پوچھو انہوں نے
میں سے پوچھا کہ میں نے ان کو اس سب کچھ یاد ہے اور ہم بھول گئے ہیں۔ اور ایک مرتبہ اس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ میں اعلیٰ بصرہ میں دو آدمیوں پر
دفعہ کرتا ہوں ایک مسن اور دوسرا ابن مسرور۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس قبیلہ سے بھی ملاہوں مسن کو ان تمام سے بہتر اور افضل پایا ہے۔
اور ایک مرتبہ انہوں نے مسن کے بارے میں کہا کہ میری آنکھوں نے مسن سے زیادہ کئی کو بغیر جس کی دیکھا ہے اب فرماتے ہیں کہ لوگ مسن سے سوال
کر لے کے لئے تین تین سال توقف کرتے مگر مجھے بھی ان کے ادب و عفت کی بنا پر ان سے سوال نہ پوچھ پاتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص بصرہ و جابر
تھا تو اس سے چھٹی نے کہا کہ جب تم بصرہ میں سب سے زیادہ خوبصورت اور بارعب آدمی کو دیکھو تو کچھ جانتا کہ مسن ہیں پھر اس وقت ان کو میرا سلام

آئے کی ہمدردی تھی اور قریب تھا کہ جند جنگ کے دوران ہلاک بھی ہو جاتا مگر اللہ نے مسلمانوں کی نصرت فرمائی اور جند نے ترکوں کا شکست فاشی اور غارت خان کے پیچھے کوچی دیا اور ہر اس کو غلظت کی خدمت میں بھیج دیا۔ اس سبب اہل ایمان میں ہشام مقدونی نے لوگوں کو گرج کرایا جو اس امر میں اور لطف تھا کہ مہاجر قرآن پر خدا بن عبد اللہ قرشی ہر قرآن میں عبد اللہ بن عبد الرحمن المزی کی ادارت کا نام لیا۔

۱۲ ہجری

سابقہ کے آغاز میں ہشام بن عبد اللہ میں جنگ کا آغاز کیا اور ملاطیع کے لوگوں میں متعدد قلعوں پر قابض ہو گیا۔ اسی دوران ترک مان سے چلے اور ان کی خدمت میں جند غلظت کے لشکر سے ہوئی اور ان کے ہر اہل شام اور ارمینیا میں بھی شامل تھے۔ جنگ کے دوران الجرمین دار کیا اور اس کے سردار اس کے کئی آدمی سرخ جمل میں مارے گئے جس کی عام پرکھی نے مرسل پر قبضہ کر لیا۔ جب اس سحائے کی اطلاع دہی میں عبد الملک کو ہوئی تو اس نے مسعود بن عمرو قرشی کو ایک فوجی لشکر کے سربراہ بنا کر روانہ کیا اور جملہ اہل شام پر قبضہ کی ہدایت کی۔ چنانچہ بہت جلد رندوں سے چار ہزار ترکوں کے لشکر سے ملا اور ان سے وہ تمام مسلمان قیدی جو اپنے آقا فاکان کی خدمت میں لے جا رہے تھے اپنی واپسی ان قیدیوں میں جملہ غرض بھی بھیج دی۔ اس طرح اہل ذمہ کو بھی آزاد کر دیا۔ پھر اس مقام میں ترکوں کو شکست ہوئی اور ان کے بہت سے آدمی ہلاک بھی ہو گئے اور بہت سے قیدی بھی ہو گئے۔ چنانچہ عبد الملک اس کی اطلاع کبھی بھی نہ سنی اس نے اپنے عاقبتی مسعود بن عبد الملک کو بھی ترکوں کا چھڑا کرنے کے لئے روانہ کیا۔ چنانچہ مسعود غنم سرور کا بادشاہ بن کر اپنے لشکر کے سربراہ بن کر اپنے چچے کا اور بایا ہوا پیکر بھیج کر وہاں اپنا نائب بھیج کر ترکوں کا سر ہاتھ کیا۔ اس امر پر خراسان بھی ملک نہ چلن اور ترکوں کی خبر پہنچا کہ بڑے لشکر کے ساتھ آگیا اور اس ملک کا بیچا اور اس نے وہاں بڑا دھڑا لڑا اور لشکر غنم سرور کا اور ایک اور لشکر جو بیڑا دھڑا پر مشتمل تھا دشمن کے سینا اور سرور مقرر کر لیا۔ جب ترکوں نے یہ حالت دیکھی تو انھیں گھبراہٹ اور سر ہمتی کا جانب کئے وہاں کے امیر نے جند کا لشکر کا ترکوں کا مقابلہ کرنے کی سخت کوشش کی۔ مگر جب یہ کاروائی چلن بھی اس طرح چلی آپ آ رہے۔ اطلاع ملنے ہی جند ایک مختصر لشکر کے ساتھ سر ہمتی کا جانب گیا اور بیڑی سے سر ہمتی کا اور اب اس کے لشکر اور فوجوں کی افزائش کے اور یہاں صرف چار ہزار کا قتل تھا۔ حج کے وقت ملک خاقان کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ جیل پر حملہ کر دیا۔ اور خصوصیت سے اس نے جند کے عہدہ آتش کو حملہ کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں جند کا لشکر ایک جانب پیچھے ہٹ گیا اور ترک اس کا نائب کرتے اور مسلمانوں میں اس پر ہشام پیدا ہو گیا کہ لشکر کے ایک حصے کو دوسری جانب کے حصے کو بغیر بھی باقہ مسلمان لشکر پر ہو کر دو بیچ میدان میں پھیل گئے۔ اس کے بعد ترکوں نے مسلمانوں کے ہند کدے پر حملہ کر دیا جس میں جو خیمہ اور ادو کے لوگ تھے ان سے ترکوں کی شد بد جنگ ہوئی اور مسلمانوں نے بہت سے لوگ مارے گئے اور بہت سے مسلمان بہادر ترکوں کے مقابلے میں بڑی بے دردی سے لڑے ہوئے شہید ہو گئے۔ اس پر ملک خاقان نے ایک مسلمان بہادر فوجی سے کہا کہ اگر تم ہمارے ساتھ حملہ کرنا تو ہم تمہیں اپنے قسم قسم کے ہاتھوں میں لگا کر دے گا کہ تمہیں اپنے سر ہمتی کرے جو مسلمان فوجی سے کہا کہ اس قسم کے تم نے آج تک ہمارے دشمن کو کوئی نہیں سمجھا تم تو ہم سے آج تک خدا سے وعدہ والا ترک لڑی اور امانیت اور اطاعت اللہ کے لئے لڑتے آئے ہیں پھر اس کے بعد وہ اجماع دشمنوں کی فوجوں میں کھس گیا اور داد و تحفہ سے لڑتے ہوئے جام شہادت حاصل کی۔

پھر اس کے بعد مسلمان لشکر دہلا دیا اور سب نے انتقام اور ہرجے کے ساتھ جند اور گردنوں پر حملہ کیا اور لوگوں کو شکست دے ڈالی مگر پھر بعد میں ترکوں نے دوبارہ جند ہو کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور خیر آباد اور مسلمان صرف زندہ رہے۔

اسی جنگ کے دوران مسلمانوں نے انگریزوں کو بھی ماریا اور بہت سے مسلمان قیدی ہو کر گردنوں کے ساتھ گئے۔ اور ترکوں نے ان تمام مسلمان قیدیوں کو اپنے سلطان نے پس بھیج دیا جس نے ان تمام قیدیوں کو واپس پانچ سو سال میں واقعہ صوبہ کے نام سے مشہور ہوا جس کو فضیل سے اس کی جڑ سے ڈکڑ ہے۔

[illegible][illegible]

۴:۱۱:۴۱

ان کے لئے قہار و مہربان ہے۔ ان کے لئے مقرر ہے کہ جو اللہ کے لئے جہاد کرے، اللہ اس کی جگہ پر سے تمام گناہوں کو مٹا دے گا۔ (سورۃ بقرہ: ۱۷۷)۔

[illegible]

اس وقت کو تو شہر خالی ایک بڑی بڑھکتی تھی۔ انھوں نے کہا کہ یہ کوئی اور ہے جسے انھوں نے اپنے لیے لیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ بھاگ گیا۔

یاد رکھنا کہ اس میں مہرِ مولا ہے جسے جانِ نوح نے خدا شہید ہونے والا دیکھا ہے۔ ان کو ہے فیضِ اوستا اور آقاؐ کے چانی منہ دہن کی تہمت اکی
 سالِ وفات دے۔

انکسار سے متعلقہ موضوعات پر چلے جاؤ

سے تائب میں گئے اور مسلمانوں کو پکار پکار کر کہنے لگے کہ ہائے افسوس تم لوگوں پر! آخر تم ہجرت سے کیوں دور کہاں بھاگ رہے ہو۔ ہائے افسوس کہ دنیا میں یہ تم کو کھانے کے گاؤں کا مالک بنا دیا، حاصل ہوئی اس کے بعد بہادری کے ساتھ دشمنوں سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ خدا کا۔

مکحول الشامی آپ کا شمار بطلانِ شہرت و تاجی میں ہوتا ہے اور آپ اہلِ انعام کے کام تھے اور آپ قبیلہ بنی ہاشم کی ایک عورت کے نکاح تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ آلِ سعید بن العاص میں سے تھے خاتون کے نکاح تھے اور عاص (چچا کی والدہ) تھے۔ اور ایک قول کے مطابق آپ کا قبیلہ بنی ہاشم میں سے تھے اور ایک دوسرے قول کے مطابق وہ کسریٰ خاندان سے تھے اور ہم نے آپ کے بارے میں تفصیل سے بحث کتابِ اہلِ بکمل میں کی ہے۔

محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے انکو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ساری دنیا کا چکر لگایا ہے اور ہری فرماتے ہیں کہ عطاء چار ہیں سعید بن العاص، ابوہریرہ، ابنِ عمر و قیس بن مکحول الشامی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ قتل ہو گئے تھے لوگ آپ کی بی بی عزت کرتے تھے اور آپ جب فوتی تھوڑے دنوں کو آپ اس کو بچھڑاتے تھے سعید بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ وہ شام کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ اور ابوہریرہ نے بھی ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے کہ میں کیا ہے۔ انکو لوگوں کے قول کے مطابق انکا انتقال اسی سال ہوا مگر بعض لوگ فرماتے ہیں کہ آپ کا انتقال بعد میں ہوا۔ ابنِ ابی الحداد فرماتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے کہ میں فقیر نے اپنے کپڑوں کی تکافت و شامت کا خیال رکھا اس کی بدست و حوصلہ کم ہو گیا اور جس نے روئے کا خیال رکھا اس کی عقل میں اضافہ ہوا۔ مکحول فرماتے تھے کہ ان کا قبیلہ کے طولِ نسب کے مستحقین یومئذ عن النعم میں مودہ و معتدلِ اطلاقِ حدیث مجر کے کما کا بخشنی مشروبات، مگر وہی کی مابقتِ خندکی لذتیں اور سایہ شام ہے اور یہ بھی کہا کہ جب مجاہد بن ابی جحش نے اپنا سامانِ اثاثہ جمع فرماتے آ کر ان کی آؤ بھگت کرتے ہیں اور ان کے واسطے ہر گت کی دعا کرتے ہیں سوائے ایک جانور کے جس کے کچے میں ٹھنکی ہوتی ہے۔

۱۱۳ ہجری

سالِ نو کے آغاز پر معاویہ بن ہشام نے اہلِ شام کے سرسری پر اور سلیمان بن ہشام بن عبدالمطلب نے مینہ پر حملہ کیا۔ اس سال عبداللہ بن ابی طالب اور ملکِ روم، قسطنطین کی ملاقات ہوئی جو کہ پر عملِ اول کا بیٹا تھا جس کے پاس آپ بھڑکے ایک خط اور سال کیا تھا۔ بطلان نے اس خط کو بھڑکے کے دروازے قسطنطین کو قید کر کے سلیمان بن ہشام کے پاس بھیج دیا مگر انہیں ہشام نے اسے اس کے باپ کے پاس بھیج دیا اس سال ہشام نے حرمین اور طائف کی امداد سے ابراہیم بن ہشام بن اسماعیل کو عزول کر کے اپنے بھائی محمد بن ہشام کو مقرر کیا اور ایک قول کے مطابق اسی نے بعد میں لوگوں کو رنج کر دیا مگر واقعی اور ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ خالد بن عبدالمطلب نے اس سال لوگوں کو رنج کر دیا۔

عطاء بن ابی رباح کی وفات۔ آپ کے آقا ابوہریرہ اہلِ حق تھے آپ کا شمار اہلِ ایمان میں نہایت بلند تھا اور جلد مرتد ہو گئے تھے۔ آپ نے تقریباً سو سال پر مشتمل عرصہ سے ملاقات کی۔ عطاء و مالک بن مغیرہ اور کثیر اللہ ریث تھے۔ ابوہریرہ الیہا فرماتے ہیں کہ ان کے زمانے میں دن سے بڑا وقت تک کا مال کوئی نہ تھا۔ ابنِ سعد فرماتے ہیں کہ بعض اہلِ علم نے انکو سب کے عطاء کئے۔ مجھے لگتا ہے کہ ابوہریرہ کی والدہ کے ہاں تھے اور بعد میں ان سے جو ہو گئے تھے آپ کی عمر سو سال تھی اور کثیر اللہ کی بناء پر آخری عمر میں روزِ سنہ کچھ تھے بلکہ یہ روزِ نکرتے تھے اور عیسیٰ بن النضر بن بطریق و لہ میں عطاء مسکن کی بی بی تاملہ ذکر کرتے تھے۔ فی مابین کے ۱۱۳ میں معاویہ بن ابی طالب نے عطاء بن ابی رباح کے والد کی بی بی ام جحش میں فوت ہوتا ہے۔

عزیز فرماتے ہیں کہ محمد بن مرثد ۱۱۳ کے عیوب بنی انسان تھے۔ قیود فرماتے ہیں کہ سعید بن العاص، ابنِ عمر و قیس بن مکحول اور عطاء بن ہشام۔ ابنِ عمر و قیس بن مکحول نے انکو جہنم دیا۔ ابنِ جرجان کہتے تھے کہ عطاء مجھ میں ہیں سالِ جاہد آپ نے ان میں سب سے اچھی نماز پڑھنے والے تھے۔ عطاء فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حدِ نبوی بیان کرتا تھا تو میں اس کی بات اپنی خاموشی سے سنا تھا کہ گویا میں اس حدِ نبوی کو جانی ہوں۔ ان دنوں حدِ نبوی

خاقان کو اطلاع دی تھی کہ اس وقت اس کی فوجیں نیکل کر رہی ہیں چنانچہ خاقان نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی
 کثیر فوج اور زبردست جنگی سامان کے ساتھ شہر کی طرف حجاز اور اس کی فوجوں کی طرف دو چالیں کرکے اس بات کو ظہور کر دیا کہ
 خاقان نے اپنی زبردست فوج کے ساتھ اس کی فوجوں پر حملہ کیا اور اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور اس کو بھی گولی کر دی اس سے اس شہر سے کامل مصروفیت چھا
 کر اس کی فوج کو نیکل کر دیا پہلی بات میں دیکھنا یہ کہ اس کی فوجوں کے لیکن اس شہر سے کاٹنا اور وہ جب سلطان نے انہیں اس
 کاظم ہوا تو انہوں نے چوری ہو جاتی اور غیرت اسلامی کے ساتھ اپنے آپ کو ختم کر کے خاقان سے انتقام لینے کا حق کر لیا۔ چنانچہ وہ اس طرف چلے
 پڑے جہاں پہلی فوج کو لے گئے وہ نے خاقان پر حملہ کیا پہلی کہ ہاتھ اور جب یہ لوگ وہیں پہنچے تو انہوں نے اس کو زبردستی اب اس کے سب کے
 ساتھ حمل کر دیا اس کا رخ کیا اور سرخ میں گھسے گا اور وہ کر لیا لیکن مصیبت یہ تھی کہ اس کی فوجوں کے ساتھ بیڑ کرکوں کی بہت سی تھی اور وہی اور اس کو
 چھوڑ کر گئے چنانچہ خاقان اس کے اس نے یہ علم دیا کہ یہ سوار ایک کمری پہنچے اس کے ساتھ شہر کے گاؤں ایک اپنے گاؤں سے پھر گاؤں چلے گا اور جو یہاں
 نہیں کہ اسے گاؤں کے ہاتھ سے اپنے جا میں کے چنانچہ وہ اس کی طرف سے ساتھ کرکے لے گا اور اس کی ساری فوج بھی اس طرف اس کے
 ساتھ چلی اور سرخ میں داخل ہوا کے اسے بعد بھی یہی طرف اس کو پار کر کے باہر نکل گئی تھی کہ خاقان نے اسے خاقان پر حملہ کر دیا اور اسے لوگوں کو بھی
 بھی کہ باہر نکلے شہر سے باہر نکلے تھے یا گزرو تھے لیکن جو مسلمان شہر کے دوسرے کنارے پہنچے تھے وہ بھی یہی طرف چلے گئے تھے کہ خاقان
 اور اس کی فوج جو شہر کے کنارے کوڑے ہو کر انہیں میں ملے کے پار سے میں حضور کر رہے تھے اس بات پر حلق ہو گئے کہ اس وقت مسلمانوں پر ایسا ہر
 گئی حملہ کر رہی تھی مناسب ہے اور ان کی تعداد تقریباً چالیس ہزار تھی چنانچہ جب یہ لوگ پار کرنے کی طرف سے انہیں داخل ہوئے تو وہ کثیر فوج کے
 باعث ہر گئی اور انہوں نے اپنے حمل زبردست سے بچانے شروع کر دیے اور دوسری طرف ان کے ٹھنڈوں نے بھی زبردست سے اپنا دفاع شروع کر دیا
 فرض کر دیا کہ اس حالت میں مسلمانوں کی طرف سے جسے جواب اپنے کپ میں ہو سکے تھے انہوں نے اپنے چاروں طرف سے فوجی کھونڈ شروع کر دی
 تھی کہ نہ زمین ان تک نہ پہنچے تھے اس طرف وہیں طرف کی فوجیں دور سے ایک دوسرے کو رات بھر ہی دیکھتی رہیں لیکن صبح ہوئے تو فوجی خاقان
 مسلمانوں کے ایک کھنڈ حصہ پر پڑا چہ اس کے فوجوں کو اس نے مارا اور بہت سے لوگوں کی قیدی بھی لیا گیا اور ان میں سے اکثر ان کے اس کو اس کے ایک طرف ہوا کہ
 لمبا پڑے تھے اور ان میں خاقان حملہ کر رہے تھے ہر طرف اور فوج کی حالت میں مسلمانوں نے فوج چھی اس کے بعد اپنی فوج کو لے کر شہر سے
 باہر چلا گیا تھی کہ وہ سہرا گزرا کر اور میدان کھیلا اور ان کا اس نے اس کو اس نے اپنے لوگوں کو فتح کر کے ان سے اس بارے میں حضور کیا کہ اس کو سوار ہو کر چلا
 جائے یا خاقان کا مقابلہ کیا جائے یا فتح میں حضور نہ ہوئے پھر صاف کر لی جائے فوج انہیں نے حضور بند ہونے کا حضور ہوا بعض نے تو علی علی اللہ خاقان
 کی فوجوں سے مقابلہ کرنے کا حضور ہوا یا سوار خزانہ حضور کو اس نے پسند کیا اور اس کی تادیب کی چنانچہ اپنے ہاتھ کے ساتھ خاقان کی طرف پڑے تھے گاؤں اور
 کیا اور اس وقت طویل لمبا چھی اور ان کی دوسری کھنڈ خدائی کی یہ گاؤں میں، گاؤں گھرا ہوا فارغ ہو کر اپنی فوج سے کہا ان کے ہاتھ میں کھنڈ تھی ہو کی اس کے
 بعد اپنے ہاتھ کے ساتھ خاقان کے حضور اس کی طرف چلا۔ چنانچہ مسلمانوں نے خاقان کی فوج کی کثیر تعداد کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس
 کے سوار کو قید کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے کاظروں کو بھی قید کر لیا اس کے بعد ہر اسامی کم پر دانا اور اللہ ان کے سونگے اور کرکوں کی طرف پڑا سا
 جنگی تعداد چھا کر ان کی اس کے بعد خاقان کی طرف رخ کیا جس کے ساتھ چار ہزار سپاہی تھے اس کے ساتھ ایک عرب بھی تھا جو ساری کے طور پر اس
 سے جاتا تھا اور غیرہ و شہر انہوں اور ساروں سے کام لے گا اور اس کا کام حالت میں شروع تھا وہ خاقان کو مسلمانوں کے بارہ اور خلیفہ اور پانچا تھا
 فرض وہ مسلمانوں نے حملہ کرنا تو ترک تھا مگر طرف میں گھمے پر مجبور ہو گئے۔ حالت میں مشرق میں خاقان کے پیچھے پیچھے ہو گا اس کیلئے یہ بہت
 زبردست موقع تھا چنانچہ انہوں نے خاقان اور اس کے ساتھیوں کو کھینچا کیا جب وہ پہر ہوئی تو خاقان اپنے چارہاڑوں کے ساتھ اپنے ہاتھ سے کہتے کہ
 بے بارہ و گاؤں یہاں اس وقت رہتی ہو اس ان کے سسوں پر تھے اور وہ سے زبردست حملے وہ مسلمانوں نے اس پر قابو پا لیا تو اسے زبردست سے
 احوال بچانے کا علم دیا کہ میدان جنگ سے فوجیں واپس چلی آئیں لیکن وہ اپنی اس کاوش میں کام نہ کیا اور فوجیں واپس نہ آئیں مسلمانوں نے
 آگے بڑھا کر پہنچے پر قبضہ کر لیا جس میں بہت سامان و حار ہونے کا مدی کے برتن اور شہر اور اپنے شامل تھے اور حارہ کے وقت بیتہ سپاہی اور ہاتھ
 کیمپ میں موجود تھے ان پر بھی کمرہ دل حاصل کیا اور جو مسلمان غلامین اس سے پہلے ان کے ہاتھ میں تھے انہیں بھی آزاد کر دیا یہ فرض اس کا حارہ سے

پہلے ہی زیادتی کی وجہ سے موت آئی اس نوع کی بیماری میں کتنے ہی بہادر انسان چلے گئے۔

[illegible]

ترجمہ: فرماں گویا کہ جو اس کے بعد میں غیب ہوا اور جو ظالم و ماضی کے جبر و ظلم سے نجات ملی۔ جب یوسف بنی فرعون کا منصب ملا تو اس نے فرما کر نائب عمر بنی فرعون کو بلا لیا۔

[illegible]

۱۴۱ ہجری

مسلمین دشمنی کے اس حال و موسم کے علاقے میں جنگ کا آغاز کیا اور مظاہر کے قتل کو فتح کیا اور بلاد و سب قوموں میں محمد سے فتح کیا اور
وہاں پہلے زمین کو بی طرح و تہ و تاروں کے مغز ان سے ایک ایک کو کھینچ کر سالانہ کے خراج پر مسلط ہوئی۔

[illegible]

نہ سخی میں چھل گئے اور میں اپنے ساتھیوں سے چھڑ کر ایک گھر کی طرف جا رہا تھا۔ جس کا چھڑا مل رہا تھا اور عاتق اس اپنے دوتے ہوئے بیٹے کو یہ نام پیش کر رہی تھی کہ چپ ہو جاؤ۔ وہ تجھے بھال کے سوال کر رہی تھی اور یہ کہ اگرچہ کون سا ہنر کے بیچہ ڈال، یاد اور اسے وقت یہ بھی کہا کہ بھال انگوٹھا بھال کتنا ہے کہ میں نے اسے اٹھا لیا۔

اسرارِ وحی کی نے بطلان کے متعلق ایک حیران کن واقعہ نقل کیا سید بطلان نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں اپنے دفتر سے گھر گیا اور میرے ساتھ میرا نوٹ بک بھی ساتھ لے گیا۔ قیصر سے قصے میں جو تھوڑا سا سوال میں روئی اور جواباً وہ کوشت قرار میں ایک روٹی چاہا۔ ہاتھ دے اس امید میں تھا کہ شاید کسی سے تنہا حقائق بتا دے۔ کوئی شرط نہ تھی اس لئے میں ایک بار میں جہاں جہاں روٹی کا ذکر تھا میں روٹی کو کوشت کے ساتھ دانی خوب ملائی میں کی وجہ سے مجھے یہ کہہ گئے کہ اس کی وجہ سے بدن میں گڑبڑ ہو رہی ہے۔ اتنی ہی جلد ہی کہ مجھے اس واقعہ کا ذکر میں کہنا ہے۔ ہمارے اس ملاحظہ جاری حقائق تھوڑے سے گرجا گاہ کا ذکر روٹی کی وجہ سے ہوا۔ اس کا ذکر میں کہوں گا۔

پتاچی میں نے ٹھوڑے سے کی لکام چڑی اور ٹھوڑے سے ہر سوار ہو گیا مجھے اسی ٹھوڑے تھا کہ میرا ٹھوڑا کہاں جا رہا ہے پتا چڑی پر چلتے ہوئے ٹھوڑے کی ہانسی لے کر تڑکن میں آئی جی جی اس وقت شامی سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک سحر نظر آیا جس میں سے چند ٹھوڑے باہر نکلیں ان کے سر ہو ایک جھیل و مسین خانوں کی جی جی جی اور ان ٹھوڑوں سے اپنی زبان میں جھڈی جی جی کی اس کو آواز دے کر ٹھوڑے لے آئے ان میں ان ٹھوڑوں نے مجھے ٹھوڑے سے اشارے کو کیا اور وہ مجھے گھر میں لے گئے میرے گھر سے اور تین ٹھوڑے اسی اور میرے ٹھوڑے کو لہرایا اور مجھے ایک تخت پر بٹھایا اور میرے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا کیا اور میں نے وہاں ایک دن ایک آت قیام کیا لیکن اس کے بعد بھی مجھے جیسے وہ تک وہاں قیام کیا یہ جیسے وہیں ایک مالدار آدمی آیا اس میں مسین خانوں سے ملاج کر کے کا ٹھوڑا ٹھوڑا میرا ٹھوڑا پر بلند تھا وہاں تھا اور میں روانہ ہوئے کی تیاری میں مصروف تھا کہ اچانک ایک بڑا ڈھیر بڑی آدمی زبان میں مالدار آدمی کو کہتے ہیں وہ بڑا گانے بھان کا لکڑا بڑھانے کیلئے آئے تھا انکو کسی نے بتایا کہ یہاں ایک شخص سوز رہا ہے اب وہ بڑھوڑا بھی اسی کا ہے پتا تھا کہ وہاں وہ بڑھوڑا کون ہے مجھ پر حملہ کرنا چاہا لیکن اس خانوں نے ان کو ٹھوڑا کر کے لے گیا اور ان سے کہا کہ اگر میں نے اس کی گیلیں تو وہ مار لیں تو آواز کر گیا کہ وہاں سے وہاں میں نے اس کو لایا ہے وہاں سے۔

جس کو محض لڑکھانہ خواہش نہ ہو اور اس کے آدنی وہاں شام تک مقیم رہے اور ان کی دعوت میں بھی شریک رہے اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر وہ آدنی ہزاروں کے ساتھ وہاں سے چلے گئے۔

جہاں جہاں ہے تو میں بھی اس کے پیچھے چل جاؤں گا تو میں نے بھٹان کا دھبہ کرنے سے منع کیا لیکن میں نے اس کی بات کو قبول نہیں کیا۔
اور آگے جا کر میں نے اس شخص پر حملہ کر دیا وہ زخمی ہو کر اس شخص کے سامنے اسکو ہلکا کر دیا۔ گئے میں نے اس شخص کو بچ کر خوب چائی کائی
اور اس کو یہ سن سے مارا اور اسکی راہ پر خانہ آگیا تاہم جو شخص میرے سامنے آکر جوتہ نہیں میں نے اس سے کہا کہ یہاں سے اٹھ جاؤ ورنہ
میرا بھی اتنی سزا ہو کر میرے لئے اور اگلے دن میں اس سب کے لئے میری شکل کے پاس پہنچاؤ اور ان سب کو اس کے پیر ورنہ یہ اور اس سے بچھڑے
کہہ ان میں سے جو تھوڑے چند ہوں انکو میرے لئے تو میں نے اس میں سے اس کو بھڑکتے خانہ کا انتخاب کیا اور اب وہ میری اللہ ہے (یعنی میرے بچوں
کی ماں ہے) اب میری دینی زندگی میں اسے کچھ آدمی کو کہتے ہیں اور میں بطریق کبیر کا پیچھے آکر ہوا وہ اس حسین و فکیل خانوں کا باپ تھا جو بھال کی اسم
بلدی اور بھال اس حسین و فکیل خانوں کے باپ کے لئے عبادت اور خدائی کا بھی سبب بنا۔

[illegible]

مسلح ہو گیا۔ دونوں ایک دوسرے سے متعارف نہیں تھے چنانچہ تین روز تک مسلسل سفر کے باوجود ایک دوسرے سے نہ مل سکے تھے۔ ان کے بعد ایک ایک ایام سے متعارف ہوئے تو ایک دوسرے سے مختلف عقیدے کے خیال ستارہ می انوں کو قیوب اور چاگی ہوئی یغالی سے ایس نے کہا اے جنت جنت میں داخل ہوں گے تو ان کی زبان پر یہ بات ہوگی الحمد للہ اللہ ہی ہدایا لہذا وما کان لہندی بولا ان عصفہ اللہ حکم ہے کہ اس نے ہمیں اس کی حدایت کی اور ہم بھی راویا بہ ہوئے اگر اللہ ہمیں روایت نہ کرتا اس کے مقابلے میں اہل ہر کہیں گے دینا علیہا علیہا شلوغی سے ہم پر ہمارے بھتیجے کا پانچویں اور مالک کہیں گے سبحانک لاعلم لنا الا معلما پاک ہے میری ذات میں صرف اتنا حق طم ہے جتنا تو نے مجھے بخشا ہے۔ اس کے بعد اس نے اشعار عرب اور امثال علم خیال کو سنائے جس میں قصہ وقار کا ثبات تھا۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر اس اور خیال نے عربی عبارات عرب کے دربار میں لکھے ہوئے جہاں انوں میں مناظرہ بھی ہوا جس میں اس خیال نے حادی اور اپنی انتہی سے تاجا قائل کیا کہ خیال نے اپنے بھائی کا اعتراف کیا اور غرارت کا بھی اعتراف کیا۔ عربی عبارات عرب نے اس کے لئے ہموار ہونے کی صورت میں حادی نے ان کی بدعا کو غلطی سے قبول کیا۔ عربی عبارات عرب نے اس پر قائل کر دیا اور پھر اس کی پچاسی ویدی کی سفیان بن عیینہ نے لکھا ہے کہ میں نے ایس کے سامنے ایک شخص کی بدگوئی کی تو اس نے میری طرف سے غور و خیر اور پھر اس کا کیا کرنا۔ ہم میں جنگ لڑی ہے میں نے کہا نہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم نے ملحدہ ہندوؤں کو اس سے کسی جنگ میں حصہ لیا ہے؟ میں نے جواب میں یوں دیا تو ایس نے کہا کہ ملحدہ ہندو اور ہوتہ تم سے ملحدہ ہے۔ لیکن تم کسی مسلمان کو یہاں بھی نہیں بخش سکتے سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ اس بات پر میں بہت دہم ہوا اور اسے سمجھ میں نہ آئی کہ جنت میں کی۔

اسمعی نے اپنے باپ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ میں نے ایس بن معاویہ کو بہت الہامی کے گھر میں دیکھا کہ وہ لہجہ سے سرخ لمبی ہتھکڑی والی قمیص پہنی ہوئی تھی اور وہ بھی سرخ ہی ہوا تھا۔

شاہد ایس لکھتے ہیں کہ تھا اور اس جس سے بات کرتا اس پر حادی ہو جاتا ہے اس کے پاس سے جب لوگوں نے یہ کہا کہ تم میں خیر کثرت کا نام کے اور کوئی صیب نہیں ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں غلو بات کہتا ہوں یا کج بات؟ انہوں نے کہا کہ بات تو شہادت کی گج ہوئی ہے تو اس نے جواب میں کہا کہ خیر اگر کثرت بھی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

بعض لوگوں نے جب اس کو کچھ کپڑوں کے بارے میں فرمایا تو اس نے جواب دیا کہ میں ایسا کپڑا پہنتا ہوں جو میرے کام آتا ہے ایسا کپڑا نہیں پہنتا جس کی خدمت میں بیعت نہ کر ہوں اسمعی سے ایس نے کہا انسان کی عمر نقصان میں چلی جاتا ہے کہ حسب ستارہ می فصلات ہے جو شخص چلتا ہے اس سے خرم ہو وادعائی کی بی بی کو بی سے خرم ہے عمرو بن عبد العزیز نے جب ہدی بن ارجاعہ کو لکھو کا نائب بنا کر بھیجا تو وہ لکھو کے کہ ایس بن معاویہ اور قاسم بن ابی الجوش میں جو زیادہ ہندو لکھو کا قاضی بنا دیا جائے۔ اس پر ہدی نے کہا کہ میں ایس کو قاضی بنانے کے لئے حق میں نہیں ہوں لکھو میں اگر کسی سے کسی کو چھوڑ دوں تو اس کو اور اپنی میری کام لے گا اور ایس ان کے مقام کو نہیں پہنچتا اس پر قاسم نے جو خیال کیا کہ ان دونوں کے بارے میں وہ فائز نہ رہے تو وہ میرا کام نہیں لے چکا ہے قاسم نے ہدی سے کہا کہ قسم ہے خدا نے وعدہ لاشریک کی کہ ایس لکھو سے بہر حال بچے ہیں وہ زیادہ لکھو اور قضا کے متعلق زیادہ علم رکھنے والے ہیں اگر میں اپنے حق میں میں ہوں تو ایس کو قاضی بنا دے اور اگر میں بھلا ہوں تو میرے لئے قاضی بنانا کج نہیں میرا حال ہدی نے ایس کو قاضی بنا دیا ایک سال تک اس منصب پر فائز رہے تو لوگوں میں صلح و مصالحت کا رستہ رہا اور جب ان پر حق ظاہر ہوا جاتا پھر اس کے مطابق فیصلہ کرتے۔ ایک سال بعد عمرو بن عبد العزیز کے پاس فرار ہو کر پہنچے اور اسمعی قاضی ایس کے بعد ہدی نے اسن لکھو کو لکھو میں منصب قضا پر مامور کیا گیا جاتا ہے کہ جب ایس کو لکھو کا قاضی بنایا گیا تو اس سے سلام خوش ہوئے چنانچہ اب بے گناہ بن لکھو اور بعد ایک روز اسن لکھو کی اور اسن میری ایس بن معاویہ کے پاس آئے اور سلام ملے کہ تم نے جنت کے لئے ایس بیٹہ بہت دے دئے اور اس حد بہت کا ذکر کیا میں نے کہا کہ تم جس قسم کے قاضی ہوں گے جس میں وہ پہنچے اور ایک پہنچے ہو گا۔ اس پر اس نے دایہ و سلمیان "انہو یحکمان فی البحر علی قولہ "حکمنا وعلما" کی آیات تلاوت کی تو لوگوں کا خیال یہ ہے کہ بعد ایس مجھ میں بیٹہ گئے اور عمر مقد مات کا فیصلہ کرتے اور لوگ ایس کو قاضی شریعت کی اتھارہ دیتے تھے لیکن جب انہیں کسی مقدمے میں متعلق نہیں آتی تو وہ اس میں

کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ایسے نے لوگوں سے کہا کہ میں اکثر لوگوں سے اپنی طرف مقل سے کام لے کر بات کرتا ہوں لیکن جب میرے پاس روامی آئے ہیں تو اس وقت ان کے معاملے کو نمٹانے کیلئے اپنی ہر ملی مقل استعمال کرتا ہوں کسی شخص نے ایسے سے کہا کہ آپ کو اپنی رائے پہنچاتی ہے اس نے کہا کہ اگر یہ بات ہو تو میں کوئی فیصلہ نہیں دے کر سکتا۔

ایک شخص نے ایسے سے کہا کہ تمہاری نہیں مانڈیں پہنچیں ایک یہ کہ تم خود عرض کرنے سے ملی ہی فیصلہ کرتے ہو کسی کے ساتھ چلاستے نہیں کرتے اور گتہ سے گزرتے پھرتے اور ایسے نے کہا آپ چاکر تیروں میں سے کوئی بات نہ پاؤ اور پانچ سے زیادہ پاؤ پانچ ہیں جو آپ کی کھینچاں پانچ ہیں۔

ایسے نے ہوا ایک مٹی جلدی میں کسی چچی کو گھسٹا ہوا اتنی ہی جلدی اس کا فیصلہ بھی بنا دیا ہوں جہاں تک سیاست کا اگر ہے میں اس شخص کے ساتھ سیاست کو پہنچا کرتا ہوں جو میری قدر اور حیثیت سے واقف ہو یہ بہت اس شخص کے جو میری قدر سے واقف ہو ہوا میں وہی ایسے کی سبب تھی کہ میں جو میری خدمت اور حفاظت کرتا ہے اور دولہاں میں پہنچا اس کی حفاظت مجھے کرنی پڑے گا جاتا ہے کہ اس کے پاس روامی آئے ہیں میں سے ایک کا دعویٰ تھا کہ میں نے اس کے پاس بطور ماتہ انعام مل رکھا ہے جبکہ دوسرا اس کا منکر تھا کہ اس نے ماتہ نہ ملے دے سے کہا تم نے اپنی ماتہ کہاں اس شخص کے حوالے کی تھی اس نے کہا باغ میں ایک درخت کے قریب ایسے نے کہا اچھا ہمارا درخت کوٹاں کر دینا یہ تمہیں بارے جانے اور اس دران اس نے دوسرے شخص کو اپنے پاس بلانے کا حکم دیا بغیر اسکو دیکھتا رہا۔ پھر بعد اس شخص سے یہ چچا کہ تمہارا ساتھی اس کو پہنچا کر دیا ہو گا اس نے جواب دیا کہ نہیں ابھی نہیں پہنچا ہو گا۔ اس پر ایسے نے کہا کہ اسے خدا کے دشمن یہاں سے اٹھو اور اس کا مال اس کے حوالے کر دو ان جیسے سخت مزاج ہوں گا۔

اسی طرح ایک اور شخص ایسے کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ملا اس شخص کے پاس بطور ماتہ مال رکھ دیا تھا مگر اب وہ ایسے کے پاس نے اس شخص سے کہا ابھی جاؤ کل آجاتا اس کے بعد فوراً منکر ہو گیا اور اس سے کہا کہ اسے پاس یہاں مال ہے اس کے کسی اثمن کی تلاش ہے جو اس کی حفاظت کرے تم ہمیں ملو ہو تم ہاتھ اس مال کو کسی جگہ میں رکھو لیکن اس نے جواب میں کہا کہ جی جگہ محفوظ ہے اس پر ایسے نے کہا اچھا اس وقت جاؤ اور اپنی بات کہو۔ اس کے بعد صاحب حق ایسے کے پاس آیا تو ایسے نے کہا کہ تم فوراً چلاؤ اور اس شخص سے اپنی ماتہ طلب کرو اور کہو کہ تم نے اگر یہ ماتہ نہ دی تو میں اس معاملے کا قاضی کے پاس بچاؤں گا۔ جب اس شخص نے جا کر اپنی ماتہ طلب کی تو وہ شخص زاریا کر گیا کہ یہ بات قاضی کو پتہ چلے تو وہ ماتہ میرے پاس نہیں رکھوائے گا۔ یہ سوچ کر اس نے اس کی ماتہ کی کھلی رقم اس کے حوالے کر دی۔ وہ شخص ماتہ لیکر اس کے پاس آیا اور واقعہ سنایا اس کے بعد دوسرا شخص ایسے کے پاس آیا کہ وہ اپنی ماتہ اس کے پاس رکھے کو دے۔ ایسے نے اسکو ماتہ اپت کر اسکو اپنی عدالت سے نکال دیا اور کہا کہ جانے۔

اس میں معاہدہ کیا کرتے تھے کہ کوئی گناہ چاہے نہ پہنچا میں وہ بے خوف رہوں۔

لوگوں نے کہا تمہارے اندر کیا عیب ہے جو آپ کا کفر کا گم بیان کیا جاتا ہے کہ جب لایم بن معاویہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ بہت روئے اور کہنے لگے جنت سے اور اسے اتنا تھکا ہوا تھا کہ میرے لئے کھلے تھے جن میں سے ان ایک نہ ہو گیا ہے اس کے جواب میں کہا کرتے تھے لوگ جتنا پیدا کرتے ہیں میرے جہاں پہنچا پیدا ہوا ہے۔ ان حکاکان نے ایسے بن معاویہ کے بارے میں بہت سے حریف کھینچے ہیں۔

۱۲۳ھ

الہدائی نے اپنے شیوخ کے حوالے سے کہا ہے کہ جب ملک انزلی عثمانی اسد بن عبد اللہ القسری کی فرامانی واقعہ ہوا۔ اس میں قوی ہو گیا تو لوگوں کا شہر اور کھجور کا باغ ایک دوسرے کو نصرت و نصیحت دلاتے رہے اور ان میں ایک دوسرے کو انہوں نے قتل کرنا بھی شروع کر دیا۔ پھر ملک کی تحریک کا مدی میں ملک کے دور مسلمانوں کی طرف سے بھی لاپرواہی اور بے نیاز ہو گئے ان میں سے اہل عقد نے امیر خراسان نصر بن سیار سے

تو نہ صرف ان کا اہتمام کیا تھا۔

محمد بن عبد العزیز نے کہا ہے میں نے کئی گز ہری سے زیادہ بڑا عرصہ کا عاقبت نہیں دیکھا۔ سنیوں میں عین نے عمرو بن عبد الوہاب کے حوالے سے کہا ہے میں نے زہری سے زیادہ کسی کو بہتر طریقے پر احادیث کو سند سے بیان کرنے والا نہیں دیکھا میں نے ان سے زیادہ کسی کو درجہ داری یافتہ نہی کرنے والا نہیں دیکھا۔ محمد و یحییٰ بن زبیر کے نزدیک اہل سنت کی بیعتوں کے جاری تھے عمرو بن عبد الوہاب بیان ہے میں نے چار ماہیں عباسی ہمارے اور ان کے دیر کی مصاحبت اختیار کی ہے مگر کئی گز ہری سے زیادہ احادیث کو بہتر تسلسل کے ساتھ بیان کرنے میں نہیں دیکھا۔

امام احمد نے بیان کیا ہے زہری حدیث کے اعتبار سے سب سے بہتر اور احادیث سے اعتبار سے سب سے زیادہ اور عمرو بن ہشام کا کہنا ہے کہ اصح الامالیہ زہری کی ہیں ابن کثیر نے ابن کثیر نے زہری کی حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہری کے بارے میں ثوران کا قول نقل کیا ہے میرے بڑے بھائی میں سال تک حجاز سے شام اور شام سے حجاز تک پتھروں میں گزرتے ہیں جو حدیث سنتا تھا اس کی چھان بین میں لگ جاتا تھا۔ یحییٰ نے کہا میں نے کئی شخص کو زہری سے زیادہ عالم نہیں دیکھا جب میں ان کے پاس پہنچتا تھا تو وہ زنجب و زہری کی احادیث مجھے سناتے تھے اور کہہ دیا اہل کتاب کے بارے میں یہ کہتے تھے کہ میں ان سے کہا کرتا تھا ان ہادیوں میں آپ کی ملاں بات بھی ہے اور اگر اعراب کے بارے میں کچھ کہتے تھے تو بھی میں ہی کہتا تھا میں نے وہ جب قرآن و سنت کے متعلق کچھ بیان کرتے تھے تو ان کی باتیں نہایت جان بولی تھیں وہ کہا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے یہ اس شخص کا سوال کرتا ہوں جو میرے علم کے احاطہ میں ہے اور اس شخص سے چھ ماہ تک ہوں جس پر میرا علم مجھ سے زیادہ ہے کہ زہری ان سب لوگوں سے زیادہ دانشور ہیں میں نے میں سلاہوں پر بعض اسکے پاس آتا تھا اس سے وہ کچھ نہ ضرور دیتے تھے اور جب ان کے پاس سال کو اپنے کیلئے کو نہ ہوتا تھا تو بھی اس کو بطور قرض سنہ چھ دیتے تھے وہ لوگوں کو کھانے میں حریہ اور شہد ضرور کھلاتے تھے۔ وہ خود اس طرح دلاوت سے استعمال کرتے تھے جس طرح شرابی شراب استعمال کرتے ہیں۔ ان کا حکم کا حکم تھا ہمیں مشروبات زیادہ اور احادیث سنا۔ جب کوئی شخص ان کی مجلس میں آئے تھے لگا تھا تو کہتے تھے میں فریخ کا قصہ کوایت نہیں ہوں۔ ان کے غصے کا رنگ زرد ہوتا تھا اور ان پر جو کچھ اپنا ہوتا تھا وہ بھی زرد رنگ کا ہوتا تھا اور کفرانی اور گدھے کا رنگ بھی ہا صومہ ہزاروں تھوڑے سے کچھ عین صبیحہ کے تیار جو زہری کے پاس سے کئی کو حاصل نہیں ہوتا تھا وہ ہر کئی روز سے ان کے پاس بھی نہیں دیتا تھا۔

محمد بن اسحاق نے ابن عیینہ کے حوالے سے کہا کہ اہل کھار کے محدث تھے زہری، یحییٰ بن صبیح اور ابن جریج زہری کہا کرتے تھے اگر کسی قاضی میں تین یا چھ ہوں تو وہ قاضی کہلاتے کہ اس میں نہیں ہے جو قاضی لغت و احادیث کو نہ پر نہ کہ اس کو ترقی یافتہ کہند کہ اسے اور الگ تھک دیتے تو یہاں ہے۔ محمد بن اسحاق نے یحییٰ بن عیینہ کے حوالے سے کہا کہ زہری کا یہ قول نقل کیا ہے، سنت کو مضبوطی سے پکڑ رہے تھے نہایت حاصل ہوتی ہے۔ وہ یحییٰ نے اور ان کے حوالے سے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ بنی اسحاق نے زہری کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ علم کا نقصان اور نہ والی ہے کہ عالم اپنے علم پر عمل کرتا چھوڑ دے اور نہ زہری اس کا علم لے کر جو جائے اور عالم کی گراف پی ہے کہ اس پائسپان طاری ہو جائے اور وہ صحت ہو گئے۔ اور یہی انکی سب سے بڑی گمراہی ہے۔

واقعی نے بیان کیا ہے زہری ۵۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۰ھ میں اضعاف پڑ گئے وہاں مقیم ہے اور وہیں انتقال بھی ہوا انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کو عام شہر اور پان کیا جائے تاکہ برائے دلائل ان کی مطہرت کی دعا کرے۔ ان کی وفات، رمضان کی اس تاریخ کو ہوئی۔ ان کا حال وہاں تک رہا کہ وہاں کے مطابق ۱۴۰ھ سے ان کی عمر چھتر سال کی ہوئی یہ نہایت کثیر الحدیث اور صاحب عمرو و ابوت تھے اور جامع مکتب تھے اور انکی ایک صدقہ ان کی قبر پر کھڑے ہوئے ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے اسے قبر میں نہ اندر آتا تھا اور علم اور علم اور کتب کا کرم ہے۔

اور انکی بیان کرتے ہیں۔ زہری کہا کرتے تھے ہم جب کسی عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تو اس کے علم سے زیادہ ہمیں اس کا ادب زیادہ محبوب ہوتا ہے وہ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ علم ایک خزانہ کی مانند ہے جس کو مسائل کی کئی کھوٹی ہے اگر ہری یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اگر تم علم کو مکار و فساد کرتے ہو تو اس کی حاصل کرنا چھوڑ دو یہ چیز میں تم پر عذاب آ جائیگی۔ اور تم علم حاصل کرنے بھی کا سبب نہ ہو کہ علم کو بیعت نہ مٹاتی اور حق و باطل سے حاصل نہ کرے۔ اس سے نہ ایک ملک میں اس کے حوالے سے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے میں ایک دن شہد بن یحییٰ کی خدمت میں پہنچا وہ تھا شہد بن یحییٰ، رشتہ ہوں جس میں علم سے لگاؤ اور زہری کی محبت ہے جس نے کہا ہاں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ لا زہر ہے کہ اس شخص کی حمید بن اسید

کے ساتھ بیٹھ گئے۔ زہری کہتے ہیں اس کے بعد میں سات سال تک ان کے ساتھ رہا اور پھر عروہ کے پاس چلا گیا اور ان سے زہرہ سے موتی کا لے کر بنی مہمان کا بیان ہے کہ عروہ سے مالک بن انس نے زہری کی ہدایت بیان کیا کہ ان سے بعضی میں مروان نے سعید بن المسیب کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے سعید بن المسیب کے عظم کے بارے میں خبر کے الفاظ کہے لیکن ساتھ ہی ان کا حال بھی بتایا۔ یہ بات سعید بن المسیب کے کانوں تک بھی پہنچی تھی چنانچہ وہ اب ان شہاب نے بھی زہری سے سعید بن المسیب کے کسی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو حکام کیا تو سعید نے اس کا جواب نہیں دیا اور نہ ان سے ہم کو کام ہوا ہے۔ جب سعید وہاں سے چلے گئے تو زہری بھی ان کے ساتھ چلے تو زہری نے کہا کیا قصور ہوا ہے آج میں آپ کو حکام کیا نہ آپ نے اس کا جواب دیا اور نہ کوئی بات کی۔ آپ کو میرے متعلق کیا کسی نے غلط بات چکاچنٹی ہے، میں نے تو خبر کے ساتھ ہی کسی زبان سے نہیں لکھا تھا کہ اس سعید بن المسیب نے جواب دیا یہی کیا کہم ہے کہ عروہ نے میرا ذکر کرتی مروان سے کیا۔ ان مہاترے کے بیان کے مطابق جو لوگ شہام بن عبداللہ کے عہد خلافت میں اعتقاد رکھتے وہ یہ ہیں۔

جمال بن مسعود..... ابن عجم السکونی ابو عمرو کہلاتا تھا جس سے تھے نہایت عبادت گزار اور باہم اللہ پر تھے۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایات بیان کی ہیں۔ جن کو شرف صحبت بھی حاصل رہا۔ اس کے علاوہ چار بار عمرو بن ابی الدرداء اور عمرو بن سہیل روایات بیان کی ہیں اور خود ان سے ایک جماعت نے روایات بیان کی ہیں۔ جن میں ابو عمرو اور ابو اُمیہ بن یحییٰ کو شرف حاصل ہیں۔ اور اسی نے ان کے موصاحفہ و بعض کتب بعض حنفیہ یا شیعہ لکھی ہیں۔ اور اسی کا بیان ہے میں نے آج تک ان سے موصاحفہ لکھی نہیں دیکھا یہ بات دن میں ایک بار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ جب ان کو ہم سرہا میں نماز پڑھنے میں آدھرا جاتی تھی تو یہ کپڑوں میں مبتلا اپنے آپ کو حوض میں گر دیتے تھے اس پر ان کے بعض اصحاب ان کو برا بھلا بھی کہتے تھے یہ جو لب میں کہتے تھے حوض کا پانی میرے لئے جہنم سے زیادہ قابل برداشت ہے اور زبردستی کہتے تھے جمال بن مسعود بہترین تھکہ گرد عالم تھے۔ یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں سے ان پر قہر یہ ہونے کا اثر ہم لگا تھا حتیٰ کہ جمال نے ایک روز اپنے دوست میں کہا تھا کہ اگر مسعود مجھ کے میں ہوتے ہیں اور اگر کفر مجھ کے میں جھکاؤگے ہے خبر ہوتے ہیں جس کی جانی ہے اس کے لئے جو بے خبر ہے اور کھانا پیتا اور غبار ہٹا ہے حالانکہ وہ وقتاً بوقتاً بھی میں روایتی ہے انہوں نے اس پر جواب دیا ہے انسان کو جی رہا ہے کھیلے اور صبر سے کھم کھیلے۔ ان کو کئی کو جی رہا ہے تا ہی اور بادی پر ہیستہ۔ اسے رہتا ہے۔

ابن مساکر نے کچھ نئے ہاں کے نکلات اور مواہقہ مسند سے نقل کئے ہیں۔ اللہ جانے کے گناہ کی معذرت کیلئے کافی ہے اللہ تعالیٰ بخیر و بہم دینا سے مسطر اور بدایت ہو جائیں مگر ہم دنیا میں اتنے ہی راقب ہو جاتے ہیں۔ تمہارا زہد راقب ہے تمہارا عالم جاہل ہے اور تمہارا مجتہد کوہ اور مقصر ہے تمہارا اصل دوست اور بھائی وہ ہے جو اللہ کے یہاں تمہارے نصیب کی تمہیں یاد دہانی کرتا ہے۔ ایک مرتبہ وہ خط میں انہوں نے فرمایا اللہ کا عالیہ دوست اور باخفی موردِ بخشش نہ ہو اس طرح یا علیٰ شیطان کے دوست اور اپنے لکس اور خواہشات کے غلام اور بد نظار ان کے دوست نہ بنو اور انہوں نے ایک خط کے دو سالن یہ بھی کہا تم میں چھ دو درودوں والے نہ بنو لوگوں پر ظالم کرو کہ تم خدا سے ڈرتے ہو تاکہ لوگ تمہاری تعریف کریں اور تمہارے دلوں میں نہ کہو اور بھرا ہوا ہو۔ کوہِ قاف کا وہ ہے کیلئے نہیں بلکہ باقی رہنے کیلئے پیدا کئے گئے ہو اور تم صمیم ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہوتا ہے جس طرح تم کوہِ قاف کے پاب کے مسلموں سے ماں کے رہنم منتقل ہوئے ہو۔ اور اگر عام سے دنیا میں منتقل ہوئے ہو اور دنیا سے خود میں منتقل ہوئے ہو اور خود سے متوقف نہ منتقل ہوئے ہو۔

اور مجاہدوں سے جنت پر ازخ میں منتقل ہوتے ہو۔ ایک وقت میں انہوں نے کہا کہ لوگو! تم دنیا کی تمیزی ہی زندگی میں آخرت کی طویل زندگی کیلئے عمل کرتے ہو اور دوزخ زوال میں ہو اور دوزخ کی چٹاری کرتے ہو اور اس دارالآخرت میں دارالاولیٰ و العاقبہ کیلئے عمل کرتے ہو۔ جس پر بعض جنوں کی بڑی غلط فہمی ہوئی کہ وہ کوئی نفع حاصل نہیں کرتے ہے اسے لوگو! انہیں کسی خیر سے خبر دی ہے کہ تمہارا اعلان عمل خدا کے یہاں مقبول ہو گیا ہے یا نہیں کی اطلاع خدا اس نے صاف کر دی ہے انہوں نے ایک مرتبہ یہ بھی کہا کہ اگر کسی دو جنس میں ہوئی ہیں ایک کہ اللہ کا دلی ہوتا ہے جو ایمان سے جو ایمان ہے لیکن جو ذکر حال و عزم کے وقت اس کا کیا خیال ہے وہ انکس کر کے انہوں نے ایک وقت کے دوران اس کا کوئی عمل کرنے سے غفلت ہو جائے کہ تمہارا عمل اس سے غفلت ہو اور وہ کہتا ہے تمہارا عمل غیر اللہ کیلئے ہے تمہارے لئے ہے جس پر غفلت نہ کرو۔ لیکن اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول کرتے ہیں جو صاف اللہ کی

آکھیف قی بنو مداری مات، رہی دیگر ہشام نے عہدِ امان میں اپنے گھر پر ڈھنگ پٹنے سے اتفاق ہے اور وہ بھی میرے پاس موجود ہے عالم سمجھتے ہیں کہ اس
 وہاں سے ہیں یا اور بھی گھر پہنچے بھی نہ پڑا تھا کہ لوگوں کی قی و بقاء کی توجہ کا توں میں آتی چتا پوہ میں پہنچا تو ہشام انتقال کر چکے تھے۔ بعض
 لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ ہشام نے اپنے بیٹوں یا ایک نظر ڈالی تو اس کے گرد جمع تھے اور وہ اپنے بھائی ہشام نے ان سے کہا میں نے تمہارے
 لئے دینی راہ اور زندگی ہے حرم ہو کر رہتا ہوں میں نے تمہارے لئے بہت کچھ دیا ہے جو دنیا میں حاصل کیا ہے تمہارے ہی لئے ہے اگر
 اللہ نے ہشام کو زندہ رکھا تو یہ انعام ہو گا جب ہشام کا انتقال ہو گیا تو اس کے خزانے سے ہر گروہ کے لئے کچھ نکلے گا جس کی رقم کر کے لینے
 تو اس کی ضرورت ہوئی تو اس کے لئے پیسہ نہ تھے حتیٰ کہ مارتا مانگے گئے۔

ہشام کی وفات اسناد میں تاریخ ۱۲۵ھ کو دہ کے دن ہوئی اس وقت اس کی عمر پچاس سے لے لکھ تک تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ساٹھ
 سال سے تجاوز ہو چکی تھی ان کی نماز اولیہ بن چڑھنے پر صحنی جو ہشام کے بعد خلیفہ ہوا۔ ہشام کی مدتِ خلافت پچیس سال ایک ماہ تھی۔ مولف کہتا
 ہے جب ہشام بن عبدالملک کا انتقال ہو گیا تو بی بی امیہ کا بھی کو بی بی بنت زکریا تھا اور یہاں تک کہ خلافت بھی ختم سے چمکے اور بی بی امیہ کے معاملات
 میں ایک کوئی اضطراب نہ رہا بی بی امیہ نے لگی۔ اور اگر چنانچہ خلافت سات سال مزید چلتی رہی مگر دستاویزات و اضطراب پر عرصہ ہی رہا حتیٰ کہ ان کو ہشام
 نے ان پر قیود لگا دیے اور ان کو اقتدار سے بالآخر محروم کر کے ان کے بہت سے لوگوں کو مار ڈالا۔ اور خلافت پر کھنچا تا بہض ہو گئے جس کا تفصیلی حال
 ملاحضہ موشج پر بیان ہو گا۔ اللہ اعلم۔

خدا کا شکر ہے کہ الہدایہ و التہدایہ پر تہم کی تکمیل ہوئی اس کے بعد جزو دوم شروع ہو گا۔

جس کا آغاز ولید بن یزید بن الملک کی خلافت سے ہو گا۔

ختم شد



تاریخ ابن کثیر حصہ دہم
ولید بن یزید بن عبد الملک کی خلافت

۱۰۔ شہنشاہ کا قتل ہے کہ ۱۶/۱۱/۱۸۵۷ء کو امجد علی شاہ نے جہانگیر علی شاہ کو قتل کر دیا۔

ہشام بن عبدالمطلب نے جو چاہا وہی کیا۔ ہشام بن عبدالمطلب کو ۳۳ سال کی عمر میں ریح الشانی میں بھٹو کے دروغ ظفر لگایا گیا۔ یوں کہ اس سے واقعہ ۱۰
 بن عبدالمطلب کے اپنے بھائی ہشام کے بعد اپنے لئے کہہ دیا کہ کوئی محمد بن ابی قحاص ہشام سے وہی محمد بنی کے بعد اسے پہنچے ہوئے کا اعتراف کرنا اور اس کا بھائی کہ
 اس ریح الشانی اور بنے متفقہ انکی صحبت اور وہب کی اس طالب تحفہ کے ہشام نے دیکھ لیا کہ وہ دروغا تھا۔ سے باز رہنے کا عہد کیا۔

۱۰۔ جس کو دیکھ کر میرے متفرق کیا گیا۔ فہم اس موقع پر اپنے بچے سے مشفقہ طور پر فطرت کے صنموں میں مگر کہنے لگا کہ وہ ان طریقہ صدقہ کی طرح کہیں کہیں کی آواز میں ملے گی۔ یہ سب سے پہلے نے اس کو اس کو بلایا تھا جس کو وہ نے لوگوں کو اس سے منع کیا۔

حضرت کا قول ہے کہ اس موقع پر ہمید نے لعنہ کے لئے ان ایک فیروز تیار کیا کیوں کہ اس کا ارادہ تھا کہ وہ اس موقع پر نصیب کر کے شہرے اور چوب
دوب کے آفات کے لئے براہ چڑھ ستنوں کے ساتھ ہاں مجلس منعقد کرے لیکن جو عمر مرید پہنچے کے بعد لوگوں کے اور ان کے اعتراضات کے خلاف کی وجہ
سے انکار ہو کر نہ رہا۔

جب میں کو اس کی اطلاع دیں کہ طبرہ جو اس نے اپنے بھتیجے کو مستعد پارہ کر دیا وہ اب ہم سے دور ہے تو علم و یکن امید نے اپنے بچا کی دانت پر دھلی گھس گئی یا نہ۔ مسئلہ بری باتوں پر چڑھنا اب فریضہ نے دلیہ کو اس کی عیادت سے معزول کرنے کا حکم کر لیا کاش وہ میرا کر لیتا۔ اور اس کے سامنے ابھی میری ہی ایک بھانجی ہے جس کی اس پار سے میں ہشام کی حمایت کا اعلان کیا لیکن ہشام اپنے ارادہ کو پیہ نہیں نکھ نہ چکا۔ غرض کہ اب یہ وہ ہشام ہے دلیہ کو بھانجی کا دو کر کہا "تو ہلاک ہو" قسم بخدا اچھے تو میرے اسلام پر ہشام نے جس عہد سے اس کے کمرے کی اساتذہ قرآنی فارغ تھیں کہ نہ تھیں۔ اس موقع پر دلیہ نے ہشام کے پاس مستعد پارہ مل کر شہادہ کر بھیجے۔

(۱) اس دور میں کے بارے میں حوالے کرنے والے اہم اہم اشارہ کنندہ ہیں جو قائم ہیں۔

(۲) ہم سے ابھی سائنس کر رہی تھی کے ساتھ اور ابھی علم کر رہی تھی کے ساتھ چلتے ہیں۔

یہ ہے لڑکے مسلمان، نصیبانہ اور (جو جوان لڑکے ہم سے سہم فرما) سے لے کر لڑکے شہم کی خاطر بنا رہا تھا ہے، حالانکہ میں تجھے غیظ
 و نفرت بناؤں۔ پھر شہم نے سن ۱۱۹ھ میں مسلمان کو حج مقرب کیا اس نے وہاں غرض اعلیٰ کا مظاہرہ کیا، کہ وہ یہاں حرم میں مال جمع کیا اور
 اس وقت مال و دولت کے غلام بنے یا شعراء کیے۔

یہ طبعی، مفتح اور عملی طبیب، یاد رکھیں کہ اس نے وہ نظریات اور محالوں کو کیا ہے، اس کے بعد مشرقی مغرب میں دینی اور حکومتی طبقوں کو ملٹی، دینی کے نام
اس پر اس کے پاس بیٹھ کر اس کی آپ کو اس کے ہاتھ لگایا ہو۔

[illegible]

ایں حال میں دیکھ کر ہر طرف سے ہنسنے لگے۔ انھوں نے کہا کہ یہ تو بڑا عجیب سا آدمی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ تو بڑا عجیب سا آدمی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ تو بڑا عجیب سا آدمی ہے۔

اور دوسری طرف سے جو نئے نئے ممالک پیدا ہو رہے ہیں ان کے ساتھ ساتھ ان کے خلاف بھی جنگیں چھڑ گئی ہیں۔ یہاں تک کہ اب دنیا میں ایک سو سے زائد جنگیں چھڑ گئی ہیں۔ یہاں تک کہ اب دنیا میں ایک سو سے زائد جنگیں چھڑ گئی ہیں۔ یہاں تک کہ اب دنیا میں ایک سو سے زائد جنگیں چھڑ گئی ہیں۔

[illegible][illegible]

قبولِ اہلسنی کی وفات

[illegible]

محول میں اپنی محبت اعلیٰ میں اپنی عیادتیں جراح کے حوالہ سے آپ علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے کہ میری امت بدل پر قائم رہے گی حتیٰ کہ عیسویہ کا ایک شخص اس میں نہ داخل ہوگا۔

ولید کے قتل اور اس کی حکومت کے زوال کا بیان — یہ شخص اسی کا بیان کرتے ہیں کہ وہ بکریوں پر مصر اور اللہ کے عارم کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے ہر ایک اس کے لئے بعض افراد نے اس پر مذہبی طور پر اس کا احترام عام کیا ہے۔ (اللہ اعلم)
 تین اس کی بات پر غور ہو کہ وہ ایک شاعر ہے حیاء اللہ کا فرمان دہی (اللہ تعالیٰ) کو اس کا مطلب اور حفاظت سے پہلے اس کے بعد کسی سے
 حیات کر کے (اللہ تعالیٰ) بعض کا قول ہے کہ ولید کا بھائی سلیمان بھی اس کے قاتلین میں شامل تھا کیونکہ وہ اس کا اپنے بھائی ولید کے قتل پر قاتل تھا
 کہیں کوئی دیکھوں کہ وہ شرب نوش ہے حیاء اللہ کا قائل شخص تھا۔ اس کی ان خبروں نے ہی جس سے تاخر ان میں اس کو اس قتل پر آمادہ کیا تھا۔

معاذ بن زکریا نے ان پر دعائی حاکم کے واسطے کہ قاتل قتل کیا ہے کہ ولید بن یزید ایک مبینہ جمل مغربی ہی نصرانی صورت بود جو کہ اس
 کا ماضی یہ کیا تھا اس نے ایک شخص کے ذریعے سے برقی ہر بار کرنا چاہا لیکن صورت نے انکار کر دیا تھا جس نے اس کی انہوں پر عیسائی کے عیسائی کا
 سیر میں انھوں نے اس پر ایک ہتھیار چلا اور اس نے ہاتھوں کا نہیں اچھایا جو میں تیسرے سے ہاتھ میں آگئیں ان میں اس کی مشورت
 جس شخص ولید سے خوب اچھی طرح اس کی زیارت کی اس سے ہاتھ میں اور کافی حد تک اس کی سکون حاصل ہو گیا۔

مغربی وزیر آئی تو دوسری صورتوں نے اسے شرم ہمارا کرتے ہوئے کہا تو (یہاں) اسے بھی لکھی تھی ہے اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم
 نہیں ابھی اسے بتایا گیا کہ ولید ہے اب اس پر میرا ہونگا ولید تو اس نے میرا ہونے سے پہلے خبر اس پر میرا ہونے کا تھا۔ ولید نے اس کے
 ہار سے مل کر چند اشعار کہے۔

(۱) اسے ولید اپنے مقوم ہل کو خوش کر جو کہ بزمات سے خوبصورت صورتوں کا ہوا ہے۔

(۲) اس میں جس میں زلم ہزارک موت کی محبت سے دل خوش کر جو میرے دروازے سے اسے لئے نمودار ہوئی۔

(۳) میں مسئل اسے ماضی کی باتوں سے اور بھڑکا ہوا ہے اس نے اسے نکلی کا ہوس دیتے ہوئے دیکھا۔

(۴) میری ہاں ہاں کہ ہر قسم میں سے کسی نے صلیب کی طرح نمودار کیا ہے!

(۵) میں نے اللہ سے اس کی جگہ پر ہونے کی دعا کی۔

جب لوگوں کو اس کا حال معلوم ہوا تو اس کا مکر خرب سب پر ظاہر ہو گیا تو ولید نے مغربی کے ہاں سے اسے قہر کیا بعض کا قول ہے کہ ولید
 نے غلیظہ بنے سے پہلے یہ اشعار کہے تھے۔

(۱) اسے مغربی اتھری شرب نوشی کا خوب ہے مگر چ لوگ مجھے نصرانی اور شرب نوشی کا طعنہ دیتے ہیں۔

(۲) پورے دن اگلے آسمان اور مگر ہر صبح ہزار چھوڑا ہوا ہے لئے کوئی چاہی بات نہیں۔

یہ اشعار انھوں نے ان کے والدین (جو اس طرح اسے دانی سے مشہور ہیں) کا قول ہے کہ ولید کی بے ادبی اور فحش اور فحش کی دھمکیاں ہیں اس
 نے ان میں اس کی طرف سے نہیں اور وہ اس کا قول ہی ہے۔

ان میں سے کہنے والے نے کہ ولید نے جو میں اسے شرب نوش کے ہاں سے میں سنا تو اس نے اسے اس میں کے ساتھ گھونٹے پر ہوا جو
 اس کی شرب کے نہیں اس کے لئے ہوا کہ اس نے شرب نوش کے لئے پانی ہوا ہر دینے کا علم پایا۔ قاضی ابو الفرج کا قول ہے کہ اس شخص
 نے ولید کی حد باتوں کو کہنے والے کے ساتھ بیان کیا ہے۔ میں نے بھی اس کے کچھ حالات اور وہ اشعار (جو اس کی بے ادبی) میں مذکور ہیں۔
 جو اس نے ان کے ہاں سے اس کے اشعار پر مشتمل ہیں ان میں اس کے کہ وہ اشعار کا مضمر اور اشعار اور اس کا قائل کا اصل کے ساتھ ساتھ بیان
 ہے۔ اللہ سے خدا اور اس کی مغفرت کی دعا ہے۔

یہ اشعار ان کے ہاں سے سلیمان بن ابی حنیفہ نے صلیب بن سلیمان کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ ایک ولید نے حج کا ہوا ہے۔

کھینچ لیا کہ میں نے بیت اللہ کی جھٹ پر شراب نوشی کروں گا۔ لوگوں نے اس کے گھڑے سے پانی کے وقت اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ پھر وہ خالد بن انصر کی بے پاس آئے لوگوں نے ان کو اپنے ساتھ لے کر جانے کی درخواست کی لیکن خالد نے انکار کر دیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ ہماری بات کو لید سے جلی رکھنا۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کے جانے کے بعد خالد نے ولید کے پاس آکر کہا کہ آپ بی بی پر نہ جانا اس لئے کہ مجھے تیرے مصطفیٰ لوگوں سے غلو ہے۔

ولید نے خالد سے کہا کہ اس لوگوں کا نام بتا۔ پھر نے قحطی یوسف بن عمر کے حوالے کر دیں گا۔ خالد نے کہا کہ خود تو مجھے یوسف بن عمر کے حوالے کر دے لیکن ان کا نام ظاہر نہ کروں گا۔ اس کے بعد ولید نے خالد کو یوسف بن عمر کے حوالہ کر دیا۔ یوسف نے خالد کو مراد سے کہہ دیا کہ قحطی کر دیا۔ اسی چیز سے نقل کیا ہے کہ جب خالد نے تائے سے انکار کر دیا تو ولید نے خالد کو قحطی میں ڈال دیا۔ یوسف بن عمر کے حوالے کر دیا۔ یوسف نے اس کے سوال چھین کر اس کو قتل کر دیا۔

بعض کا قول ہے کہ یوسف ولید کے پاس آیا تو اس نے ولید سے خالد کو چھاس لاکھ میں خرید لیا۔ پھر اس کے مال پر چند کسکے سے ماہر بنا کر ہلاک کر دیا۔ مال میں اس کو اس پر بہت غصہ آیا۔ انہوں نے ولید کے خلاف بغاوت کر دی۔

نور بن ابی بکر کا قول ہے کہ ہم سے معصوم بن عبد اللہ سے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک روز صیدی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ولید کا کتا کرہ ہوا تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ وہ ذوق حق تھا اس پر صیدی نے کہا کہ اللہ کی طاعت اس کے پاس اس بات سے زیادہ بڑی تھی کہ اسے ذوق حق نہ تھے۔

امام بن عبد اللہ کا قول ہے کہ ہم سے عبد الرحمن بن مسن نے ولید بن مسلم بن مسن بن ولید کے واسطے سے ابی بکر بن ولید کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ام عبد اللہ سے سنا وہ کہتی تھیں کہ شام اور عراق کے درمیان جب دو امیر ایک ہو جائیں تو ان کا قتل کیا جائے گا تو اس کی طاعت پوشیدہ رہے گی اور اس کا خون ناحق زمین پر پھریا جائے گا۔ یہ امام ابو حفص بن جریر طبری کا قول ہے۔

یزید بن ولید کا قول ہے کہ ولید بن یزید کو قتل کرنا گزشتہ صلیب میں ہم نے ولید بن یزید کے قتل، انجو، مکران، ابی قحطی، ملتان اور دیگر امور پر سے مکروری کا ذکر کر دیا۔ غلطی سے کے بعد اس کے قتل و انجو، مکران و ابی قحطی اور دیگر شہر کی اور شہر کی میں اضافہ ہوتا ہی چلا گیا۔ اس امر اور دھانچہ نے اس کی ان ماز چاروں کو غارت کی انکو سے دیکھا۔ خود اس نے اپنی جان پر یہ عقلم کیا تھی کہ ہلاک ہو گیا تو یہ اس سے فرسان کی سب سے بڑی فوج جانیہ کو خراب کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے چچا ہشام کے دونوں لڑکوں کو بھی اپنا مخالف بنالیا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جب اس نے خالد بن عبد اللہ انصر کی کو اس کے قتل پر عراق کے نائب عالم یوسف بن عمر کے حوالے کر دیا، اس کو مراد سے پتہ چلا کہ اس نے خالد کو قتل کر دیا تو لوگوں کو خالد کے قتل پر بہت غصہ آیا۔ پھر اس کے حالات میں بیان کریں گے۔

سلیمان بن جریر نے سنا ہے کہ کیا ہے کہ ولید بن یزید نے عم زید و شام کو سولہ ماہ سے اور اس کے سرور و ازلی کے ہاں فوجی اسے ہلاک کر دیا۔ ہلاک کر کے قتل میں رہ کر دیا۔ ولید کی وفات تک وہیں رہا۔ اس نے اپنے چچا ولید بن عبد الملک کے خالد بن ابی بکر کے بعد کر لیا۔ عمر بن ولید نے باندی کی دادی کے ہاں سے اس سے سخت دشمنی کی لیکن اس نے اسے واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ عمر بن ولید نے کہا کہ جب تمہاری فوج کے گرد بیٹھنے والے جمع ہوں گے اس وقت تم پر اصل حقیقت واضح ہو جائے گی انہم نے یزید بن ہشام کو گرفتار کر کے اس کے دونوں بڑے عم و حنین کے لئے لوگوں سے نصرت لے لی حالانکہ وہ اس وقت دونوں نابالغ تھے یہ بات بھی لوگوں پر گراں گزری۔ انہوں نے اسے نصرت کی اور اس سے دوکا لیکن کوئی بات کا ذکر ثابت نہیں ہوئی۔

ہاشمی کا قول ہے کہ لوگوں پر یہ بات بہت گراں گزری۔ انہوں نے خود ہشام اور ولید پر کفر و زندقہ کیلئے اپنے آباء کی اسماء سے غلو و اوجہ و انجو کا الزام لگا کر لوگوں کا قتل کیا ہے کہ انہوں نے سوطی شہر کے قتل و ہشام کے ایک فرد کا نام لکھا ہوا تھا۔ اسے قتل کرنے کے لئے لوگوں نے اس پر مذہبیت کا الزام لگا کر اس سے زیادہ الزام پڑا۔ قحطی نے ولید بن عبد الملک کا قتل کر دیا۔ انہوں نے اس کی طرف خالد کو کھینچا ہوا

[illegible][illegible]

عوامان کے چاہے حاکم نصر بن سیار نے منصور بن سہمہ کی امانت سے انکار کر دیا اس کے اعلان کی خلاف ورزی کی، نصر بن سیار نے واپس
اپنی طرف لوٹ لیا۔ اس کے نتیجے میں حاکم ہمارے لئے یہاں پر رہا کرتے تھے۔

اسی سال مردان بن جابر نے ولید بن یزید کے مخالف عمر بن حواریہ کے قتل کا بدلہ لینے کیلئے ہراقتل کیا اس وقت مردان آقاؑ نے ولید بن جابر کا قتل کیا۔

ایں زمانے میں بڑے ہی دلید نے منصور بن جبرہ کو عراق کی امارت سے معزولی کر کے بغداد میں ان کے امیر ابو جبرہ کو عراق کا حکم مقرر کیا۔ خلیفہ نے اس کے بعد اگر اہل تہجد سے صلہ سے محبت کرتے تھے تو اس وجہ سے ان کے نصیب عراق کو تھا کہ وہ بڑے تقریباً چار سو سال میں اہل تہجد میں آئے۔ بڑے دلید نے اہل خوف سے کہو کہ ان کے نصیب عراق کو تھا کہ وہ بڑے تقریباً چار سو سال میں اہل تہجد میں آئے۔ بڑے دلید نے اہل خوف سے کہو کہ ان کے نصیب عراق کو تھا کہ وہ بڑے تقریباً چار سو سال میں اہل تہجد میں آئے۔

[illegible]

[illegible]

اور انہی اہم نام کا قول ہے کہ محمدؐ اور ہیکم بن محمدؑ مرادی نے جو عمان میں کئی واسطے سے قتل کیا ہے جو یہ ہیں ابیدہ ناصر کا قول ہے کہ "اے عجمیہ! گاہے سے چار بیس گنہ لگے تو شمشیر سے گزرا ہوا کراہ سے مراد تو کم کراہ سے شہزادہ رجزوں سے مراد محمد بن ابیدہ ہے جو ابی وقحہ کے بیٹے تھے جو ابیدہ کا توئم خود اس سے نکلا جس کی وجہ سے کہلا کر ابی وقحہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہو چکا ہے۔" اس میں ابیدہ ناصر نے شافعی کے جواب سے یہ ہیں ابیدہ ناصر کا قول قتل کیا ہے کہ ان کے خلیفہ بننے کے بعد انہوں کو مسلمانوں کی طرف دعوت ملی انہیں کسی اور ابیدہ ناصر کا کہ تو یہ ابیدہ ناصر کا تھا ہے کہ شاید یہ خود سے قتل ہونے سے متعلق ہے۔ کیا یہ خود ناصر کا کہنا ہے کہ ابیدہ ناصر کا چچا ابی وقحہ کے بیٹے تھے ان کا تھا۔

[illegible][illegible]

خواجہ میں سے اس سال وفات پانے والے حضرات

خلیفہ بنی عبداللہ بن زیاد کے حالات : یہ مجدد بنی جعفر بن یزید بن اسماعیل بن کنانہ بن عامر بن مضر بن ابولحسن الخثعمی تھا۔

[illegible]

اور سنہ ۱۹۹۷ء میں جلاوطن کر دیا گیا۔ حکومت پاکستان نے ان کے لیے ایک خاص کمیٹی تشکیل دی۔

نے بھی ان کو سخت برائی کی کہ وہ بی جا حالت میں اس کے پاس سر کیا یہ اس سال ۱۲۶ھ کو مکہ کا واقعہ ہے۔ قاضی ابن نفعان نے دریافت کیا کہ اس کا کیا کر کے ہو گیا ہے کہ وہ نہ نکلا کہ وہیں آگیا تھا اس نے اپنے گھر میں اپنی والدہ کے لئے ایک گرجا بنوا دیا تھا۔

بعض شعرا اور صاحب الہیات نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ اس کے نسب میں یہودی نکال تھے مگر وہ القرب کی طرف منسوب ہو گئے جو حق سے بے قریب ہے۔

قاضی ابن نفعان کا قول ہے کہ یہ بی جا حالت کے علاوہ کچھ اور سال تک وہاں زخمور رہے وہاں ایک ہی مذہب اور نے اس کی پیروی کی۔ دین الحری کے وقت کے روز ہوئی اس نے وفات سے قبل ان دنوں کے میں میں چوتھ بار ذکر کیا کہ یہ دنوں کہانت میں میرے نائب ہوں گے۔ پھر اسی روز اس کی وفات ہو گئی۔ اس سال وفات پانے والوں میں جلد ہی نجم الدین اربکان، مسعود بن مسروق، سلیمان بن حبیب بخاری، مالک بن شیبہ بخاری، ابن قاسم بن عبد اللہ بن ابی یزید اور عمر بن زید وغیرہ بھی تھے۔ ہم نے ان کے حالات اپنی کتاب میں لکھ دیے ہیں کہ وہ اپنے۔

واقعات ۱۲۷ھ ہجری

یہ سال شروع ہوا تو یزید بن ہشام کی وصیت کے مطابق دلی محمد اس کا بھائی ابراہیم تھا۔ شخص والوں کے علاوہ ان میں امر اور مذہبی باشندوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی پہلے گورنگا پے کے سردار بن محمد انبار (جو اپنے والد کے بعد گورنگا پے کا بلکان اور سرزمین کا نائب عالم تھا) نے یزید بن ہشام سے اتفاق کر کے اس سے علیہ کے فوج کے ہر سال کا مطالبہ کیا تھا لیکن جرجس نے اس کے قریب کے یزید بن ہشام کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ کچھ دنوں کے بعد یزید کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد وہاں نے جرجس سے کارزار کیا حتیٰ کہ قسطنطنیہ میں اس کا سامرو کر گیا۔ انہوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی اس کے بعد اس نے شمس اور بن کیا۔ شخص اس وقت امیر انوشیروان نام بن ہشام کی طرف سے مدد اور جرجس کا نائب امیر تھا۔ وہاں نے اس کا سامرو کرنا حتیٰ کہ انہوں نے اس کی بیعت کر لی۔ جب مدد اور کو سردار کے شخص کے قریب پہنچے کہ عالم اور وہاں سے فرار ہو گیا۔ اس کے بعد وہاں شخص میں داخل ہو گیا۔ شخص کے ہاتھوں نے اس کی بیعت کر لی۔ وہاں کے ساتھ دشمن پہلے گئے اس کے ساتھ جرجس اور ہشام جرجس کی فوجیں بھی جس سردار ان دنوں کے سردار تھے۔

ان دنوں نے اس کے مقابلے میں ایک انوکھی چیز کا نظارہ دیا، مین ملو کے متحہم بن دنوں کی مدد بھی ہو گئی۔ وہاں نے انہیں قتل سے باز رکھا۔ یہودی بن یزید کے والد ان دنوں محمد اور محمد بن (جن کو ولید نے قتل کر دیا تھا) کو چھوڑنے کی ہمت دلی لیکن انہوں نے اتفاق کر دیا چنانچہ سارا دن اس میں شریہ رہا۔ ہوئی سردار نے ایک سردار کو بھیجا کہ انی اشام کے لشکر کے پیچھے سے تڑا گیا اس سے ان کا مطلوب چھوڑا گیا۔ وہاں کے پیچھے سے فرار ہو گیا۔ کہتے ہوئے ان کے والد سے ان کے ساتھی نے ان کے ساتھیوں کا نظارہ دیا۔ انی اشام نے ان کے بہت سے فوجی کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔ ان دنوں کے والد نے اس کی مدد سے اس کی فوج کو تڑا دیا۔ اس کے ساتھ ہی قتل ہوئے۔ وہاں نے ولید کے والد ان دنوں محمد اور ان سے اتفاق کر لیا۔ وہاں کا سامرو بنی یزید اور ہشام نے ان کے ساتھ سب کو تڑا کر دیا۔ کچھ دنوں کے والد بن یزید کے ساتھیوں کے ساتھ لڑا۔

یہاں سردار نے اس کے باقی والدہ کا قریبی مسلحانہ شہر ہے حتیٰ کہ انہوں نے شمس و ملو جا کر انی اشام کو بھیجا۔ انی اشام نے اس کی مدد سے اس کی فوج کو تڑا دیا۔ وہاں کا سامرو بنی یزید اور ہشام نے ان کے ساتھ سب کو تڑا کر دیا۔ کچھ دنوں کے والد بن یزید کے ساتھیوں کے ساتھ لڑا۔

۱۔ حبیب نے ان کے ساتھ چاروں سات گت کران کے سامنے کھڑا کر دیا جو کہ انہیں اپنی خبر سے کہہ کر قابضین ہو جائے۔ غلبہ نے ایک مرد تک ایوب صاحب السلام کے گھر میں قید کیا حتیٰ کہ اس نے اپنے دونوں بیٹوں محمد اور عبد اللہ کو اپنی عہد سطرہ کر دیا پھر دشمنی و اذیتوں میں ہمیشہ اور جارحانہ سے ان کا شکنجہ کر دیا۔ کادونی بھر پر قلعہ خوزن کا حکومت بیوت تمام کی صورت میں حمل میں آئی لیکن حقیقت میں بیوت میں نہیں بھی۔

اس کے بعد غلبہ غلبہ قلعہ کیا حالت اور اس کے ساتھیوں کو سولی دے دی لیکن ان میں سے صرف ایک ساتھی عمرو بن عاصرت بھی زندہ رہا۔ باقی بے جا کوس کی اذیتوں و شکنجوں کے پاس بھی جس ان امانتوں کا عمرو بن عاصرت کو ملتا تھا۔ مردان کے لئے قلعہ کے علاوہ شام کا معاملہ ملے ہو گیا اس کے بعد اٹھ سے دو سو نو کوس کے علاوہ مسلسل قلعہ کیا اسے اطلاع ملی کہ شمس دہلے اس میں باقی میں اترے گا جس کے بعد شمس دہلے کے درمیان حاصل تھا اس کا تصور بڑھ کر انہیں اس کے ساتھ بڑے بڑے لشکر تھے اس نے اترش بن ولید سے اس معاملہ میں بات چیت کی اس نے مردان کو مشورہ دیا کہ اولاً ہمیں ان کے پاس جا کر عہد کر دینی چاہیے غلبہ نے اترش کے بھائی عمرو بن ولید کو ان کے پاس بھیج دیا وہ ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے اس کی طرف ہمہ انکسار سے کام لیا اس کی کوئی بات نہیں کہی وہ وہاں اس کا کیا غلبہ نے ان کے حقیقے میں لشکر کشی کا ارادہ کیا لیکن اترش نے کہا کہ میں ان کو جا کر ان سے بات کرنا ہوں، چنانچہ اترش نے جا کر ان سے بات کی انہیں شام و اطاعت کی ترغیب دی ان کو ملے اس کی بات مان لی بعض نے ان کو کر یا اترش نے غلبہ کو ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا غلبہ نے اس کی ایک فیصلہ کرانے کا حکم دیا اطاعت کرنے والوں کی اطاعت قبول کرنے کا حکم دیا جب فوج اس کے پاس پہنچ گئی تو اس نے انہیں لے کر ہرے کے راستہ صاف کارنگ کیا اس کے ساتھ مردانوں میں سے ابراہیم بن ولید شمر اور سلیمان بن ہشام، ولید اور یزید بن سلیمان کی اولاد میں سے ایک جماعت بھی تھی۔

مردان نے صاف میں چند یوم قیام کر کے برہہ کا رخ کیا سلیمان بن ہشام نے چند یوم اس سے آرام کی بھارت طلب کی مردان و اطاعت میں اور بے فرات کے کنارہ و اترش بن ولید اور شمر کو قیدی چلا گیا حتیٰ کہ وہ بھی قید مردان کا ارادہ تھا کہ یہ کبھی کو شمشاک بن قیس حبشیانی تھا۔ ابی الحری سے جنگ کرنے کے لئے عراق بھیج دیا جائے مردان اس کام میں مصروف ہو گیا وہ اس جزا فوجی کے جنس مردان نے بعض سرداروں میں بھیجا خود بھی واپس آ گئے انہوں نے عاصرت سے گڑے ہوئے سلیمان بن ہشام سے مردان کو غور کر کے اپنی بیوت کی دعوت دی۔

شیطان نے سلیمان بن ہشام سے غرض کرادی اس نے مردان کی بیوت ختم کر دی فوج نے اس کی بیوت کر لی وہ اپنی طاقت فوج کے ساتھ شمر بن حجاز کی اطاعت شام سے بھی اس کے علاوہ نکلتی وہ بھی جا دوس طرف سے اس کے پاس ملے ہو گئے سلیمان نے ان میں ہیرہ و گولہ تھے مردان نے شمر کے لئے چار کیا تھا۔ بیوت کی دعوت دی وہ بھی ستر جزا فوجی کے ساتھ اس کے پاس آ گیا مردان نے یمنی بن سلمیٰ سر کر دی میں ستر جزا کا لشکر روانہ کیا اور شمر بن ہشام دونوں میں مذہبیز ہو گئی فریقین میں شہید جنگ ہوئی مردان از خود جنگ کے لئے آیا اس نے سلیمان سے غلبہ کی بات فرمایا سلیمان کو شکست ہوئی سلیمان نے شمر جزا سے انکار فرما دیا کہ جن میں سلیمان کا بڑا بھائی ابراہیم بھی تھا۔

سلیمان شکست خوردہ ہو کر شمس چلا گیا شکست خوردہ فوج اس کے گرد جمع ہو گئی مردان کی گرائی ہوئی فیصلہ انہوں نے دوبارہ شمر کر دی۔ مردان نے اس سے امان بخشیں نصب کر کے ان کا محاصرہ کر لیا۔ مسلسل آٹھ ماہ تک محاصرہ کر کے کھابہ روزہ وہ اس کی طرف آتے اور لڑائی کر کے شام کو واپس چلے جاتے سلیمان لشکر میں سے ایک جماعت کے ساتھ قلعہ چلا گیا مردان کا لشکر اس کے پاس سے گزرا سلیمان نے اسے لوٹانے کا ارادہ کیا لیکن یہ اس کے لئے نکلنے نہ ہو گا۔ مردان نے ان کے لئے لشکر تیار کیا اس نے سلیمان کے لشکر کے چار سو آدمی قتل کر دیئے جب کہ وہ کل کوس چھ سو ورتہ دہلی آ گئے مردان سے مسلسل دس دن تک شمس کا محاصرہ کر کے کھابہ جب مسلسل دس شمس پر مصائب کا زلزلہ ہوا اور اذیت ان کے شامل حال ہوئی تو انہوں نے مردان سے امان طلب کی اس نے کہا کہ جب تک تم میری باقی قبول نہیں کرو گے اس وقت تک امان نہیں دوں گا پھر انہوں نے کہا کہ ہم سعید بن ہشام اور اس کے دونوں بیٹے مردان اور عثمان اور لشکر کو سسکی اور عجمی جو اسے گالیاں دیتا تھا ان سب کو تیرے ہوتاے کرالیں گے مردان نے اس شرط پر ان واپس لے لی اور وہ کورہ اور اترش کر دی۔

اس کے بعد مردان نے شمشاک کا رخ کیا عراق کے نائب حاکم عبد اللہ بن عمر بن عبد الصخر نے شمشاک کی مدد سے اس کے ماتحت علاقے کو فوج اور اس کے مضامین پر مسلط کر دیا مردان نے لشکر کو فوجی شمشاک کی جانب سے اس کے نائب مکان انہیں ملے ان سے طاقت کی مکملان بنے ان

پاکستان میں عربوں کے مسئلہ سے حفاظت کے لئے خلیفہ محمد بنی مرہاں نے بھی خلیفہ محمد بنی ایدہ مرہاں کے ساتھ ساتھ ایک مجلس عربوں کا انعقاد کیا جس کے تحت تمام عربی مساجد اور خانقاہوں کے خلیفہ اور مرہاں کی ایف جہا مت کے علمبردار شیخ اشام نے سمجھے اور یہی مجلس عربوں میں سرائے قندھار کو عربوں سے اس کے پکے کے خلیفہ کے ہاتھوں کو اتحاد کا کر کے لے کر عرب مرہاں سے عراق کے نائب حاکم ابن مسعود کو اتحاد میں سے نکال کر اسے تمام ایچا چاہا جس میں عربوں نے اتحاد دیا جس سے نکال کر اسے لے کر ایک کا خانہ کو پا کو خانہ عربوں کے قبضے سے نکل کر اس میں رہنے میں غیر قابل غلطی کا ایک قریب قریبی ایچ مرہاں تھا۔

۱۹۸۱ء میں مولانا قسطنطنیہ گیلانی سے ملا کر مولانا کے لیے ایک کمرہ اور کچھ سہولتیں بنوانے کے لیے بھیج دی گئیں۔ مولانا نے ان سہولتوں کو ۱۹۸۲ء میں استعمال کر کے اپنے گھر میں لے آئے۔ مولانا نے ان سہولتوں کو اپنے گھر میں لے آئے اور ان کو اپنے گھر میں استعمال کرنے لگے۔ مولانا نے ان سہولتوں کو اپنے گھر میں لے آئے اور ان کو اپنے گھر میں استعمال کرنے لگے۔ مولانا نے ان سہولتوں کو اپنے گھر میں لے آئے اور ان کو اپنے گھر میں استعمال کرنے لگے۔

[illegible]

دل سے جہاد کر رہا ہوں کہ میں سے خیران رہے۔ شہر وادیں، تالیاں، بندھنوں سے لڑتا تھا کہ اسے جہاد فوجی ہو کر لڑیں اس کی فوجی پارٹی نہیں ہوتی۔ بلکہ شہر سے اس کا کچھ کیا جو جہاد کی شان و شوکت والی کارروائیوں سے بھی بڑھ کر جنگ کرنے کی اصل فوجی دوا ہے۔ مسلم شہر وادی کا لکھنا تھا جہاں جہاد کی جہاد کی علامت تھی اور پتہ۔

[illegible][illegible][illegible]

قاضی بن یحییٰ نے چڑھائی۔

لعر بن سید ابدل جیسے کہ جے والے لشکروں کے سربراہوں کو اس نے تباہی کرنے کے لئے روانہ ہوا مشروں پاس نے تباہی مقرر کئے ان کے باقی ماندہ واصل آباد واصل کے پاس میں آئیں گے۔

ابن الکرمانی کا قتل: لعر بن سید اور ابن الکرمانی بدیع بن علی الکرمانی میں جنگ شروع ہوئی فریقین کے متعدد افراد قتل ہوئے جو مسلموں کے ہوں۔ وہ آسمان سے پائین اپنی طرف نکل کر رہا لعر اور قتل کر دیا کو اس نے لکھا کہ امام نے تمہارے بارے میں مجھے بھلائی کی نصیحت کر چکی تھی میں اس سے بچاؤ نہیں کر سکا اس نے ہمارے اس کوئی مہاس کی طرف دعوت دی متعدد افراد نے اس کی دعوت قبول کر لی۔ ابو مسلم نصر اور کرمانی کی فسادوں کے زمانہ ان افرادوں نے فریق میں سے ہونے لکھے لعر بن سید نے ابو مسلم کی باجی ہوئی تہویرت سے مردان کو قتل کیا، اپنے مطلق کیا اور یہ کہ ابو مسلم کو گولہ مارا لیکن ان کوئی طرف دعوت دیتا تھا اس نے لکھا میں مندرجہ ذیل اشعار بھی لکھے:

- (۱) میں دیکھتا ہوں کہ میان جنگاری کی جنگ دیکھ رہا ہوں آریب ہے کہ وہ بھڑک اٹھے۔
- (۲) اس لئے کہ آگ لگ گئیوں سے ہی روشن ہوئی ہے اور جنگ کی ابتدا باتوں سے ہی ہوئی ہے۔
- (۳) میں نے تجھ سے کہا کہ کاش مجھے تو اسی کے بارے میں معلوم ہو جاتا کہ وہ جاگ رہے ہیں یا سوئے ہیں۔
- مردان نے اسے لکھا کہ حاضر جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچ ہے، کچھ لکھ لے کہ کچھ کہتا ہے سچی نے تمہیں خبر دی ہے کہ لعر اس کے پاس نہیں ہے بعض نے ان اشعار ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

- (۱) میں دیکھتا ہوں کہ میان جنگاری دیکھ رہا ہوں آریب ہے کہ وہ بھڑک اٹھے۔
- (۲) اس لئے کہ آگ لگ گئیوں کے درمیان ہی بھائی جاتی ہے لڑائی کی ابتدا باتوں سے ہی ہوئی ہے۔
- (۳) اگر قوم نے لکھن اٹھا دیا اس کو نہ بچا نہیں تو آگ آگ اسامہ دیکھ رہا ہوں کا اندھن ہی بنے گی۔
- (۴) میں تجھ سے کہا ہوں کہ کاش مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ تو اسیہ فساد میں ہیں یا بیزار ہیں۔
- (۵) اگر وہ اس وقت سوئے ہوئے ہیں تو اس سے کہو کہ اٹھ کھڑے ہوں اس لئے کہ یہ مردان نے طاقت قربت کیا ہے۔

ابن طحان کا قتل: کہ یہ اشعار ان اشعار کے مانند ہیں جو مجلس طہوں نے عبد اللہ بن حسین کے انہوں نے لکھا اور ابن الکرمانی کے سفاح کے بھائی منصور کے خلاف بغاوت کے وقت کہے تھے

- (۱) میں میدانوں میں آگ کی چنگاریاں دیکھ رہا ہوں جو چاروں طرف سے بھڑک رہی ہیں۔
- (۲) ابو عباس اس سے غافل ہو کر اس کی آواز سے سوئے ہوئے ہیں۔
- (۳) جیسا کہ تو اسیہ سوئے ہوئے تھے پھر وہ افغان کے لئے اس وقت بیزار ہوئے جس وقت بیزار ہونا منع نہیں تھا۔
- لعر بن سید نے عراق کے نائب حاکم یزید بن عمر بن مہرہ سے خط لکھا کہ اے ابیہ وہ طلب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار لکھے:
- (۱) یزید کو بڑے پچھلے کے بہترین بات گئی بات ہے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جھوٹ میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔
- (۲) یہ بات کہ ارضی فرماں میں میں نے اٹھ سے لکھے ہیں جب وہ بچے دیں گے تو تیرے سامنے عجیب دشمن بیان کی جائیں گی۔
- (۳) ابھی وہ دوسروں کے بچے ہیں لیکن وہ بیڑے ہو گئے ہیں ابھی وہ جوان نہیں ہوئے ہیں لیکن ان کے بڑے ہاتھوں ہو گئے ہیں۔
- (۴) لیکن پرانے کے بعد ان کے بارے میں کوئی حلیہ نہیں کیا گیا تو وہ جنگ کی آگ خوب بھڑکائیں گے۔

ابن مہرہ نے لعر کا خط مردان کے پاس بھیجا وہ اتفاق سے خط کے پہنچنے کے وقت ابو الکرمانی کا ایک بچہ پایا کیا اس کے پاس ابو مسلم کے نام ایک خط تھا جس میں ابو الکرمانی نے ابو مسلم کو برا بھلا کہا تھا اور اسے لعر اور کرمانی سے جنگ کرنے کا حکم دیا تھا اور یہ کہ ابھی عربی ہونے والے کو ختم کر دے۔ مردان نے اسی وقت دمشق کے نائب حاکم ولید بن معاویہ بن عبد الملک کو خط لکھا کہ اے ابیہ وہ ابیہ کہ وہ ابو الکرمانی کے شہر میں جا کر ابو الکرمانی کو قتل کر کے

اسے یونانی کو چھوڑ کر صرف لاطینی بیان چاہی اور مسلم کی پوزیشن بہت مضبوط ہو گئی اس کا حلقہ بہت وسیع ہو گیا۔

شیبان بن مسلم انحرود کا قتل — نصر بن سید کے فرار ہونے کے بعد شیبان انکارہ گیا اس نے ابو مسلم کے خلاف ہر کی مدد کی تھی جو مسلم نے اس کے پاس اپنا چٹائی بیچا اس نے اسے گرفتار کر لیا پھر ابو مسلم نے بنی ایب کے تمام بھائیوں کو شیبان سے جنگ کرنے کا علم دیا بھائیوں نے جا کر اس سے جنگ کی بھائیوں نے اسے شکست دے دی اور اس کے ساتھیوں کا تعاقب کرتے ہوئے قتل ہو گئے اور فرار ہو گیا، پھر ابو مسلم نے کربلائی کے دونوں لڑکوں علی بن محمد بن عثمان کو قتل کر دیا اس کے بعد اس نے ابو داؤد کو قتل کر لیا اور شیبان نے زیاد بن عبد الرحمن الغضیری کے ساتھ سے اسے جھین لیا ان کے بہت سے اموال پر قبضہ کر لیا پھر ابو مسلم اور ابو داؤد نے حنین بن کربلائی کے قتل پر اتفاق کر لیا۔

اسی سال ابو مسلم نے قلعہ بن حبیب کو نصر بن سید سے قتل کرنے کے لئے نیربہا پر بھیجا اس کے ساتھ امرامی ایک جماعت تھی جس میں خالد بن برمک بھی تھا انہوں نے نصر بن سید سے قتال کیا جس کے اللہ نے ان سے قتال کے لئے بھیجا تھا قلعہ بن نصر کے ساتھیوں میں سے حمزہ بن آدمی قتل کر دیے اور ابو مسلم نے قلعہ بن ہذا کے لئے حمزہ بن زرارہ شہسواروں کا دست بھیجا ان میں سے علی بن معقل بھی تھا اس وقت نے بھی جنگ کی ہر کے بہت سے افراد قتل کر دیے انہوں نے حمزہ بن نصر کو بھی قتل کر دیا اور بہت سے امال غنیمت حاصل کیا۔

اس کے بعد عراقی کے نائب حاکم ابن سہب نے نصر کی مدد کے لئے ایک سر یہ بھیجا ابی الجہ کے شروع میں بعد کے دور قلعہ کی ان سے ہجرات ہو گئی پھر فریقین میں گھسائی کی جنگ ہوئی، بنی اسیر کا لشکر شکست کھا گیا اس بزار شامی قتل ہوئے حنین میں جرجان کا عامل بن ہذا بن حنظل بھی تھا قلعہ بن اسیر کا سر ابو مسلم کے پاس بھیج دیا۔

ابو حمزہ خادرجی کے مدد میں داخل ہوئے اور اس پر قابض ہونے کا بیان — ابن جریر کا قول ہے کہ اس سال قلعہ بن اسیر حمزہ خادرجی کے ساتھ مصر کا رہائی ہوئی جو اس کے شروع میں موسم گرما میں آیا تھا اس نے قرطب کے حمزہ اور قتل کر دیے، پھر وہ مدینہ میں داخل ہو گیا اس کا نائب حاکم عبد اللہ بن سلیمان ہوا قتل کیا خادرجی نے اسی سال ۱۹۰ھ کو مدینہ کے بہت سے لوگ قتل کر دیے اس کے بعد اس نے حمزہ بن سہب پر قبضہ کر دیا، بنی اسیر نے مدینہ کو اغوا کر لیا کہیں دھام کے زمانہ میں تھا اسے پاس سے گذرنا تھا اس وقت تھا کہ کچھوں کو اذیت پہنچی ہوئی تھی تم نے قلعہ کے ذریعے مردان سے مدد گرانے کا سوال کیا تھا اس نے گرا دیا جس کی وجہ سے قلعہ بالمدار بالمدار میں اور فقیر فقر میں بڑھ گیا تم نے اسے دعا مانگیں۔ اللہ کی غیورہ کے قول کے مطابق مردان نے ان کے پاس حنین کا قیام کیا۔

ہاتھی کے قتل کیا ہے کہ ایک روز ابو حمزہ خادرجی حمزہ بن سہب کو قتل کر دیا کہ اس نے کہا کہ اس سال مدینہ کا قیام ہو کہ ہم مکہ میں سے نکھرے اور حکومت کے لالچی کی وجہ سے ٹکس آئے بلکہ ہم نے دیکھا کہ جن کا چراغ بجھا دیا گیا ہے جن کو کھینچا کھڑو ہو گیا ہے ان کے خلاف ہر قائم رہے والا قتل کر دیا گیا ہے اس وقت زمین اٹھانے والے کے باوجود ہمیں شک نہ کرنے لگی ایک شخص کو ہم نے زمین کی اطاعت اور قرآنی فیصلہ کی طرف دعوت دینے کو مجتہد ہم نے اس کی دعوت قبول کر لی (جو اللہ کے امی کو جواب دے دو زمین میں عاجز کرنے والا نہیں)۔

ہم مختلف قبائل سے آئے ہیں ہمدانی ایک جماعت ایک لوٹ پر آئی ان کا زور اور ان کے ساتھ قلعہ وادی ہمدانی ایک ہی مخالف ہوا جیسے تھے وہ بہت کمزور ہیں میں بالکل کمزور تھے، پھر اللہ نے ہمیں لڑنا کا ہمدانی نصرت کی ہم نے حج کی اللہ کی دعوت سے ہم ہمدانی ہمدانی بن گئے پھر قلعہ بن سہب نے تمہارے لوگوں سے جنگ کی ہم نے ان کو اللہ اور قرآنی فیصلہ کی طرف دعوت دی، انہوں نے ہمیں شیطان کی اطاعت اور بنی مروان کے فیصلہ کی طرف دعوت دی، ہم نے ان کو ان کی ہدایت میں بڑا فرق ہے پھر ہمدانی طرف دوڑتے ہوئے آئے شیطان نے ان میں اپنے قدم بٹا دیے ان کی ہمت میں خورن آئے لڑنے لگا ان کا گمان ان کے بارے میں تھا انہوں نے شیطان کی اطاعت اور اللہ کی دعوت کو انہوں کے ساتھ جنگ و صلح کے ساتھ آئے ہمدانی اور ان کی بچیاں گھوڑے گھوڑے گھوڑے لگائیں انہوں نے انکی شمشیر زنی کی جس سے باطل کام کرنے والے شک میں پڑ جاتے ہیں۔

اہل مدینہ کا گرم مردان کی مدد کر کے کو اللہ اپنے خطاب سے کھڑے ہوئے پھر ان سے ہاتھوں میں ہلاک کر کے اور مدینہ میں قوم کو کجبات دے گا اسے اہل مدینہ تمہاری ابتداء بہت اچھی اور انجام بہت برے ہے اس سال مدینہ لوگ ہم سے اور ہم ان سے ہیں پھر کوئی مشرک کوئی بت پرست کوئی کافر کوئی

واقعات ۱۳۱ھ

اسی سال کرم میں قطیف میں عرب سے اپنے لئے شمس کا نعر بنیاد سے قلعہ کرنے کے لئے تو شمس کی طرف بھاگا۔ اس کے پیچھے قزوین بھی روانہ ہوئے۔ اس کے بعد شمس نے قزوین کے قلعہ کو فتح کر کے شمس اور اس کی قوم کو ہلاک کر دیا۔ شمس نے کہا کہ میں نے کہاں سے کہاں کیا۔ بنی کعبہ وہ اس کے لئے یہ بھڑا تو اس سال ۱۳۱ھ میں ۵۵ سال کی عمر میں اس نے وفات پائی اس کی ولادت کے بعد وہ مسلمہ اس نے ساجدہ کو کاڑھا اور اس نے قزوین میں جو کچھ رہا وہاں سے قزوین میں اضافہ ہو گیا۔

قطیف میں جان سے روانہ ہو گیا اس کے آگے آگے ہوا بن زرارہ و قسری غزوہ و مسلمہ کی ہجرت پر بنو قحطہ و انصار ہجرت کر کے اپنے ساتھ ایک جماعت کے قریب ہجرت کے واسطے وہیں پہلے قطیف سے اس کے پیچھے لشکر بھیجا اس نے اس کے اکثر ساتھیوں کو قتل کر کے قطیف میں اس کے پیچھے پیچھے چلا وہاں تک پہنچا کہ اس کے لڑکے نے اس کا قتل کیا۔ اس نے قزوین میں قیام کیا اپنے لڑکے کو لڑائی کی طرف بھیجا واپس اس نے پیچھے پیچھے چلا قطیف "دنی" پہنچا تو اس کو لڑاکا سے فتح کر چکا تھا۔ اس نے وہی میں قیام کیا۔ اس مسلمہ حالات کو کر بھیجا اپنے ابو مسلمہ سے کہ اگر یہ نہ ہو تو کیا رہاں پر اس کا مامور مسعود اور جو قطیف سے دلی پہنچے کہ ابو سہیل کو بھی اس کی طرف روانہ کر دیا۔ اس نے جب یہ سنا کہ قزوین سے یہ چلا آیا تو اس سے ایک ہجرت اور اس وقت اس کے نو بیٹے اس کی ایک جماعت کے ساتھ یہاں پہنچ کر رہا۔ وہ علی بن حسن نے یہاں بھی فتح کر لیا اس سے بعد حسن نے اس میں حاکم کا لقب کیا اس کے بعد اس کے لئے قزوین دہلی روانہ کر دی بلکہ حسن نے اس کو قزوین کے ساتھ ہلاک کا حکم دیا۔ قزوین کو فتح کر کے اسے بھی فتح کر لیا۔

اسی سال حاکم نے قطیف کی وفات ہوئی کیونکہ ابن سہیل نے اسے قطیف کی طرف جانے کا حکم دیا تھا۔ وہاں سے اس کی فوج دہلی کی فوجی چلائی وہاں سے شمس اور قزوین کے بعد قطیف سے مقابلہ کیا۔ اب دہلی پر فتح آئی اسے سات سے سات قلعہ اور اس کے ساتھیوں نے قرآن پڑھا کیا ایک عمارت نے اس کی قیادت میں اس قرآن کی باتوں کی طرف رجوع ہے۔ چہ چہ ان سے اس کے ساتھیوں نے عمارت اور ان قلعہ کو گالیاں دیں۔ قطیف نے اپنے ساتھیوں کو اپنی فوج پر حملہ کرنے کا حکم دیا ابھی ان کے درمیان جنگ نہیں ہوئی تھی کہ ابن سہیل نے ساتھیوں کو گت کھا گئے قطیف کے ساتھیوں نے ان کا چہرہ کر کے ابن سہیل پر میت بہت حاکم کو قتل کر دیا اور اپنے بعد صاحب مال تہمت حاصل کیا۔

اسی دن میں قطیف نے اپنا ایک حکمت کا حکم دیا تھا کہ اس سال میں نے جو اس کو جوتے قطیف سے اپنی ہزار ہزار کھلت دیتے کی دعوہ کرتے تاکہ کھانے کے لئے دوا اور کھل دیا چاہی کھلنے والے اور دوا کھلے۔ ابھی سال میں صہب کا اس سے ٹکراؤ نہ ہوا۔ یہ کہا کہ تم نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے تم سے کہا ہے۔ لئے امان طلب کی قطیف نے اس کو اس کا حکم دیا کہ اس کے پاس فراموشی تھی یہ اس کا سر گھر کے بعد سے پاس لے آئے انہوں نے اس کو قتل کیا اس مسلمہ سے کچھ کر رہا تھے۔ اسے قتل و سب ہلاک ہو گئے۔ ساتھیوں کو اس نے مجبور کر دیا کہ وہاں سے ہجرت کر لیں۔ اس کے خلاف شمس کی مدد نہیں کر رہے۔

اس کے بعد قطیف نے اس مسلمہ سے تم سے انہوں نے قزوین سے ہجرت کر کے ہجرت کر دی۔ اس کی طرف دوا کھلے اس نے اس کے ساتھ جن جن سفیان کو لے کر ہجرت کر لیا۔ ہجرت کا قول ہے کہ کھان لکھ کر ہجرت کر کے دوا کھل دیا۔ انہوں نے شہرہ کی فتح کی۔ قزوین قطیف کے پاس پہنچ دلی صہب پر اس کو قطیف پر اس مسلمہ کے ساتھیوں کا حکم تھا کہ وہ قرآن سے اتفاق نہ کر سکیں۔

اسی دن میں قطیف نے ایک جوتے ہجرت کر کے ہجرت کر دیا۔ وہاں سے قزوین کی طرف پہنچا تو ان میں سے ابھی بہت کم ہوا۔ مسلسل ہجرتی اختیار کر کے دریا سے فرات پار کر گیا۔ قطیف بھی اس کے پیچھے پیچھے فرات پار کر گیا۔ ان دنوں کے قیام کا بیان ہے کہ ۱۳۳ھ کے بیان میں ہے۔

یاد رہے کہ عہد یاد اور پانی میں سے فرق شدگان کو کھانے کا حکم یاد دینا بہت خواہش کروا تھا (قریباً اس کے تہہ سے لئے سونہ کو چار ذرا اور چم کو کھانے والی اور ام سے تہہ سے کھینچے، کھینچے آل فرعون کو فرق کردیا عہد اللہ نے میدان کارزار میں مہارت و درایت کیا سمیعین مامری کی ادا اس کے ایک شخص نے اس روز مردان اور اس کے کفر کے بارے میں کہا کہ

(۱) مردان نے روزہ افراہ تیار کی تو میں نے اسے کہا کہ ظالم ظلم میں ہی جس کا روزہ دہا کھائے گا۔

(۲) پیرا گیا اور حکومت چھوڑ دیا کہاں؟ اب تھوڑے ہی رخصت ہوگی تو ذہن سے نہ حسب۔

(۳) عقل سے خالی رہا اور دست فرعون کا بجا کر تو اس کی بخشش طلب کرے گا تو کتنے آگے گئے ہیں۔

مردان کی مہاری بیچ اس پر عہد اللہ نے جفا کر لیا عہد اللہ بن مردان کی پانی کے علاوہ اس میں کوئی عورت نہیں تھی اور عباس نے سقا کو بیچ کی خوشخبری دی۔ سقا نے دور کھسک کر اگلے جنگ میں شریک ہونے والوں کے لئے پانچ سو روپے کا اعلان کیا ان کے مطابق کو ۸۰ روپے تک نہ یاد کروا دیا خلیفہ نہ دیا نہ پر علماء فصل مفلوٹ مبالغہ فاقہ سے کی اطلاع سے جاری تھی۔

مردان کے قتل کی کیفیت کا بیان مردان حاکم لکھانے کے بعد وہاں سے چلائی کی طرف توجہ نہیں کرتا تھا عہد اللہ بن علی میدان کارزار میں مہارت روز نگاہ اس کے بعد سقا کے حکم سے اس نے اپنی فوج لے کر مردان کو تھاپ کیا مردان چلتے چلتے عراق سے بھی آگے نکل گیا اس نے ابو محمد سفیانی کو ٹیکل سے نکال دیا عراق پر اپنے ہاتھ بٹھانے اور اپنی لڑکی ام کلثوم کے شہر بایران میں چاہے کو پناہ دیا عہد اللہ کے طرف سے پہنچنے پر اہل یمن نے یہ سید کہا اس کی طرف توجہ عہد اللہ بن علی نے اسے امان دے دی اور اسے اس کے عہد سے پرہیز کر دیا عہد اللہ نے دیکھ کر گواہ دیا جس میں میرا حکم نہیں تھا۔

مردان نے قسمر میں کے واسطے قسمر کا رخ کیا اس نے قسمر پہنچنے پر اہل قسمر ہزار ہا روپے عیشت کی پیشکش اس کے پاس لائے مردان نے قسمر میں دیکھ کر دیکھا کہ قسمر میں نے وہاں سے کوچ کر دیا اور قسمر کے باشندوں نے اس کے قسمرین کی قلت دیکھ کر اسے ٹوٹے ہوئے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا اس کے واسطے خوف زدہ کھستہ خور دیا گیا پھر انہوں نے قسمر کی ایک وادی کے پاس اسے پناہ مردان نے ان کے ۱۱۰۰ سپر شہید کر کے مردان نے ان سے لڑنے کی درخواست کی پھر انہوں نے قسمر کی حوام سے جنگ نہ کرنے کی درخواست کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر ان کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی دونوں امیروں نے پیچھے سے ان پر حملہ کر دیا اور خلیفہ قسمر کھستہ کھا گئے اس کے بعد مردان دمشق آ گیا، دمشق پر اس کی لڑکی کا شہید و عیادت عیادت بن مردان امیر قسمر قسمر مردان اسے وہیں چھوڑ کر دیا مصر چلا گیا۔

عہد اللہ بن علی کا مین شہر اس پر گزرا ہوا اس شہر کے باشندے یہاں لباس زیب تن کر کے اس کی بیعت کرتے وہ انہیں امان دے دیا تھا عہد اللہ کے قسمر پہنچنے کے بعد اس کے بھائی عبد اللہ بن علی چار ہزار لشکر کے ساتھ اس سے اسطاعت نے عہد اللہ کی مدد کے لئے انہیں بھیجا تھا پھر عہد اللہ قسمر سے ہوتے ہوئے عہد اللہ بن علی کا پھر حوزہ کے واسطے سے دمشق آ گیا اس نے اس ۱۱۰۰ تاجین مدد کیا تاہم پھر صلاح کی طرف سے اس کا بھائی صلاح بن علی جو خود رازی کے عہد اور اس کی مدد کے لئے پہنچ گیا صلاح نے صرف خدا، میں جو ادا عہد اللہ نے دمشق میں باب شرقی پر اس کا بھائی صلاح، باب عاید پر ابو حواں، باب کیمیاں پر یحیٰی، باب مغیرہ بن قلیب، باب توہام، عبد اللہ بن علی بن مفلح اور عباس بن جریہ باب فدا میں پر آئے انہوں نے پتھروں، دمشق کا محاصرہ کرنے کے بعد اسی سال اس رمضان چوہ کے روز اسے قتل کر لیا اس کے بے شمار باشندے قتل کر دیے تھے کھینچنے کے لئے اسے مہار نہ کر دیا اس کی فیصلہ تیار کر دی بعض کا قول ہے کہ محاصرہ کے بعد اہل دمشق میں ہمای اور اسی اختلاف ہو گیا جس کی وجہ سے بنی کی انہیں میں جنگ ہو گئی انہوں نے اپنے تابہ قتل کر دیا پھر شہر کو یہ دیکھ کر باب شرقی کی جانب سے سب سے پہلے چھٹے والا قسمر عہد اللہ طاعی بن مغیرہ کی طرف سے بسا میں ابراہیم تھا، پھر دمشق میں کھینچنے کے لئے مہار نہ کر دیا گیا اس وقت میں چلا گیا ہزار ہا قتل ہوئے۔

ان مہار نہ کے حکم بنی طاعی کی ادا، اس سے عہد بنی اسمن اعراف کے مہار نہ بیان کے چن وہ عہد اللہ کے ساتھ دمشق کے محاصرہ میں پانچ ہزار کا مہار نہ انہوں نے دیا وہ مایہ پانچ مایہ سو تھیں اس کا محاصرہ کیا مردان کے نائب حاکم نے دمشق شہر کو بہت مشہور کیا تھا لیکن یہاں یہ اور

مصر یہاں میں اختلاف ہو گیا اور یہ بات اس کی بی بی کا سبب بن گئی تھی کہ انہوں نے ہر مسجد میں روقیوں کے لئے دو عراب بنائے تھے جن کی ایک جامع مسجد میں دو تھیں اور دوسرے جامعہ کے روز اولیٰ قبروں پر قطب یا چاقا تھا یہ ایک عجیب و غریب واقعہ وصیت اور خواہش بدعتی کے باعث رونما ہوا (معاذ اللہ) سے عالت سے سال ہیں۔

ابن حبان نے خوب وضاحت سے اسے بیان کیا ہے محمد بن یحییٰ بن علی بن عبد اللہ النعمانی کے حالات میں بیان کیا ہے کہ روایتی کا قول ہے کہ عبد اللہ نے پچیس روز دمشق میں داخل ہونے کے وقت میں اس کے ساتھ قادیان کے درمیان میں داخل ہوا تین گھنٹے تک اس نے اسے مبارک کیا مگر روز تک جامع مسجد کو اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کے لئے اسطبل بنائے رکھا پھر اس نے بی بی امیہ کی قبر میں کو انھیں اصابہ کی قبر میں نہر کی طرح سیاہ رکھا تھا عبد الملک بن مروان کی قبر میں صرف کوہنہ کی قہمی وہ قبروں میں صرف ایک ایک مصلو یا تا صرف بشام بن عبد الملک ابی قہر میں کج و سار تھا اس نے کد کا صرل ایک سوا صغیر ہوا تھا اس نے مردہ کو لے کے باوجود اس کو کوڑے لگوائے چند روز تک اسے سولی پر لٹکا رہا رکھا پھر اسے جلاد اس کی راہ کو کھوکھلا کر ہوا اس کا یہ سب کچھ اس نے اس لئے کیا کہ بشام نے اس کے بھائی محمد بن علی کو اس کے چھوٹے لڑکے کے قتل کی جہمت میں گواہ کیا کہ اسے جلتا کی طرف جلا وطن کر دیا تھا۔

اس کے بعد عبد اللہ نے بی بی امیہ کے خلاف مکی ہوا (معاذ اللہ) کہ نہ شروع کیا اس نے ایک دن میں سرمدہ کے پاس باغوں سے براہ راست قتل کئے ان پر پورے کاوش خوان چھا کر لٹکا دیا اور وہ اس کے نیچے پڑا کہ وہ ہے تھے یہ اس کا بہت بڑا اہم واقعہ اسے اس کا بدلہ سے گا وہ اس کے بعد زیادہ ان نہیں رہا کی کی مردہ پوری ٹیکس جوتی جیسا کہ اس کے حالات میں آئے گا۔

عبد اللہ نے بشام بن عبد الملک کی بیوی امیہ بنت عبد اللہ کو قادیانوں کی ایک جماعت کے ساتھ نیکر کر، نچے جسم چاہا وہ بھیجا انہوں نے اسے قتل کر دیا عبد اللہ نے چند روز وہاں قیام کیا اس نے اذاری کو بلا کر اس سے پوچھا کہ جو عمر کر رہے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے انہوں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں اہل بیت حضرت عمرؓ نے آپ کو ہلاکی حدیث لکھ کی ہے کہ (وہاں کا داروہ اور خیلوں پر ہے اور اذاری کہتے ہیں کہ میں اپنے قتل کا انتظار کر رہا ہوں مجھے ہمارے نکال دیا اس نے میرے پاس سوار بنا دیا۔

اس کے بعد عبد اللہ نے مروان کا قاتل کیا، وہ کمرہ گواہ پاترا لکھی تھیں حضرت امیہ کو جب بچا پھر وہاں مل کر عمر بن عبد اللہ پر اثر و پھر عمر ابی قہر میں پڑ گیا اسے معلوم ہوا کہ مروان بھاگ کر مصر چلا گیا اس کے پاس سراج کا خلیفہ یا کہ صانع بن علی کمرہ ان کی تلاش میں مجبور تم شام میں اس کے نائب بن کر کام کر رہا صانع ابی سالیٰ بقعدہ میں مروان کی تلاش میں نکلا اس کے ساتھ ابو عمر اور جابر بن سالیٰ بھی تھے پھر صانع سمرقند پر واپس آیا وہاں موجودا تھیں اس نے شیخ کیس کی کہ وہ مریش پر پہنچ گیا پھر وہاں سے چل کر نکلیں پر پہنچا پھر صلیب کی طرف چل دیا مروان نکل پھر کر چکا تھا اس نے اس کے ارد گرد کا کھاس وغیرہ سب جلا دیا اس کا بیٹا قادیان صانع مسلسل اس کی تلاش میں تھا حتیٰ کہ مروان کے سواروں سے اس کی ہمجھڑ ہو گئی صانع نے انہیں شکست دے دی۔

پھر صانع نے مروان کے گرفتار کئے ہوئے قیدیوں سے مروان کی بابت پوچھا انہوں نے اس کی خبر کی کہ مروان چاہا مات کے آخری حصے سے اسے تیرہ سال تک اس کی فرج متبادل میں شکست کھاتی پھر مروان (معاذ اللہ) ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ متبادل کے لئے نکلا (معاذ اللہ) صانع کے انھیں نے اس کا کھیرا کر ایک مصری شخص مصر وائی سے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا مروان کا بھائی نہیں تھا تو ایک کوئی اور فردوش نے اس کا سر قلم کے سر سے کھیرا ماریں اس کا سر لے کر اس کے گواہوں کے پاس بھیج دیا انھوں نے صانع بھیجی کے پاس بھیج دیا صانع نے اسے بھیج دیا۔

مروان بن علی نے ان کے بانی کے لئے امیر امین صانع کے پاس بھیج دیا۔
مروان بن علی نے ان کے بانی کے لئے امیر امین صانع کے پاس بھیج دیا۔
مروان بن علی نے ان کے بانی کے لئے امیر امین صانع کے پاس بھیج دیا۔
مروان بن علی نے ان کے بانی کے لئے امیر امین صانع کے پاس بھیج دیا۔

اس کے بعد صانع نے بی بی امیہ کو قاتل کیا کہ قادیان شام وہاں ہو گیا۔

کی ۱۲ سال ہوئے اور رضی اللہ عنہ کے وصال کو اس سے کم کرنے کے بعد ۸۳ سال پوری رہیں گے اور اس حدیث کے منافی ہے مزید یہ حدیث مرفوعہ نہیں ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس کی تکمیل نہ کی بلکہ یہ کسی اور کی کہ قول ہے میں نے شمس میں اس پر مسلسل عذاب کیا ہے نیز اہل انصاریہ بھی اس کی برکت کو نہ پہنچا ہے اللہ اعلم۔

ابن ابی عمیر نے مدائن میں اس کے واسطے سے آپ علیہ السلام کا روضہ نقل کیا ہے (کہ جس نے نئی اور ایک اور چار منبروں دیکھا تو سمجھے اس سے تکلیف ہوئی تو مجھ پر سورۃ کوثر نازل ہوئی اس حدیث میں صفت دراصل ہے۔

ابو یوسف بن عیسیٰ نے نئی واسطوں سے عیدین میں جب کہ قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس آیت (وَمَا جَعَلْنَا الرُّسُلَ إِلَّا مِثْلَ الْآنْفُسِ لِمَا كَانَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْقَوْلِ لَا يَخَافُ الْآنْفُسَ لِمَا كَانَ يُقَالُ لَهَا كَرِهَتْ لَقَوْلِ رَبِّهَا كَذِبًا) کے واسطے میں فرمایا میں اس کے ساتھ فرمایا کہ وہ بڑے بڑے کہتے تھے کہ آپ علیہ السلام نے کیا کیا ہے یہاں پر یہ کہ وہ انہیں ان کی ہے مزید یہ کہ وہ جانتے تھے کہ آپ کا کلمہ ہو گیا۔

ابو عمرو دازی نے رافضی کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ صحرا میں نئی رات آپ علیہ السلام نے نئی اور کے کچھ لوگوں کو مزار پر لکھ دیتے ہوئے دیکھا تو آپ یہ بات گراں لیا اس پر یہ حدیث وہاں فری لعلہ لعلہ لعلہ و متاع الی حین نازل ہوئی۔

دعوت میں دیکھا کہ وہاں قول ہے کہ میں نے ایسا لکھا کہ کہتے ہوئے دعا کہ رحم خدا الی امیہ کی حکمت کو انکی عزت سے دیکھتے ان سے پہلے لوگوں کی حکمتوں کو خدا تعالیٰ کی طرف انہیں نقل کر کے اس کے بعد انہوں نے قرآن کی آیات پڑھ کر ان کے بعد انہیں لکھا کہ اللہ اعلم اللہ اعلم اللہ اعلم۔

ابن ابی عمیر نے کہا کہ ابوحکم بن سید نے اس امر میں مزید و عمر بن سیف مولیٰ عثمان بن عفان عیدین میں اس کے واسطے کہ قول نقل کیا ہے کہ اس کے بعد ان میں سے ایک نے جواب دیا کہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ آج میں ایک دوسرے کو دیکھ کر کہیں گے انہیں نے پوچھا کہ کیسے؟ جواب دیا کہ ان کے وقت وہاں آج میں گھر کے اور شریعت کوک دانی وہ جا میں گئے وہ خلافت کی بات سمجھ کر ان کے بعد انہوں نے ان وقت پڑھیں گے جس سے وہ جانتے ہیں۔

یہ خوب بن سفیان نے ابن ابی عمیر سے روایت کی کہ ملازمین میں ابی ایوب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ علیہ السلام کا روضہ نقل کیا ہے کہ میں نے نہایت ابوالکلام ابن ابی عمیر کے ہاتھوں کی طرف چلا گیا لگاتار سے تھا، یہاں بھی کہ قول ہے کہ اس کے بعد وہ وقت تھا کہ آپ علیہ السلام کو سزا دے دے لکھا دیکھا گیا۔

ابوحکم بن سفیان نے ابن ابی عمیر سے روایت کی کہ ملازمین میں ابی ایوب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ علیہ السلام کا روضہ نقل کیا ہے کہ میں نے نہایت ابوالکلام ابن ابی عمیر کے ہاتھوں کی طرف چلا گیا لگاتار سے تھا، یہاں بھی کہ قول ہے کہ اس کے بعد وہ وقت تھا کہ آپ علیہ السلام کو سزا دے دے لکھا دیکھا گیا۔

ابوحکم بن سفیان نے ابن ابی عمیر سے روایت کی کہ ملازمین میں ابی ایوب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ علیہ السلام کا روضہ نقل کیا ہے کہ میں نے نہایت ابوالکلام ابن ابی عمیر کے ہاتھوں کی طرف چلا گیا لگاتار سے تھا، یہاں بھی کہ قول ہے کہ اس کے بعد وہ وقت تھا کہ آپ علیہ السلام کو سزا دے دے لکھا دیکھا گیا۔

ابوحکم بن سفیان نے ابن ابی عمیر سے روایت کی کہ ملازمین میں ابی ایوب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ علیہ السلام کا روضہ نقل کیا ہے کہ میں نے نہایت ابوالکلام ابن ابی عمیر کے ہاتھوں کی طرف چلا گیا لگاتار سے تھا، یہاں بھی کہ قول ہے کہ اس کے بعد وہ وقت تھا کہ آپ علیہ السلام کو سزا دے دے لکھا دیکھا گیا۔

ابوحکم بن سفیان نے ابن ابی عمیر سے روایت کی کہ ملازمین میں ابی ایوب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ علیہ السلام کا روضہ نقل کیا ہے کہ میں نے نہایت ابوالکلام ابن ابی عمیر کے ہاتھوں کی طرف چلا گیا لگاتار سے تھا، یہاں بھی کہ قول ہے کہ اس کے بعد وہ وقت تھا کہ آپ علیہ السلام کو سزا دے دے لکھا دیکھا گیا۔

ابوحکم بن سفیان نے ابن ابی عمیر سے روایت کی کہ ملازمین میں ابی ایوب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ علیہ السلام کا روضہ نقل کیا ہے کہ میں نے نہایت ابوالکلام ابن ابی عمیر کے ہاتھوں کی طرف چلا گیا لگاتار سے تھا، یہاں بھی کہ قول ہے کہ اس کے بعد وہ وقت تھا کہ آپ علیہ السلام کو سزا دے دے لکھا دیکھا گیا۔

[illegible]

(۱) یہ مسئلہ دوسرے جیسے لوگوں کو اور نہ ان کی طرف جاننا چاہیے کوئی مسئلہ ہے نہ جیسا کہ فہم ہے۔

ہم سب وراثی بحرانہ فکال سے مشغول تھے کیونکہ کوفہ میں سرگرمیوں کے سلسلے میں ان کا کہنا تھا سب سے پہلے ان کی کاہنہ ذریعہ ان کا ہونے
عزیزان نے دیکھا تھا کہ نکل گیا ہے کہ کوفہ ہونے سے متعلق ہے جس کے معنی کوہر کے ہیں بدشاہ نے ان کی اسے چھوڑ کر دے دیا ہے جو جلاور و
میں خوف و نامانہ ان کے لڑکے سے لے لیتا ہے۔

در اوقات ۱۳۳۳ هجری

[illegible]

اسی معاملہ میں جنھوں نے افواج میں سے پاس جا کر ان سے جنگ کرنے سے منع کر لیا۔ سالہاں میں بھی شریک ہیں شیخ احمد کی رائے
جہاد کی بھی یہی مسلم کے خلاف جہاد کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اٹھ سو لوگوں کو قتل کر کے ان کو زندہ بچائے جو رحمت خدائی کی تھیں۔ پھر فرما دیا کہ
اس کی سہولت نہ دیں۔ یہی معاملہ خدایہ لوگوں کے مقابلہ میں بھی پیش کرنا ہے۔ قتال کر کے لوگوں کو بچا دینا منافی شریعت ہے۔ اپنے
بھائی شیخ محمد کو اس مسئلہ سے سزا دی کہ اس کی توجہ اپنے بھائی کا مسئلہ کو منحرف کرے۔

سالہ دہائی میں نو مسلم کالونش خلیفہ نے صدر کابینہ میں اس سے عین جیسے کو جہاد کے لئے روانہ کیا اس کے علاوہ جب کے پرستہ قتل کیا۔
اسی سال خلیفہ کے مہاجر پادہاں جیسے خلیفہ بن عبد اللہ اور خلیفہ نے لوگوں کو کھج کھجایا اس سال شہداء کے کھجی سیر دل ہوتے دھوں کے علاوہ
کو شہداء مل جائے۔

واقعات ۱۳۴۱ھ

اسی معاملہ میں جو دہاکم بن بنام نے سٹار کے خلاف دعوت کو بخارا نے خامنہ خور کے ایک طرف بھیج دیا تھا اس سے قبل کر کے اس کے کڑھو کو توڑ کر اس کے لشکر کی جانب سے لڑا۔

واپس میں یہ ہم جب ملاقات کیا ماس میں جمال الدہ کے اشراف کے پاس سے ملے۔ انہوں نے میں سے ملاقات کی وجہ سے بار سے شہر میں ایک مسجد پر پیش کیا۔ میں نے ان کوئی جواب نہیں دیا۔ ساتھ ہی میں ان کی تعظیم کی۔ ان سے میں نے کہا کہ انہوں نے ان کے کلموں میں کوئی کلمہ نہیں لکھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے ان کے کلموں میں کوئی کلمہ نہیں لکھا تھا۔

[illegible]

آنے کے بعد سفارح بہت شرمندہ ہوا اس نے ابو جعفر کے پاس غلام بیچا کہ ابو مسلم اپنے غلام پر شرمندہ ہے اس لئے میں نے اس بیچ کی اجازت دی
حق بنی اقبال سے چھوڑ دیا غلام جب ابو جعفر کے پاس پہنچا تو وہ ابو مسلم کے لڑکے کی پوری تیاری کر چکا تھا غلام کی بات سن کر اسے بہت غصہ آیا۔
اس سال سفارح کے ہمراہ بنائے گئے ابو جعفر نے انہوں کو کوچ کر دیا۔ ابو مسلم بھی غلیظہ کی اجازت سے سرخج میں اس کے ساتھ حجاج سے
واپسی پر جب ابو جعفر ابو مسلم سے ایک میل کے فاصلے پر ذات مرقہ میں مقیم رہتا تھا اسے سفارح کی موت کی اطلاع ملی اس نے ابو مسلم کو پیغام بھیجا کہ ایک
بڑا امر پیش آیا ہے اس لئے جلد ہی جلدی چلو جب ابو مسلم وعادہ کی خبر ملی تو وہ جلدی جلدی اس کے پیچھے چلا گیا کہ وہ کوئی عیب اسے ساتھ لیا
اس کے بعد منصور کی بیعت ہوئی جیسا کہ مقررہ سبب اس کی تحصیل میں آئے گا۔

بنی عباس کے پہلے خلیفہ ابو العباس السفارح کے حالات — یہ عبداللہ السفارح بن محمد بن ابی اسحاق بن علی بن عبداللہ بن ابی
العباس بن عبدالمطلب آخری اہل ہاشمی امیر المومنین ہیں انھیں مرثضیٰ اور قاسم بھی کہا جاتا ہے ان کی والدہ کا نام مریطہ یا رطلہ بنت عبداللہ بن
عبداللہ الحارثی تھا سفارح کی ولادت شام کے علاقہ بھتا کے راضیہ نامہ میں ہوئی، جہاں ان کی نشوونما ہوئی حتیٰ کہ مردان نے ان کے بھائی ابی اسحاق کو بچہ
لیا اس کے بعد سفارح کو خلق ہو گیا۔

۱۲ ربیع الاول ۱۸۰ھ کے بعد وہ کوئی بیس سال کی بیعت کی گئی جیسا کہ زمرہ ۱۳۲ھ ۱۲۱۳ء کی الحمر بن قاسم پر پہنچے۔ مرثضیٰ میں ان کی وفات ہوئی۔
ان کی مدت خلافت ۴ سال ۹ مہینے۔

سفارح حسین بن علی اور قاسم بن علی نامک، گنگھم دانے والے بال، خوبصورت، پیش، حسین پیرو، فصیح کلام اور عمدہ رائے والا تھا۔
اس کی حکومت کے شروع میں عبداللہ بن حسین بن علی قرآن پاک نے کہ سفارح کے پاس آیا سفارح کے پاس اس وقت بی بی فاطمہ کے سرگرم
دو بچے بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا کہ اسے امیر المومنین قرآن پاک نے بڑا عہدہ دے لئے واجب کیا ہے دو بچوں نے دیکھ کر روتی کہتا ہے کہ حاضرین
یہ سوچ کر کہیں سفارح کی زبان سے یہ مناسب بات نہ نکل جائے یا جواب نہ دے سکے خوف زدہ ہو گئے سفارح نے اس وقت دعا خواہی کے ساتھ
جواب دیا کہ تیرا والد حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے بڑھ کر دانا ہے حال تھے وہ اس امر کے متصرف ہوئے انہوں نے تیرا والد حضرت حسین رضی
اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو دو چودہ بچوں غم سے بچھڑتے تھے میں نے انہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ تمہیں سے زیادہ روتی کہتا ہے کہ اس کے بعد عبداللہ بن
حسین نے کوئی جواب نہیں دیا انہوں نے سفارح کی حاضر جوابی پر بڑی حیرت کا اظہار کیا۔

امام احمد نے مسند میں متعدد طرق سے آپ علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے کہ غازی زمانہ میں فتوس کے ظہور کے وقت ایک شخص سفارح بنی کا
ظہور ہوگا جو لوگوں کو مال بھر بھر کر دے گا۔ زجر بن یزید کا قول ہے کہ کئی طرق سے مجھ تک سفارح کے والد کا قول پہنچا ہے کہ میں ایک باہب کی موجودگی
میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا عمر بن عبدالعزیز نے اس سے پوچھا کہ سلیمان کے بعد غلیظہ کون ہوگا؟ اس نے کہا کہ آپ ہوں گے، پھر انہوں نے
باہب سے پوچھا کہ مجھے اس کے بارے میں وضاحت سے بتائیے جواب میں اس نے آخر تک یہی کہنے لگے کہ غلیظہ کا ذکر کیا محمد بن علی کہتے ہیں کہ
میں نے اس کی یہ بات دلی میں سمجھ کر لی پھر ایک دن میری اس پر نظر پڑ گئی میں نے غلام سے کہا کہ اس کو میرے پاس لانا میں اسے اپنے گھر لے گیا
پھر میں نے اسے سے انیسویں کے غلام کے ہار سے میں سوال کیا تو اس نے بی امیہ کے تمام غلام کا ذکر کیا کہ ابوت مروان بن محمد کے ذکر سے اس نے خشم
پوٹی کی میں نے اس سے پوچھا کہ پھر غلیظہ کون ہوگا؟ اس نے کہا کہ ابن الحارث بن جریج والا کہ وہ کچھ محمد بن علی کہتے ہیں کہ اس وقت ابن الحارث ماں کے
ہیٹ میں تھا۔

محمد بن علی کا قول ہے کہ اہل مدینہ کے ایک وفد نے سفارح کی خدمت میں حاضری دی عمران بن ابی ایوب بن عبداللہ بن طلحہ العدوی نے علاوہ
سب نے سفارح کی دست بوسی کی عمران نے صرف سلام کیا پھر اس نے کہا کہ اسے امیر المومنین اگر دست بوسی ملتی تو میرے قریب کا قریب ہو جی تو
سب سے پہلے میں آپ کی دست بوسی کرتا ہے تاکہ وہ مجھے پسند نہیں بلکہ بعض مرتبہ وہ کہاں کا سبب بن جاتی ہے یہ کہ عمر بن الحارث بیٹھا گیا۔ راوی کہتا
ہے کہ قسم بخدا! سفارح نے ساقیوں سے اس کا حکم نہیں کیا بلکہ اس بات سے خوش ہو کر اسے نہ پوچھا۔

قاضی معانی بنی ڈاکر نے بھی کیا ہے کہ سلطان نے ایک شخص سے کہا کہ مراد ان کے نظر میں جا کر یہ دھرم چڑھ کر اٹھ جائے۔

(۱) اسے آل مراد ان کے شخصیں ہانک کر لے آئے تھے ہر سال کو قلوب اور اذیت تیری کرنے والے تھے۔

(۲) سلطان ہم سے کسی کو ذوق نہ رکھنے کے خوف کے شیروں میں نہیں جھٹک کر دے۔ غلیب بدلتی ہے ڈاکر نے کہا ایک روز سلطان نے آئینہ بک کر کہا کہ اسے اندر میں میری ہی طرح نہیں کہتا کہ میں تو جو ان طلبہ یعنی میں آپ سے اسکی روزی عمر کا سال کر چوں جو میری ہی طاقت میں غریب اس نے دینی بات فرما دے سے پہلے ہی ایک عام کو دوسرے عام سے کہتے ۱۲ نے سنا کہ میرے ہمارے ۱۱ سال ۱۱ ہوا پانچ ہوا فرق یہاں سے کہا کہ جسسی اللہ لا عظمیٰ لا باطل علیہ تم کلفت وہ مصعب بن نوہیک ۱۱ ہوا پانچ ہوا سے بعد میں کی طاقت ۱۱ کی۔

محمد بن عبد اللہ بن مالک لڑائی سے ڈاکر کیا ہے کہ ہمدان دیکھنے سے اپنے کونے کو کھینچ کر اسکا ہاتھ بنی بنی میں سے ہوا تھا میں نے خود اپنے والد سلطان کے پاس میں روایت کرتا ہے۔ اس نے اس کا بیٹا اللہ سے ہی ہوئی بات کہانی کی اس کے والد عرف کے روزی کے وقت سلطان کے پاس گئے ۱۱۰۰ ہوا کی طاقت میں تھا میں نے اسے حضور پاکہ اس سے اس کے پاس سے میں سلطان کی تک بات اسے چنا جو میں نے اس سے بات شروع کی حتیٰ کہ اسے پیدا کی میں اس کے بعد قیلولہ کرنے کے لئے گھر چلا گیا پناہ میں بکھڑا ہے بعد ازاں آپاؤ اس کے روزی سے پانچ شخص سندھ کی فتح کی جہ سے ان کی بیعت کی، طاقت وہ نہیں کے ہوائے اسے کی خوشخبری ۱۱۰۰ ہوا اس میں نے اللہ کا شکر ادا کیا وہ میں گھر میں داخل ہوا تو ایک شخص اتر پڑا کی فتح کی خوشخبری سن کر اٹھا میں نے اس میں سے بھی کہ میں داخل ہو کر سلطان کو خوشخبری سنائی اور اس وقت دھرم سے شروع ہوئے کے بعد از ان میں بھی کہ ہرقام کہ بھی اس کے ہاتھ سے کر کی سلطان نے کہا کہ اگر تو صرف اس ذات کے لئے ہے جس کے ہوا میری ہوائی ہے گھنچہ بلی موت کی خوشخبری کی ہے۔

یہ اچھے سے لے بی و شام عبد اللہ بنی ڈاکر میں ملی دینی اللہ میں اپنی طالب سے آپ بھٹا ہوا تھا اٹھ گیا ہے کہ میرے سال شہر میں روئے نہیں گئے۔ (۱) سندھ کا وہ ۱۱۰۰ ہوا فرزند کا تھوڑا بھلا نام کی فتح و طاقت کریں گے اس کے بعد وہ اس کے بعد میری طاقت ہو جائے گی اس نے کہا کہ وہاں وہ آپٹ جی میں نے کہا کہ اگر اسے میرا اللہ میں نہیں گے کہا کہ میں نہیں کہتا کہ میں نے گھنچہ بلی موت کی خوشخبری سنائی اور اس وقت دھرم سے شروع ہوئے کے بعد از ان میں بھی کہ ہرقام کہ بھی اس کے ہاتھ سے کر کی سلطان نے کہا کہ اگر تو صرف اس ذات کے لئے ہے جس کے ہوا میری ہوائی ہے گھنچہ بلی موت کی خوشخبری کی ہے۔

تھم کے وقت مولانا نے آکر اسے لڑا علیہ کی اطلاع دی اس کے بعد اس کے خادم نے گھنچہ بلی موت کی خوشخبری سنائی اور اس وقت دھرم سے شروع ہوئے کے بعد از ان میں بھی کہ ہرقام کہ بھی اس کے ہاتھ سے کر کی سلطان نے کہا کہ اگر تو صرف اس ذات کے لئے ہے جس کے ہوا میری ہوائی ہے گھنچہ بلی موت کی خوشخبری کی ہے۔ (۱) سندھ کا وہ ۱۱۰۰ ہوا فرزند کا تھوڑا بھلا نام کی فتح و طاقت کریں گے اس کے بعد وہ اس کے بعد میری طاقت ہو جائے گی اس نے کہا کہ وہاں وہ آپٹ جی میں نے کہا کہ اگر اسے میرا اللہ میں نہیں گے کہا کہ میں نہیں کہتا کہ میں نے گھنچہ بلی موت کی خوشخبری سنائی اور اس وقت دھرم سے شروع ہوئے کے بعد از ان میں بھی کہ ہرقام کہ بھی اس کے ہاتھ سے کر کی سلطان نے کہا کہ اگر تو صرف اس ذات کے لئے ہے جس کے ہوا میری ہوائی ہے گھنچہ بلی موت کی خوشخبری کی ہے۔

اس نے راہی بلی موت کی خوشخبری کی ہے۔ (۱) سندھ کا وہ ۱۱۰۰ ہوا فرزند کا تھوڑا بھلا نام کی فتح و طاقت کریں گے اس کے بعد وہ اس کے بعد میری طاقت ہو جائے گی اس نے کہا کہ وہاں وہ آپٹ جی میں نے کہا کہ اگر اسے میرا اللہ میں نہیں گے کہا کہ میں نہیں کہتا کہ میں نے گھنچہ بلی موت کی خوشخبری سنائی اور اس وقت دھرم سے شروع ہوئے کے بعد از ان میں بھی کہ ہرقام کہ بھی اس کے ہاتھ سے کر کی سلطان نے کہا کہ اگر تو صرف اس ذات کے لئے ہے جس کے ہوا میری ہوائی ہے گھنچہ بلی موت کی خوشخبری کی ہے۔

اس نے راہی بلی موت کی خوشخبری کی ہے۔ (۱) سندھ کا وہ ۱۱۰۰ ہوا فرزند کا تھوڑا بھلا نام کی فتح و طاقت کریں گے اس کے بعد وہ اس کے بعد میری طاقت ہو جائے گی اس نے کہا کہ وہاں وہ آپٹ جی میں نے کہا کہ اگر اسے میرا اللہ میں نہیں گے کہا کہ میں نہیں کہتا کہ میں نے گھنچہ بلی موت کی خوشخبری سنائی اور اس وقت دھرم سے شروع ہوئے کے بعد از ان میں بھی کہ ہرقام کہ بھی اس کے ہاتھ سے کر کی سلطان نے کہا کہ اگر تو صرف اس ذات کے لئے ہے جس کے ہوا میری ہوائی ہے گھنچہ بلی موت کی خوشخبری کی ہے۔

کر یا تو از در برہ کر یا مسلم کے پاس پہنچ گیا عبداللہ بن علی سوار ہو کر نصیبین میں از درج کے دروازہ داخل ہوئی۔ وہ مسلم نے ایک طرف ۱۲۵ھ اور عبداللہ کا لشکر اگلے ہی دن نصیبین کے قریب سے قتل کے لئے نکلیں بھیجا بلکہ شاہ میرزا کر بھیجا ہے شاہی لشکر اور مسلم کی اس بات سے غولہ نہ ہو گیا انہوں نے کہا کہ ہمیں ایسا کرنا اور ہمارے ہاں جا کر اس کا لشکر کر کے چلے جائے۔ چوں عبداللہ نے کہا کہ تم لوگ ہم کو باوجود مسلم سے نہ کرنے کے لئے آپ کے لشکر میں نہیں لے سکتے تو اس کی بات قبول نہیں کی۔

اس کے بعد عبداللہ نے نجد بنی لی اس نے شام جانے کا ارادہ کیا اور مسلم نے اس کی جگہ ۱۲۵ھ اس کے دروازہ پہنچ کر اپنی تہذیب ہو گیا عبداللہ کی پہنچائی ہوئی جگہ بہت اونچے تھے عبداللہ اس کے ساتھیوں نے ۱۱۱ھ کا واقعہ انہوں نے ابو مسلم کی گواہی جگہ جگہ ۱۲۵ھ جو محمد بن قحطی۔ اس کے بعد ابو مسلم نے ان سے فدا جنگ قبول کیا عبداللہ کی طرف سے سرخیل اس کا دہائی مہر عبداللہ قاس کے سینہ پر لکھتے مسلم مصر وہ صیغہ بن سوہ اسد بن قحطی کے سینہ پر حسن بن علیہ اور مصر وہ ابو ہریرہ کا نام بن لکھتے تھے ان میں متصہ مصر کے ہونے میں بہت سے افراد ملاک ہوئے ابو مسلم کے وقت۔ اگر کہتے ہوئے یہ شعر چڑھا کر تھا۔

”اے اعلیٰ میں واپس کا ارادہ کرتے ۱۱۱ھ کی جنگیں لوگے گا میں انسان موت سے بھاگنے والا ہے والا لکھ دو موت ہی میں واقع ہو گا۔“

ابو مسلم کے لئے ایک خبر پہنچا کہ اپنی اہل بیت اور بھائیوں کے لئے بھجنا کے وقت وہ اس میں رہتا تھا یہ غلطیوں ہوئی و بھگتا اس کی اصلاح کرنا تھا پھر یہ خبر ان کی طرف پہنچا کہ وہ مسجد دمشق میں بیٹھ شروع ہو گئی ابو مسلم نے ان سے ایک خط لکھا اس میں کہ میرے حسن بن علیہ کو تم لوگوں پر اس کے میرے کی طرف جانے کا حکم پہنچا ہوا ہے میرا دل کچھ نہیں ہوتا کہ میرے کی طرف نہ لے لے ابو مسلم نے عقب کو میرے کے ہائی لوگوں کے ساتھ اہل شام کے میرے پر حملہ کرنے کا حکم دیا انہوں نے ان پر حملہ کر کے قتل کر دیا۔ یہی خبر شام کے بعضوں نے کہنے سے قتل قتل کی تو خراسانوں نے ان پر حملہ کر کے قتل کر دیا۔ یہی خبر عبداللہ کی فہمیت تھا کہ ابو مسلم نے ان کی جگہ میں رہ کر ان کو مار دیا۔

مصر سے اپنے تمام اہل العصب کو بھیجا کہ عبداللہ کی پھانسی سے حاضر ہوئے اپنی بیویوں کو بھیج کر کہ عبداللہ ان میں سے کوئی کسے اس پر ابو مسلم اور اہل بیت ہو گیا عبداللہ کی فہمیت کے بعد ان کے حقائق میں ابو ہریرہ کی حکومت معلوم ہو گئی۔

عبداللہ بن علی اور اس کا بھائی مہر عبداللہ جہاں سے آئے تھے وہیں چلے گئے پھر عراق سے گزرتے ہوئے عبداللہ نے وہیں اقامت اختیار کر لی جب منصور کا تمام اہل العصب وہیں سے گزرا تو وہ مہر عبداللہ کے پاس میں آجہ پاؤں ڈال کر اسے گرفتار کر کے منصور کے پاس لے آئے جہاں سے ابی بن موسیٰ کے پاس بھیج دیا پھر منصور نے اس کے لئے امان طلب کی اہل کا قول ہے کہ اسامیل بن علی نے اس کے لئے امان طلب کی۔

عبداللہ بن علی اپنے بھائی یحییٰ بن علی کے پاس ہوا چاہے ایک عرصہ تک اس کے پاس چھپا رہا پھر منصور کو پتہ چلے کہ اس نے اسے گرفتار کر لیا کہ ایک چہرے سے اسے غیبتی اس کے لئے گھر میں قید کر دیا پھر گھر پہنچا وہاں کی جگہ سے جنگ ہوئی کہ عبداللہ بن علی کو اس کی موت واقع ہو گئی یہ واقعہ منصور کے یہ سے معلوم میں ہے عبداللہ سات سال قید میں رہا پھر جس گھر میں وہ قید ہو گیا اس پر گڑ گیا جیسا کہ مقرر ہے اس کے چاروں میرا رہا ہے۔

ابو مسلم قراسانی کا قتل۔۔۔ ابو مسلم نے حج سے فارغ ہو کر لوگوں سے ایک دن پہلے اہل شام کے درباری راسخ میں اسے سلطان کی وفات کی خبر ملی اس نے ابو مسلم کے پاس توجہ دیا تھا لیکن غفلت یہ اسے ہمارا کہیں وہی نہ اس کی طرف کیا منصور کو اس پر چاہے اسے پاس لے اس بات کو اس میں تھا کہ اب غفلت سے اس کے بعد اس سے ولوں ہو گا۔

جس وقت اس نے کہ منصور نے ایک دن پہلے وہی شام کی قحطی جب عراق کی وفات ہوئی تو اس نے بعد کی توقع کرنے کے لئے ابو مسلم کے پاس اہل العصب اسے اس وقت کے اب کے لئے سخت خطرہ جب اسے منصور کا قتل ہوئے اسے منصور کو وفات پہنچا دی اور خود لوگوں سے الگ ہو گیا جس عہد کے منصور کا مشورہ دیا کہ اس میں آپ ابو مسلم سے طاقت نہ لیں کیونکہ اس کے ساتھ اہل وہاں سے اس کی مخالفت کرنے والے لشکر

تجربہ آپ کے ساتھ کوئی شخص ہے منصور نے اس کے حضور وہ ٹھیل لیا جس کے بعد اچھے خیر کی خلافت کا انداز پیش آیا جو کہ چار باجر منصور نے ابو مسلم کو یاد دلائے اور ان کو یہ کام تسلیم کرنے سے نفرت رکھی جو اب گزرا۔

[illegible]

ابن کثیر نے اپنے کتاب الاموال میں یہ بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک مسکین کو دیکھ کر نہ کہے کہ اے اللہ! میری طرف سے اس کو عفو فرما، تو اس کو عفو نہ فرماؤ گے۔

جب یہ مسلمہ منصوص ہو گیا ہے، عظام ملانے اور نہ تو کر سکتے ہیں کہ اس نے کچھ مصرعہ شام کا دل سے بڑا دعا گو ہے سے قرآن میں ان کی اوریت ہے۔
چاہے میں مصرعہ شام پر یہ جب مقرر کر کے خواہر اسان ہی جاساں گا کہ مسلمہ نے خیر ہی ملے، پھر ان کے مقرر سے اس عزم سے کہ اس کے منصوص اس پر منصوص کہ
ہو گیا کہ مسلمہ منصوص کی طاقت کا عزم کے لئے شام سے قرآن میں ان کی طرف لکھا منصوص ہے، انار سے دعا میں کہ اس کا مسلمہ کو بھی۔ ان کے لئے کا مسلمہ دعا
مسلمہ نے قرآن میں جاتے ہوئے اللہ اب مقام سے منصوص کو کھلے اس میرا میں کا جو دشمن ہوتی ہو گیا تھا، ان کے لئے اس پر قدرت سے دعا میں ہم ان
جاسان سے اوریت کرتے تھے، ہم یوں کہے پر سکون ہوئے کہ اب یہ طریقہ کے اور اب یہ عرف ہو جاتے ہیں ہم آپ کے قرب سے دعا میں ہیں اب
لے مہر اپرا کرتے، اے ہیں جب کچھ آپ کے کہہ کو پورا کریں گے آپ کی دعا معیت کے کہ میں ہیں، شریک و مع دعا میں اس حاجی کے ساتھ
فی ہوائی اور آپ اس پر راضی ہیں تو کچھ آپ کا بجز میں تمام ہیں کہ آپ اپنی دل مراد (مشی) پوری کرتے جاتے ہیں تو میں اس عہد کو توڑ سکتا ہوں
میں نے اپنے فکر کا انت و دعا میں کہ حدیث سے سنا ہے کہ نے آپ سے کہا تھا۔

جب حضور کو اسلام کا خلافت اس نے اور مسلم رکھو کہ میں نے آپ کا نام رکھو ہے آپ کی حالت اپنے ہاتھوں سے صحت کرنے والے اور ابھی نہیں ہے یہ حکمت ازماں کی وجہ سے تمام حکمت کے لئے کے خواہش مند ہے ہیں۔ کھانا صحت کے چارہ ہوا ہونے پر انھیں سکون قیاس حاصل ہوتا ہے آپ نے اپنے آپ کو ان کے ہاتھ لیں رکھا آپ صبح و عاصرت پر قائم ہیں آپ اس صبح پر قائم ہیں جس کے ہر لمحہ پر داشت کرنے کی آپ میں طاقت ہے ہر فرد میں نے آپ پر لازم کی ہے اس کے ساتھ ساتھ طاقت کی ہے کہ انھیں ہے اخیر اہل فکین نے بھی یہی دعویٰ کیا ہے آپ کے پاس اللہ بچا ہے۔ آپ اس پر کان دھریں گے آپ کا نام نہ دے گا میں ان سے خیرا ہے۔ ہر شیطان و دوسروں کے اور یہاں جا کر ہونے کا دعویٰ کرتے ہوں کہ جب حضور کو اسلام آپ نے اپنے نام رکھو ہے شیطان نے اس کے لئے دیکھ رہے ہے یہ منہ پر ملاحظہ ہے۔ آپ کو اپنے چاہی میں چاہتا ہے۔

فصل کا قوالی ہے کہ مسلمانوں نے ان اختلافات کو حل کرنے کے بعد میں نے اپنے فیصلے کو امام ابوہریرہؓ بتایا ہے جسے انھوں نے اپنی مخلوق پر امام بنا دیا۔
 یہ جو ہم نے چاہا ہے کہ عقائد کے عقائد پر ہے اور آپ کا ذکر بھی درج ہے جس نے مجھے قرآن سے آگاہ کیا تھا کہ انھوں نے اسے مفسر بنایا کی کہ جس
 میں وہ انکار کیا وہاں نے مجھے بتا دیا کہ قرآن مجسم کرنے کے بعد وہ نے انکار کیا اور انھوں نے عقائد کے عقائد پر ہے اور آپ کا ذکر بھی درج ہے جس نے مجھے قرآن سے آگاہ کیا تھا کہ انھوں نے اسے مفسر بنایا کی کہ جس
 کے لئے پیغام کے لئے بھیجی گئی تھی کہ انھوں نے قرآن مجسم کرنے کے بعد وہ نے انکار کیا اور انھوں نے عقائد کے عقائد پر ہے اور آپ کا ذکر بھی درج ہے جس نے مجھے قرآن سے آگاہ کیا تھا کہ انھوں نے اسے مفسر بنایا کی کہ جس
 نے مجھے بتا دیا ہے کہ انھوں نے قرآن مجسم کرنے کے بعد وہ نے انکار کیا اور انھوں نے عقائد کے عقائد پر ہے اور آپ کا ذکر بھی درج ہے جس نے مجھے قرآن سے آگاہ کیا تھا کہ انھوں نے اسے مفسر بنایا کی کہ جس
 فیصلہ کے بعد وہ انکی رائے سے منکر کیا ہے۔

منصور کے جرم میں زیادہ سے زیادہ پانی علیہ اللہ (جو یہ کہتا ہے) نازل فرما دیا تھے) اور وہ کی ایک شہادت کے ساتھ ابو مسلم کے پاس بھیجا کہ اس سے

ان نے جو اسلام سے ان کی طرف آنے میں جلدی کی جب وہ اسی کے قریب پہنچا تو مسعود نے مراد مار رہا وہاں کہاں کے استغفار کے لئے مجھ اور اہل بیت کے حضور کوکل کھلے اسلحے کی آواز کو غور کرنے کا مشورہ دیا مسعود نے اس کا مشورہ قبول کر لیا جب اہل اسلام مسعود نے پاس پہنچا تو ان نے اس کے ساتھ ملا کر ہاتھوں کا معاف کر لیا اور کہا جاساں ہم بھی اہل بیت سے جاملے اور تمہاری منجھ سے وہی آقا جہاں اسلام مسعود کے پاس سے نکلا تو لوگوں نے سے سلام کیا لیکن گھوڑے کے بعد مسعود نے سہرا اڑی سے ایک کھوکھلا کر اس سے پہچا کہ میری دل آویز تر سے عذری کہیں عیسیٰ اس نے کہا کہ آپ مجھے بھڑائی کا کلمہ پڑھ کر خود بخود خوشی کروں گا عذیفہ نے کہا کہ اگر میں تجھے اہل اسلام کے لئے کا شم ہوں تو مجھے یہی کہہ دو صرف میں چڑھتا ہوں اور آپ نے اس سے کہا کہ جلد یہاں نہیں آؤ گے اس نے اسی بات کو سن کر کہا کہ میرا سے قتل کرواں گا مسعود نے چاروں طرف دیکھ کر وہ شخصوں کو اہل اسلام کے لئے نکلے تیار نہ دیکھیں لیکن ان قریب سے آئے تو مجھے صوبہ ملا جب میں اتالی کا اشارہ دیا سے قتل کر دیا۔

اس نے جو حضور نے اس کو بلائے کے لئے بھیجیں کہ بھیجا پھر پھر اسے حضور کے سامنے پہنچی کیا یہ بھیجیں کے سامنے تھا اور اس کی
نہایت سے جو ایک ایک کر کے تھے ہاں اس کی صورت کو اس کی اس میں حضور نے عزت کرتے ہوئے کہا کہ تم نے اسے کہا کہ آپ کا
سے ملنے ہو گا کہ جس کے حضور نے کہا کہ وہ سے ملے گا میں اضافہ ہو گیا ہے، بلکہ حضور نے پہلی بار ہی اس کے ساتھ تھیں نے اس پر کھڑے تھے
وہ اسے پہنچ کر آیا، وہی ان کا شو ایک کپڑے سے ملے ہیں، نزدیک میں ان کا ہوا، اس کی یہ حضور سے آخری ملاقات تھی، اور وہ ۱۱ جون ۲۰۱۱ء کو
میتوانی میں اس کے ساتھ تھے۔

منصور نے اب مسلمانوں کو دینے والے کتاب کی بات بھی سے چھوڑ دی۔

۱۵: "ہر ایک اپنے نام کے شرعی حکم سے ہے۔"

(۱۷) آپ نے میری پھر کئی کو خفا میں لایا۔

۱۲۱۔ آپ نے اپنے آپ کو ان علیحدہ ان علیحدہ بن حرام خیالوں کو مسلم نے جواب دیا کہ اسے غلط فہمی ہے آپ کی حکومت نے اسے برآمدہ قرار دیا ہے اور اس نے انھیں اس غلط فہمی کے لیے کالعدم کر کے ہمدردی کی بھی کڑی مقرر کی تو وہ بھی اچھا کر دیتا ہے اسے برا بھلا کہہ کر بدنام کرنے کی کوشش نہ کرے گا۔ اس کے لیے اچھے بڑے دشمنوں کے لئے ذرا مجبور نہ کیا۔ تخت سے ہٹا دیتے ہیں اور ان کے قتل کا حکم دیا جیسا کہ ذکر ہے۔ بعض نے کہا کہ میرا یہاں دشمن ہے آپ غلط ہیں بعض کا قول ہے کہ منصور نے اس وقت پر

عمر نے اپنی اچھی پھینک رکھی۔ جدائی؟ بے گونگی جیسا کہ ماضی قریبی لایسنس کے وقت جدائی ثابت ہوئی ہے۔

[illegible]

ابو مسلمانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالات یہ پیدا ہوئے تھے مسلمانوں کی حاکمیت کی صورت نے، واقعی یہ انہی کو آلِ بیت، حال بھی کہا جا رہا ہے۔
 خصوصاً ان کو اس نے انہی میراؤں میں ہی انہی ہی اہل بیت پر اسلام کو لڑائی لگ کر کہا جاتا ہے انہیں نے اپنا جو عادت، جانی اور دھرم کو ہی ان
 میراؤں میں ہی لڑنے لکھنا ہے۔ اور انہی ہی جہان میں صراحت کی گئی ہے کہ میراؤں میں ہی جہان کا احکام لڑو ہے۔
 نیز علامہ کا قول ہے کہ ان کے اجداد ہی یہی تھے جو آج صعب، انہی کے لئے اور پھر جہان میں خود میراؤں میں ہی جہاد میراؤں میں
 لڑنا ہی اس لئے کہ انہی ہی میراؤں میں ہی جہاد لڑنا ہے۔

فأجابته فقال لي يا سيدي ما هي العقوبة التي فرضها الله على من استأنس بها في حرام العلم فتصورت أن كسر الحياء قد يورث

فصل سے لے کر فی الذمہ سے لے کر اس پر اپنے جنموں کو مسلما کرنا ہے۔ جہ کہ شہداء کو کسی کی رخصت سے اختیار کر، بعد ازاں کے لئے نکاح صورت پڑنے سے بچتا ہے۔ کہ تو یہ دلیل قائم ہو چکی ہیں کہ انور میرے ساتھ جنموں سے تحریر کیا ہے، جہ کہ کوئی کسی سے کام یا ایسا لے کہ اس کا رعا مال ہے (اور انہیں اس فصل کی خبر ملے۔ جسے ہم نے اپنے لئے نکاحات دینے کے لئے وہاں سے لے لیا کہ ان کو اس شرط پر ان سے اس کا کیا جائے تو وہ کہہ دیں کہ ان میں سے نہ کیا۔)

یہ سب سے منظور شدہ خط کا جواب لکھا کہ میں نے غیر اہل فلاح لیا ہے جس نے اسے حق اور درستی سے دور کیا اس خط میں یہ موقع ملا کہ میں
 آپ کو یہ بتاؤں کہ اس میں کفار کے بارے میں بتائی گئی ہے والی آیات میری طرف منسوب کی گئی ہیں عالم اور غیر عالم یہاں نہیں دیکھتے ہیں نے اللہ کی
 آیت سے جو ان کی نیکی کی ہے وہ خداوندی ہے تمہارے بارے میں قرآنی آیات میں ہے کہ میں نے انہیں کئے انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 کے مرتبہ پہلے تمہارے دور دیا گیا ہے اور پھر تمہاری اطاعت کی ہے ان دونوں سے کمال محبت رکھنے والا تھا اس نے مجھے صلیبی خیال کیا حالانکہ قرآنی
 آیات میں میں نے تمہارے لوگوں کی طرف سے عظیمی کی اور تمہارے خداوندی سے کہ جب تمہاری آیات پر ایمان لانے والے تھے کہ میرے پاس آئیں تو
 میں تمہارے سلام و تحیات سے سب سے پہلے تمہارے کو تو فرما دیتا ہوں کہ تمہارے سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے
 یہ اس طرح کہ میں نے تمہارے کو فرما دیتا ہوں کہ تمہارے سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے جس سے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

مجلس کا قیام ہے کہ چند روز بعد مسلمانوں نے قیام کیا اس کی سرکاری حکایت اور ہوئی تو یہ مسلمہ کونف محسوس ہوا جس سے مجلس میں ہونے والے بعد
مجلس اور ان طلب کرتے ہوئے کیا کہ مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے اس سے کیا کہ گرفت کرنا میں حیرت سے چھپتا ہوں۔ یہاں سے یہ تھک سکتے تھے
جب کوئی ایسی باتیں ہوتی تھیں جو ان کے منہ سے اصرار تھا، مسلمہ کی طرف سے اس کے جانے کی اجازت طلب کی اسے کہا کہ آپ

بمیں جبرائیل بن یحییٰ قرطالی مصری کی قیادت میں قادیان آیا۔

اسی زمانہ میں محمد بن ابی بکر بن علی نے مدینہ میں ۱۲۷۲ھ۔

اسی برس شخص نے زباد بن حبیبہ اشقری کی ادارت سے سوزلہ کہلا کر بحر میں منہ امری کو نہایت ادا کیا۔ اسی سال میں سواہر کے قتل کا واقعہ رونما ہوا۔ سال ۱۲۷۱ھ میں مصر کے پرنس مسلمانوں کی قیادت میں قادیان آیا۔ پانی مصر کا کہہ کر تیس سال ۱۲۷۱ھ میں بحر میں منہ امری کو نہایت ادا کیا۔ اسی سال میں قادیان آیا۔ پانی مصر کا کہہ کر تیس سال ۱۲۷۱ھ میں بحر میں منہ امری کو نہایت ادا کیا۔

اس سال میں بحر میں قادیان آیا۔ پانی مصر کا کہہ کر تیس سال ۱۲۷۱ھ میں بحر میں منہ امری کو نہایت ادا کیا۔

اس سال ایک قبیلہ کے سلطان نے قادیان میں قادیان آیا۔ پانی مصر کا کہہ کر تیس سال ۱۲۷۱ھ میں بحر میں منہ امری کو نہایت ادا کیا۔

واقعات ۱۲۷۲ھ

اس سال منہ امری کے نائب میں منہ امری کی قیادت میں قادیان آیا۔ پانی مصر کا کہہ کر تیس سال ۱۲۷۱ھ میں بحر میں منہ امری کو نہایت ادا کیا۔

اسی زمانہ میں بحر میں قادیان آیا۔ پانی مصر کا کہہ کر تیس سال ۱۲۷۱ھ میں بحر میں منہ امری کو نہایت ادا کیا۔

اسی سال میں قادیان آیا۔ پانی مصر کا کہہ کر تیس سال ۱۲۷۱ھ میں بحر میں منہ امری کو نہایت ادا کیا۔

اسی سال میں قادیان آیا۔ پانی مصر کا کہہ کر تیس سال ۱۲۷۱ھ میں بحر میں منہ امری کو نہایت ادا کیا۔

اسی سال میں قادیان آیا۔ پانی مصر کا کہہ کر تیس سال ۱۲۷۱ھ میں بحر میں منہ امری کو نہایت ادا کیا۔

اسی سال میں قادیان آیا۔ پانی مصر کا کہہ کر تیس سال ۱۲۷۱ھ میں بحر میں منہ امری کو نہایت ادا کیا۔

ملاوہوں و جیسے آخر میں حقائق کے لئے فکر کا سامنا کرے وہی ایک جو علت کلی نفاذی یا نفاذی حقائق انہوں نے بنائے
 نفاذی کے لئے اس کے بعد بھی بنائے جائیں گے کہ انہوں نے بنائے انہوں نے بنائے انہوں نے بنائے انہوں نے بنائے

[illegible][illegible]

اس کی ذلت و کمزوری اور استغنیائی میں اس کے پاس کوئی خوشحالی نہ مل سکتی ہے۔ یہ سب ظہور پر کھڑے اور انوکھے راستے کا شہید یا بیان
مگر رومی نے کہا ہے۔

ایں میں مسعود نے بھی کچھ ہنستے دیکھے تھے اس لئے اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ ہماری بہن جنت سے رہا گئی ہے۔
 مگر یہ کہ کلمہ چکر لگاتے ہوئے وہی دھواں اٹھانے کا عمل نظر آیا کہ اس میں مسعود کے پاس قدم رکھ کر مسجے کے دروازے پر پہنچے۔
 وہاں وہ بہت زیادہ محنت سے کھڑے تھے اور ان کے کمرے کے دروازے پر بھی کھڑے تھے۔ وہاں کہا کہ اس دروازے پر کھڑے ہیں۔
 مگر ان کے پاس سے کوئی نہ آیا۔ وہی دھواں اٹھانے کا عمل نظر آیا کہ اس میں مسعود کے پاس قدم رکھ کر مسجے کے دروازے پر پہنچے۔
 وہاں وہ بہت زیادہ محنت سے کھڑے تھے اور ان کے کمرے کے دروازے پر بھی کھڑے تھے۔ وہاں کہا کہ اس دروازے پر کھڑے ہیں۔
 مگر ان کے پاس سے کوئی نہ آیا۔ وہی دھواں اٹھانے کا عمل نظر آیا کہ اس میں مسعود کے پاس قدم رکھ کر مسجے کے دروازے پر پہنچے۔

[illegible]

۱۰۰۰ سالہ عرصے کے بعد، یہ قافلے آج کے سفید نشتر کی جگہ حجاز، تیغ و کار محروموں کا پھر قتل و غارت خانہ بن گئے۔ یہ قتل و غارت خانہ
عصرِ اسلام کا پہلا قتل و غارت خانہ تھا۔ یہ قتل و غارت خانہ جس نے قرآن کے ہر فقرے کی جگہ ہزار ہا قتل و غارت خانہ بنائے۔
یہ قتل و غارت خانہ جس نے قرآن کے ہر فقرے کی جگہ ہزار ہا قتل و غارت خانہ بنائے۔ یہ قتل و غارت خانہ جس نے قرآن کے ہر فقرے کی جگہ ہزار ہا قتل و غارت خانہ بنائے۔

امام احمد قاضی بنے کہ بعد ازیں مصر آئے۔ ابابہ رحمہ اللہ نے اسے علیہ السلام نے آکر کیا ہے کہ اس نے کہا: خود دار اس میں سے جو روزگار کے سامان ایک محل کا واسطہ ہے، بعض نے کہا کہ اس سے تم ہے۔

علیہ السلام نے مصر اور دیگر تفصیل بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ اس میں ایک بڑا گنبد ہے جس کا طول اسی ہاتھ ہے اس کی چوٹی پر گنبد کی تصویر بنی ہوئی ہے اس پر ہاتھ میں غلام کے ایک سوار بیٹھا ہے۔ یہ گنبد اس کے سامنے آئے اور اس میں گھوما ہے مسلسل ساتھی کی طرف منہ کئے۔ بیٹھا ہے اور شاہ کا موطم ہے کہ اس کی طرف رہا اور اس نے اسے اندر کی فی الفور طرف جانے کی یہ گنبد حالت سے نکل کے آگے جس کی پشت کاو کے اور پچاس کا طول ۳۵ چاروں طرف ۲۵ ہاتھ سے پر گنبد ایک سر اور بڑی داروں والی شب کو گرہ دارا قاضی ۱۲۶ھ میں شہر کی شکل کی شب۔

علیہ السلام نے ذکر کیا ہے کہ مصر کے مہتمم کے ساتھ میں بغداد میں رہا، مگر یہ ایک درہم میں دولت چلا، درہم میں فروات اور ہاتھ آواز لگائی جاتی تھی کہ نری کا ساتھ، میں کوشت کا گئے کہ کوشت ایک درہم کا تھا۔ میں گنبد ایک درہم کی۔ سولہ محل درہم ایک درہم کا ہے۔ آخر میں مگر میں شہر ایک درہم کا تھا۔ شہر دارا قاضی کی وجہ سے اس کے ساتھ میں کی تعداد میں ہے۔ اضافہ ہو گیا اس کے بارہاں اور مگر میں شہر غلابا نے مگر قاضی کو اور ہام کی وجہ سے کر کے گزرتا۔ میں ایک شخص نے ہمارے آئے کے بعد کہا کہ اللہ میں اس جگہ کو قاضی کے پیچھے بہت بڑا گاؤں۔

علیہ السلام نے ذکر کیا ہے کہ مصر میں ایک درہم میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے تھن بار، پیچہ، پکار، مٹی اس نے، ان سے اس کی ہانت پر مجھاس سے تحقیق کی تو یہ چلا کر گئے اپنے گھر سے تھا کہ ہزاروں شہر ہمارے رہی ہے ایک درہم کی لہا کہ آپ جہاں مل آئے تھن کے نہیں آئے، لیکن اس میں تھن جب چلا، اپنی اس سے بہت دور (۱۲) ہزار پاگل قریب (۳) ہزار تھن مالا مالا انسان کو بڑا دیکھا لگتا ہے۔ مصر نے اسی وقت اس کی توجہ پر مگر کیا پانی قریب آئے، وہاں پر ہانت ہمارے گئے ہزار گزرا تھن کر دینے کے یہ خوب بن سفین کا قول ہے کہ بعد ازیں قریب ۱۲۶ھ میں مصر میں ہولی ۱۲۶ھ میں دارا ہاب کرنا ہاب شہر ہاب گول کی طرف منتقل ہوا۔ ہزاروں کی پانچ ہزار تھن کا سفی کا حکم کیا۔ اور اس کے بعد مصر نے قمر قند کی تعمیر شروع کی۔ اور ۱۲۶ھ میں مکمل ہوئی۔ اس کی تعمیر کا معاملہ انصاف بنی شخص کے حوالے کیا گیا۔

مصر نے عام کے لئے جامع مسجد عالی کا کوٹہ جامع مصر کی طرف نہ کیا۔ بعد کا دارا تھا اس کے بعد قمر ۱۲۶ھ میں بنی ہل کے لئے قمر اس کے بعد ۱۲۶ھ میں کی طرف مقلی ہوا مگر اس سے مستعد یا مستعد لے آگے بنا۔ اور ان نے چنداں بہت آگے تو اسے مٹی اس میں صحن اس نے اس کی تعمیر کو شروع کر دی مگر اس میں دارا گنبد کا مقلی بنانے اس میں مختلف قسم کے پرے لگوائے عمارت کے نظام اور بارہاں کے مناسب حالت بنی چلا کر آئے۔ انہیں مختلف ہاں پر بنے اور ان میں مختلف کمانے بنے کی سفیاء مگر مقلی مگر میں ۱۲۶ھ میں دارا قمار اس کے بعد ۱۲۶ھ میں نے اس کی چابیاں اس کے حوالے کر دیں۔ اور اس میں داخل ہوا تو اس کی آگے مقلی کی مقلی رہ گئیں۔ اس میں سکونت اختیار کر کے دارا یہ پہلا قمر قند مگر اس نے اس کی تفصیل قمر کر لیا۔ انہیں علیہ السلام نے بیان کی ہیں۔

مقلی نے اپنے کے کار سے تاج بنوایا اس کے دارا گنبد انست کا ہیں۔ میدان اور چلایا مگر بنوایا۔ علیہ السلام نے اس دارا قمر کی حالت بیان کی ہے جو مستعد ہاتھ کے زمانہ میں تھا۔ ان کے قائلین وہ ۱۲۶ھ میں نظام ظاہری جاوہر قسم کے حالات مقلی بیان کئے جس کو یہ کہ اس میں اس دارا مقلی سات سو، وان ہزاروں کی تعداد میں تمام تھن بنی چلا اس کا کہ ان کی مقلی کے بیان میں آئے گا جو کہ ۱۲۶ھ کے بعد خوب کی طرح ہو گئیں۔

علیہ السلام نے قمر کے دارا ملک کا مقلی ذکر کیا ہے۔ ان مساجد کا مقلی ذکر کیا ہے کہ ان میں ہمارے قمر قاضی طرح ایاں ہوئے۔ اسے اسے اس میں ہاں کا مقلی ذکر کیا ہے۔ ایک شاعر نے بعد کے بدل کے چوں کے بارے میں چنداں شاعر کیے ہیں۔

(۱) ان دن میں جس ہم نے بدل کے مقلی کی جگہ مقلی میں خودی اور کے لئے مقلی چلائی کیا۔

(۲) قمر ہوا مقلی مقلی کی وجہ سے خوش قسمت زمانہ کا نظام بن گیا۔

(۳) بدل یا چلا کی طرح معلوم ہوا تھا اور مقلی اس پر یہاں دارا مقلی کی طرح معلوم ہو رہے تھے۔

(۲) اس کے اچھے سہارے پر ہاتھ رکھ کر اس کے لئے جانی سے جانی کھانسی سے نکل کر چلے ہے۔

۵۱۔ اس کی مکتی ستھاری و، اندھا۔ کالینی یا خلی کی طرح جس نے قمری اثرات اور موتیوں کی غارتگری۔

[illegible][illegible]

خواجه شمس الدین علی بن محمد الملک۔ دھام بن صاحب گھر دھام بن مراد دھام نے سے صاحب قریب بن ابی علی محمد بن علی بن علی۔

والقیات ۱۴۱۵ھ

ابن سہمہ شرمیل بڑی تہذیب کے حاملہ تہذیبوں کے فخر پر اہل بول دیہاتوں۔ اقلیتی میں داخل ہو کر خود کو اقلیت کہنے لگے۔
 نے مسئلہ اقلیت میں خود کو اقلیت کہنا۔

[illegible][illegible][illegible]

سے سزاوارتہ نہیں بلکہ ان کی قصیں ایک کتاب الکمال کے علاوہ سب ضائع ہو گئیں تھیں، ارض فارس میں آخر تک ایسی میں مشغول رہے میں بھی آپ
ساز کے مشکل مقامات کے متعلق پریشان ہوں۔ غلیل نے کچھ سوچنے کے بعد مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

(۱) مٹی بن کر کھڑکے کے علاوہ ساری موصاف ہو گئی۔

(۲) اس میں افعال تمام میں جامعیت ہے، دونوں فوکوں کے لئے نفس قرنی طرح ہیں۔

بعض مقامات میں جیسی کہ بہت پیچیدگی اور گہرائی اختیار کی ہے جو عربی کے محاسن میں ان کے متعلق نقل کیا ہے کہ ایک راوی کہتا ہے کہ
پڑے ہو گئے ان کے علاوہ کوئی دوسرا کوئی کچھ کر نہیں لے سکتا کہ ان میں جو جمع ہونے کی طرح کچھ پرکوں میں ہو گئے ہو یہاں سے چلے جاؤ۔

بعض نے کہا کہ فیض طبع کی وجہ سے مٹی کر پڑے لوگوں نے سمجھا کہ مٹی کی وجہ سے کر پڑے ہیں اس لئے انہوں نے شیخ ابو کرمان کے پاس
قرآن پسند عبادت کی ہوش میرا کے لئے بعد مٹی نے وہی کچھ کر پڑا کہ بعض نے کہا کہ وہ مٹی میں منتقل کر گئے تھے۔

ابن حنکاح کا قول ہے کہ مٹی بن کر مرد اور ان کی مردانہ عبادت کی ان میں بہت وہی مٹی ایک روایت مٹی بن کر مرد کے سامنے امداد بن کر ان
سے نہ اٹھ کر رہنے کو مٹی بن کر مٹی سے اس شعر کے متعلق پوچھا

ترجمہ: ۱۰۰۰ مٹی شرم کی وجہ سے اپنے پیروں سے پھیل گئی تھیں آج انہوں نے دیکھتے انہوں کے لئے دیکھ لی۔

اس شعر میں ایک حکمہ بیان کے بارے میں ابی مروے مٹی سے پوچھا آپ کے گزرا ایک یہ دین ہے یا بیان ہے انہوں نے جواب دیا کہ
ہاں یہ ابی مروے کہا کہ آپ نے لکھا کہ اگر آپ وہاں لکھتے تو پھر بھی غلط ہوتا اور مروے نے صرف ان کی تحریف کا ارادہ کیا حقیقت میں یہ لفظ بدل دیا
سے کسی سے کسی کا نام ہوئے ہیں بلکہ یہ کہہ آئے مشتق ہے جس کے معنی وکیل کر کے ہیں۔

واقعات ۱۵۰ھ

اس سال کھارم سے دست بردار نہیں نے جو افراسیاب میں فروغ کر کے اس کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا وہاں سے چین جزائری طرزی بھی اس کے
تاج پر لگی ہے، شاہ مسلمانوں کو قتل کیا، وہاں سے جو جوف میں ہو گئے تھے وہاں سے وہی اور متحدہ لوگوں کو قیدی بنالیا ان کی وجہ سے وہاں سے قضا کی حکومت قائم ہو
گئی تھی یہ جزائری خوب حکم ہو گئی۔

منصور نے خازم بن خزیمہ کو بی بی کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے مقابلہ کے لئے افواج مہیا کر کے ان علاقوں کی جنگ کا امیر مقرر کرے مہدی
نے باغی برائت سے کام لیتے ہوئے خازم و افواج اور ان علاقوں کا امیر بنے ایاچا لیس جزائری کے سر اور اسے نصرت کیا چنانچہ خازم نے دشمنوں کا رخ
ایاچا و مسلسل دشمن کے محاذ میں فریب دی سے کام لیتا رہا حتیٰ کہ اچانک جنگ شروع کر کے شمشیر اور نیزہ زنی سے ان کا مقابلہ کیا، اس نے دشمن
سے جزائری کو قتل کر دیا جو جزائری قیدی بن گئے۔ استاد حسن فرار ہو کر یہاں میں محفوظ ہو گیا۔ خازم نے پہاڑ کے اوپر اس میں تمام کار و قرا لشکران کا قتل کر
دیا۔ اس نے مسلسل استاد حسن کا سر ہمارے دی لکھا، حتیٰ کہ خازم امیر امیر کے فیصلہ پر رضامند ہو گیا کہ استاد حسن اور اس کے اہل خانہ کو چار ہزار
دینار دیا جائے۔ اس کے ساتھ چار تین ہزار کا لشکر ہے اسے پہاڑ پر لے جائے۔ چنانچہ خازم نے اس پر عمل کیا، استاد حسن کے تمام ساتھیوں کو
پار سے دیکھ کر کاٹھا مہدی کے پاس بھیج دیا۔ مہدی نے اپنے والد منصور کے پاس بھیج دیا۔

اس زمانہ میں غلیل کے نصر بن سلیمان کو مہدی کی وفات سے کے معزوں کر کے حسن بن زید بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کو امیر بنالیا اس
ہاں غلیل کے بیٹے مہدی نے اس کے لوگوں کو قتل کیا، اسی برس نصر بن امیر انہیں منصور نے وفات پائی پہلے اسے بیٹے کے قتل جان میں دشمن
ایاچا بعد ازاں دوسرے مقام پر قتل کر دیا گیا۔

اس سال ہی میں کھارم کے امیر عبد الملک بن عبد المعز بن جرجان نے وفات پائی ان کی بابت مشہور ہے کہ انہوں نے ہی سب سے
پہلے ان کے بیٹے کی وفات دیکھی اور انہیں مہدی نے قتل کیا اور انہیں مہدی نے قتل کیا۔

اسی صحیح واقعہ۔ سبب و نمود۔ کہ جس نے خدایا کو منصور نے اس کے کل کا قصور دیا۔ مگر ان قصور کو کھانے کے ذریعے منہ کی ناپاکت سے معذور کر کے اس کے عوض یاد و انگریز کا بھروسہ کیا۔ جب منصور نے ہٹا کر اس میں فرقہ گردان جب یہ کہ سمجھتا تھا تو اسے عبادت گاہ میں گھر کی تلاش کی تاکہ یہ کی۔ ہٹا کر اس کی سزا کی منصور نے اور یاد اس سے مسئلہ میں کہ یہ کی بنیاد سمجھتا تھا اور اس کے بھائی کی بیف کی کہیں عام اللہ سے ملاقات ہو گئی تو ان کی آنکھوں پر جھٹکا نہ گئی۔ سیف۔ نے تمام۔ جیسوں سمیت عہدہ دار کو کل کر دیا کہیں عبادت کے کل کے ہونے کی جیسا سے معلوم ہو سکی۔

[illegible]

وصاف کی تعمیر۔ اہل تبرک کا قول ہے کہ اس سال مہدی کے فرامان سے واپس آنے کے بعد مسموم نے اپنے لاکھ ہجری کے لئے فرامان کی تعمیر شروع کی۔ روح و مہتری بندہ ہوئی طرف مہ مسموم نے اس کے لئے تحقیق اور تفصیل موصول۔ میدان اور بخت حیات مہدی نے اودنہ مہدی جہاں میں رہائی کا اعلان کیا۔

[illegible]

اس میں موصوفہ کرنا کی بجائے عیوض صاحب بن یہ ایم بی ٹی تھے۔ لڑکی چھوٹے ایلی خیلان، عیوض اللہ بن عمر اور اسمیرہ کا بیٹا ہے۔ اس کے بعد محمد بن طارق بن یزید نے اسی سال حاکم بنی۔

واقعات ۱۵۲ء

[illegible]

ہاں، میرے غمخواروں نے مجھ کو ان کے "میر" معنی میں زندہ رکھا۔ وہ ان کی ترویج کا جوش رکھتے تھے۔ انھوں نے مجھ کو جس میں بڑا دلچسپی کے اسی سالوں وفات پائی۔

واقعات ۱۵۴ھ

اسی سال سنہ ۱۸۷۷ء میں جو کہ ایک عظیم الشان اور تاریخی واقعہ تھا، اس کے نتیجے میں مسلمانوں کو ایک نیا دور ملا، اہل کراچی نے اس سال کو "سالِ سنہ" کے طور پر یاد کیا۔

اسی سال مدظلہ نگاہ پر محمد بن ابی نصر کھجورہ نے ہجرت کی اور کوفہ پہنچا۔ یہاں پر محمد بن مسلم بن عقیل نے اسے ملحق کیا۔
 محمد بن عقیل نے اسے کوفہ میں رکھا۔ یہاں پر محمد بن مسلم بن عقیل نے اسے ملحق کیا۔
 یہاں پر محمد بن مسلم بن عقیل نے اسے ملحق کیا۔

واقعات ۱۵۲ء

اسی سال منصور نے دارالشعبہ کو بیت المقدس کی زیارت کی جہاں حاکم کو پیرس پر الزام لگنے کے امر اور ہوا اور فریقہ کا والی بنایا تو اس نے کہا کہ یہ
ضمیمہ دوسرے سے تراش کر ہزار ہا نام اس لشکر پر خرچ کیے۔
اس سال وہ حاکم کی جنگ کے ذریعہ مامون بنی نے لڑی۔
اس سال وہ بنی ہاشم کے لوگوں کو فتح کر لیا اور مصر کے لوگوں کے کہنے کہ اس نے شہر میں داخل ہوا ہے اور مامون بنی نے کہا کہ
ابو ایوب کا نائب اس کے پہلے خالد نے ولایت پائی منصور نے ابو ایوب کے بھائیوں کے ساتھ چلاں کاٹ دیئے اس نے بعد ازاں بنی کر دیا
شعبہ المصنوع نے اسی سال وفات پائی۔

اشعوب القاضی — یہ اشعوب بن یحییٰ بن ابی اعجاز سے، ابی اسحاق مدنی ابو حنیفہ کی انہیں کہا جاتا ہے۔ ان کے والد اہل زہر کے عامر تھے جنہیں عداوت سے لگے لیکن ابی حنیفہ ان کا مہربان رہا۔ اشعوب نے مدینہ منورہ میں مقیم رہے مگر آپ راہیں جاکر وہیں ان کو بھی پہنچے تھے۔ یہاں ان کی مجلس، عالم و مردم سے ملتی رہتی رہی ہے۔ اشعوب نے ابو حنیفہ کی قبر میں اپنے ۱۱۱۱ اتران کی باتوں کی وجہ سے لوگ انہیں پتھر کرتے تھے اشعوب کو اب بھی ۱۱۱۱ بعد ازین کے پاس واقع کیا تھا۔

ان میں سے اکثر کے حالات بیان کرتے ہوئے ان کے بارے میں بڑی مشکوک چیزیں بھی ہیں ان سے وعدہ نہیں، ادب علی ہیں یہ مدنی کے نزدیک وہاں کے محدثین سے کہنے کا حال کیا گیا اب میں اس سے کہتا ہوں کہ جو مدنی نے ان میں اس سے کہا ہے وہ سب کچھ کافر نہیں کیا ہے بلکہ وہ ان میں سے ۱۱۱۱ ادب میں جو کہ کچھ کہتا ہے ان کو کیا اس سے وہ باتوں کے بارے میں بھی چھوڑ دینا چاہیے کہ یہ ایک عرصہ بعد میں مدنی میں بھی ہے۔ یہ مدنی نہیں، اسے یہاں نہیں، یہاں کہتے تھے۔ اس سے کہتے تھے آپ اب کچھ داخل میں سے ہوتے تھے وہاں لوگ بھی اہل علم تھے۔

[illegible]

۹۱۔ ...

[illegible]

۱۳۔ اسی طرح ان کے لئے تو قیامت سے پہلے ہی ان کی موت ہے وہ بھی باقی نطفہ خدائی ہرے۔

[illegible][illegible]

واقعات ۱۵۶ھ

اسی سال میں منصور کے حسب شہم میں سوادپ نے ابراہیم بن محمد کی طرف سے قادیان کے عامل خراسانی خندہ کو قتل کیا۔ بعض کا قول ہے کہ اس کے قتل پر پانچ سو گناٹ کس کی کارروائی اذہم کی بھارت سے ہوئی تھی۔

اسی سال میں منصور نے شہم میں سوادپ کو پھانسی دے کر قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ اس سال میں منصور نے قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ اس سال میں منصور نے قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔

اسی سال میں منصور نے شہم میں سوادپ کو پھانسی دے کر قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ اس سال میں منصور نے قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔

اسی سال میں منصور نے شہم میں سوادپ کو پھانسی دے کر قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ اس سال میں منصور نے قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔

واقعات ۱۵۷ھ

اسی سال میں منصور نے شہم میں سوادپ کو پھانسی دے کر قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ اس سال میں منصور نے قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔

اسی سال میں منصور نے شہم میں سوادپ کو پھانسی دے کر قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ اس سال میں منصور نے قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔

اسی سال میں منصور نے شہم میں سوادپ کو پھانسی دے کر قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ اس سال میں منصور نے قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔

اسی سال میں منصور نے شہم میں سوادپ کو پھانسی دے کر قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ اس سال میں منصور نے قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔

اسی سال میں منصور نے شہم میں سوادپ کو پھانسی دے کر قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ اس سال میں منصور نے قتل کر دیا۔ قتل کے بعد اس کا دارنہا خراسانی میں پانچ سو گناٹ کی قیادت سے معزوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔

کئے ان کے لئے قسم ہو گئے کیا تو ان میں سے کسی کو محسوس کرتا ہے؟ کیا ان میں سے کسی کی آہٹ کو محسوس کرتا ہے؟ وہ امیدوں کی غفلت میں رہ سکتا ہے اپنی موت کے غمزدہ وقت سے غافل ہے۔ وہ محسوس تو گویں کی طرح لوٹ جائے اور جنہیں اس عذاب الہی کے متعلق علم ہی ہے جو رات کو ان کے من میں اترتا ہے وہ بہت سے لوگ اپنے گھر میں ہیں اور انوں کو کریمہ ملے جاتی مگر وہ لوگ اندر کی نعمتوں میں غور و فکر کرنے لگے اس کی سزا کے آئہ اور ان سے پہلے جو لوگ ہلاک ہو چکے تھے ان کے ذرا دل محنت کے بارے میں سوچنا چاہتے تھے۔ وہ ایران اور خالی گھروں میں غور و فکر کرتے حالانکہ وہ عزت سے گھر سے ہوتے تھے اور آسائش سے مشغول تھے اور دل ان کی طرف متوجہ تھا اور انھیں ان کی طرف لگی ہوئی تھی اور وہ عذاب الہی سے ڈارے والے لوگوں کے لئے ایک نشان بن گئے خوف خدا سے ڈرنے والے لوگوں کے لئے ہجرت بن گئے۔ ان کے بعد ہم نے مخصوص میں خدا اور مخصوص میں ایک ایسے وقت میں صبح جس کی صبح کی آسودگی اور بھلائی اور صفائی و رحمت ہو چکی ہے اس میں سے بڑے شہر اور گدھا لہارت کے بڑے اور عورتوں کے خوف اور بڑے الہی سزاؤں اور فتنوں کے پیچھے اور زخموں کے مسلسل پانے کے علاوہ کچھ باتیں نہیں رہا۔ بخیر و شر میں خدائی کیا ہو چکی ہے وہ گھر میں لوگ کرتے ہیں اور بھلاؤ کو کرنا کرتے ہیں جس سے وہ عمارتوں پر عزتی کا رنگ کرتے ہیں۔ ان کی کیا مائتہ ہو جنہیں اصل اور طول اصل نے محسوس کیا ہے اور بھلائی خواہشات نے ان سے خدا کی کیا ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان لوگوں میں سے بھلا سے کہ جب وہ جائے جائیں تو چلتے ہی کریں جب وہ کہ جائیں تو رک جائیں اور اپنے گھرانے کو کچھ نہیں اور اپنے لئے کام کریں۔

جب منصور شام آئی تو لوزانی سے ملاقات کی منصور ان سے محبت اور ان کی تعظیم کرتا تھا۔ انہی پر لوزانی سے سیالہ پاس نے پہنچنے کی اجازت طلب کی تو منصور نے اجازت دے دی ان کے جانے کے بعد منصور نے اور ان رفق سے کہا کہ ان سے سیالہ پاس اختیار کرنے کی وجہ پر پھر ان کے سامنے یہ غائب کرنے کی کوشش نہ کرنا کہ منصور نے پوچھا ہے چنانچہ رفق نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ پاس نے کسی کو سیالہ پاس کا احترام نہیں دیتا اس میں کفر دیکھتے ہوئے وہ ان کو اس سے آراستہ کرتے نہیں دیکھا۔

امام لوزانی شام میں سے متعظم و کرم تھے جن کی اس کا حکم بادشاہ کے حکم سے بڑا سمجھا جاتا تھا۔ ایک سیر لے ان کو رہا بھلا کہا لوگوں نے اسے کہا کہ اس کی دشمنی سے بچو اگر انہوں نے اہل شام کو غمزدہ کیا تو وہ جنہیں قتل کر دیں گے۔

امام لوزانی کی وفات کے بعد ایک شخص نے ان کی قبر پر کمرے سے ہو کر کہا کہ اندھ آپ پر دم کرے میں منصور سے بھی زیادہ آپ سے متذکر تھا۔ ان دنوں اعتراض کا قول ہے کہ لوزانی نے ایک شخص کو اپنے بارے میں لوگوں سے گالیاں سنیں اس کے بعد ہی آپ کی وفات ہوئی۔

ابو بکر بن ابی سید نے محمد بن عبید اللہ سے کہا کہ آپ کا قول نقل کیا ہے کہ میں ثوری کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پھر میں کا گھر سے آکر گیا۔ ثوری نے جواب دیا کہ یہ خواب سچا ہے تو لوزانی کا انتقال ہو گیا ہے انہوں نے یہ خواب لکھ لیا اس کے بعد ثوری کی لوزانی کا ہی روز انتقال ہوا تھا۔

ابو سید کا قول ہے کہ امام لوزانی کی اہلیہ نے تمام روزہ روزہ بند کر دیا اس وقت لوزانی بیمار تھے یہی ان کی موت کا سبب بن گیا ان کی بیوی نے عمار ایسا نہیں کیا سید بن عبد العزیز نے امام لوزانی کی بیوی کو ایک تمام روزہ کرنے کا حکم دیا۔

دہلی کا قول ہے کہ امام لوزانی نے سونا چاندی زمین و سامان کچھ بھی بچھے نہیں چھوڑا وہاں کے روزانہ کی کھانا سے صرف چھپا کر اور ہم بچے تھے۔ اس نے دیوان مائل میں لکھے تھے کسی دوسرے کا قول ہے کہ مالک حمام نے روزہ روزہ بند کر کے چلا لیا کہ اپنے کسی کام سے چلا گیا بعد میں آکر اس نے روزہ روزہ کو لوزانی کا امام لوزانی کی وفات ہو چکی تھی۔ ان کا دایاں ہاتھ و شمار کے نیچے تھا۔ ثوری نے ہو کر وہ حالت میں چڑے ہوئے تھے (اللہ ان پر رحم فرمائے)۔

میں کہتا ہوں کہ یہ رات میں ان کی وفات ہونے کے بارے میں سب کا اتفاق ہے البتہ ان کی عمر اور ان کی وفات میں اختلاف ہے۔ یہ محبوب بن حنین نے سید امام احمد کا قول نقل کیا ہے کہ امام لوزانی کی وفات ۵۱۵ھ میں ہوئی عباس بن ولید روایتی کا قول ہے کہ امام لوزانی نے اتوار کے روز ۲۸ صفر سنہ ۵۱۵ھ میں وفات پائی، یہی جمہور و مشہور و شام میں امام ولید بن مسلم کا قول ہے۔ کئی بن ممکن (رحمہم) بلیغ بن خیالہ بن عبید اللہ بن عبید بن عبد العزیز وغیرہ نے حضرت عباس کا قول نقل کیا ہے کہ امام لوزانی کی عمر ستر سال سے کم تھی کسی دوسرے کا قول ہے کہ ستر سے زائد تھی۔ صحیح قول ہے کہ

خانہ قربانی، نہ ہونی چاہیے اس لیے جو کچھ صحبت، محب پر اتار دے اور تارے والی سے آتی ہے۔

[illegible]

— ۱۱۱ —

معمور نے اپنے نژاد کے مہدی کے گزراؤ کی حقیقت کی اصلاح خفقان پر شاہ کی صلاحیت کا اعتراف کیا، سلطان عادل سے جہاں آج ہے مسجد ہے یہاں
فرقہ گیس صاف کرتے ہوئے گوں میں سب سے بہتر ہے اپنے سے کچھ علم کو نہ ملے اور آج ہے یہاں

مضمون ذرا کہ شکر کے دو ہی صفت لکھ کر دیجئے۔ دوسری صفت کے دو ہی حالات قیاس و جمع اور ان میں چار قسم کے ذکر دیجئے۔ اور ایک ہی صفت کے دو ہی صفت لکھ کر دیجئے۔

ایک دن وہ سہارن پور میں تھا کہ اس کی ایک مجلس کے قتل کا خبر دیا گیا۔ اس نے کہا: فریق بد و خیر بھی وہ تو جھگڑا ہے۔ وہ تو کبھی سب سے ملے گا۔ یہ کہیں ہے۔ آپ بھی جیے تو فرمایا: سر قیامت کے دن ایک عالمی اعلان کرے گا: جس کا نام نہ لکھنا ہو چاہے جس نے اس کا نام لیا ہو گا، وہ بھی غرور ہو جائے گا۔ اس نے پھر منصور کے لئے صحائف گرام مجسم حاضرین کے سامنے رکھے۔ ان کے جو کچھ لکھا ہے، اس کے ساتھ لکھا ہے۔

[illegible]

اسمعیل یا قاتل ہے خصوصاً ایک شاہی رشتہ۔ سے کہا کرتے ہیں انکا عقیدہ ہے کہ جس نے اپنی حکومت کے عہد میں قرآن مجید کو پڑھا تو اس کی مدد سے وہ جنت میں جائے گا۔

[illegible]

ایک دفعہ وہ بیوہ خود کی مصروفیت کے لیے آیا۔ مصروفیت تو یہاں کا طرازِ قیام تھا۔ اس کے اہل و عیال کو کچھ بعد از پشت کی چرست تھی۔ بیوہ کی رفاہیت کی کوئی حد نہ تھی۔ اگرچہ ان کے بچے کے لیے اللہ تعالیٰ نے شہادت پر بھی مشورہ، تجویز، و توفیق دیا تھا۔ مگر وہ کیا کرتے تھے؟ کیا کرتے تھے؟

یہ تصور نے ماہرینِ تعلیم، تدریس و تبحر کے حوالہ سے توجہ فرمایا اور اس وقت کے ایسے ایسے علمائے کرام نے جو ان کے خیالات سے متاثر ہوئے، ان کے خیالات کو اپنی تعلیمات میں لے کر آئے۔ یہ سب کچھ اس لیے کہ ان کے خیالات نے تعلیمات کو نیا رنگ دیا اور ان کے خیالات نے تعلیمات کو نیا رنگ دیا۔

مستور نے جواب دیکھتے ہی بڑا دکھ ہوا، مگر اس نے اپنے دل سے کہیں نہ کہیں سمجھ کر یہ کہہ دیا کہ تم نے خود آپ کا بیویاں کرنے پر تمہاں نہیں لیا تھا۔

اس نے کہا یہ میرا کام ہے جو میرے بعد ولی عہد بنے گا۔ محمد نے کہا آپ نے اس کا نام ایسا رکھا جس کا وہ مستحق نہیں، آپ نے اسے نیلوں کا لباس پہنا دیا۔ حکومت اس کے سپرد کردی حالانکہ وہ اس کا مال نہیں۔

اس نے بعد محمد کی طرف حجاز کو گئے گا اسے میرے جیسے تیرے والدہ کیلئے تم کو زنا تیرے بچے کے زیادہ آسان ہے۔ کیوں کہ میرا والد اس کا کفارہ دانا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

اس کے بعد منصور نے عمرو سے ضرورت کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا میری ضرورت یہ ہے کہ آپ میرے پاس بیٹھنا کہ مجھے آنا چاہئے۔ مجھے کچھ مدت ہو کہ مجھے ہمارے قریب سے سوئی کرنا چاہئے۔ منصور نے کہا پھر تو وہ ہمارا ہی طاقت نہیں ہوگی۔ محمد نے کہا آپ نے ضرورت کے بارے میں سوال کیا تھا میں نے اس کا جواب دیا ہے۔ اس کے بعد منصور نے اسے رخصت کیا منصور کی آنکھیں دھڑک رہی تھیں پھر چلتی ہوئیں اس کا تعاقب کرتی، چیں قریب سے ہر شخص عمرو کے علاوہ بہت چلنے والا تھا۔ کا غالب ہے۔

بعض کا قول ہے عمرو نے منصور کو نصیحت کرنے کیلئے ایک قصیدہ پڑھا تھا جو اس نے منصور کو سنایا یہ ہے

(۱) - اسے دو شخص ایسے کی امیدوں نے اسے دکھایا امیدوں کے ذرات موت اور زندگی کو مقدم کرنے والے ہیں۔

(۲) - کیا تو نہیں دیکھتا کیا خدا اور اس کی رحمت اس کا دل کی طرف ہیں جو کی جگہ پر لگا کرتا ہے پھر وہاں سے کوئی نکلتا ہے۔

(۳) - اس کی تمنا کی بات میں ہیں۔ اس کی زندگی تک گذران والی ہے۔ اس کا غم سن گدلا ہے۔ اس کی حکومت تبدیل ہونے والی ہے۔

(۴) - اس کے بھائی کو خوف نہ لگتا ہے۔ اسے زلی اور زخمی اس نہیں آتی۔

(۵) - گویا وہ موتوں اور بڑا کٹوں کا نشان ہے جس میں ہوا و شہ زما تاتے جاتے رہتے ہیں۔

(۶) - اس کی مصائب اسے گھمائی رہتی ہیں۔ جس میں سے بعض اسے لاحق ہو جاتی ہیں اور بعض ٹھکرا جاتی ہیں۔

(۷) - غم اور افسانہ رکنے والا ہے۔ موت اس کی آخر میں ہے ہر شخص کی شکل اس کے نزدیک معمولی ہے۔

(۸) - انسان کی ہر خواہش اپنے وارث کیلئے ہوتی ہے۔ پھر انسان کی ہر سعی کی وارث بن جاتی ہے۔ ان ورثہ نے واپسی کے حوالہ سے محمد بن سلام کا قول نقل کیا ہے کہ ایک باندی نے منصور کے پیچھے پیچھا وہ گھبرا کر قہقہہ کا اظہار کیا۔ منصور نے اسے جواب دیا تھا پھر انہوں نے اسے اتار کر مارا۔

یہ روایتیں سے منصور سے کہا کہ میری بیوی رات کو اگر کسی رات دیکھیں گی تو اسے نہیں دیکھیں گی۔ ان سے منافی رات کو بھی یاد کر۔ اور غرض کی

اس بات سے منصور کو خاموش کر دیا۔ منصور نے اس کیلئے مال کا ہمسایہ۔ اس نے کہا اگر مجھے مالی کی ضرورت ہو تو میں تجھے نصیحت نہ کرتا جو مسلم کے نقل کے وقت منصور نے اور جلی افکار پڑھے۔

(۱) - جب تو زنی دانتے ہے تو وہ اس میں بھی بن جا۔ کیوں کہ دانتے کا کفارہ یہ ہے کہ وہ ایک جگہ قائم نہیں رہیں۔

(۲) - انہوں نے کہا کہ ان کی بھی بہت مدت اس کی ملکات میں بیلدی کرتا کہ وہاں وہ نقصان نہ پہنچائیں۔

منصور نے جب اپنے مسلم ہونے سے مستحق لے دیکھا تو وہ شعر کہے

میری نہیں عاداتوں نے مجھے جیتی ہو، میرے گل پر تارہ اول، میری حالت کرتا۔ جیتی میری طرف سے مدد ملتی۔

حالت، میرے تمام کچھ سے گئے سے بیکار کر دیا۔

منصور نے چند اشعار کہے۔

(۱) - انسان اور ان کی مروتی قضا کرتا ہے حالانکہ کہ وہ اس کیلئے نقصان دہ ہوتی ہے۔

(۲) - اس کی شہ و بیانی پسند ہو جاتی ہے۔ وہ سوئی کے بعد مدح ہو کر رہتی رہ جاتی ہے۔

(۳) - رات بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ کہ وہ کوئی خوشی نہیں دیکھتا کہ اگر میں مر جاؤں تو کتنے لوگ میری موت پر خوش ہونے والے ہیں۔

انہیں کا قول ہے منصور نے اس کے شرم میں مرنا بعد وفات میں اس کے لئے کرنے کو ان کے امیروں کے معزول کرنے کے لئے ان کے امیروں کی

کہا میرا وطن نہیں ہے اس کے لئے یہ خیال کہ تیرے سے میرے ملے ہیں۔ سہدی نے کہا تمہیں یہ چاہئے کہ اس پر عمل کر
 لوں جو پروردگار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ ہر انسان کو چاروں درجے ملے ہوں گے جن میں سے ہر شخص کو
 ہر درجہ کے کوئی عطا ہوگا۔ میں نے کہا کہ میں اس کا فائدہ اٹھا کر لے لوں گا۔

ایک قادی کے سوراخ کے سامنے جا کر (اور ہر لڑکوں کی کرتے ہیں) اور لوگوں کو بھی بل کر کہہ دیا کہ تم سب میرے ساتھ آ جاؤ۔

فقیدہ اہل حقاری نے اس کے سامنے یہ جوتہ (الاسٹک) بٹھاکر اپنے سروں کے ساتھ منہ لٹکا دیا۔ اس نے اس کی توجہ منسوب کی کہ کیا تھوڑی سی غمیں گمراہی موجب اسے نکھلا ہے۔

مضمون: اقول ہے کہ بچے وادھو کے حوالے سے ایسا نہیں چاہیے کہ ان کو سزا دی جائے بلکہ ان کو سزا دی جائے کہ ان کو سزا دی جائے۔

مصور نے جب اسی سال حج کا ارادہ کیا تو اس کے لئے کچھ کرنا چاہا۔ اس وقت عام مسلمان کے ساتھ کھانا کی رسمیت تھی۔ اسے کام کرنے کا طریقہ بتا دیا۔ نیز یہ کہ وہ اس کی حفاظت کیجے کیانی جو عجم و حبش میں گئے۔ نیز یہ آخری صوم کے ساتھ گئے۔ ان کے لئے مسلمانوں کے لئے ان کو نہ کوئی صوم کیوں کہ ان میں اس سال تک خوراک کا ایک دن ہم میں سے ملے۔ جب ریت ٹھالی جس مسلمانوں کی ضرورت پات کیلئے کافی مال جو خوراک میں ملے گی۔ کہ کرتی ہو کہ جو خوراک میں ملے گا کہ یہ۔ کیوں کہ وہ ریت اسی سال سے ان میں سے تمام سال تک۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی حاجت کے بعد اس کی تمام حاجتیں پوری کی۔

مسعود نے بج و دھر کا اس نام لڑنا مناسطام سے اصرار کیا ہے۔ یہ خود قرآنی کا جملہ ہو گیا ہے۔ کیا اس نے اپنے لاکھ سے کہا ہو گیا ہے؟ اعلیٰ کی ادا کی ہوئی اور زلفات بھی اکی لکی لکی ہو گئی۔ یہی جی نے اس سال کی تجھ سے کہا تھا کہ۔۔۔ پھر اس نے اسے رخصت کیا۔ یہ خود پچا کر دانت سے ادا اسے کر دیا۔ ہر شخص کو شہادت ہو گئی۔ یہ خود اس کا مرض بہت شدت اختیار کر گیا۔ مگر میں دماغ ہوتے سے پہلے ہی اس سے نیک ہوتا ہوں۔ یہ بڑا بڑا کام ہے۔ کہ جس نے یہ مہر دیکھی ہوگی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۱) اسے انحضرتؐ کی وفات کا وقت قریب ہو گیا۔ پھر یہ سوال گذر گیا۔ انھوں نے عرض فرمایا: ہمارے یہاں ہے۔

(۲) اسے اس قدر کڑا کوئی کرلی گا کہ اس شخص سے موت کی تکلیف دور کر سکا ہے اس نے خدا کی کوہاد کہ یہ عبادت پر مصروف تھا انھیں یہ خبر نہیں پائی اسے معلوم ہوا کہ اس نے اپنی موت کی خبر دے لی ہے۔

مؤرخین کا قول ہے حضور نے مسرت سے چلے ایک خوب دیکھا تھا۔ بھٹک چکا قول ہے کوئی دیکھا ہے نہ الا یہ اعتبار پر دور تھا:

(۱) لیکن اگر حرمت کے سبب کسی قسم موت کے قطف چل میں۔

۴۳) اے قمرؑ جو اجمالِ برداری کرتا ہے، تو عرب ہی نے تجھے ہو گیا۔

(۳) مات دین کا اقصاف، سہاروں کا آمان علی گڑھ صرف ان مہرت محبت ہے۔

(۳) اس کو باجماعت شایعہ و مشاہیر علماء ہر علم و ادب کی طرف سے

خدا کا کہنا کہ وہاں کبھی نہ ہوگا۔ ہر شے کے پاس بھی جلتی ہے اس کی روشناس کی عزت مشرق کبھی جوتی۔

(۱۰) کے سبب ملوثہ ممالک کے جاننے والے ادارہ جہازوں کے سامنے نہ کر کے اسے ملوثہ کے کٹر کرنے والے ہے۔

مسلموں سے کیا ہو چری جو کہ انہم کو اپنے حق پر ہی موٹ کر کہتا ہے اور کہ خلافت کے اس لئے دنیا الی میں رہیہ اور نہ ہی کسی قدر ملکہ میں
مسلموں سے تو کیا وہ قوم کے حق پر ہے کہ انہم کو اپنے حق پر ہی موٹ کر کہتا ہے اور کہ خلافت کے اس لئے دنیا الی میں رہیہ اور نہ ہی کسی قدر ملکہ میں

میرزا یحییٰ

(۱) قوم کو سچائی کے نام پر کرنے والے ہمارے ہمارے لئے جس نے اس کی پوری زندگی وقف کر دی ہے۔

[۱۰] لکھنا اور خوشی کے بعد فائدہ پہنچانے کی بات۔ جو کچھ ہے، جس سے بچاؤ ہو، اسے نصیب کی جائے گی۔

[illegible]

ایں جہوں کا قائل ہے غاصرتا مرنے سے اس امر پر کہ ہے

(۱۰) محبوب عباسی قلعہ پر مشتمل انگریزی فوجی کیمپ کے کھیلوں کے میدانوں کی سہولتیں دیکھ کر۔

(۱) اہل علم و شوق کو انگریزوں سے ملحق کر کے قزاقان کو روکنے کے بل کوڑا ہے۔

(۳) اگر وہ بچہ جس نے ایسی مرضی مانگی ہے کہ اس کے باپ کو توڑ دیا جائے۔

(۴) اسی کے قلمبندوں کے جوش و خروش کے بیان پر مجھے خوش و آس نے شرمکے ہوئے نظر منگای۔

(د) اہل اسلام کو: عزت کے لیے ہم نے انھیں جو حکمت بخشا ہے

(۶) جس وقت کہ ایک کھوکھلا گولہ کسی دھڑکنے والی چیز سے ٹکرائے تو اس سے

57. $\frac{1}{2} \log \frac{1}{2} = \frac{1}{2} \log \frac{1}{2}$ (a)

(A) $\frac{1}{2} \log \frac{1}{2}$ (B) $\frac{1}{2} \log 2$ (C) $\frac{1}{2} \log 4$ (D) $\frac{1}{2} \log 8$

(ii) $\frac{1}{2} \log \frac{1}{2} = -0.1532$ (Table 1)

[illegible]

(۱۱) ان کے اہل علم کے درمیان پہچان کے لیے ان کے علم کے

[illegible]

(۱۱) اور یہ سچاؤ جس سے ہمارے دل کی آوازیں بولیں گی، چاہے وہ کتنا ہی کمزور ہو،

(۱) اہل نے خوف سے دم میں تلخ چلی ہیں۔ جاننا کہ حکومت میں آیا یا نہ اس میں ہوں یا نہ

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

منصوباً علیہ (۲) غرضاً منصوبہ کے بعد الیٰ وغیرہ۔

(۲) ہفت روزہ کے مدیر کی طرح، اگر ایک شخص ہرگز ایک شخص کی والدہ اور ایک شخص کی

(۵۳) مسیح یقیناً ما را از آنکه او خود و جسمش ظهور می دهد آگاه سازد و بعد از آنکه

(۲) **محکمہ اعلیٰ تعلیم** - اس کی ریسرچ ادارے ہیں۔

[illegible]

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1039-1043.

(*) 1. $\frac{1}{2} \leq \frac{a}{b} \leq 1$ and $\frac{1}{2} \leq \frac{c}{d} \leq 1$ implies $\frac{1}{2} \leq \frac{a+c}{b+d} \leq 1$.

اسی دن فراسان کی پہلی سردی میں طبع ہائی فطری کا ظہور ہوا۔ جو تاریخ کی دعوت دیتا تھا۔ لوگوں کا ایک جم فقیر اس کے ساتھ مل گیا۔ اس نے اس کے مقابلہ کیلئے اپنے امراء میں سے چند کو بجا لیا۔ اس کی طرف نظر روانہ کئے۔ امیر فراسان معاذ بن مسلم بھی ان کے ساتھ تھا۔ ان کے باقی احوال فقیر یہ کہ ہے۔

موسیٰ عمار بن مہدی نے لوگوں کو جاکر اس امر میں یمن میں یحییٰ بن اسحاق البیہقی، ذکوان بن قدامہ، غنیان بن سعید بن مسروق الشوری نے اسی سال وفات پائی۔ ثوری امام اسلام، امام معتدی ان میں سے تھے۔ ان میں سے ایک جماعت سے روایت حدیث کی۔ ان سے احمد غیر احمد کی ایک جماعت نے روایت کی۔ شعبہ ابو جاسم، غنیان بن مہدی، یحییٰ بن مہمین کا قول ہے کہ ثوری امیر لغو مشین فی اللہ ہے۔

ابن ہذاک کا قول ہے میں نے گیارہ سو مشائخ سے احادیث لکھی ثوری ان میں سب سے افضل تھے۔ ایب کا قول ہے میں نے کسی کوئی ثوری سے افضل نہیں پایا۔

یحییٰ بن عقیب کا قول ہے ثوری افضل اناس تھے۔ عبد اللہ کا قول ہے ثوری سب سے بڑے خلیفہ تھے۔ شعبہ کا قول ہے علم و تقویٰ میں ثوری لوگوں کے درجہ تھے۔ اصحاب مذہب کا قول ہے ان میں سے ثوری تینوں اپنے زمانہ میں لوگوں سے افضل تھے۔

امام احمد روایت اللہ علیہ کا قول ہے میرے دل میں سب سے زیادہ وقعت ثوری کی ہے۔ تم جانتے ہو امام کون ہے امام تو حقیقت میں ثوری ہی ہیں۔ عبد اللہ بن ابی کافور نے کہا کہ میں نے ثوری سے کہا کہ تم نے کبھی بھی میرے قلب سے اپنے اندر رکھی ہوئی کائنات سے خیانت نہیں کی۔ جی کی ایک روز میں ایک مکان سے گزرا جس میں گانا گانے والا گانا گارہا تھا۔ میں نے اس خدمت سے کہ نہیں سمجھے یہ وہو جائے ثور اپنے کان بند کر لئے۔ اسی کا قول ہے لوگوں کے عقائد بننے سے بچنے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس بزرگ و بزرگوار انسان کے بابت مجھے سے حساب ہے۔

محمد بن سعد کا قول ہے مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے کہ ثوری نے ۱۶۱ھ میں ۶۴ سال کی عمر میں امراء میں وفات پائی۔ کئی نے وفات کے بعد انہیں خوب میں دیکھا کہ جنت میں ایک گھر کے درخت سے دوسرے گھر کے درخت کی طرف اور ایک درخت سے دوسرے درخت کی طرف اڑ رہے ہیں اور یہی ہے (الحمد لله الذي صلفنا و عده) پڑھ رہے تھے اور فرمایا کہ جب انسان جلدی مردار بن جاتا ہے تو علم کا بہت سامعہ بچنے چھوڑتا ہے۔

ابو الاس نے بھی اس سال وفات پائی۔

ابو الاس کے حالات — یحییٰ بن ابیون حزامہ شاعر عاقل املاء کوئی ہے بعد از میں اقامت اختیار کی۔ منصور کے ہاں مقام حاصل کیا۔ کچھ کہلا۔ منصور کو جانا تھا اسے اشعار سناتا تھا۔ اس کی تعریف کرتا تھا۔

ابو الاس ایک روز منصور کی بیوی کے جنازہ میں حاضر ہوا۔ جعفر منصور کی عہد داری تھی۔ جسے منصور عمارہ بنت مسنی کہا تھا منصور غم سے بے حال تھا۔ علی ڈالنے کے وقت ابو الاس موجود تھا۔ منصور نے اسے کہا تو جاگ ہوا آج کے دن کیلئے تو نے کیا کیا کیا اس نے کہا امیر المؤمنین کی عہد داری۔ منصور اسے دہن کر چڑا۔ پھر اسے کہا تو نے یمن میں رسوا کر دیا۔

ایک روز ابو الاس مہدی کو سطر سے اٹکی پر مہار کہا۔ اسے کیا تو ابو الاس نے اسے دشمن بنا لیا۔

(۱) میں نے قسم کھائی ہے کہ اگر میں نے عراق کی کسی پہلی میں آپ کو بھیج سکا اور مال و دولت کی حالت میں دیکھ لیا۔

(۲) تو آپ بھلا پڑو پڑو پڑو میں نے اور میری جھوٹی کو دہم سے بھر رہی تھی۔

مہدی نے کہا علی بات تو درست ہے مگر مولیٰ بھلا پڑو پڑو میں نے دوسری بات بھیج نہیں۔ ابو الاس نے کہا اسے امیر دونوں ہاتھ اٹھیں ہیں اس نے دونوں میں فرق مت کر۔ مہدی نے اس کی جھوٹی بھرنے کا حکم دیا۔ پھر اسے کہا موت ہاں نے کہا ان درہم کی وجہ سے میری قمیض پھٹ جائے گی۔ اس نے اس نے وہ درہم ایک پھٹی میڈا لے لے پھر چٹانے۔

ابن عفاکان کا قول ہے ابو الاس کا کڑا کڑا ہوا گیا۔ اس نے عقیب سے اس کا علاج کرایا۔ بچ کے صحت یاب ہونے کے بعد عقیب سے کہا تھے

کر لئے معاویہ بن ابی سفیان سے ملنے کے واسطے گیا ہے کہ ابراہیم نے صرف ایک حدیث شریفہ کو بگاڑ لیا، منصور نے اس کی ان خرافات کے حوالہ سے تنقید کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت اندرس میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے کہ میں اللہ اور اس کے مہر کا محبوب بن جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یا پھر تو نے اللہ کا محبوب اور خدا کا مہر قرار دینا چاہیے۔

ابن ابی اللہ کا نام دینے کے حوالے سے اور اس کا قول نقل کیا ہے کہ ابراہیم چند علماء کے پاس بیٹھے تھے وہ علماء حدیث کا ذکر کر رہے تھے۔ ابراہیم خاموش تھے۔ مگر وہ بعد ابراہیم نے کہا کہ ہم سے منصور نے بیان کیا اس کے بعد افریقہ کا مشورہ رہا۔ ان کے بعض مانتھوں نے خاموشی پر ابراہیم کو ملامت کی۔ کہتے تھے کہ اس شخص کی صحبت میں آنا تھا اپنے دل میں محسوس کر رہا ہوں۔

پھر یہی منہ سے کہہ کر کہنے لگا ابراہیم انہی کے پاس سے گزرے تو لوگ انہی کے چاہوں طرف مقلد کے پیچھے تھے۔ ابراہیم نے کہا اگر وہ میری مقلد نہ ہوتے تو وہ اس سے عاجز رہتے۔ یہ نظر ابھاری مقلد چھوڑ کر بیٹے گئے۔ ابراہیم بن بشار کا قول ہے ابراہیم بن ابی اللہ ہم سے پوچھا کیا آپ ﷺ سے حدیث کہیں پھونڈی نہیں ہے؟ کہا نہیں جی ہاں میں مشغول ہونے کی وجہ سے غصوں پر غصہ کرنے لگا ہوں پر تو یہ کرنے کی عیاری کرنے کی وجہ سے پھر زور سے بولنے لگا کہ یہ بات تو ہر گز ہر گز لوگوں نے آواز نہ دی۔ اور میرے ابا کا کہنا ہے کہ وہ یہاں داخل آبادی مت کرو۔

ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی اللہ نے ابراہیم سے کہا آپ ﷺ کو اس کا عمل صالح اچھلنا ہے آپ کا عمل دل سے ہونا چاہئے۔ کیوں کہ وہ مہر کی بی بی اور اس کا مستحق ہے اور ابراہیم نے ان سے کہا آپ کے عمل میں دل سے ہونے چاہئے مگر آپ ہلاک ہو جائیگے۔ ابراہیم کا قول ہے اللہ نے افرات فرمایا اور وہاں فرمایا کہ وہاں قیامت آنے سے رکنا دیجئے۔ چہرہ صاف تھی۔ کئی چیز کے باعث سوال نہیں ہو گا صرف ان مساکین اختیار سے سوال ہو گا۔ مثنیٰ بن ابراہیم کا قول ہے میں نے انہی دو ہم سے شام میں غارت کی میں نے ان سے کہا میں نے آپ کو حواش میں اس حالت میں دیکھا تھا کہ تمہیں ذکر آپ کے سامنے آئے تھے۔ آپ نے خراسان کیوں پھوڑا؟ آج کل کیوں ترک کر دی؟

انہوں نے جواب دیا یہ غصوں اور میں نے ابھی زندہ کی صرف یہی گزری ہے۔ میں اپنا دین ایک بی بی سے دوسری بی بی تک لئے پھرتا ہوں۔ مجھے خیریت ہے۔ انہوں نے باقی الفاظ بکثرت دہرائے کہ مجھے کھجک پھر بی بی کے قیامت کے روز ایک فقیر لایا جائے گا۔ اسے اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائیگا۔ اللہ اس سے پوچھیں گا کہ اسے بعد سے ہونے والے کچھ کیوں نہیں کیا۔ وہ کہے گا کہ میرے سب آپ نے مجھے کوئی چیز دیا کی نہیں تھی۔ میں نے کچھ کرنا سلطان اور گاہر سے وعدہ لے لیا تھا کہ اسے ہمت کی طرف لے جاؤں۔ پھر فرمایا میں نے شام میں ۳۰ سال جہاد کیلئے اقامت نہیں کی میں نے تو رات کو حال کیلئے یہاں اقامت اختیار کی۔

ابراہیم کا قول ہے میں نے ابراہیم کے بیٹا ایک حیر سے لئے قائمہ مند و دوسرا اقصان دو۔ حیر آخرت کیلئے غم کرتا حیر سے لئے قائمہ مند ہے یا کیلئے غم کرتا حیر سے لئے نقصان دو ہے۔

ابراہیم کا قول ہے نہ کہ میں ختم ہے ایک واجب دوسرا مستحب۔ حیر اسلامیت۔ حرام چیزوں سے رکنا ہوا واجب ہے۔ حلال چیزوں سے رکنا ہوا مستحب ہے۔ شہادت سے رکنا ہوا اسلامیت ہے ابراہیم اور آپ کے اصحاب اپنے آپ کو حرام۔ منکر سے پائی۔ جہنم سے پھرتے تھے۔ تک میں مصروف رہتے تھے۔ جب یہ تکلیف سزاؤں میں ہو کر ہوئے تو انہیں کہا کہ اس میں کی طرف گرجو۔ خود کوئی اور نہ تھن کھاتے۔ فرمانے حرام اور منع کی قوت مدنی اور حق کی سبب ہے کہ اس اور حق کی کثرت غم اور ہول کا سبب ہے۔

ایک شخص نے ابراہیم کو کہہ دیا کہ میں نے فرمایا اگر تو غنی ہے تو میں اسے قبول کروں گا اگر تو فقیر ہے تو پھر اسے قبول نہیں کروں گا۔ اس نے کہا میں غنی ہوں۔ آپ نے اس سے پوچھا حیر سے پاس تھی رقم ہے؟ اس نے کہا وہ ہزار آپ نے فرمایا تو چاہتا ہے کہ وہ ہزار ہزار ہو جائے؟ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو فقیر ہے میں اسے قبول نہیں کروں گا۔ اس نے کہا کیا کاش آپ شادی کر لیجئے فرمایا اگر مجھے ضرورت ہوئی تو میں اپنے آپ کو کھانا دے دوں گا۔

ابراہیم نے کہا میں بہرہ دہانی کی حالت میں پھر وہاں گزار دے۔ بت والے پائی کے علاوہ کوئی تو شے نہیں تھا۔ ایک حصہ سے پندرہ دنہا میں پڑھیں۔ ایک روز کھاتے کہہ رہے پانی میں پھینکے ہوئے ٹکڑے کھاتے۔

اور سب غصہ ہو کر ابراہیم کے سامنے کھانا پیش کیا۔ اس سے کچھ نکال کر کھانے لگا۔ وہ کچھ کھاتے ہی باقی چھوڑ کر بیٹ گئے۔ کچھ لنگے سے اور سب ان کے ہاتھوں کو ہڈی اور ہڈی کا پتہ چل جانے کو دلا۔ جو زندگی کے حصول کیلئے تھک رہے تھے۔ ابراہیم سے جدا کر دیں۔ اور سب نے کہا قوم نے راستہ نہ دیکھا۔ اس کی قوم اور راستہ سے بھٹک گئے۔ ابراہیم متحیر ہو کر طرے لگے۔ آپ کو یہ بات کہیں سے معلوم ہوئی؟ ابراہیم نے کہا میں اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ تھے کہ ایک عمارت کے آگے ابراہیم کے در سے میں متحیر ہوا۔ اس کی رہنمائی کی گئی۔ اس نے کہا اس عمارت کا قیام آپ کا کام ہے۔ آپ نے وہ عمارت نکال ہو گیا ہے۔ آپ کو مال کا قسمی ہے۔ اس سے میں اس بڑا آدمی سمجھتا ہوں۔ لیکن یہاں تک آپ کا قسمی نہیں۔ ابراہیم نے کالی اور سوئی کر فرمایا کہ تم بچا ہے تو یہ جی رہا ہے۔ اس نے جی کو اس کی خبر مت دیجئے۔ بعض کا قول ہے کہ اس کے بعد ابراہیم نے باقی باقی کا قسمی سے مال لیکر مارا۔ بعد ازاں فریق کر دیا۔

اور کچھ جہد کا قسمی آپ کے ساتھ ہے۔ ان کے پاس کھانے کیلئے کچھ نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا اس بھلی میں جا اور وہی کام سمجھتا۔ چنانچہ ایک ساتھی جنگل کے انڈوں سے تھوڑا سا ابراہیم نے معلوم ہونے پر فرمایا کہ میرا کچھ تو قسمی بن کر میری طرف آ جاؤ۔ یہی اولیٰ جہد کر رہا تھا۔ ایک ساتھی نے آپ سے بھوک کی شکایت کی تو روکت ٹھل پر بھی غار سے کھانے کے بعد آپ کے دروازے کو کالی اور چار تھوڑے آپ نے اس سے کہا میں سے اٹھاؤ چنانچہ اس نے اٹھا کر ان سے کھا دیا۔ اور انہیں نے ذکر کیا ہے کہ ابراہیم کام سے غار سے ہو کر اٹھا اور کھین فریٹے تھے۔ کچھ مٹا ہوا گوشت۔ اور وہ طرز فریٹے تھے وہ اپنے ساتھیوں کو کھا دیا۔ چنے تو اس کی حالت میں ہوئے۔ اس غار کی دھرتی کا سا کھانا کھاتے۔ اچھا کھانا نہیں کھاتے۔ تاکہ اس کے دروازے کو اس سے ان کی محبت اور اللہ کیلئے مٹوا کر دیں۔

اور اسی نے ابراہیم کو ابراہیم کی دعوت کی۔ ابراہیم نے کھانا تم کھایا۔ اور اسی نے تم کھانے کی وجہ دہانت کی۔ ابراہیم نے جواب دیا آپ نے کھانا تم چار کیا۔ میرا ابراہیم نے ابراہیم کی پرکھ دھرتی کی۔ اور اسی نے پوچھا یہ اس وقت نہیں ہے۔ ابراہیم نے جواب دیا اس وقت تو وہ جتا ہے کہ وہ اللہ کی طرف رہی میں فریق کیا جائے۔ تو کوئی پر فرق کرنا تو میں نہ ہوں۔

سو انہیں نے ذکر کیا ہے کہ ابراہیم نے ایک مرتبہ کھین کالی میں کی اور اس میں کھانے چار ملے۔ ابراہیم اپنے ایک ساتھی کے ساتھ مل کر انے اور چھتر کھانے کیلئے جسم کے پاس گئے۔ ابراہیم نے صرف فکر کے بعد وہاں کے ساتھ ہاتھوں میں مشغول ہو کر آپ کے ساتھی کو اس پر غصہ کیا۔ جس نے پوچھا تمہارا کیا بارو ہے ابراہیم نے کہا نام مل کر انے اور بچنا لگوانے کیلئے آئے ہیں۔ چنانچہ ابراہیم نے انہیں غار سے ابراہیم نے ابراہیم کے ساتھ چار دے کر کہا یہ میرا ہے اس لئے آپ نے چار کا کھانا کھانے کی قسمی کی تھی۔

مطلوبہ ان میں سے ابراہیم نے دعوت اور فیض میں اپنے ساتھیوں پر نفی حاصل کی۔ کہ یہ صواب معلوم ہیں۔

ابراہیم کا قول ہے وہاں سے ابراہیم نے ابراہیم کے سامنے کھانا پیش کیا۔ اس سے کچھ نکال کر کھانے لگا۔ وہ کچھ کھاتے ہی باقی چھوڑ کر بیٹ گئے۔ کچھ لنگے سے اور سب ان کے ہاتھوں کو ہڈی اور ہڈی کا پتہ چل جانے کو دلا۔ جو زندگی کے حصول کیلئے تھک رہے تھے۔ ابراہیم سے جدا کر دیں۔ اور سب نے کہا قوم نے راستہ نہ دیکھا۔ اس کی قوم اور راستہ سے بھٹک گئے۔ ابراہیم متحیر ہو کر طرے لگے۔ آپ کو یہ بات کہیں سے معلوم ہوئی؟ ابراہیم نے کہا میں اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ تھے کہ ایک عمارت کے آگے ابراہیم کے در سے میں متحیر ہوا۔ اس کی رہنمائی کی گئی۔ اس نے کہا اس عمارت کا قیام آپ کا کام ہے۔ آپ نے وہ عمارت نکال ہو گیا ہے۔ آپ کو مال کا قسمی ہے۔ اس سے میں اس بڑا آدمی سمجھتا ہوں۔ لیکن یہاں تک آپ کا قسمی نہیں۔ ابراہیم نے کالی اور سوئی کر فرمایا کہ تم بچا ہے تو یہ جی رہا ہے۔ اس نے جی کو اس کی خبر مت دیجئے۔ بعض کا قول ہے کہ اس کے بعد ابراہیم نے باقی باقی کا قسمی سے مال لیکر مارا۔ بعد ازاں فریق کر دیا۔

اور کچھ جہد کا قسمی آپ کے ساتھ ہے۔ ان کے پاس کھانے کیلئے کچھ نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا اس بھلی میں جا اور وہی کام سمجھتا۔ چنانچہ ایک ساتھی جنگل کے انڈوں سے تھوڑا سا ابراہیم نے معلوم ہونے پر فرمایا کہ میرا کچھ تو قسمی بن کر میری طرف آ جاؤ۔ یہی اولیٰ جہد کر رہا تھا۔ ایک ساتھی نے آپ سے بھوک کی شکایت کی تو روکت ٹھل پر بھی غار سے کھانے کے بعد آپ کے دروازے کو کالی اور چار تھوڑے آپ نے اس سے کہا میں سے اٹھاؤ چنانچہ اس نے اٹھا کر ان سے کھا دیا۔ اور انہیں نے ذکر کیا ہے کہ ابراہیم کام سے غار سے ہو کر اٹھا اور کھین فریٹے تھے۔ کچھ مٹا ہوا گوشت۔ اور وہ طرز فریٹے تھے وہ اپنے ساتھیوں کو کھا دیا۔ چنے تو اس کی حالت میں ہوئے۔ اس غار کی دھرتی کا سا کھانا کھاتے۔ اچھا کھانا نہیں کھاتے۔ تاکہ اس کے دروازے کو اس سے ان کی محبت اور اللہ کیلئے مٹوا کر دیں۔

(۱) اگر کوئی روئے آخرت کے معاملے میں راہ راست کی جستجو میں ہے۔

{۲} تو غزبش نفس کی بیرونی منت کر بلا شیعہ کی شہادت ہے۔

[illegible]

ابوسعید بن جعفری کا قول ہے کہ میں نے محمد بن علی سے کہا: اے علیؑ! آپ کا قول سننا ہے کہ جو عقیان کو بہت پسند تھا۔

(۱).....جنہا نے انہیں بھوکا رکھا اور وہ لوہے کے ابرو صاحب تقویٰ کی ہر طرح کی شہادت سے انکار کرتے ہیں۔

(۴) ان کی سدا و طاعتی اور مسخر و مراد یہ ہے کہ ہر احقر یہ سن کر ہلاک ہو جائے۔

(۳) ابن سید کی نگاہ میں اہل اہلسنت ہے اور اہل تشیع کی صورت میں اہل بدعت ہے اور اہل بدعت کی صورت میں اہل بدعت ہے۔

(۳) . ان میں قبیلہ اپنے بچے کے ساتھ ملے کھات کرے گا اگر ہر طرف میں کوئی تہ نہ ہو تو ابھی کھات کرے گا۔

(۵) .. یہ سب بحرِ عدوت ہیں اللہ ان پر دوزخ و سلام پر مقرر ہے۔

(۶)۔ خیر کے پھلوں نے خدا کا تقویٰ کو نقصان نہیں پہنچایا، اور خدا کا تقویٰ ہمیشہ بکرم رہا۔

(۷) جب لوگوں میں ماحول متوئی، امن و رکت ہے تو توئی پیشہ قلمی اس پر مکتبہ نشان دکھائے گا۔

نام جو درجہ اولیٰ نے لکھا ہے اس کتاب میں ترجمہ کیا گیا ہے جو علامہ محمد علی اعظمی نے لکھا ہے۔

۱) طہن بن ابراہیم بن خضر العلوی دکنی لفظی الذہاب نے اسی سال وفات پائی۔ فرس ملاح خضر بن ابراہیم کے شاگرد تھے۔ خلیفہ بن میرزا قاسم سے کہ جو سن ۱۱۱۰ھ بمطابق ۱۶۹۸ء میں گرجے کے پرانے عمارت میں مشغول ہو گئے۔

[illegible]

واقعات ۱۶۴ھ

ایسی سالن متعلقہ ذہنی کا محاصرہ کیا گیا جس کا خلاصہ ان میں چھوڑ دیا تھا جو تاریخ کا مکمل حقیقیوں اور خیالی کی ایک جماعت نے اس کی چٹا کر دیا اور اس کے بعد اس کی ابتلا کی اس سالانہ واقعہ میں شہر کے گزرتے ہوئے سمیعہ خونی نے مسکراتے ہوئے کہا جس نے اس نے خیر نہیں کیا تو خود برف چڑھا دیا اور برف چڑھنے لگی اور وہ جس سے سب مر گئے سالانہ کی محنت اس کی طاقت کے بعد اسلامی فکر کے سبب، جس نے اس کا سر محفوظ کر کے مسکراتے ہوئے اس صبح بچھا کر گیا۔

[illegible]

واقعات ۱۶۷۵ء

[illegible][illegible]

ہی سب پر ہونے کے بعد تمام میں بہت زیادہ اضافہ کا محسوس ہوا۔ ممالکات میں بھی شامل کر کے گئے اس نے یہ کام ہر ممالک کے تعلیم و تہذیب کی
موسیٰ الملوک کے لئے کیا۔ یہ سسٹم ان کی کام میں لگا رہا جس کی کو بہت سی نیوالات ہو گئی ہیں۔ یہ کام کو مقصد یہ ہے کہ
ہی سب پر ہونے کے بعد تمام میں بہت زیادہ اضافہ کا محسوس ہوا۔ ممالکات میں بھی شامل کر کے گئے اس نے یہ کام ہر ممالک کے تعلیم و تہذیب کی

الذات محمدیہ کے منصب پر ابھرنے والوں کو کج فہم کہاجے ہے اور امت کے بعد چھاپام کے بعد اس کا افعال کو کیا ممکن ہے جس نے
 کوئی حق تعالیٰ کی جیسے شہرہ کیا ہے۔

[illegible]

- (۱۱) بیاد تو محبت سدا واصل کوئی نہ ام ہائی کے حوارج کے قریب نہ تھا نہ تو محبت نے مجھ کو کر لیا۔

- (۲۱) دھرم کی باتوں کے ساتھ فراموشی اور مشق کے چھوڑنے کی باتوں سے خوفزدہ رہو۔

- ۱۲۱۔ سید امجد علی کی قبر پر، بادشاہ شہنشاہی کی گمان آنکھ سے پہلے طائفہ ہرجاتے ہیں۔

- میرے لیے یہ سب کچھ نیا ہے۔ میرے دل میں اب ایک نیا عالم ہے۔ میرے دل میں اب ایک نیا عالم ہے۔ میرے دل میں اب ایک نیا عالم ہے۔

- (۱۰) : ہم بھی مشورہ کرتے ہیں کہ تو غیر خودی والی یہ راج کی غیر خودی سے جدا ہو کر

- (۱۰) $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$ کے مشتق کا پھولے پڑا ہے۔ یہاں x کے لئے آئینہ کی صورت ہے۔

- (۱) یہودی مسیحیوں نے جیسے دین اپنے بچپن سے عبادت کے ساتھ مل کر افریقہ پہنچا ہے۔

شاید میں نے قرآن مجید کو نہایت سہولت سے پڑھ لیا تھا کہ اس نے اس کی توفیق ہے کہ اس پر حجت بھی لکھا کہ اس کی طرف سے ان کی حجت بھی منسوب ہے۔ یہ ایک ایسی بات تھی جس کی تفصیل کو غالب ہر وہ شخص نہ صرف تسلیم بلکہ ایمان سے بھی سزاوارت سمجھتا ہے۔ ہاشم کریمؑ نے اس بات کو سن کر یہ کہہ دیا کہ جب نے کہ ہے میں نے یہ سہولت نہ اس کو سزاوارت ہے کہ اس قسم کے سزاوارتی گناہی کی کہ وہ میری شخصیت کا

ابن ابی عمیر نے فرائض کی کچھ آیتوں کے لئے ہجرت میں اپنے ہاتھوں سے قی کر دیا۔ اسی سال ہجرت میں مہدی نے وفات پائی۔
 عظیمیوں نے مطابق ان کی عمر ۳۰ سال تھی اس کی اگر ۲۰ سال صرف دیں سال ایضاً ماضی قعمر نے اس کی وفات پر متحدہ روایت ہے۔ ابن ابی عمیر
 ابن ابی عمیر نے وفات پائی۔

سولی بادی ابن مہدی کی مخالفت ۱۱۰ھ کے شروع میں، ہجرت میں اس کے والد نے وفات پائی، اپنے والد کے بعد وہی مہدی تھا اس
 نے والد سے وفات سے قبل اسے سولی ترک کر کے اپنی جگہ لڑکھواہی میں لے گیا تھا۔ لیکن امان شریک ابن مہدی اس کی وفات کو سن کر
 ہر سے اس میں کامیاب نہیں ہوا۔ مہدی اس وقت جو چاہتا تھا اپنی جگہ لڑکھواہی میں لے گیا تھا۔ لیکن امان شریک ابن مہدی اس کی وفات کو سن کر
 نے لڑکھواہی میں لے گیا۔ اس کی بیعت کا ارادہ بھی کیا۔ لڑکھواہی میں اس وقت مہدی کی وفات ہوئی تھی۔ مہدی کی وفات کے لئے
 فوج کی کچھ مہدی کو لے کر ہزارہی تھے جسے عہدہ کی اس میں مہدی کو لے کر ہزارہی کا رخ کیا پتا چھوٹا ہوا۔ مہدی نے وفات پائی
 مہدی اس نے فوج کو لڑکھواہی میں لے کر ہزارہی تھے جسے عہدہ کی اس میں مہدی کو لے کر ہزارہی کا رخ کیا پتا چھوٹا ہوا۔ مہدی نے وفات پائی
 اس کی وفات کا وقت اس کے مرنے کا وقت تھا۔ مہدی نے اس کے مرنے کا وقت تھا۔ مہدی نے اس کے مرنے کا وقت تھا۔ مہدی نے اس کے مرنے کا وقت تھا۔
 مہدی نے وفات پائی۔

خلیفہ بنے مہدی کے والد نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔
 مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔

اسی سال میں مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔
 مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔

اس کے بعد مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔
 مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔

مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔
 مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔

مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔
 مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔

مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔
 مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔ مہدی نے وفات پائی۔

واقعات کے اس

ایں سربہادری نے بدین مٹشید کوئی مہدی سے متوال کر کے اپنے ٹرسکے حضرت مہدی ہادی کو ملی مجد مٹانے کا ارادہ کیا۔ ایں نے بلا اختلاف اسے قول فرما ہادی نے اس سلسلہ میں سرادک ایک جماعت طلب کی جنھوں نے بھی اس سے اتفاق کیا۔ صرف ایں کی امداد و خیران نے اختلاف کیا۔ کیونکہ یہ بادوں سے زیادہ محبت کرتی تھی۔ اویں نے اسے شکست دیا۔ تمام فرقہ سے سے منع کر دیا۔ حالانکہ انھوں میں کسی کی وجہ سے حکومت پر بددلی تھی۔ اور سرادک اس نے سربہادری کو آج کل کے مٹشید امریکی باد میں اس کے سربہادری کو بھڑکا دیا۔ اسے قتل کر دیا۔ جسے گا۔

[illegible][illegible][illegible]

ہادی کے کچھ حالات اس کا: سوسی جن محمد لہدی بن محمد بن علی بن محمد بن عباس ابو محمد لہدی قادیان میں رہ کر رہیں ہوئے۔ اعلیٰ اہل کثرت علیہ السلام کی عمر میں وہ ۱۳۱۳ھ میں پڑی تھیں۔ یہ پڑی ہوئی ہے۔ ہادی کو شیعہ خلفاء میں سب سے نہیں ہے یہ ہیں انجیل درجہ شیعہ تک با احاطت در زمان قادیان میں ہو کر ہادی کو ہادی کا والد بنی شیعہ بن کر رہے ہادی تھا۔

میں تین ادب کا قول ہے کہ میں ایک سو سہری کے پاس چھ چاکریک فطریاتی آبی میں میں دو مسکین ایک ایک ہر چہرہ ہونا کر کے اس نے
 ٹھوٹے سے اس نے تھے اس کے ہاں میں ہزاروں سوئی تزیین سے اس نے ہوتے تھے اس سے اعلیٰ کہیں خوشبو بہک رہی تھی حقیقت ہے اس نے چہرہ
 کہ کہیں ان کا اندر معلوم ہے ہم نے ان کی نظر کیا تھا کیا ہر طریقہ سے دنیا کا اعلیٰ میں پہنچا کر ایک دوسرے پر چڑھ کر ہر کاری کرتی تھیں اس نے تمام
 کو ہر ہر گمان حق پر کیا اس نے مجھے تنہا کر دیا وہ ہر ایک میں افسوس میں تھا کہ میں نے جا کر ان اداروں کو ایک بستر میں ہر کاری میں مشغول دیا تو
 میں نے اس کی گردن ہاڑا کر کاٹھیا ہاں کے بعد اس نے ان کے اٹھانے کا کھوپڑا اعلیٰ کی طرف کیا گیا کہ وہ کوئی اور اندر میں ہی نہیں آتا ہر ایک کی

کھڑے ہو کر یا شعار چلے۔

”میں سے تو محبت کرتے ہی تھے اس کے لئے شہستان بن گئی اور کر کے اس سے کہا کہ زندہ ہو جائے مگر ہم قہر سے محبت تیرے اوپر پڑے ہوئے شخص کی جہ سے کرتے ہیں۔“

مہدی کی باندی امیر المومنین ہادی اور فرشیہ کی والدہ خیران نے اسی سال وفات پائی مہدی نے اس کو فریاد کیا مگر اس نے مہدی کے ہاں اونچا مقام حاصل کیا مگر مہدی نے اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لی اس نے دو غلیبہ ہادی اور رشید کو ختم کیا۔ عبد الملک بن مروان کی بیوی بنت العباس مصعب کے علاوہ دیگر عورتوں میں سے کسی عورت نے دو غلیبہ کو ختم نہیں کیا عبد الملک بن مروان کی اہلیہ نے دو غلیبہ کو ختم کیا اور سلیمان کو ختم کیا۔ خیران نے اپنے آقا مہدی انہوں نے باپ دادا ان عباس کے واسطے سے آپ کا کار شوالش کیا ہے کہ اللہ سے اے اے اے انھیں سے ہر حق آتی ہے۔

جب مہدی نے خیران کو فریاد کیا تو اس کی پند لیوں کی وارفتگی کے علاوہ ہر چیز پسند آتی اس نے اس کے سامنے اس چیز کا انھما بھی کیا۔ خیران نے مہدی سے کہا کہ آپ کو ان کے علاوہ تیسری چیز کی ضرورت ہے اور وہ سب سے مہدی کو اس کا جواب پسند آیا اس نے اسے فریاد کیا مگر اس نے مہدی کے ہاں بہت اونچا مقام حاصل کیا خیران مہدی کی زندگی میں ایک بار حج پر گئی مہدی نے مکہ میں اس کے ہاں پریشانی کا دل کھرا اپنے شوقی کو ان اشعار میں بیان کیا۔

- (۱) ہم اٹھائی سرور میں ہیں لیکن تیرے علاوہ اور سے سرور نامکمل ہے۔
- (۲) ہم جس نہ لست میں ہیں اس میں ایک مصیب پایا جاتا ہے کہ ہم حاضر ہیں اور تم غائب ہو۔
- (۳) مہدی پہلو کر تم ہو اوں کے در سے پر واز کر سکتے ہو تو پر واز کرو۔

خیران نے ان اشعار میں جواب دیا۔

- (۱) آپ کے شوق کا ہمیں ہم ہو چکا ہے تھو کر رہے ہیں لیکن ہم میں پر واز کی طاقت نہیں۔
- (۲) کاش وہ سناں کی بات ہو ہمیں تک غم پہنچا دیتیں۔
- (۳) میں بیٹھ کر ہادی مشتاقی ہوں اگر اس حالت میں تمہیں سرور پہنچا دیتا ہے۔

مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ محمد بن سلیمان نے ایک سو حدیث گزار دیا ہادی (ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ملک کا بھرا ہوا چاندی کا پتھر تھا) خیران کے پاس بیٹھیں خیران نے اس کا جواب دیا کہ اگر یہاں گمان کی قیمت ہے جو تیار تیار اسے متعلق ہے تو ہمارا گمان اس سے زیادہ ہے اور تم نے اس کی قیمت کم رکھی ہے اگر آپ نے اس سے زیادتی محبت کا ارادہ کیا تو تم نے ہم پر محبت میں نہایت لگائی یہ کہہ کر خیران نے دو ہاتھ پاؤں اٹھ کر کہہ دیں خیران نے مکہ میں اپنے نام سے سو سو ہزار تلخ رمان خرید کر مسجد حرام میں شامل کر دیا تھا۔

خیران کی جد تیسویں کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھی۔ اسی سال ۷۰ ہجری (۱۲۶۲) بمصر کی شب خیران کی وفات کا واقعہ پیش آیا اس کا بھرا ہوا چاندی کا پتھر اس کے پاس تھا جو اس کی پختہ ہو اتھری سے نکلا اس کے قبرستان کھنڈے کے بعد پائی پایا گیا جس سے اس نے اپنے پاؤں دھوئے پھر سوز و گشادہ کی لڑائی لڑا۔ ہزار ہوں پر صلی پھر ان کے وقت لکھ میں اتر اقبہ سے نکلے کے بعد چار پائی لائی گئی اس پر دو ہاتھ پاؤں پھر اس کے کھنڈوں کو بارہا دست آگئی اور اضرابات اپنے از رشید نے اپنی والدہ کے دفن کے وقت ابن ہشام کے یہاں اشعار پڑھے۔

- (۱) ہم دونوں ایک ہر وقت ساتھ رہے تھے کیوں کے ہمارے میں کہا گیا کہ دونوں کسی کو ایک دوسرے سے نہیں ہٹتے۔
- (۲) جب ہم دونوں جدا ہو گئے تو ایک ہر وقت ساتھ رہنے کے چاہتا رہے ہو گئے تو یہ کہ ایک رات میں ہم نے اے اے اے ہمیں نہیں۔

خاندانہ۔ یہ عورتی باندی کی موی ہادی اس سے محبت کرتا تھا یہ گناہ بہت عموماً لگتی تھی ایک روز غار وادی کو گناہ سنا رہی تھی کہ چاہے مکہ سے فرار کیا اور اس کی جہ سے اس کی توجہ گانے سننے سے ہٹ گئی اس کا رنگہ زرد پڑ گیا حاضرین نے اس کی وجہ پوچھی اس نے کہا کہ اچانک مجھے یہ

اسی سال گرمیوں کی جنگ جبرالک بن صانع نے لڑی، واپار، مسمومیت ہو گیا۔

سال درال میں ارشد نے لوگوں کو کراچی کے ہر پہنچنے کے بعد اسے چٹ چاکر ہاں دیا بجلی اہلی ہے جس کی وجہ سے کہ شہر اہل ہوئے بلکہ قوف کے وقت اس نے قوف عزتیا بھر دیا تھا بھر پڑا گیا بھر کچا کر طوفان کی بھر دیا ہے چٹ گیا کہ کچھ بڑا۔

واقعات ۱۷۵ھ

اسی سال ارشد نے اپنے بھائی محمد خانے کے لئے چٹ کے مہینہ زیدہ کے لئے بیت لی اس کا نام بن رکھا اس وقت اس کی عمر چھ سال تھی۔ بے بہت سہما قمر نے شہر کیجے۔

(۱) اب اللہ قونی نے محمد اور غصورت لوگوں کے لئے بیت نکلا واپار اس نے قلیہ کو قلیہ دی۔

(۲) وہ اپنے بھائی سے قلیہ چار دیکھنے اور بیٹنے والے اس کے گواہ ہیں۔

(۳) جن اہل اس نے ہدایت کے گواہ میں محمد بن زیدہ و بنت حضرت کی بیعت کی۔

باہن ارشد شرافت اور عزت داری میراثہ الامان میں محسوس کرنا قہور اس کے متعلق کہا تھا کہ اللہ اس میں حضور نبی اور ارشد نبی مہدی کی عبادت کزاری پائی کی عزت کسی ہے اگر کسی چاہتا ہو تو چھپتی بات کہ اس وہ ہے کہ میں خود میں دیکھ کر قہور کہ باہن مالاک مجھے معلوم ہے کہ وہ خواہش کا اور کہ ہے چھپتا اس کے علاوہ مجھے قدرت میں پھر اس نے چند اشعار پڑھے۔

(۱) مجھ پر اسے کہ پیلو کا شیخ ہو چکا لیکن میں اس معاملے میں جو پاؤں اٹھانا ہے مطلوب ہو چکا ہیں۔

(۲) قصوں سے اور حدائیکہ نالے کے بعد اسے کیسے دایک کیا جا سکتا ہے حتیٰ کہ وہ خیریت بن جاتا ہے۔

(۳) معاملے کے بعد اسے کہ جس میں اس کے چھپے ہوئے سے خوف نہ ہو بات کے پتہ سے کہ جس کی کٹھن کا مظلوم ہے۔

اسی سال وادی کے قوف کے سلطان گرمیوں کی جنگ جبرالک بن صانع نے لڑی ارشد نے لوگوں کو کراچی کیا۔

اسی سال میں کچھ مہینہ ابن کثیر کی طرف روانہ ہوا وہاں محبت کیا۔

خواص کی وفات شہوانہ جاوید فراہو..... نے وہی ساس وفات پائی یا ایک سیاق نام نہاد و ذلیل، پامی تھی اس سے اچھے اچھے اقوال مقول ہیں حضرت فضیل بن عیاض نے ان سے مایہ روز خواست کی تو جواب میں فرمایا کہ کیا کہو، ہاں اللہ کے دہم ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کر کے تو خود قبول کرے گا، فضیل نے رد کر لی لی پھر عرض کیا کہ اگر کرے۔

لیث بن سعد بن عبد الرحمن بن محمد..... ابن علقمان کا قول ہے کہ یہ جس میں راغب کے قلام تھے وہ ہر طرح میں سافر تھی کا قلم تھا لیث و قاتق بن ہارم کے کام تھے ۹۳ھ میں بن ہارم کے قاتق قاتق و میں پیدا ہوئے اسی سال شہبان میں وفات پائی۔

ابن علقمان کا قول ہے کہ املا کا کتبہ کے تختہ میں نے ہوا میں اور جانی حرکت کے ساتھ نکلا ہے۔

بھٹہ ہاں ہے کہ بھٹہ و بن بھٹہ بنے بھٹہ کے نامی۔ بن لوگوں نے اس کے جد ان کے ذہن کی تحریف لکھی کی ۱۳۳ھ میں پیدا ہوئے یہ قول بہت غریب ہے۔

مذہبیں کا قول ہے کہ کسی جاگیر سے حالات آمدنی یا بیچارہ، چارہ کی بعض کا قول سے کسی چارہ، چارہ چھی ان پر ذکاوت واجب نہیں تھی قہور حدیث میں بیعت کے نام تھے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے قوف سے کہ لیت مالک سے ہے یہ ذیہ تھے لیکن ان کے ساتھیوں نے انہیں شائع کر دیا۔ ایک امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے شیخ ابی کے سامان کے لئے ایک شخص کے ذریعہ سے دار تک سکون لیا یہ نے نہیں بوجھ سکا دینے کا مالک مالک رحمہ اللہ صیہ نے ضرورت

(۱۲) ... نوحے عطیات بہ چنے ہیں جتنی کہ بزمِ دانش اور سہرہ کی مومیں لگی ہیں گانہ بندھیں کر نکلیں اس نے اس کے خراسان جانے سے نکل یہ اچھا نہ ہے۔

(۱۳) ... کہا تو نکلی، یکتا کہ طوالت آدم کے ہاتھ سے نکل کی فضلی میں کر گئی۔

(۱۴) جب اباغوس کی ہارن ہوئی ہے اس کی مولا اعلیٰ ہارن کرنا کیا خوب ہے۔

(۱۵) جب بچی بھوک میں کو خوش نہ کرتی ہے تو اسے نکل کے نام سے کالی ہے تھوڑے عرصہ ہو جاتا ہے۔

(۱۶) نوحہ سزا ہے اس سزا میں اس کے لئے کتبہ کی کثرت ہے، نکل قوم سے ہے کو اس کا چنگی اور عرصہ مر جاتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اس نے عراق کو ایک لاکھ روپے سم اٹھاس کے لگی شہار چلی

(۱) ان کے گھر میں بھوک کا خوف نہیں کیا جاسکتا جس کے چاروں میں یہی سہرہ ہو۔

(۲) نکی قوم سے نکل میں جتنی لگی ہے وہ نیکل ہے اس کی مہر میں نہیں کر سکتا۔

(۳) اس کے دونوں ہیں ایک دن طوالت کا اور ایک دن جگہ کا گوئی زماناں دونوں کے بعد میں ان باہر ہے۔

(۴) جب وہ لگی چنگی سال کا ۱۵۰ ہے تو اس کا لکھوا اسی روز بیٹے کا ۱۵۰ ہے۔

نکل کو خراسان کے اس کے سر میں جب چیزوں سے واسطہ چلا اس نے شہر شہر کے نواح میں کامل اور ہوا باغ میں اس نے ترکی کے بادشاہ لگی مطلب کیا جو بہت طاقتور تھا، شہر مدینہ بدر اس کے بعد بغداد میں لگی باہر ہوئی۔

جب وہ بغداد کے قریب پہنچا تو اردن، شہر مدینہ، کرک، لوگ اس کے ساتھیوں کو غلط فہم اور طلبہ اور سرعام لوگ اس کے پاس آئے اس نے تو ان کو ایک ایک کر کے روک کر دیا، پانچ کر دیا، اس قدر اہل قسطنطنیہ کی کہ طبع تکلیف، خشیت کے اس کا شور شکل ہے ایک شاعر نکل کے پاس آ کر ہنسی ہوئی تھیں اس کے پاس رہی ہوئی تھیں، جو لوگوں میں قسطنطنیہ کی چاروں تھیں اس پر شاعر نے شعر کیا اللہ کے فضل سے نکی بنی بنی خلد کالی ہے اس کے ہاتھوں کی جھڑت نے نکل سے گل کا نکل لے اس کے لئے بہت اہل کا حکم ہے۔

اس حال میں وہ اپنی زعفرین جام نے گریوں کی جگہ لڑی، لیکن ان رشتہ نے سرور میں کی جگہ لڑی، اس میں کہ کہنے محبوب میں ہوا جام نے نکل کو کچل کر کیا۔

جعفر بن لیثان مفرغین جام مہر ملک بن محمد کا ضعیفہ اور کی دعا سے اسی سال ہوئی، رشید نے ناز و جوارہ چھائی ہوئی کیا۔

واقعات ۹۶۷ھ

ای سال فضل خراسان سے آج کل تک نکل کو نہ بظاہر رشید نے منصور میں چڑے کو دلی ملای۔

ایکہ انکس رشید نے نکل کو دلی سے سزا دی کہ نکل میں نکل کو صاحب بنایا۔

ای ہی خراسان میں خراسان کے نکل کو دلی کا شہر ہوا اس کا شہر آئے گا ہے اسی سال دلیہ بنی طریف، جو وہ کہاں اس کی قوت مضبوط ہو گئی اس کے زمین میں اضافہ ہو گیا، رشید نے چڑے کو اس کے ستارے کے لئے بھیجا اس نے دھوکہ سے سے نکل کر دیا اس کے ساتھی عمر ہو گئے، رشید نے اپنے بھائی کے سر میں رشید شہر کے

(۱) اسے خالاکے دست تھے کیا کہ کیا کرے بڑے کو دلی طریف، چلے گئے تھیں ہوا۔

(۲) وہاں ہوا جواں ہے، جوتھی کے نکل کا خراسان سے دلیہ مال شہر سے صرف لڑے دلیہ کو دلیہ میں۔

ای سال رشید شہر کے طور پر دلیہ سے عروہ کیلئے، دلیہ ہوا عروہ سے قادیان کو کچل گیا اس نے دلیہ میں قادیان کیا کہ اس کے مٹی دلیہ سے عروہ کی قادیان میں نے دلیہ ادا کے پھر عروہ کے ساتھی دلیہ میں آیا۔

واقعات ۱۸۰ھ

اسی سال شام میں ہزارہ اور یمنیہ کے درمیان فتنہ بھڑک اٹھا جس سے رشید بہت پریشان ہو گیا اس نے جعفر برکی کو امیر اور ایک جماعت اور فتنوں کے سربراہ اس کی طرف روانہ کیا تاکہ اس کے شام پہنچنے ہی تمام لوگوں نے اطاعت کا اعلان کر دیا۔ جعفر برکی نے کمزوروں اور تنہوں اور سکوار والوں کا مکمل غارت کر دیا۔ تھوڑی ہی مدت میں ان کے ذریعے سے اس فتنہ کی آگ کو ٹھنڈا کیا اس بابت شاعر کے شعر ہیں۔

(۱) شام میں فتنہ کی آگ بھڑک اٹھی یہ اس کی آگ بجھانے کا وقت ہے۔

(۲) جب مال ہر ملک کی سمندر کی لہروں نے جوش مارا تو اس آگ کے شعلے اور شرارے بجھ گئے۔

(۳) امیر المؤمنین نے جعفر کے ذریعہ تیر مارا اور اس کا کٹاف بند کر دیا۔

(۴) اس نے سہارک خیال بزرگ کے ذریعے سے حیرا بن جس پر شام کے نزاری اور فطانی راضی ہو گئے۔

اس کے بعد جعفر نے یمنی کو شام کا نائب مقرر کر کے بغداد واپس کی۔ جب رشید سے ملا تو اس نے اس کا اعزاز و کام کیا۔ جعفر شام میں تنہائی کی وجہ سے اپنی طبیعت کے افراط کا شکار ہو کر لے گیا اور اس خدا کا شکر ادا کرنے لگا جس نے امیر المؤمنین کی طرف سے اس کی واپسی اور اس کے چہرہ کی دید کا احسان کیا۔

اسی زمانہ میں رشید نے جعفر کو عراق و حجاز کا والی مقرر کیا۔ محمد بن حسن بن قلیچہ کو اس کا والی بنایا اس کے بیس روز بعد جعفر کو معزول کر دیا۔ اسی سال رشید نے خوارزم کی کثرت کی وجہ سے مصلح کی نصیل کر دی اور جعفر کو چوکیدہوں کا امیر بنایا رشید نے روق کو مین بنایا اپنے لڑکے امین کو بغداد کا نائب اور عراق کا والی مقرر کیا۔ ہرثمہ کو افریقہ کی ولایت سے معزول کر کے بغداد بنالیا۔ جعفر نے اس کو چوکیدہوں کا امیر مقرر کر دیا۔ سالہا اس یمن میں مصر میں رشید نے زلزلہ آیا جس سے اسکندریہ کے منارہ کی چوٹی گر گئی۔

اسی زمانہ میں جرجان میں افکار و جماعت کا غبار ہوا ان کا لباس سرخ تھا مروہ بن انصر کی انہوں نے اطاعت قبول کی جو زہدیت کی طرف متوجہ تھا۔ رشید نے ہکافر اور کجی کر کے قتل کر دیا۔ اسی وقت اللہ نے ان کے فتنہ کی آگ بجھا دی۔ اسی سال دفر بن عامر نے گرمیوں کی جنگ کی۔ اس برس موسیٰ بن محمد نے لوگوں کو حج اکبر کیا۔

خواص کی وفات

اسامیل بن جعفر بن ابی کثیر..... اہل مدینہ کے قادی اور بغداد میں اہل بن مہدی کے استاد تھے اہل بن مہدی نے اسی سال وفات پائی متعدد بار امیر ریح پنے مشہور قول کے مطابق الرشید سے عمر میں کم تھے۔

حسان بن ابی ستان..... ابن ابی الدلی بن عوف تشرقی اندلیزی ہیں بن ولادت ۶۰ھ ہے امام کی زبانت و دعا سے مشرف ہوئے ان کے خاندان میں قاضی و زما وادارہ سلطانیہ ہوتے۔ خواص و عباس دونوں کا دور دیکھا شروع میں انھری تھے بعد میں مشرف باسلام ہوئے اسلام لانے کے بعد قاضی و قلم سلطانی بن گئے عربی قادی سرانی تھیں زبانیوں پر مہور حاصل تھا۔ جب صلاح نے رہید کو اتمام کا والی بنایا اس وقت ان کے ساتھی عربی میں کتب کا ترجمہ کرتے تھے۔ نکات میں سے مہدولورت بن سعید اسیہ وئی نے اسی سال وفات پائی۔

عافیہ بن زید..... مہدی کے دور میں مشرقی بغداد کے قاضی قیس کے لڑکے ہیں (قیس اور ابن عیاض دونوں جامع رصاف میں فیصلہ کرتے تھے) مہدولورت ہمتی تھے۔

ایک روز مہدی کے پاس آکر کہنے لگے کہ اسے امیر مجھے معاف فرما بیچے مہدی نے کہا کہ کیوں؟ کیا کسی امیر نے تم پر اعتراض کیا کہنے لگے کہ

تھیں اصل بات یہ ہے کہ وہ شخص میرے پاس مقدمہ لائے تھے ان میں سے ایک تارو ملک کا میرے پاس قتل لائے (جمہور اہل زمین کے لائق تھا) کیوں کہ اسے معلوم تھا کہ یہ چور چھ پندہ ہے لیکن میں نے اس کا یہ یہ قول نہیں کیا مگر جب میں فیصلے کے لئے بیٹھا تو اس پر یہ کہی کہ اسے دو دونوں میرے دل میں یکساں نہیں تھے بلکہ یہ یہ دینے والے کی طرف میرے دل کا جھکاؤ تھا لیکن اس کے باوجود میں نے قول نہیں کیا اگر میں قتل کر لیتا تو معلوم نہیں کیا ہوتا اس لئے مجھے معاف کر دیجئے چنانچہ میری سزا سے معاف کر دیا۔

اسی کا قول ہے کہ ایک روز میری موجودگی میں رشید کے پاس حافی کو لایا گیا کیوں کہ کچھ لوگوں نے ان پر اعتراضات کئے تھے رشید ان کا جواب دے رہے تھے۔ مجلس طویل ہو گئی۔

اسی اثنا میں غزوہ چبک آگئی حافی کے علاوہ سب نے حرکت لیا رشید نے اس کی وجہ پوچھی اس نے کہا کہ آپ نے لکھنا کہ میں کہاں سے عدالت سے دھڑلے کی رشید نے کہا کہ آپ نے کہا کہ آپ نے قسم بخورنا کہ لوگوں نے آپ پر لکھا کہ اعتراضات کئے آپ نے ایک چبک کے بارے میں مجھ سے چشم پوشی نہیں کی مگر اس نے آپ کو کہا ہے اس رگہ میں آپ کی حکمت کی طرف متوجہ رہیں۔

سیویہ..... ان کا نام مرد بن عثمان بن قمرانہ بشر جو سیویہ سے مشہور اور نوجوانوں کے کام ہیں۔ حارث بن کعب یا آل ربیع بن زیاد کے عظام ہیں آپ کا نام سیویہ ہے کیونکہ آپ کی والدہ آپ کو بچپن میں افرا کر اوپر بچے کرتی تھیں سیویہ یہ سب کی خوشبو کو کہتے ہیں ابتدا میں آپ نے اہل عدت اور فقہاء کی محبت اختیار کی مگر وہیں سوسے سے گھسائے کی اور خواست کرتے۔ ایک روز حارث نے اعرافی غلطی کی تو سیویہ کی شکایت کر کے یہ عرض ہو گئے سیویہ نے ان سے کلام غلطی اختیار کر کے غلط بن اسی کی محبت اختیار کر لی جو میں مقام حاصل کر لیا مگر بلند آواز کر سکتی ہے مناظرہ کیا سیویہ مسکین و بیکمل صاف سحرے کر جاتے تھے۔ کسی نہ کسی اور بے میں ان کا ہر طم سے قطع تھا کس ہونے کے باوجود انہوں نے اہل باب سے حصہ حاصل کیا سیویہ نے جو میں ایک بے مثال کتاب تصنیف فرمائی اس کے بعد از خود نے اس کی شرح کرتے ہوئے اس کے ساتھ درمختصر غلطی کے اس سے موتی نکالے لیکن یہ تک پہنچنے سے قاصر رہے۔

غلب کا خیال ہے کہ اس کتاب کی تصنیف میں سیویہ تین جہاں نہیں ہیں بلکہ چالیس افراد اس کام میں ان کے معاون رہے یہ کتاب غلب کے اصول میں لیکن سیویہ نے اس کی اپنی طرف نسبت کر دی۔

تقت میں سیویہ کے استاد اور غلب اور افش تھے۔ سیویہ کہتے تھے کہ سعید بن ابی مرہ پروردہ جو حدیث کا نام ہے اور کہتے تھے کہ صرف مرد یہ کہنے والا غلطی ہے۔ سیویہ کا یہ قول جو اس کے سامنے نقل کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ ان کا بھلا کرے۔ سیویہ نے غلو بن طاہر کے پاس مقام حاصل کرنے کے لئے خراسان کا سفر کیا کیوں کہ غلو کو علم کو بہت پسند تھا سیویہ وہاں ایسے ہمارے کسی عرض میں وہیں ان کی وفات ہو گئی وفات کے وقت انہوں نے پندرہ اشعار کہے:

(۱) دنیا کی امید، مجھے اللہ اس کی جاکھوں سے امید کندہ کیا ہے چلا جاتا ہے امید باقی رہ جاتی ہے۔

(۲) سمجھو کہ کامیابی والے والہ اس کی جاکھ کی امید کرتا ہے ہوا زخم ہو جاتا ہے پورا لگانے والا دنیا سے نصبت ہو جاتا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ وفات سیویہ نے اپنا سر اپنے بھائی کی گود میں رکھا جسے دیکھ کر آپ کے بھائی کی آنکھیں اٹھکھار ہوئیں اتفاق ہوئے کہ بعد سیویہ نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ دیکھ کر یہ صبر بڑھا

ہم انکے لئے زمانہ ازک نہیں تھا کہ وہ بار بار سے کون محفوظ رہ سکتا ہے۔

غلب بعد ازیں کا قول ہے کہ سیویہ نے ۳۳ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔

عقبرہ قاعدہ..... آپ بہت خوبصورت اور گریہ کرنے والی تھیں ایک بار ان کا قریبی سہرا آیا تو اسے دیکھ کر وہنا شروع کر دیا جب پوچھے گئے کہ کیسے لڑ جاتے تھے اللہ کے سامنے حاضری پادشاہی اس وقت بعض خوش اور بعض کھین ہوں گے۔ شافعی کے شیخ مسلم بن خالد زہلی کی وفات اسی سال ہوئی جو کہ کے باشندوں میں سے تھے حافی کی کھردری کی وجہ سے لوگوں نے ان پر اعتراضات کئے۔

کھانے کھاتے چوک پر نہ تھے اس صحنہ کو دیکھ کر اس سے تعصبات نکال کر انہیں خسرو کے کرکٹے کے ہر شخص اپنے نام کی جعلی المارے چڑھوا دیے۔ انہیں شکر باندھنے ہوئے اپنے گروں کو لوٹ جاتے تھے۔ ان کا زور و اثر ایک ایسے شخص پر ہوتا تھا جس میں مختلف کھانے پینے کی چیزیں ملائی تھیں آپ سخت ناراض ہو کر ان چیزوں کو کھاتے خور و زور سے دے دیے۔

ایک بار عبداللہ بن مبارک سے ایک شخص نے سوال کیا آپ نے سنا کیا درہم سے دیا اس کے بدلے کے بعد کسی نے آپ سے کہا کہ یہ شخص بہت بڑا کوشش اور زور دکھاتا ہے وہ ایک درہم سے گھر کھانا کھا آپ نے فرمایا کہ اس کی ضرورت تو اس سے زیادہ اس پر دلی ہوگی مگر آپ نے اسے وہ بارہا کرنا سے باز رکھ دیا۔ آپ نے غنائی اس کا قیام بے نگاہ رہا۔

ابو الحسن عبداللہ بن قریظ نے کہا کہ میں نے سب بزرگ کی قبولیت و مخالفت و جلالت اور اہمیت پر سب کا نقد ہے اسی میں یہی مقام ہر مصلحت میں ۶۳ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

مفضل بن فضال: وہاں مصر کے تاجی سے ایک ہارنڈ سے دنیا سے اسے منقطع ہونے کا سوال کیا تو اللہ نے اسے قسم کرائی اس کے بعد ان کی زندگی بے حرج ہو گئی دنیا کی کوئی چیز انہیں نہیں چھو گئی یا آخر اللہ سے دوبارہ امید بھالی کرنے کی دعا کی تو اللہ نے دوبارہ اسے بحال کر دی۔

یعقوب الزماں: العابد کو کئی مل میں سوئی نے منصور بن عمار کے حمل سے نقل کیا ہے کہ ایک رات میں مکر سے مجھ کو جانتے کے لحاظ پر لٹا۔ ہر نکلنے کے بعد معلوم ہوا کہ میں رات کو کچھ صبر کرتا تھا کہ صبح کے پہنچنے کی دعا کچھ میں نے ایک دن جو ان سے کہنے کے لیے آواز کی جو کہ ہاتھ کا اسے اللہ آپ کی عزت و جمال کی قسم میں نے آپ کی مصیبت اور اذیت کا دار میں نہیں کیا لیکن صبر سے نہیں بچھے ہوئے تھے میری پرہیزگاری مجھ پر غصہ آئی مجھ پر تیرے نکلے ہوئے مرد نے مجھے دھوکہ دیا اب میرے غضب سے مجھے کون بچائے گا؟ اگر قوت مجھ سے قطعاً کی تو میں تیرے مظلوموں سے قسم کروں گا کہ ان کو شکر ہوں پر میں ادا نہیں دے دوں گا ہے میری ہلاکت میں کچھ نہ ہو کہ اس کا سبب تک دیکھنا تو یہوں کو اب بے درجہ سے شرم محسوس کرنے کا سبب سے لے وقت آ گیا ہے۔

منصور بن قریظ: ہے کہ میں نے سوزا اور تیرے پڑا کہ کیا میت (قبر) ہے۔ اسے لوگوں کو بتایا کہ ان سے کہتا ہے کہ وہ اپنے اہل کما گئے سے بچاؤ مگر کلابہ من لوگ اور قریظ بنوں نے سخت دشمنی مقرر کی جو ان کے حکم کی نافرمانی نہیں کئے جو انہیں دیا جاتا ہے یہی کرتے ہیں مصلحت کی اس کے بعد میں نے ایک شہر و قوارنٹی مگر میں اپنے کام پر چلا گیا اب اس پر میں اس دروازہ کے پاس سے گزرا تو ایک جڑو دکھا ہوا تھا میں نے اس کے اہت پر چھو تو وہ میری زماں کو بھراں لگا دیا۔

واقعات ۱۸۲ھ

اسی سال رشید نے اپنے ملازم عبداللہ بن اسد کو اس کے بھائی امین بن زبیر کے بعد ولی محمد خان کے لئے توکوں سے جنت لی و واقعتاً سے واقعی پر وقہ میں پیش آیا اپنے ملازم کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے ساتھ دعا دی اس نے اس کو خدا دوسوں کی ایک جہت سے ساتھ بخود بھیجا و بار بار اسے فرمایا کہ ان کے ساتھ دعا دیں کہ ان کا کام کامیاب ہو۔

اسی سال بخاری نے خاندان کے ایک اور بھائی کو بغداد بھیجا تاکہ اس سال عبداللہ بن محمد اس کے حوالے کر میں کی جنگ لڑتے تھے صحابہ کبار کے شہر تک پہنچے۔

اسی سال میں رومیوں نے اپنے بادشاہ قلیقون بن ایون کی مصلحتوں میں سلاوی بھروسہ کی کہ وہ اندھ رہنے کو اپنا سر ادا کر لیا اس نے اپنا لقب رکھا۔ اس سال مغل بن عباس نے توکوں کو حج کر دیا۔

من مقرر ہوا تو امام مالک نے وکیل میں اپنے لہذا اسلاف کے زمانہ سے چلے آنے والے مساعی کو پیش کیا اور یہ کہ خلفاء راشدین کے زمانے میں نبروں کی زکوٰۃ نہیں لگائی جاتی تھی۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے لڑایا کہ جو مسرہ کچھ ہوا اس کو میرے سامنے رکھ دو لیتے تو وہ بھی میری طرف رجوع کر لیتے یا امام ابو یوسف کی طرف سے عدل کا مظاہر تھا۔

امام ابو یوسف کی مجلس میں علماء طبقات کے لحاظ سے بیٹھے تھے حتیٰ کہ اموی بن مخلد جو حجاز ہونے کے باوجود لوگوں کے درمیان مجلس میں آتے متاع وادارہ ہاتھ کرتے اس کے باوجود متعاضد فیصلہ کرتے۔

امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ ایک روز کے علاوہ مجھے اسیدہ بے گناہ تعالیٰ مقدمات کے بارے میں مجھ سے باز رہیں نہیں کرے گا۔ اس دن کا واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص نے مجھے آکر کہا کہ میرا ایک ہارٹ ہے جو امیر المومنین کے قبضے میں ہے میں نے امیر کے پاس جا کر اس کی ذمت پر چھاپیوں نے کہا کہ ہارٹ میرا ہے جو جہدی نے میرے لئے خریدا تھا میں نے کہا کہ اگر امیر من سب تمہیں تو میں مدی کو آپ کے سامنے لگا کر آپ کو اس کا دعویٰ سنا دوں، چنانچہ میں نے اسے لگا کر اس کا دعویٰ امیر کو سنوا دیا میں نے پوچھا کہ اسے طیفہ آپ کی کیا دانت ہے، انہوں نے وہی جواب دیا کہ میرا ہارٹ ہے پھر میں نے مدی سے کہا کہ تم نے طیفی کی بات سن لی اس نے کہا کہ طیفہ تم ہمارے میں نے طیفہ سے قسم کے بارے میں پوچھا انہوں نے انکار کر دیا پھر میں نے طیفہ سے کہا کہ میں نہیں ہر آپ پر قسم پیش کروں گا اگر آپ نے قسم اٹھائی تو طیفہ ان دنوں میں آپ کے خلاف فیصلہ سنا دوں گا۔ چنانچہ میں ہر قسم قویٰ کرنے کے باوجود طیفہ نے قسم نہیں اٹھائی تو میں نے اس کے خلاف فیصلہ کر دیا۔ امام ابو یوسف خود فرماتے ہیں کہ اس روز میری غواہی میں تھی کہ میں اس مدی کو اپنے سے جدا کر کے طیفہ کے ساتھ سنا دوں لیکن میں یہ نہیں کر سکا پھر میں نے طیفہ کو اپنی مدی کے حوالے کرنے کا حکم دیا۔

سوائی بن ذکریا جہری نے متعدد طرق سے بصرین ولید کا قول نقل کیا ہے کہ امام ابو یوسف فرماتے ہیں ایک بات میں ہرگز پر نحو آراء تھا امام مالک طیفہ کا پہلی میر اور دائرہ کھٹکتا ہے لگا میں گھبرا کر باہر نکلا اس نے کہا کہ طیفہ نے آپ کو لایا ہے چنانچہ میں طیفہ کے پاس گیا اس وقت میں بن جعفر بیضا ہوا تھا۔ رشید نے مجھ سے کہا کہ میں جیسی بن جعفر سے کہہ ہوا اس کو اپنی بائوئی مجھے فرست کر دے یا میرے کہہ کر دے لیکن یہ نہیں کر دیا میں نے اس سے کہا ہے نہ اترے یہ وہ نہیں پا تو میں نے جیسے تمہیں گروں گا میں نے جیسی سے جو پوچھی اس نے کہا کہ میں طلاق حقائق گل ہال کے صدوقی قسم اٹھا کر بہن ہوں گدے میں فروخت کروں گا ورنہ یہ گروں گا مجھ سے رشید نے کہا کہ اس کا کیا حل ہے میں نے کہا کہ اس کا حل یہ ہے کہ یہ نصف آپ کو میرے دے اور نصف بیچ دے چنانچہ میں نے اس کو نصف ہر اور نصف ایک لاکھ چار میں فروخت کر دی رشید نے قبول کر لیا اور بائوئی کو لایا رشید نے اسے اٹھائے گدے جدا کیا اس سے شب ہاشمی کی کوئی صورت ہے؟ میں نے کہا کہ یہ بائوئی ہے جس کا استبراء لازمی ہے البتہ ایک صورت ہے کہ آپ استبراء کر کے اس سے شادی کر لیں کیوں کہ حرقہ کا استبراء ضروری نہیں چنانچہ طیفہ نے اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لی میں ہزار ہزار اسے میرا دیا طیفہ نے مجھے ہزار ہزار دینار دیں کپڑے مکان دیئے اس ہزار دینار اس ہانڈی نے مجھے دیئے۔

عقی بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں قاضی ابو یوسف کے پاس رہتی کپڑے اور کچھ خوشبو بھی دیے میں آئیں مجھ سے ایک شخص نے حدیث بیان کی کہ اگر کسی شخص کے پاس کوئی دینار ہے تو اس وقت جڑوگ اس کے پاس موجود ہوں وہ دینار سب میں مشترک ہوتا ہے امام ابو یوسف نے فرمایا کہ یہ حدیث باطل ہے۔ رشید کے بارے میں یہ ہے جو ادا ہوا تھا اسے سامنے ہیں یہ ان میں سے نہیں، مگر آپ نے مقام سے کہا کہ یہ جزیہی بہت اذلال میں شیخ کردہ انھیں ان میں سے کوئی نہیں دیا۔

جہان نیاہت میں لکھا کہ قول ہے کہ میں نے ابو یوسف کو کہنے نہ کہ میں نے ستر و سال دوسری صحت اعتبار کی اور ستر و سال تک مجھ پر ادا نہ تو ت یا اب میں سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اس کے چند ماہ کے بعد قاضی ابو یوسف نے دنیا سے رحلت فرمائی۔

اسی سال دواغ الاول میں قاضی ابو یوسف نے ۶۰ سال کی عمر میں وفات پائی آپ کے بعد آپ کے لڑکے قاضی بنے جو شرفی بعد از آپ آپ نے تائب تھے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ امام شافعی کی قاضی ابو یوسف سے ملاقات ہوئی ہے جیسا کہ کچھ بڑی کذاب نے امام شافعی کے اس سنہ میں بیان کیا ہے جو آپ نے بعد از وفات لکھا تھا اس سے کذب ہے چنانچہ سے کام لیا امام شافعی پہلی ۸۶ھ میں بعد از وفات اس وقت امام شافعی کی کھ بن سن

شیانی سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ کا اعزاز و اکرام کیا ان کے درمیان کسی قسم کی حد و ملت نہیں تھی جیسا کہ بعض تادقیق لوگوں کا خیال ہے۔

یعقوب بن داؤد بن طھمان..... جو محدث و مہذب بن عازم سلمی کا غلام ہے مہدی نے اس کو ذریعہ ناپاس نے اس کے ہاں اونچا مرتبہ حاصل کیا، انہیں میں گزر چکا ہے کہ مہدی نے یعقوب کو سلمی کے قتل کا حکم دیا یعقوب نے اسے چھوڑ دیا اس کی باندی نے مہدی سے جھگڑا کر دی مہدی نے یعقوب کو ایک گھوڑی میں ڈال کر اس پر قوت چڑھایا اس کے ہاں ایک آنے تھی کہ یہاں کے ہاتوں کی طرح ہو گئے۔ اس کی چٹائی ختم ہو گئی یعقوب پندرہ سال اس گھوڑی میں رہا اس حالت میں کوئی آواز وغیرہ نہیں سنتا تھا نازوں کے واقعات اسے بتائے جاتے تھے ہر روز ایک چھاتی اور ایک بوتلا پانی کا اس کی طرف لٹکا یا جاتا تھا۔ اسی حالت میں مہدی ہادی کا دوسرا درگزر کیا اور الرشید کا دور شروع ہو گیا یعقوب کہتا ہے کہ ایک سات خواب میں ایک شخص نے مجھے کہا کہ شعر:

(۱) - ہو سکتا ہے بختی کے پیچھے کھڑی ہو۔

(۲) - پس خوف الہی اس میں آجائے قیدی، ہوا ہو جائے دور اس کے دور کے اعلیٰ جا نہیں۔

مجاہد سے ہی مجھے آواز دی گئی ہے مجھے خیال آیا کہ شاید مجھے لازماً حکومت تاجدار ہا ہے میری طرف ایک دہری چیلک کر مجھے کہا گیا کہ اسے اپنی کر سے ہاتھ دلا دیا، انہوں نے مجھے گھوڑی سے نکال لیا جب میں نے روشنی دیکھی تو مجھے کچھ نظر نہیں آتا تھا مجھے خلیفہ کے سامنے کھڑا کر کے سلام کا قصہ پڑا گیا میں نے مہدی کی کچھ سلام کیا تو انہوں نے کہا کہ میں مہدی نہیں ہوں میں نے پوچھا کہ ہادی ہوں انہوں نے کہا کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ اسلام بنی حکم یا امیر المومنین الرشید انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ سے متعلق کسی نے مجھ سے سلام نہ کیا جس کی لیکن گزشتہ رات میں نے اپنی پھولی پٹی کو کندھے پر لٹکایا ہوا تھا مجھے یاد آ گیا کہ آپ بھی مجھے اسی طرح کندھے پر لٹکاتے تھے جس کی وجہ سے مجھے آپ کی حالت پر رحم آ گیا اور میں نے آپ برا لگادیا۔ پھر رشید نے اس کا اعزاز و اکرام کیا۔

یحییٰ بن خالد برک کو اس پر بغیر آئی اور اس کو خطرہ ہو گیا کہ کہیں وہ بارہا اسے اذیت دیا جائے اور یعقوب بھی اس کی بات سمجھ گیا یعقوب نے رشید سے شکایت کی اجازت مانگی تو رشید نے اسے اجازت دے دی پتا چلا اس کے بعد وہ کچھ چلا گیا، جس اس سال اس نے وفات پائی یعقوب نے کہا کہ یحییٰ کو میرے متعلق وہ بارہا اذیت دے رہے کا خطرہ ہے وہ تھا کہ مجھے وہ بارہا اذیت دیتا تھا کیا تو میں یہ قول نہیں کہوں گا۔

حدیث میں امام احمد کے شاگرد بن ذریعہ ابی معاویہ کی بھی اسی سال وفات ہوئی یہ ثقہ عالم عالمی تھے ان کے والد بوقت دولت بصرہ کے حاکم تھے انہوں نے ترکہ میں ۵۰۰۰ درہم چھوڑے یہ بڑے ان میں سے ایک بھی اور ہم نہیں لایا یہ خود مجبور کے پسوں کی جو گریباں بنا کر اسے فروخت کرتے تھے اسی سے اپنے اہل و عیال کی کفالت کرتے تھے اسی سال یا اس سے گزشتہ سال بصرہ میں وفات پائی۔

واقعات ۱۸۳ھ

اسی سال آرمینیا کے دروغ خرواس نے لوگوں پر حملہ کر کے شہروں میں فساد برپا کر دیا مسلمانوں اور ذمیوں میں سے ایک لاکھ لاکھ گروہ کر کے لے کر لوگوں کو گھس کر یہاں آرمینیا کا نائب سعید بن مسلم کھلت گھاٹ کیا رشید نے خازم بن عزیز اور یزید بن حویہ کو ایک لشکر جمع کر کے ساتھ ان کی طرف روانہ کیا انہوں نے ان شہروں کے اندر داخلہ کر کے ان کی اصلاح کر دی۔ اس سال عباس بن موسیٰ ہادی نے لوگوں کو گھس کر لایا۔

اس سال خواص میں سے وفات پانے والے حضرات

حمی بن فضیل بن حماد نے اپنے والد کی زندگی میں وفات پائی یہ بہت بڑے عالم، متقی بہت کریمے کرنے والے تھے۔
محمد بن سنان بن العباس بن موسیٰ بن یحییٰ نے کہنے والے اسی سال وفات پائی ابن حاکم سے مشہور ہیں وہ ماکمل ابن ابی خالد، عیسیٰ بن عروہ،

۱۔ یہ وہ روایت کی۔

ابن کثیر نے لکھے کہ حق تعالیٰ کے سامنے پیش ہوتا ہے کہ جس نے دنیا کو ترک کر دیا اور اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا وہ اللہ کی طرف سے قریب تھا کہ اس کی موت واقع ہو جاتی۔

موسیٰ بن جعفر..... ابن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؑ ابو الحسنؑ انہی میں انہیں الکلام بھی کہا جاتا ہے کن ولادت ۱۲۸ھ یا ۱۲۹ھ میں ہے۔ باپ صاحبِ عروت تھے انہیں کسی کے متعلق یہ چلتا کہ وہ انہیں تکلیف پہنچانے کا تو یہ اس کے پاس سونا اور دیگر چیزیں بہت تھیں جیسے تھے ان کی ذرا دوستی و ملاقاتی کل بعد از چالیس بھی ایک دارالخلافہ نے آپ کو مصیبت دی یہ کیا آپ نے اسے خرید کر آزاد کر دیا جس تکلیف میں اس غلام کی سکنوت تھی اسے بھی جزا دیا جس طرح اس کے خاں کے گروا۔

ایک بار مہدی نے موسیٰ بن جعفر کو بلا کر قید کر دیا ایک رات مہدی نے خواب میں دیکھا کہ علی بن ابی طالبؑ اسے کہہ رہے ہیں اے محمد (جو مسکنا ہے) کہ اگر تم عالم بن جانا تو میں میں خدا کر دے اور قطع رحمی کرو مہدیؑ نے خبردار کر دیا اور اسی وقت موسیٰ کو نیکل سے لٹکا کر اپنے ساتھ بھاگا اس سے معاف نہ کیا اس سے مہدی کا کہہ دیا کہ وہ مہدیؑ اور اس کی اولاد کے خلاف بغاوت نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ت میں نے لکھی بات سونے اور نہ میری عادت ہے یہی ہے کہ تم نے کہا کہ اس کے لئے سخن بڑا کر ختم ہوا اسے دینے بھیجا دینا چاہتے تھے ہونے سے پہلے یہ وہ یہ بتائی کہ اس کے بعد وہ مسلسل رشید کے ذمہ دے تک رہے ہیں۔ یہ بتی کہ جب رشیدؑ پر آیا تو وہ مہدیؑ پر حاضری کے وقت موسیٰؑ بھی اس کے ساتھ تھے۔ وہ مہدیؑ پر رشیدؑ نے سلام کرتے ہوئے کہا کہ سلام علیک یا رسول اللہؐ یا ابن محمدؑ موسیٰؑ نے کہا کہ سلام علیک یا بہت رشیدؑ نے کہا کہ اسے جو ممکن ہے فریاد بات ہے۔

یہ بات رشیدؑ کے دل میں ٹھکنے لگی رہی حتیٰ کہ ۱۶۹ھ میں اسے بلا کر قید کر دیا موسیٰؑ نے طویل عرصہ تک قید میں رہے کے بعد اسے خلا لکھا اب بعد از اسے اسے سنیں یا صاحبِ عروت تکلیف ایک دن بھی دہر نہیں ہوئی لیکن تیری آسودہ حالی ایک روز ختم ہو جائے گی اور ہم دونوں ایک ایسے دن کی طرف رواں دواں ہیں جس دن دن داخل اعمال کرنے والوں کو نقصان ہو گا اسی سال ۵۸۰ھ بپ کو موسیٰؑ کی وفات بعد از اس ہوئی وہاں پر ان کی قبر مشہور ہے۔

۲۔ شمس بن بشیر بن ابی حازم..... امام بن ابی حازم معاویہ سلمیٰ الواسطیؑ ان کے والد تاج کے طیار تھے بعد میں سائن فرود گئے کہ کا متعلق اخبار پر قرآن کے والد ان کو طلب علم سے منع کرتے تھے لیکن یہ سارا حدیث سے نہیں رکھے۔ اتفاق سے ایک بار باپ بیمار ہو گئے تو واسطہ کے قاضی ابو شیبہؑ ان کے ایک جرم ظہیر کے ساتھ ان سے ملے کے لئے آئے اور ان کی عیادت کی ان کے والد خوشی میں باپ سے کہنے لگے کہ کیا تو اسے بہت حد تک کیا ہے۔ قاضی تھوٹے ملے آیا ہے تاج کے بعد میں نہیں طلب حدیث سے نہیں روکوں گا۔ باپ مہادت علماء میں سے تھے ان سے ایک شعبہ تباری احمدی شامل اور ایک جماعت سے روایت حدیث کی۔ علماء مابین میں سے تھے موت سے قبل دس سال تک مشائخ کے قسم سے ان کا ذکر آتی۔

یحییٰ بن زکریا..... ابن ابی زکریاؑ بن کے قاضی اثر ثقات میں سے تھے جو میں ان کے استاد ابو عمرو بن طار و قریب تھے کہ سالیانہ خبر وہ ان کے بیٹے تھے۔ یہ سارا خبر وہ ان میں اہل علم اور امام ابو حازم شریک ہوتے تھے ۸۰ سال ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

واقعات ۱۸۳ھ

اسی سال رشید کوئی سے بعد وہاں ہوا اس نے لوگوں سے خراج کے بجا بجات وصول کئے نہ لینے والوں کو مارا۔ اسے اور قید کرنے کے لئے ایک شخص مقرر کیا۔ یہ شخص ایک بار لوگوں کو مقرر کیا ایک جماعت کا داخل و نصب کیا۔

اسی سال میں جزیرہ میں ابو عمرو شامی کا مشہور راوی رشیدؑ نے اس کی طرف شہرہ و گورہ کر دیا۔

اسی سال میں ایک شخص نے گھبراہٹ سے لوگوں کو گھبراہٹ کیا۔

واقعات کے بارے میں

اسی سلسلہ میں ہے، جہنم میں رہا، اسی جنگ کو دارشعبہ نے محمد بن عبد اللہ سے لیا۔

اسی سال ان کے والدین نے وفات پائی جس وقت کہ وہ ایک چھوٹی عمر میں تھے۔ اس زمانہ میں ان کے بچپن اور ابتدائی تعلیم کا دور تھا۔ ان کے

تعلیمی سفر کا خلاصہ یہ ہے۔

ایں لہجے میں انھیں کہیں گے کہ وہ اپنے دل کے اندر سے اس کی تعریف کرتے ہیں۔

[illegible]

عبدالصمد بن علی - ان ابو الحسن بن عباس رضی اللہ عنہما کے چچا بنی وارت تھے اور یہ بہت بڑے جادو تھے انہوں نے اپنے زمانہ میں کئی کئی ایسے جادو کیے جن کی کتب میں فقیر کے چچا کے چچا بنی وارت میں درج ہیں۔ علامہ ابن کثیر نے کہا کہ ابو احمد فقیر کے چچا کا چچا بنی وارت تھے اور ان کے جادو عارفی سے بڑے اور ان کی کتب میں درج ہیں۔ ابو علی محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے چچا بنی وارت تھے اور ان کے جادو عارفی سے بڑے اور ان کی کتب میں درج ہیں۔ ابو علی محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے چچا بنی وارت تھے اور ان کے جادو عارفی سے بڑے اور ان کی کتب میں درج ہیں۔

اسلام ایک عربی قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام انسانوں کے لئے ہے۔

میں نے اسے دیکھا تھا۔
 میری زندگی اس وقت بدلتی ہے جب میں اسے دیکھتا ہوں کہ میں اسے دیکھتا ہوں وہ اس کے جسم سے
 جتنا کہ اس کے جسم سے اس وقت بدلتی ہے کہ اس نے اسے دیکھا تھا۔

مختار علی بیگ نے ان کے لیے ایک مکتبہ بنوایا۔ وہاں پر مولانا نے اپنی کتابوں کے نسخے جمع کرائے۔ ان کے لیے ایک مکتبہ بنوایا۔

[illegible]

۱۱) اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا کہ اللہ اپنا چاہنے والے کو بھیجے گا کہ اللہ کے لیے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

(۱) میری اس زندگی سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک عجیب و غریب دنیا ہے جہاں ہر شے اپنے آپ میں ہے۔

[illegible]

2014年12月15日

[illegible]

ان کو سب کی تعلیم دینی کہ جس طرح وہ سب کو دیکھتے ہیں وہ سب کو دیکھتے ہیں۔

[illegible]

مجاں بن محمدؒ ابن علی ابن محمدؒ بن عباسؒ کے چچا اور سادات قریش میں سے تھے۔ اٹیچہ کے دور میں بلاؤ کے اخیر تھے شہید
نے انھیں دیکھ کر میں نے بچے کا کھانا کھا لیا یہ مشروب پہنچا اور وہاں تک کہ اسے بوقت انکسار تھا وہاں کی عمر بھی اس کے زمانہ
میں تھی۔ (ذکر اصحاب)

[illegible]

واقعات کے بارے میں

ایں سال، قیہ کے مقاصد و اہداف کی جس جلی جلی نظر میں آتی ہیں، خاصہ اس کی مقرر کردہ ان کے گوشوں کو نسبت و حدود کو ان کے
ملاقات تک پہنچانے کے لیے ایک نئے راستہ کو ہم سے رخصت کر سکے۔ جس کے سبب سے ذات نور مجاہد کے احوال مختلف ہیں، جس میں ان کی ہر بات و
کلمہ کو کریمہ

عقلمندان نے اس کو سب سے پہلے جان لیا کہ جو شہوت ان کی موجودگی میں کوئی کرنے کے لئے نظر آتی تھی اس کے خلاف لڑا کرتا تھا لیکن اس نے اس کے خلاف لڑی کرتے ہوئے اپنے خلاف لڑنے کے لئے کسی طرح سے شہوت کو بے گناہ کر دیا۔ شہوت کو بے گناہ کر دیا کہ اس کے لئے اس نے اپنے عقلمندان کو سب سے پہلے جان لیا کہ جو شہوت ان کی موجودگی میں کوئی کرنے کے لئے نظر آتی تھی اس کے خلاف لڑا کرتا تھا لیکن اس نے اس کے خلاف لڑی کرتے ہوئے اپنے خلاف لڑنے کے لئے کسی طرح سے شہوت کو بے گناہ کر دیا۔

عقل کے یہ حجاب بے نیازانہ کائنات کو محبت و امان کے چلی سے گزرتا تو کائنات کی جی وں کی اسی طرف سرست کرتے۔ عقل کا فانی ہونا اس کے لیے ضروری امر ہے۔ عقل کے اٹھنا، ہمارے اندر کی عقل کا فانی ہونا ہے۔ جس سے اسے کائنات کی جی وں کی اسی طرف سرست کرتے۔ عقل کا فانی ہونا اس کے لیے ضروری امر ہے۔ عقل کے اٹھنا، ہمارے اندر کی عقل کا فانی ہونا ہے۔

انکار کیا۔ اگرچہ ان پر جو بے استہادگی تھی ان لوگوں نے انکار کیا ہے کہ رشید نے یہ کہہ کر کہ اس کے پاس میں سوال کیا کیا اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم ہو کہ میری مجلس کو اس کا علم ہے تو میں اسے بھی جلا دوں گا۔ پھر با اجازت رشید کے پاس چلا جاتا تھا جس کی خاص بات یہ تھی کہ وہ جو بھی چلا جاتا تھا وہاں پر رشید کو بھی خبر ہو جاتی تھی۔ رشید کے پاس جانا اس کے لیے ایک خاص راستہ تھا۔ اس لیے کہ رشید غریب دور میں انشورہ اور اشبارہ استعمال کرتا تھا۔ اپنی بہن عباسیہ بنت مہدی سے بڑی محبت کرتا تھا جس کی بہن عباسیہ بھٹکر کی بیوی تھی۔ اس کے پاس آتی تھی رشید نے بھٹکر کی بھانجری سے کہا ہے کہ وہ اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دے لیکن جماع کی اجازت نہیں دے۔ رشید بعض مرتبہ انہی کی حالت میں ان دونوں کو نکاحا چھوڑ کر چلا جاتا تھا۔ رشید نے عباسیہ سے جماع کیا ایک بار وہ اس سے حاضر ہوئی بھٹکر نے اسے اپنی مجلس پانہ بولنا کے ساتھ نکاح بھی دیا۔ رشید کے پاس پرورش پاتا رہا۔

اسی غلامان نے انکار کیا ہے کہ بھٹکر رشیدی کے بعد عباسیہ سے محبت کرتا تھا ایک روز عباسیہ نے اسے جماع کی دعوت دی لیکن بھٹکر رشید کے خوف میں اس پر آمادہ نہیں ہوا اس کی وجہ سے عباسیہ نے اس کے خلاف تدبیر کی عباسیہ کی والدہ بیوہ بھٹکر کے پاس حسین بن علی ہاکر دیوانی بھیجی۔ یہ بھی ایک دن عباسیہ نے اپنی والدہ سے کہا کہ آج مجھے باغی کے ہمیں میں بھٹکر کے پاس بھیجاؤ لیکن اس کی والدہ اور کئی زایم عباسیہ نے ہمسرا کر کے اپنی والدہ کو اس پر آمادہ کر دیا پناہ چھ پاس کی والدہ نے اسے اس کے پاس بھیج دیا۔

جب عباسیہ بھٹکر کے سامنے آئی تو اس نے عدم شناخت کی وجہ سے اس سے جماع نہ کیا۔ جس سے وہ حاملہ ہو گئی پھر اس نے بھٹکر سے کہا کہ تم نے پادشاہ کو لڑائیوں کے لیے فوج کو بلوایا لیکن نے اپنی والدہ سے کہا کہ والدہ اتنے مجھے بہت سنا تو وقت کر دیا اس کے بعد اس کے والدہ نے رشید کے اہل و عیال پر فوجیں بھی شروع کر دی تھیں۔ رشید کے سامنے بھیجے کے سوا کچھ نہ کر دیا پھر اس نے عباسیہ کا راز بھی اس کے سامنے افشاء کر دیا رشید یہ سنیں کہ والدہ سے بھٹکر کا رشید کو اطلاع دے گی کہ بھٹکر نے اس کے کو نہ بھیج دیا تو وہ بچ کر گیا اور اس نے مساندگی عمل تحقیق کی۔

بعض کا قول ہے کہ بعض باندیوں نے رشید سے باطل خوری کر کے واقعہ سے استہادہ کیا۔ رشید نے یہ کہہ کر کہ اس سے ہمدردی ہو اس کی بات مان لی اور اسے جیل میں رکھ دیا۔ رشید نے اس کی تصدیق نہیں کی تا آنکہ اس نے گزشتہ سال حج کیا پھر اس نے مساندگی تحقیق کی تو وہ سچ ثابت ہوا۔

اس سال حج کے موقع پر رشید کے ساتھ علی بن خالد بھی تھا اس نے خانہ کعبہ کے سامنے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ! اگر آپ فضل کے علاوہ میرا تمام مال و داراں و عیال تو ختم کر کے مجھ سے راضی ہو جائیں تو میں اس کے لئے چار ہوں۔ واقعہ کر کے بھی وہاں سے نکلا اور وادی کے قریب پہنچ کر کھرا سونچا کہ کہنے لگا لیکن اسی ان میں شامل ہیں رشید حج سے واپس پر حرم چلا گیا پھر کسی میں موارہہ کر اورش آباد کے باندی علاقہ کی طرف چلا گیا پھر اس سال حرم کے آخری ہفتوں رات رشید نے سرور خادم کو صابون سالہ ابو مصر کی معیت میں فوج کی ایک جماعت کے ساتھ بھٹکر کی طرف بھیجا انہوں نے وہاں پہنچ کر رات کے وقت بھٹکر کے گھر کا کھیرا کر لیا سرور خادم گھر میں داخل ہوا تو اس وقت اس کے پاس شیخ ابو عمرو و ابی ابو کانہی موجود تھے بھٹکر کسی میں سرور تھا کھڑا بی شعر کا ہاتھ

تو بلاک مت ہو رہا جو ان کے پاس بیٹھا تمام موت آنے والی ہے۔

خادم نے کہا کہ اے ابو الفضل! آج رات میری موت پہنچ گئی امیر المومنین کو جواب دہ بھٹکر کو ابھر کر خادم کے پاس چلے گئے اس نے خادم سے گھر میں داخل ہونے اور وصیت کرنے کی اجازت مانگی خادم نے کہا کہ گھر میں داخل کی اجازت نہیں صرف وصیت کرتے ہو چنانچہ بھٹکر نے اپنے تمام تقاضا میں یہ بعض کے آواز کرنے کی وصیت کی رشید کے پہنچے پر بھیجتے کرتے ہوئے آئے بھٹکر کو اجازت دے کہ اس طرح سے گھر سے نکلا اور پہنچتے ہوئے رشید کے پاس لے آئے اس نے بھٹکر کو گھر سے کہہ دیا۔ رشید نے بھٹکر کو انہوں نے رشید کو بھٹکر کے گھر کا کھیرا کر لیا سرور خادم گھر میں داخل ہوا تو اس وقت اس کے پاس شیخ ابو عمرو و ابی ابو کانہی موجود تھے بھٹکر کسی میں سرور تھا کھڑا بی شعر کا ہاتھ

(۱) تو ہم غیر مملوک و غلام نہ بنے۔ نہ تیرا ہاتھ نہ میرا۔

(۱۳) اے میری بیٹی! میں نے تجھ سے پہلے ہی تم کو اپنے دل سے چاہا ہے۔

$$-P_{\text{in}}^{\text{net}} = P_{\text{in}} - P_{\text{out}} = \frac{1}{2} \rho A v_1^2 - \frac{1}{2} \rho A v_2^2 = \frac{1}{2} \rho A (v_1^2 - v_2^2) \quad (10)$$

اولیٰ وقتیں جبکہ شہید نے اپنے کراچی میں پہلی مسجد تعمیر کی تھی وہاں کسی نے جواب دیا کہ (اور یہ کہ شہید نے اس مسجد کو تعمیر کیا ہے۔

وہاں یہ واقعہ ہے کہ سچے بولی وائل بہ رات کے اٹھ کر کے جو ایک عورت نے ایک قتل گاہ پر لگا ہے اور وہیں وہاں میں
کہہ سکتے ہیں کہ ان کو قتل کیا گیا ہے اور وہیں میں کو بہت سی خاتون نے یہاں سے لے کر ان کو لے

(1) یہی شہر ہے قنوج کا محلہ ہے جس کے رہنے والے جو لوگ آج کے بنگالہ کے لوگ ہیں۔

(۱) قلمی بیاد را از یاد محض بخون و از خون به یاد قلمی

(۱۴) یہاں سے جہاز اتر کر علاقائی ہوائی اڈے پر پہنچا اور اس کے بعد ایک ٹیکسی کے ذریعے قریبی گاؤں میں پہنچا۔

(۴) جو کلمہ ہے انسان و پانچویں کے قرنی و جب تک کہ چوتھے والی ہے اسی محمدت انسان و آخری کے قرنی و جب تک کہ چوتھے والی ہے۔

۱۰۔ پچھلے دنوں سے تعلیم پر دھوکا لگنے والے لڑکے اور لڑکیاں کھانا کھانے سے انکار کر رہی ہیں۔ یہ منظر ہم کو دکھاتا ہے کہ ان کے دل میں کتنی خوف ہے۔

دنوں کی زندگی کے ذریعے کہ ان کو اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔ ان کو اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔ ان کو اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

آج کے شہر کی گلیوں پر چھٹیوں کا موسم چل رہا ہے۔ گلیوں کے کونے کونے پر لڑائی لڑائی کی آوازیں آ رہی ہیں۔ گلیوں کے کونے کونے پر لڑائی لڑائی کی آوازیں آ رہی ہیں۔

کھان کی قیود سے لڑنا تھا اس لیے ایک کھان سے اس کے روبرو کھڑے ہو کر فریاد کیا کہ اس نے کھان کی قیود سے لڑنا ہے۔

[illegible]

ابو ایوب نے اسے دیکھا تو اس نے اس کی تعریف کی اور اسے سب سے پہلی انجی کہاں دے دیا۔ اس نے اس کی تعریف کی اور اسے سب سے پہلی انجی کہاں دے دیا۔

میرے ساتھ تھی۔ بالکل خاموشی کو جب میں نے ادھ کو پوچھا تو وہ مجھے جھپٹ کر کہا کہ غصہ نہ کر، وہ بھی میری جہاز سے کہیں نہیں اترے گا۔ اس سے پہلے کہ میں اس سے بات کر سکیں اس نے جہاز میں سے کودنے کی کوشش کی۔ وہاں سے وہ کچھ دور جا کر گر گیا۔ وہ تو ایک نامور وکیل تھا۔ وہ بھی ان کے گروہ سے تھیں۔

[illegible]

چونکہ وہ جس مقام پر پہنچا وہ اس کا مقصد تھا۔ وہ اس کے لئے ایک ایسا ہی تھا جس کے لئے وہ اس کے لئے ایک ایسا ہی تھا۔

ان تہاں سے اقل کوسٹ کے لئے ان کے مخصوص سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ ان سہولتوں کے تحت ان کے قریبی رشتہ داروں کو ان کے لئے سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھ کر حیرت سے بندھ بیٹھا تھا کہ اس نے اس کے پاس کیا کھانا رکھا ہے؟ کوئی کھانا ہوا ہے؟ اس کے پاس کیا ہے؟

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

پندرہ سو روپیہ لکھنے کے ساتھ گواہی سالانہ صحت کی قسم کے ساتھ مندرجہ ذیل کے پائل کا نام اس سے جو چاہیے شیڈ کے بعد دی گئی



اسی سال سے برقرار رہا۔ جب جعفر اپنے منکر کے عہد کو چلا تو وہ آگ لفظی ہو گئی۔ ہر روز کا ظہور اور اسی پر حسان کے لشکارا چلے۔ جن کا دین
مرا کہ منکر کے حالات میں نہ کہیں۔

(۱) منکر میں کشتی تھی کہ کشتی ہوئی ہے۔ پاس کے جینے کا وقت ہے۔

(۲) جب آئل ریک کے سہارے سے تھوڑی دیر ہوئی، اس کی فاس کے شراب اور شے بچھ جائیں گے۔

(۳) میرا کہ منکر نے جعفر کے حیرت کو دیکھ کر اس کے شکاف کی اصلاح کر دی۔

(۴) جعفر کی اور تھوڑی کی امید کا ہے۔ اس کے حلقوں کا مقابلہ ممکن ہے۔

یاد رکھیں کہ جعفر نے جو نصیحتیں دی ہیں، ان سے اس نے اس کو فاضل اور پست کے عہد کیا۔

اسی سال سے اس نے منکر حاصل کیا۔ مگر یہ ارشاد کا غافل بن گیا۔ ایک رات ارشد کی موجودگی میں گزارا۔ اس نے ارشد کو دیکھا۔ وہ بھی غافل
تھا۔ جعفر نے متعدد طرق سے اس کو ہلاک کرنا چاہا تھا۔ مگر جب تم کہہ لیا، اس میں جرم کھو گیا۔ اسی میں اس کو اس کا شکار کر کے لے لیا۔

اصیب اور ان سے کہنے سے یہ ارشد ہوا تھا۔ مگر اس کی عقل پر ان کا ہر وقت بنی الہامی تھا۔ یہ ارشد نے اس کو اس میں اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ
ظاہر نہیں کیا۔ اس کی عقل میں اس کی الہامی باتیں تھیں۔ جعفر نے اس کی عقل میں اس کی الہامی باتیں تھیں۔ جعفر نے اس کی عقل میں اس کی الہامی باتیں تھیں۔

عہد میں اس کو ہلاک کا قول ہے جعفر نے ارشد کو اپنے ارشد کی کا قول سے یاد کیا کہ اس نے اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس نے اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس نے اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

کہ وہ قاتل ہے۔ یہ جعفر نے ارشد کے لئے لکھا تھا۔

(۱) جب ایسی ہی طرف سے کہ اس وقت غفلت سے کہ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔

(۲) اگر وہ غافل نہ ہو تو اس سے ہلاکت نہ کہ اس کی جانب سے اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔

طیب کا قول ہے جعفر نے ارشد کے پاس جعفر کو دیکھا۔ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔

جعفر نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔

۱۲۸۶ھ

اسی سال سے اس نے منکر حاصل کیا۔ مگر یہ ارشاد کا غافل بن گیا۔ ایک رات ارشد کی موجودگی میں گزارا۔ اس نے ارشد کو دیکھا۔ وہ بھی غافل
تھا۔ جعفر نے متعدد طرق سے اس کو ہلاک کرنا چاہا تھا۔ مگر جب تم کہہ لیا، اس میں جرم کھو گیا۔ اسی میں اس کو اس کا شکار کر کے لے لیا۔

اصیب اور ان سے کہنے سے یہ ارشد ہوا تھا۔ مگر اس کی عقل پر ان کا ہر وقت بنی الہامی تھا۔ یہ ارشد نے اس کو اس میں اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ
ظاہر نہیں کیا۔ اس کی عقل میں اس کی الہامی باتیں تھیں۔ جعفر نے اس کی عقل میں اس کی الہامی باتیں تھیں۔ جعفر نے اس کی عقل میں اس کی الہامی باتیں تھیں۔

عہد میں اس کو ہلاک کا قول ہے جعفر نے ارشد کو اپنے ارشد کی کا قول سے یاد کیا کہ اس نے اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس نے اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس نے اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

کہ وہ قاتل ہے۔ یہ جعفر نے ارشد کے لئے لکھا تھا۔

یاد رکھیں کہ جعفر نے جو نصیحتیں دی ہیں، ان سے اس نے اس کو فاضل اور پست کے عہد کیا۔

اسی سال سے اس نے منکر حاصل کیا۔ مگر یہ ارشاد کا غافل بن گیا۔ ایک رات ارشد کی موجودگی میں گزارا۔ اس نے ارشد کو دیکھا۔ وہ بھی غافل
تھا۔ جعفر نے متعدد طرق سے اس کو ہلاک کرنا چاہا تھا۔ مگر جب تم کہہ لیا، اس میں جرم کھو گیا۔ اسی میں اس کو اس کا شکار کر کے لے لیا۔

اصیب اور ان سے کہنے سے یہ ارشد ہوا تھا۔ مگر اس کی عقل پر ان کا ہر وقت بنی الہامی تھا۔ یہ ارشد نے اس کو اس میں اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ
ظاہر نہیں کیا۔ اس کی عقل میں اس کی الہامی باتیں تھیں۔ جعفر نے اس کی عقل میں اس کی الہامی باتیں تھیں۔ جعفر نے اس کی عقل میں اس کی الہامی باتیں تھیں۔

عہد میں اس کو ہلاک کا قول ہے جعفر نے ارشد کو اپنے ارشد کی کا قول سے یاد کیا کہ اس نے اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس نے اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس نے اس کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

کہ وہ قاتل ہے۔ یہ جعفر نے ارشد کے لئے لکھا تھا۔

ہر ایک نے ہفت انگلیتہ شہادت کے

- (۱) جو تکلیف میں یہ طوشت کر رہا ہوں۔ ہفتہ ہر اطمینان میں ہے؟" سیدہ گئی۔
(۲) حق یہ ہے کہ اس قدر ادا رسول کو میری موت کی خبر دی جائیگی۔

[illegible]

واقعات ۱۸۹۹ء

اسی مصلیٰ رشیدیج سے اٹھنی پر تو گیارہ اس نے لڑائی مہلب لیا۔ نے ہی زمانہ کمری میں مین کو بدو خراجان کا حکم طایر کیا۔ وہ اپنے نے
تین مختلف اقسام بدو میں کے تھا کہ ہے جسے کچھ اس کے بدو بدو اور آگیا۔ قصر المصنوع میں اس نے مینے ٹھکانے کی وہیں اس نے قربانی کی رہا
انسان کو بھلا دہ کے مصلح پر جب اس کا پس پل سے گذر ہوا جس پر حضور کو بدو لگا ہوا تھا تو اس نے اسے جلا کر مٹی کا تمبہ بن دیا۔ یہ کچھ کے بدو سے ایک
کا کہہ تو ہے۔ بدو شہر نکلتے پہلے بخندہ سے گزرتا وہ بدو دہاں اس کی زبان میں یہ غزوات ہو رہا ہے غزوات سے اس کا مقصد ہاں بدو جو بدو میں
کا کھانا کرنا تھا۔ اس میں وصف ہے اس پر اور شہر ہے۔

- (۱۱) ہم نے سارے لوگوں کو بخشنے سے پہلے کوئی کیا۔ سزا تو ہم میں کمال فرق کیلئے مقرر فرمائی۔
- (۱۲) سزا سے اس کو پہنچنے پر انہوں نے انکار کیا۔ حالانکہ ان سے سوال کیا۔ کہ تم نے ان کے سوال کے ساتھ ان کے اصرار کو بھی مانتا ہے۔
- اسی دلیل پر شیعہ نے یہ دعویٰ کیا کہ تمام کفر اور شرک کا یہ فیصلہ ہی کا کافی دے کر اگر کوئی۔

ایک شاعر کی پیدائش

- (۱) ترجمہ: وہ دیکھ رہا ہے جن پہلے قیدیوں کی سڑکی کا محکمہ میں کوئی قریبی سڑک اور دیکھ رہا ہے۔
 (۲) جب مسلمانوں کی سڑکی کے آگے آئے تو انہیں کہہ دیا کہ یہ مسلمانوں کی سڑکی ہے۔
 اگر انہیں کہہ دیا کہ یہ مسلمانوں کی سڑکی ہے، تو انہیں کہہ دیا کہ یہ مسلمانوں کی سڑکی ہے۔

[illegible]

خواتین کی دولت

[illegible][illegible]

بھائی کا قول ہے میں نے کسائی کو غلام کر کے جوہر و ہفت کی اس نے کہا تھی ان غلام نے کسی لکڑی پر جوہر سے چند سوالات کئے ہیں میں نے علمی کے خوف سے جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا آپ تو کسائی ہیں جو چاہیں کہیں کسائی نے کہا اگر میں علمی کا فخر کروں تو اللہ تعالیٰ میری زبان قطع کر دے۔ کسائی کا قول ہے میں نے ایک لکڑی کے دروازوں کی قیمت کے بارے میں سوال کیا۔ اس نے جواب دیا وہ سہاروی ہیں یا دھرمی۔

کسائی نے شیخوں سے سنا ہی اسی سال ۵ سال کی عمر میں وہ تہذیبی اس وقت کسائی رہی میں رشید کے پاس تھا محمد بن حسن اور کسائی کی ایک بیوی روز وفات ہوئی۔ شیعہ دہلوی کی وفات پر کہا آج فتنہ اٹھ اٹھ اٹھ گئے۔

ابن طاہر کا قول ہے بعض نے کہا ۸۴ھ میں کسائی نے طوس میں وفات پائی۔ ایک شخص نے وفات کے بعد کسائی کو خواب میں جان کی طرح روشن چہرہ دکھایا جس نے ان سے پوچھا کہ اللہ سے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کسائی نے جواب دیا قرآن کی وجہ سے میری تکلیف ہو گئی۔ پھر اس سے کہہ دے کہ میں پوچھا کسائی نے کہا وہ وہیں ہیں جہاں ہم انھیں ستاروں کی طرح دیکھتے ہیں۔

محمد بن حسن پھر بن حسن بن ذریعہ اللہ شیعہ بنی امام ابو یوسف کے ماضی و ماضی کی امتیاز میں سے ایک شخص کے کہنے والے تھے۔ ان کے والد اسی آقا تھے جو ۱۱۰ھ میں واسطہ میں ۱۱۰ھ میں کوفہ میں پہلے پھر لے۔ جو سفید روم ہوئی۔ محمد بن ذریعہ ایک من مملوئے علم کا کپا، مالک دارابی اور یوسف بن عمر اللہ اللہ و اگر امام بیہ بیان کی امام شافعی نے ۸۴ھ میں اپنی آہ پر ان کی طرف سے لکھا۔ رشید نے امام زکریا کو قاضی بنادیا جو سحر و کسائی۔

امام زکریا اپنے والد سے کہا کہ تم میرے کسی راجائی بیٹے کا سوال مت کرو۔ و تم میرے والد کا مشغول کروا دے۔ میرے والد سے اس قدر پادشاهانہ اس سے کہ وہ اس قدر بڑا کلام شافعی بنے اللہ علیہ کا قول ہے میں نے امام زکریا کو امام بنادیا۔ ان سے پادشاهانہ ان سے کہ وہ اس قدر بڑا کلام شافعی بنے اللہ علیہ کا قول ہے میں نے ان سے پادشاهانہ کوئی نہیں دیکھا۔ کچھ ان کی تعداد سے غریبوں میں سے ہے کہ یہ قرآن کی زبان میں والد ۱۱۰ھ میں بھی کہا کہ میں نے ان سے پادشاهانہ کوئی نہیں دیکھا۔ لہذا ان کا قول ہے امام شافعی نے امام زکریا سے کتاب اسے حکم کی۔ انہوں نے عاریضہ دینے کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا۔ امام شافعی نے ان کی طرف سے مشورہ کیا۔

اسے بعد ان کی مجلس میری انھوں نے نہیں دیکھا۔ میں نے اسے کہہ دیا تو وہ اس کے پہلے لوگوں کو بلایا۔ اسے بعد بیٹے

کریم اہل حق کا بیٹا ہے کہ وہ اسے اہل علم سے رک کر نہیں۔ شاید اسے اہل حق پر غرض کہ امام زکریا ہو۔

اولیٰ کا قول ہے کہ اس نے آپ کو اسی وقت مار دیا کہ وہ اسے حد بڑھادو دی۔ امام زکریا نے کہا میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کیا آپ نے یہ صحیح و سہل کہاں سے لکھا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ میں نے ابن حسن کی صحبت سے لکھا۔ ابن زکریا نے کہا کسائی اور امام زکریا وفات ایک ہی روز ہوئی میں نے رشید سے کہا آج فتنہ اٹھ اٹھ اٹھ گئے۔ امام زکریا عمر ۵۹ سال تھے۔

واقعات ۱۹۰ھ

اسی سال حضرت کے نائب ابن لیث نے بغداد کے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی۔ اہل شیعہ اور اہل حق اس کے کافی لوگ اس کے پیروکار بن گئے۔ اس کی پوزیشن متفقہ ہو گئی۔ امامان کے نائب علی بن عیسیٰ نے اس کا مقابلہ کیا لیکن شیعہ نے اسے شکست دی۔ معاملہ ختم ہوا۔

اسی سال میں امام زکریا نے امام زکریا کو امام بنادیا۔ امام زکریا نے امام زکریا کو امام بنادیا۔ امام زکریا نے امام زکریا کو امام بنادیا۔

(۱) حیرانہ حالات کا انہوں نے بیان کیا کہ وہ اس کی انتہی تھکے تھے حالات کھترے۔

(۲) قرآن کے ساتھ میں تیار ہو کر پورا اپنے علاقہ میں لڑائی کی انتہی پر ہوتے۔

(۳) حج سے واپس آئے تھے کہ امام زکریا کو امام بنادیا۔

امام زکریا نے اپنے والد امام زکریا کو امام بنادیا۔ امام زکریا نے امام زکریا کو امام بنادیا۔ امام زکریا نے امام زکریا کو امام بنادیا۔

واقعات ۱۹۱۰ء

ایں سائل سواہر اعلیٰ میں دریاں بنی حیف کاظمہ و حوا و حمزہ کا نیکو کار تھا۔ رشید نے اس کا مقابلہ میں کیا۔ اس نے اسکو بھی کر کے اس کے راتھیں کٹ کر کر دیں۔ فتح کا خطہ رشید کے حق میں پھیلا رہا۔

اسی زمانہ میں شام میں ایوانہ کا ظہور ہوا۔ مشرق نے کچھ نیا نیا سواؤں کو اس کے مقابلہ میں بھیجا جو اسے شام کا نمونہ بنایا۔

اچھی طرح غلط اندیش برقی ہمارے کوئی..... سالوں میں ہی مشاہدہ کیا ہے یہ سب قلم نے اس چراغ کے ساتھ جنگ کی۔ وہ میرا نے
طرز سے دیکھ لیں اور چلیں ساتھیوں سمیت سے کئی گونہ۔ آتی انہی گھسے کا گلے۔

رشید نے گرمیوں کی جنگ کا دال چرچہ میں سامنے دیکھ کر کہا اسے نہیں پڑا کہ لشکر فرام کیا گیا جس میں سربراہ اکادم بھی تھا۔ اخراجات کا منتظم ہی تھا۔ شہسازان سے فریب دے کر شہنشاہی کے شکر کا پلا کیا۔ اسی کے نتیجے میں اور گھروں کے منہدم کرنے کا حکم دیا۔ ہندو اور غیر مسلم عداوت کو مسلما نوں سے لڑائی و لڑکت میں اضافہ کیا گیا۔

اسی سال رشید نے علی بن محمد کو فرما جان کی نجات سے معزول کر کے عزم کو مستقر کیا۔

ایسی زندگی میں شہید مرتد قلع کر کے اسے وہاں تک گیا۔ اس کے ہاشمیوں کو گرفتار کر لیا۔ لکھنؤ کو چھ دنوں میں فتح کر لیا۔ پھر وہاں تک پہنچا اور محمد علی بیگ کو قتل کر دیا۔ پھر وہاں تک گیا۔ اس کے ہاشمیوں کو گرفتار کر لیا۔ لکھنؤ کو چھ دنوں میں فتح کر لیا۔ پھر وہاں تک پہنچا اور محمد علی بیگ کو قتل کر دیا۔

اگر سائب فضل، بن سبیل مامون کے ہاتھ پر مشرف ہوا اس سال کے الی فضل بن مامون نے لوگوں کو حج کرنا۔

اسی دن ۲۳ دسمبر ۱۹۴۵ء کو مسلمانوں نے گورنمنٹ کی جنگ فیصلہ سازی۔

خودم کی ولایت سلطنت افضل بادشہ عبدالرحمن بن قاسم تغلق (جو ایک نیک و انصاف اور عادل و سادق حکمران تھا)

آرہنے والے ہیں۔ وہ شیعہ نے ان کی تہذیب پر ایک بھاری مار مار لی ہے جس کی وجہ سے ان کی تعلیم نہیں کی، لفظوں میں جوتی اچھائی میں جوتی سلار۔

وقت ۱۴۴ھ

ہی سال حضرت بن عباس خراسان میں داخل ہو کر اس کا اہلبیعت بنی ہاشمیہ کی بیعت کے سوال و جواب اور پیرائے کر کے سے دفتد ہر دم کی طرف سے کے ہر نے سہار کر کے بلا خراسان کا پیکر گویا: حضرت نے شید کو بھی یہ صورت حال سے آگاہ کر دیا ایشیہ نے اس کا کھریا یا کیا اس کے بعد اسے شید کی طرف بھیج دیا اس نے اسے اس کے تھریا بخند ہوئی جو اس کر دیا۔

ی سالہ شیعہ نے بہت بن خرمین، الگ کوہ جدول کا ان مقرر کی اس نے بھروسہ میں داخل ہو کر منطوقہ فتح کر لیا۔

کی زمانہ میں: ۱۔ تہان نفس کے ہاتھ پر دھیس اور حسلماتوں کے دھمکانے ہوئی۔

[illegible]

فضل کی والدہ زید و بنت بن زید نے ہارون الرشید کو ۱۱۱۵ھ چلایا۔ زید و بین بالبرہ کی اولادت میں سے جس کی ہی پر شاعر کے شعر ہیں۔

(۱) میرے فضل کے لئے کافی سے کہنے کے لئے ایک شریف عورت کا ۱۱۱۵ھ چلایا۔

(۲) تو نے بچی کو تھامیں انوں میں زینت لکھی جسے بچی نے حالہ کو تھامیں انوں میں زینت لکھی۔

موتو بنوں کا قول ہے فضل اپنے بھائی جعفر سے بڑا بھائی تھا لیکن اس میں شکہ اور بڑائی کو تھامیں انوں میں زینت لکھی۔ جعفر اس کا شہ و خوش اخلاقی تھا لیکن بچی کو تھامیں انوں کی طرف زیادہ مائل تھے لیکن فاضل کی مفت تمام ہر انوں پر غالب ہوتی ہے جی مفت نے فضل کے تمام صوب پر پردہ ڈال دیا تھا۔

ایک روز فضل نے اپنے عہد کو ایک لاکھ ورم دے تو اس کا والد ناراض ہو گیا جعفر نے کہا کہ خوشی و غمی تمام حالات میں اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اب خوش حالی میں اسے کیسے بھولوں۔ اسی کے بابت شاعر کا شعر ہے۔

فاضل لوگ جب سانی میں ہوتے ہیں تو شک و شک دالے ماحیوں کو یاد کرتے ہیں۔

ایک روز فضل نے ایک ادب کو دس ہزار روپے دیے تو اس نے کہا فضل نے چاہا کہ میں اس نے کہا نہیں لیکن مجھے حضور ہے کہ میں آپ اس دینا سے بچنے نہ جاؤں۔

علی بن جعفر نے اپنے والد کا قول نقل کیا کہ ایک صبح میں ہاگل مقل ہو چکا تھا حتیٰ کہ سواری کا پارہ بھی نہیں تھا۔ میں فضل کے پاس گیا اس وقت وہ اور اہل خانہ سے کہہ رہا تھا مجھے دیکھ کر اس نے میرا کہہ کر مجھے بلایا۔ راستہ میں اس نے ایک خادم کو ایک لونڈی سے مشتق کرتے دیکھا تو اسے بڑی تکلیف ہوئی۔ اس نے مجھ سے شکایت کی میں نے کہا آپ کو وہی تکلیف پہنچی جو بنی مامر کے ایک شخص کو پہنچی جب کہ اس نے کہا۔

(۱) جب بنی مامر کے شیف مقام پر تھے ایک شخص نے ہر اس حرکت کر کے انوں کو فحش کر دیا۔

(۲) اس نے مقل کے نام سے دوسری عورت کو بلایا کہ اس نے مقل کے ہر حرکت سے بدھ میرے بدھ کے بدھ کو اڑا دیا۔

اس نے کہا ان دونوں شعروں کو لکھ لو میں نے بڑی لڑائی کے پاس اپنی بھاری دھن رکھ کر اس کے بدل کا نقد لکھ کر اس پر دونوں شعر لکھ کر فضل کو دے دیے۔ اس نے کہا اہل بیتان کے ساتھ کمر چلے جاؤ۔

جب میں کمر پہنچا تو خادم نے کہا انکو لکھ لاکھ لاکھ سے رہیں رکھ کر ہم کمانے کا انتظام کریں میں نے کہا وہ تو دھن رکھ دی شام سے پہلے فضل نے ایک بھاری دھن رقم میرے پاس بھیجی اور ماہانہ عین مقرر کر دیا۔ ایک ماہ کا حقیقی بھی دے دیا۔

ایک روز ایک عہد میرے فضل کے پاس آیا اس نے اس کا اعزاز و اکرام کیا۔ اس سے ضرورت پوچھی اس نے کہا میں لاکھ ورم ہر قرض ہے یہ کہا اور اس کے بعد وہ عہد کو مرہم حالت میں چلا گیا۔ اس کے کمر پہنچنے سے پہلے ہی قرض اس کے کمر پہنچ چکا تھا۔ ایک شاعر نے فضل کی بابت کہا خوب شعر کیا

(۱) اسے فضل نام ۱۱۱۵ھ میں دھن بھیجیں جو تھم میں ہے۔

(۲) جب اللہ نے میرا فضل لوگوں میں دستار بیکھا تو میرا نام بھی فضل رکھ دیا گیا نام ۱۱۱۵ھ میں دھن بھیجیں۔

رشید کے پاس فضل کا رجب زیادہ تھا جعفر رشید کا خاص بندہ تھا رشید نے فضل کو بڑے بڑے املا کو ختم کیا تھا۔ ان میں سے ایک خراسان کی بابت ہے رشید نے جب کہ انکو قید کیا تو فضل کو سو کوڑے لگا کر قید میں بند کر دیا۔ حتیٰ کہ کسی سال رشید سے پہنچا تو اس وقت میں اس کا اشتغال ہو گیا۔ اسی کل میں اس کی لڑائی جنازہ دہی کی جس میں اس کے ساتھی تھے۔ اس کے بعد اس کا جنازہ نکالا گیا پھر عام لوگوں نے اس کی لڑائی جنازہ دہی ۱۱۱۵ سال کی عمر میں اس کی موت کا سبب بیان کیا کہ وہ قید میں تھا۔ بھرات اور جس کے روز زیادہ ہو گیا تھا بھرتی کج اکان سے قید میں اس کی وفات ہوئی۔ ابن جریر کے قول کے مطابق سن ۱۱۱۳ھ میں لکھنؤ کی کے قول کے مطابق سن ۱۱۱۲ھ ہے۔

ابن خلکان نے فضل کے حالات تفصیل سے بیان کئے۔ اس کے بڑے بڑے کارنامے بیان کئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ کج میں اس نے بہت عائد شہد کر کر سمجھ بھائی تھی۔ قید میں دیا تھا ہر کارنامہ تھا۔

یہ تمام دن پڑی، رشید فحشی کی وجہ سے بے قابو ہو رہا تھا۔

اس کے بعد ابن ابی مریم نے خادم نفاقان کے ذریعے اپنے خادم کو بلوایا۔ اس سے کہا کہ یہ خوشبو منگ کے پاس لے جاؤ۔ اسے کہہ دو اسے اپنی سرین پر لگاؤ۔ جتنی کہیں اس کے پاس آکر اس سے جھگڑا کریں گا۔ رشید فحشی سے ملات پوت ہو، ہاتھ پیراؤں الٹی سریم پاس کی طرف متوجہ ہو کر کھینچے گا تو خوشبو میرا منوں کو بکھرے گی قرینہ کرتا ہے حالانکہ آسمان زمین ملک الموت اس کے کھان ہیں۔ اور تو اس کے پاس اس خوشبو کی قرینہ ایسے انداز میں کر رہا ہے کہ گویا وہ جبری فروش ناباز یا بھگد فروش کتہہ ہے قریب تھا کہ رشید فحشی سے بڑا کہ ہو جائے۔ پھر اس نے ابن ابی مریم کیلئے ایک ہاتھ رکھ دیا۔

ایک روز رشید نے دو الٹی کر ابن ابی مریم سے کہا آج عیادت کے لئے فرض آپ انجام دیں۔ جو کچھ آجیکہ وہاں سے دہلیاں نصف ہوگا چنانچہ الٹی نے قول کر لیا اور الٹی طرف سے نئے والوں دیا گیا کی تعداد ساٹھ ہزار ہو گئی۔ دوسرے روز رشید نے دہلیاں کی تعداد کے بابت اس سے دریافت کیا تو اس نے بتا دیا۔ رشید نے اپنے حصر کے بابت پوچھا تو اس نے کہا میں نے آپ سے اس ہزار سب پر سچ کر لیا ایک دن رشید نے محمد بن عازم ہومو دیا جی حضرت محمد بن سعد بن بنی کے لئے دھوکا دیا۔ جو رشید ہمد بن عکر کتا بھلا علی سیوی۔ نصیحت کی بات عکس اس کی انھیں انگڑا ہو جاتی تھی کہ زمین پر اس کے آئینہ گرنے لگتے۔

ابو معاویہ بنی کا قول ہے کہ ایک روز رشید کے پاس میں نے کھانا کھایا۔ اس سے فارغ ہو کر ایک شخص نے میرے ہاتھ دھوئے فحشی میں عیادت نہیں کر سکا۔ پھر اس نے ہاتھ دھوئے والے کے ہاتھ مجھ سے پوچھا تو میں نے لاشی کا اخیار کر دیا۔ اس نے کہا علی نے آپ کے ہاتھ دھوئے ہیں۔ میں نے اس کیلئے دعا کی۔ اس نے کہا میں نے طمری عظیم میں یہ کام کیا ایک بار ابو معاویہ انجی نے متعدد طریق سے رشید کے سامنے حضرت آدم ہار حضرت موسیٰ کے استعجاب کی حد بت بیان کی۔ رشید کے بچانے سوال کیا اسے ابو معاویہ ان دہلیوں کی طاقت کہاں ہوئی۔ چنانچہ اس نے بات سے رشید کا پیر فحشی جب سے سرخ ہو گیا۔ اس نے کہا تو حد یہ امر اس کرتا ہے رشید نے پڑے کا فرش اور عجز مگھولی۔ انگوں نے اس کی سطرش کی سادوں نے کہا یہ بدعت حق ہے پھر اسے نیک میں بدکر دیا۔ اس نے قسم کھا کر کہا جب تک مجھے یہ نہ چمک چٹکا گا کہ اس نے اس تک یہ بات پہنچائی ہے میں اسے رہا نہیں کروں گا رشید کے بچانے مسئلہ تمہیں اٹھا کر کہا مجھ تک یہ بات کسی نے نہیں پہنچائی۔ مجھ سے بدعتی کی وجہ سے جلدی میں یہ بات زبان سے نکل گئی۔ میں اس پر دھ سے توجہ مستعد کرتا ہوں۔ جب جا کر رشید نے اسے دیا۔

ایک شخص کا قول ہے میں رشید کے پاس گیا اس کے سامنے گردن کٹ ایک شخص چا تھا ہوا اس کی گدی میں کوا صاف کر رہا تھا رشید نے کہا میں نے اللہ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اس کے قرآن کو مخلوق کیلئے کی وجہ سے اسے قتل کیا۔ ایک عالم نے رشید سے کہا شخصین سے محبت کرنے والوں کا اپنے اللہ کی وجہ سے اعزاز کرو۔ اس نے جواب دیا کیوں نہیں میں خود ان دہلیوں سے محبت کرتا ہوں ان کے گنہگاروں سے خوش ہوتا ہوں ان کے بغضین کو برا کرتا ہوں۔ ابن ہاک نے رشید سے کہا اللہ نے مجھے دنیاوی اعتبار سے سب سے اونچا مقام عطا کیا تو مجھے کوشش کر کے اس کے نزدیک سب سے زیادہ دین ہار رشید نے کہا مختصر ہونے کے باوجود تو مجھے نصیحت میں دلچسپی ہے۔

فصیل بن عیاض کا قول ہے اللہ نے مجھے دنیا میں سب سے اونچا مقام عطا کیا۔ تو کوشش کر کے آخرت میں بھی سب سے اونچا مقام حاصل کرنا ایک روز رشید نے ہاک کی موجودگی میں بانی طلب کیا۔ اس کے پاس ٹھنڈے پانی کا مگلا لایا گیا۔ رشید نے ابن ہاک سے نصیحت کی اور خواست کی۔ ابن ہاک نے کہا اسے علیا آپ کو پانی نہ دے تو آپ یہ مگلا گتے میں خرید کریں گے۔ اس نے جواب دیا نصف ہا شارب کے بدل ہاک نے کہا خوشی سے آپ اسے پھر لیا اگر آپ کا یہ شارب رک جائے تو پھر آپ کیا کرے۔ رشید نے کہا اس پر میں اپنی نصف حکومت لگا دوں گا۔ ہاک نے کہا آپ کی حکومت کی یہ قیمت ہے کہ نصف پانی کے بدلہ اور باقی نصف پھل کے بدلہ ایسی شیش فحشی کے حصول کیلئے رغبت کرنا عقل و انجی کے مطابق ہے ہاک کی یہ بات عکس ہارون کے آئینہ گرنے سے۔

ابن قتیہ نے پڑائی کے واسطے سے صامی کا قول نقل کیا کہ میں جو کہ روز رشید کے پاس گیا تو وہ ناخن تراش رہا تھا اس معاملہ میں اس نے اس سے بات کی تو اس نے کہا جمہرات کے روز ناخن صاف کرنا سنت ہے اور بعد کے روز ناخن لنگر سے صامی نے پوچھا آپ کو بھی خرم کا نہ پڑ۔

(۳) اسے بہت حرم کے خزانہ میں اپنا خواب اور اجر حاصل کروں۔

(۴) مجھے دیکھنے والے نے میرا کہا وہ بھی وہ تھا میری مسالمت اور میرے مقام کی حالت پر رحم کیا۔

اسی کا قول ہے میں نے رشید کے پاس جا کر اس عورت کی صورت حال بیان کی رشید نے خود آکر وہاں سے اسکو اس پر رحم کیا اس کی آنکھیں پھلک رہی تھیں۔ سرور خادم کو اس کا پیالہ سونے سے ملے گا تمہارا۔ اس نے اس کا پیالہ سونے سے ملھا دیا حتیٰ کہ انیس ہاں میں سونا کرنے لگا۔

ایک دفعہ رشید نے ایک جادوگر کے راستہ میں اونٹوں کو ہانکتے ہوئے سنا۔

(۱) اسے مجھ کے منگتہ سر جانے کا اور تیری مٹی ختم ہو جائے گی۔

(۲) ظلم کے خشک ہونے اور موت کرنے کے بعد وہ مجھے کیسے توڑ دے گا۔

رشید نے خادم سے پوچھا تمہارے پاس کتنے پیسے ہیں۔ اس نے کہا چار سو دینار رشید نے کہا اس بدو کو دے دو۔ جو کہ اسے رقم پر قبضہ کرنے کے بعد اس سے مٹا لی اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر بطور مال کے ایک شعر پڑھا۔ میں قنطار بن عمرو کا منفقین ہوں اور قنطار کا منفقین حرم نہیں ہوتا۔

رشید نے اس کے لئے بھی خادم کو نگہ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس نے وہ سو دھم اسے دیئے اور عید کا قول ہے اس منفقین کا اصل ہاتھ ہے کہ ایک بار معاویہ بن ابی سفیان کو شہر کی بیواؤں کا ایک گھوڑا سوار کیا گیا۔ اس نے وہ سب اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیئے قنطار بن عمرو سفیان کے بیٹوں میں بیٹا ہوا تھا۔ اس کے پہلو میں ایک یہانی بیٹا تھا جس کے لئے جام بھانکس تھا۔ وہ اس کی وجہ سے سر بھکا دیا۔ قنطار نے اسے اپنا پیالہ

دے دیا۔ اس کی وجہ سے وہ جاتے ہوئے گہرا ہاتھ۔ میں قنطار بن عمرو کا منفقین ہوں ایک روز رشید زبید کے پاس سے منگتا لگا۔ حاضرین نے سڑتے کی وجہ پوچھی۔ اس نے کہا میں آج اس کے پاس گیا تھا میں نے قنطار اور مات کا آتما مای کے پاس کیا سونے کے کرنے کی آواز نے مجھے

بہار دیا۔ مجھے بتایا گیا کہ مصر سے تین سو روپے آئے ہیں زبید نے اور چار گھ سے مانگے میں نے اسے یہ ایک دسب میں لکھنا چھوڑی ہوئی گھ سے لے لی میں نے تھوڑی دیر میں لے لی تھیں۔ رشید نے ایک بار منفقین سے پوچھا کہ مجھ کے بارے میں سب سے اچھا شعر کونسا لکھا۔

انکو نے سنا دیا تو تجھے پانچویں (میں کی قیمت ایک لاکھ چھ سو روپے ہے۔ اہل گلاس نے ایک شعر سنا۔

بھیرو یا ایک لکھ سے موت ہے اور ایک لکھ سے مصائب سے اپنا بچاؤ کرتا ہے لہذا وہ موت بھی ہے اور بچاؤ بھی ہے۔ رشید نے کہا صرف ہم سے انکوئی بیٹے کیسے کہتے ہیں؟ شعر۔ بھیرو انکوئی رشید نے اس کے حوالہ کر دی۔ زبید نے دوبارہ اس سے ایک لاکھ چھ سو روپے میں قرعہ کروا کر انکوئی رشید کو

دے دی۔ اور یہ کہ اگر مجھے معلوم ہو کہ یہ آپ کو پہنچے ہے۔ رشید نے انکوئی اور پیسے منفقین کے حوالہ کرتے ہوئے کہا ہم سب کر کے جی واپس نہیں لیتے۔ ایک روز رشید نے عباس بن اسف سے پوچھا کونسا شعر عربوں کے نزدیک سب سے بڑا کہ ہے اس نے کہا تمہارا منفقین کا شعر ہے کہ بارے میں کاش

میں بھرا۔ اے معاویہ رشید میرے سکا کے چلتی۔ مجھ پر اس کی آنکھ چڑھ رہی تھی۔ رشید نے اس سے کہا اس سے زیادہ لطیف چیز یہ قول ہے۔

نکڑا ہوا تھا۔ "میں نے کہا اسے میرا حیرانہ قول اس سے زیادہ لطیف ہے۔

(۱) کیا خیر سے لے کر کافی نہیں کہ تو میرا مالگ ہے حالانکہ تمام لوگ میرے مملوک ہیں۔

(۲) اگر تو میرے ہاتھ پر اس کا تہ اسے تو میں عشق کی وجہ سے کہوں گا تو نے اچھا کیا اس میں اور اضافہ کر۔

رشید جس پر اسے یہ شعر بہت پسند آیا۔ رشید کی تین عاس ہاندیوں کے بارے میں اس کے یہ شعر ہیں

(۱) تینوں عسکر ہاندیوں نے میری لگا میری قوم ہاندا۔ اور میرے دل کی ہر جگہ میں فروغ ہو گئی۔

(۲) کیا بات ہے کہ ساری دنیا میری ملحق ہے اور میں ان کی خاطر انھوں کے چار جوان کا مصلحت ہوں۔

(۳) اس کا سبب عشق کی ہادشا ہے جس سے وہ مضبوط ہو گئی تھیں کہ عشق کی ہادشا بہت میری ہادشا بہت سے زیادہ طاقتور ہے۔

صاحب المحدث نے اپنی کتاب میں کہا۔

وہ ظاہر اعراس کرنی ہے بہت کو چھوٹی ہے۔ دل راضی ہے لیکن گھبراہٹ نہیں۔

ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ رشید کے گھر میں لڑکیوں کا بیویوں کی خدمت اور اس کی بیوی کی خدمت گاہوں کی تعداد چار ہزار تھی آج تک روزہ وہاں کے مانتے حاضر ہوئیں۔ سلطان نے رشید کو گانا گایا اور بہت خوش ہوا۔ ان پر مال بھجوا کر نئے کاغذ پر ایک رسالہ روزہ ہر ایک کے حصہ میں نہیں ہوا اور جمع آئے۔ یہ بات بھی وہی ابن کثیر نے لکھی تھی۔

بعض کا قول ہے کہ ایک دار رشید نے مدینہ سے ایک دعائی خریدی جو اسے بہت پسند تھی۔ اس نے اس کے موالی اور اس کے ساتھ رہنے والوں کے ہاتھ کر کے کوٹھم پر ان کی ضرورت پوری کی جائیں۔ چالیس افراد اس کے ساتھ لائے گئے اس نے بعض کو ان سے ملاقات کا حکم دیا۔ ان میں ایک ایسا بھی شخص تھا جو باندی کی صاحب تھا اور اس کی سکونت مدینہ میں تھی بعض نے اسی سے اس کی ضرورت کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا میری ضرورت یہ ہے کہ ایسا شخص اس باندی کے ساتھ رکھائے۔ پھر میں نہیں اس شراب نوش کروں۔ پھر وہ شخص آواز میں گانا گاتا۔ بعض نے کہا تو حققت ہے۔ اس نے چالیس نہیں میں نے اپنی ضرورت میرا مومنوں کے سامنے رکھی، چنانچہ اس کی ضرورت رشید کے سامنے پیش کی گئی رشید نے اس کی ضرورت پر کار کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ باندی ایک گری پر بیٹھ گئی۔ خدام اس کے سامنے تھے سب ایک کرسی پر وہ شخص بیٹھ گیا اس نے ایک مٹل شراب پی کر اس کو گانا گاتا۔ کچھ نہیں۔

(۱) میرے دوستوں آؤ گاہے تمہیں نکالتے کہ تمہارا یہ علاقہ میں اعتدال پر نہیں۔

(۲) تو اس نے انہیں راست سے جھٹکے جانے سے انکار نہیں کیا لیکن ہم وہ انتہائی ملاقات لینے نہ گئے۔

(۳) علی قریب میں سے اور ہم میں سے ایک شخص انہیں دیکھ گیا اس نے میرے گھر تمہارے گھر میں سے زیادہ دور ہو جائے گا۔

اس نے گاہے نہ پھر فوراً اس کے پاس آیا اس نے اس پر مٹل لٹائی کیا اور کہا گانا گانا میں تھوڑے پھر دن چاؤں۔

اداری انھوں نے چہرہ پر ہم سے شکوئیہ ہم سے خوش تھے اور خوش تو ظہر تھا۔ ہم بھی باہر آ رہے تھے اور اپنی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے یہ وہ دور میان ایک باہر تھی جو کبھی کو معلوم نہیں تھی۔ مادی کہتا ہے اس نے اسے گانا گایا۔ پھر اس نے تیسرا مٹل لٹائی کیا اور کہا گانا گانا تاکہ اللہ مجھے تھوڑے پھر دن کرے۔

(۱) کیا ہی اچھا ہے کہ ہم جدا نہیں ہوئے۔ زمانے ہم سے قیامت کی ہم نے زمانے سے قیامت کی۔

(۲) کاشکہ زمانہ ایک دفعہ اس کے لئے اسی طرح ہو جائے اور ہم بھی دوبارہ اسی طرح ہو جائیں۔

پھر وہ بیوان کھڑا ہو کر وہیں ایک بڑی بڑی چوڑے کا پھر اس نے گدی کے بل اپنے گونا گونا پرے کر دیا۔ اور سر کیا۔ رشید نے کہا تو جوان نے جملہ بازی سے کھایا۔ جسم بکھلا اور وہ جلدی نہ کرنا تو وہ میں اس باندی کو اتار دیتا۔

رشید نے انہیں انصاف دینا چاہا کہ اللہ تھا۔ انہیں ان میں سے کوئی بیان کہے ہم نے بھی ان میں سے کچھ دیکھنے کوئے بیان کہے۔

فصل بن عباس کا قول ہے کہ اسے سزا دینے سے زیادہ رشید کی موت گراں تھی۔ کہیں کہ مجھے اس کے بعد حوادث زمانہ کا خوف ہے میری اہل سے دعا ہے کہ میری عمر ختم نہ کرے اس کی عمر میں اضافہ کرے۔

رشید کی وفات کے بعد کچھ عرصہ کے اختلافات ظاہر ہوئے۔ خلق قرآن کا مسئلہ نکڑا ہو گیا۔ فضیل بن عباس کا خیال صحیح عورت ہوا قلمی ابن میں ہم سے اس کا خواب بیان کر دیا وہی مساکر نے۔ ہائے رشید نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک کنبہ اللہ کے ہاتھ کو دیکھ کر کہیں دیکھ کر ہاں اس محل کے اہل خانہ ہو گئے۔ اسی زمانہ گذر چکا کہ اس شخص کا خواب وہی حدیث اور اس کے والد محمدی نے بھی دیکھا تھا قلمی ابن کو رشید چاکرشید نے وفات سے پہلے قبر کوئے کے وقت اس پر کلمہ قرآن کا حکم دیا تھا پھر اسے لٹا کر دیا اور قبر کو دیکھ کر کہنے لگا کہ اسے انہوں نے انہوں نے اس قبر میں جانا ہے اس نے جہنم کے پاس قبر سے استیحا کر لے اور پاؤں کے پاس اس کے لپا کر کے کاٹ کر دیا۔ پھر یہ قیامت (قریم) (امیر اہل ہر سے کسی کا نہیں آیا اور میری دہشت ہے کچھ نہ جانتی رہی یا نہ کرنا لے گا۔

بعض کا قول ہے کہ رشید وفات کے بعد باقرہ ابن اسرار کے دربار میں خلق سے دور رہا۔ وہ اپنے اپنے گھر میں بیٹھ رہے والے رہنے والے پر نہ کرنا۔ ابن دین کا مرض تھا۔ بعض نے کہا کہ علی بن ابی تھا۔ بعض نے اس کی بیماری پر کہا کہ علی بن ابی تھا۔ ابن رشید نے ایک شخص سے

کہا، میرا کر لے اہلوں کے لئے چھپا دیں گے، پھر اس نے کہا تم مجھ ان میں سے نہیں سمجھتے ہو۔

ابو اس کا قول ہے میں نے ساتھ خواتین سے رواج کرنے کے بعد شعر کہا، آج میں کی بڑبڑ تھا، اب کی کہاں تھا؟

یہ تو بہت ہی سنگین بات کا قول ہے کہ جب تم زمانہ بے لوث کے شعراء میں سے امروا، انیس، وادائی، وزان، اسلم کے شعراء میں سے یہ وہ فرد ذوق اور جوش میں سے ہو جس سے شعراء بے کوفہ تھا۔ لہذا کوئی جیسا کسی ساتھ حکام وغیرہ نے انہوں کی تحریف کی اور عروائی کا قول ہے کہ اگر ابو اس کے شعراء میں واداعہ نہ ہوتا تو اس نے غزوات امروا کے ۴۰ میں سے کچھ کہیں کے شعراء کے بارے میں بت نہ کرتے۔

اب ایک بار اس کے پاس شعراء کی ایک پارٹی میں تھا اس نے کہا تم میں سے اس شعر کا کون ہے؟

تب اس نے دیکھا تو ہم کڑے ہو گئے کہ یہ ہم میں میں چاند خدا سے تھک بیٹھا، کچھ ہے میرا۔

شعراء نے کہا اس شعر کا کون ہے اس سے پھر اس نے پوچھا یہ شعر تم میں سے کس کا ہے؟

”وہ دن نے جو اس میں صحبت کی چادری میں چھٹی طرح اچھی ہے“ شعراء نے جواب دیا، تو اس کا شعر ہے اس نے کہا وہ تم سے ہے؟

نہایت

سختیاں، ابن عیینہ نے ان سے کہا کہ تمہارے تحریفہ انہوں نے کہا میں خوب شعر کیا:

(۱) اسے چاند میں سے اسے اس کی مجلس میں سمجھا کہ میں ان سے کون کرتے دیکھا۔

(۲) مجلس، تم نے ہال تمہارا اس دن دعا کی عرضی کے خلاف اسے میرے لئے نواں کیا۔

(۳) ”وہ بچہ اپنی آنکھوں سے ہوتی گاتا ہے، ہر گلاب کے پھول میرے دروں کو چاہے جیسے انہوں سے نہیں رہتا ہے۔

(۴) موت بیٹھ اس کے سر میں اس کی ماں سے جاس کا ویلا، بیٹھ میرا، اچھا ہے۔

ان شعراء میں ان میں سے کہا ہے اس نے اپنے اس شعر میں سب سے بڑا ان کا ہے۔

(۱) میرا ذہن نے تمام زبانوں میں چھپ گیا میری آنکھیں میرے ذہن کو لگتی ہیں لیکن میں ان سے غائب ہوں۔

(۲) اور میرے متعلق زمانہ سے پڑے تو اسے معلوم نہیں کہ میری جگہ کہاں ہے۔

اور اتفاقاً اس کا قول ہے کہ میں نے جب کہ میرے میں بھی بڑا شعراء نے لکھا اس کا کئی ان کی جگہ میرا بھی شعر کہا، جیسا انہوں نے کہے ہیں

لی قرین تھے ہو سے ہیں۔

(۱) اسے ابو اس با وقار بن چا میر کر بادل جا۔

(۲) قرین، نہ نہ مجھ سے نہ کہا تو کیا ہے اس لئے کہ وہ لگی ہارتھ سے اچھا نو چکا ہے۔

(۳) اسے بہت خوشگام کا صوفی نے کہا اس سے بہت بڑا ہے۔

پھر اس نے ایک شعر میں اسے کہہ دئے کہ:

(۱) اے اے عین اس کی مثل کوئی طلبا کوئی لکھ کر نہ دے گا ہے۔

(۲) اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ وہ اس کا ایک شخص میں شاع کہے۔

پھر اس نے سختیاں بن دیتے انہوں نے کہا شعر مانے۔

(۱) اس نے ایک سب نے اسے مشکل کیا اس سے شرعاً ہونا ہے اس سے لکھا ہے۔

(۲) ایک مرد انہوں نے میرے لئے کہہ دیا، میں نے اس کا چھوڑ دیا، میں نے اسے لکھا ہے۔

(۳) میں نے اسے اس کا حسن اس سے منتخب کرتے دیکھا، میں نے اس سے لکھا، میں نے اس سے لکھا، میں نے اس سے لکھا۔

(۴) اس میں اس نے اسے لکھا، میں نے اس سے لکھا، میں نے اس سے لکھا، میں نے اس سے لکھا۔

(۵) ادنیٰ وہ نہ کیا میں نے اس سے لکھا، میں نے اس سے لکھا، میں نے اس سے لکھا، میں نے اس سے لکھا۔

چہ بہ تر اور دیکھ کر نے اس نے کہا کہ میں اس کو بھیج رہا ہوں۔ شہر نے

(۱) میں بھیج کر محبت تھی۔ تھیں یہ وہ جو سن میں اولیٰ مرگئے۔

(۲) کہنے والے یہ وہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۳) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

جو اس کا کہنے والے کی طرف سے ہے۔ یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۱) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۲) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

تھیں یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

تھیں یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۱) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۲) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۳) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۴) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۵) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۶) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۷) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

تھیں یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

تھیں یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۱) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۲) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۳) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۴) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۵) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۶) کہنے والے یہ کہنے والے ہیں کہ انھیں کی طرف سے۔

(۱۰) اللہ نے مخلوق کے لئے کھانا، شراب و گوشت آگے بھیجے جانے والے ہیں۔

ابوہامی نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۱) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۲) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۳) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۴) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۵) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۶) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۷) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۸) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۹) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۱۰) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۱۱) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

(۱۲) اللہ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:

سوئی میں ذکرہ کا قول ہے کہ میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔
 ہامی ایک شخص کو کہتا ہے کہ میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔
 اس نے اسے فریب دیا کہ اگر میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔
 کیا اس نے کہا کہ میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔
 اس نے کہا کہ میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

(۱) جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

(۲) جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

(۳) جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

(۴) جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

(۵) جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

(۶) جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

(۷) جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

(۸) جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

(۹) جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔
 جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

(۱) جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

(۲) جب میں نے سوئی میں غنیمتیں غلبہ دیکھے تاکہ میں ان میں سے کچھ لے کر اپنے گھر لے جاؤں۔

کئی شخص نے دعوت کے بعد اسے ایسی حالت میں ملا کہ اس نے اپنے کے مسلک کی بات پر چما اس نے کہا اللہ نے میری معرفت لہریں اس نے سوال کیا تو کہہ کر دیا تھا اس نے کہا ایک حد تک ایک آدمی نے یہاں آکر چھٹی بجھا کر دو گت قتل کر دی جس میں وہ جڑا ہوا مرد غلام چھ کر دیا ہر شخص کی کاد یہ کیا جس کی ان میں تھا۔ خط لے میری بھی معرفت لہریں دلا۔

ان خٹکان کا قول ہے کہ ایسا سادہ پالپ بن جاسی کی محبت اختیار کرنے کے وقت پھر اس نے سب سے پہلے عرض کیا۔

(۱) مفتی کا حال ٹھیکہ ملا ہے خوشی سے ہلاکتی ہے۔

(۲) اگر اور سے قرآن اس کا حق ہے عہد دہری سے لاتی ہے وہ کئی کھیل جس۔

(۳) ... تو اچھا ہوا ہے سکرانی رہے اور عاشق رہو ہے۔

(۴) تو میری بنا دیکھ پر خوب کئی ہے میرا صحت مند ہوا ہی ایک عجب امر ہے۔

ماہوں نے کہا اس کے ہاتھ نہ بھی خراب ہیں۔

(۵) لوگ ہلاک ہونے والے اور ان کے بیٹے ہیں اور خراب سب ہی ہلاک ہونے والوں میں ہے۔

(۶) جب کوئی شخص دنیا کی آزمائش کرتا ہے تو اسے سلوک ہو جاتا ہے کہ شخص نے دوست کا لباس پہننا کیا ہوا ہے۔

ان خٹکان کا قول ہے کہ اپنے اس نے اللہ سے سب سے زیادہ امیدوں ہاتھ میں رکھی۔

(۱) اطاعت کے مطابق کہوں گا جو میرا اس لئے کہ وہ فخر و کبر سے ملتا ہے۔

(۲) جب قرآن اس کے پاس موصول کرتے ہیں آئے گا کہ فخر یہ خود سے ملے ہاتھ کو کچھ گاؤں اس سے ملتا ہے کہ۔

(۳) ... ہرگز کے خوف سے رک کر کے دے گا کہوں پر کتب ہوس نے گا۔

واقعات ۱۹۶۶ء

اسی سال مشہور شخصیت علامہ رحمت اللہ علی اور اذانی کے شاگرد ابو یوسف مسلمہ مفتی نے دعوت پائی۔

اسی زمانہ میں شیخین نے اسیدین کو قید کیا کیوں کہ اس نے اپنی پرنسپل کو دیکھ جانے کے معاملہ میں حق عمل اور اس پر مباحی کے خلاف کا بھی اہم کیا تھا۔

اسی دہائی میں احمد بن حنبل اور عطاء بن عبد بن فضلہ کو چالیس ہزار کے لشکر کے سربراہوں کی طرف طاہر بن حسین سے قتال کے لئے روانہ کیا۔ ان کے طوائف کے فریب و فتنے کے بعد طاہر نے لشکر کے لوگوں کو شوق محرومی میں لے دیا اور ان کے درمیان فتنہ بکالے کی کوشش کی۔ چنانچہ ان دونوں کا اتفاق ہو گیا، بلا جنگ کے دونوں ہو گئے اس کے بعد طاہر طوائف چلا گیا اس کے پاس ہاموں کا ایک وفد آیا کہ اپنے فتنہ طاہر کو ہر قسم بنامین کے خاتمے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس نے انہیں بھیجا۔

سال دوم میں ہی ہاموں نے فضل بن کل کا سربراہ کا کہانی دینی علماء یوں کا امیر بنایا اس کا ہم و ملازم بن کر کا اذانی سال ماہین نے عبداللہ بن صالح بن علی کو شیعہ کی حق سے علی کرنام کا نائب مقرر کیا وہ اسے جاہل اور بڑے سے قتال کے لئے لکھنوں کا بھیجے گا کہ وہاں اس نے وقت علی کرنام کے سربراہوں کو دینی اور اذانی اور اذانی کا وقت نکالا۔ چنانچہ جماعت میں کی یہی کارروائی ہوئی تھی کہ وہاں ملک سر کے ہوئے جن کی کاتبہ ہاں میں جس سے ہوئی جماعت کے لوگوں کے درمیان مسلسل لڑائی ہوئی رہی۔ عبداللہ بن صالح کا وہی انگوٹھ ہو گیا۔ اس کے بعد مسکن بن علی بن ہاشم کی باغی میں لشکر جہاد دیکھ آیا باہل ہوا نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا یہاں سال ماہ و سب کا واقعہ ہے۔ مسکن بن علی بن ہاشم کے بعد اپنے آپ کے ہوا میں نے اسے طلب کیا اس نے جواب دیا اللہ میں نہ ہوا میں نہ ہوا میں نہ ہوا میں نہ ہوا میں نہ ہوا میں نہ ہوا میں نے اپنے حق کے لئے ہر گھنہ کی بات کوئی طلب کیا ہوا ہے۔

اس نے بیت اللہ کے ستونوں کا سونا بھلا کر شروع کیا جو چند ہی مشقت کے بعد قنڈاسا تیار ہوا اس عالم نے مسجد الحرام کی کھڑکیوں کو زکریا سے دامنوں فروخت کر دیا اس نے بہت بڑی دولت اختیار کی۔ جب سے ابو اسریا کی موت کا پتہ چلا تو اس نے اسے چھپائے رکھا طالعین کے ایک بڑے مفسر کو ابھڑا یا مسلسل بڑی دولت پر چل کر رہا۔

پھر ۱۲۸۰ھ کو انھیں مکہ سے ہٹا کر یمن کی طرف کے ابو اسریا کو گھست دے کر اس کے لشکر اور طالعین سمیت کوٹہ سے نکالنے کا پتہ چل گیا تھا پھر ہر مرد منصور مہدی کے کوفہ میں داخل ہو کر اس کے باشندوں کو اس دنیا پر ابو اسریا کی فوج کے سرور کا وسیع چلا گیا پھر قادیسیہ سے بھی وہ چل پڑا راستہ میں مامون کے لشکر نے اس سے مقابلہ کر کے اسے گھست دیدی۔ ابو اسریا پر طعن زنی ہو گیا تھا اس کے لشکر نے ہٹا کر اس یمن میں ابو اسریا کے گھر پہنچے کا اہوا کیا لیکن راستہ میں مامون کے لشکر سے نہ بچ سکا ہو گئی انہوں نے ابو اسریا کو اس کے ساتھیوں سمیت گرفتار کر کے نہروان میں مین بن حمل کے پاس پہنچا دیا اس نے ابو اسریا کی گرفتار آنے کا خبر پائی جس سے وہ بہت خوف زدہ ہوا اس کے سر کو شہر کا کشت کر دیا گیا اس کے دو گلوے کر کے بغداد کے دروازوں میں لے کر آئے اور وہاں سے بغداد کے کھنڈر میں لے کر آئے اور اس کے دو ساتھیوں کو اس کا قتل کیا مامون بن حمل نے ابو اسریا کا سر مامون کے پاس بھیج دیا اس پر ایک شاعر نے شعر کہے۔

(۱) ... اسے امیر المومنین الحسن بن حمل نے اپنی تموار سے ابو اسریا کو قتل کر دیا۔

(۲) ... اس نے ابو اسریا کے سر کو ہر دو گھست کر دیا اور لوگوں کو لئے عبرت بنا کر باقی رکھا۔

طالعین میں سے ہر بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی کے ہاتھ میں ابھر رہا تھا اسے ذی القعدة میں کہا جاتا تھا کہ اس نے مسودہ کے بہت سے گمروں کو چھاپا تھا علی بن مسعود نے اسے گرفتار کر کے ان کو دی بی بھرا سے اس کے جرنیلوں کے ساتھ طالعین کے قتل کے لئے کوٹہ بھیج دیا۔ اسی زمانہ میں میں نے ابھم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی کا حضور ہوا سے قصاب بھی کہا جاتا تھا کہ اس نے بہت سے مینوں کو قتل کیا تھا اس کے چیل پر قندہ کا تھا قتل اس کے سر میں اس کے حضور ہوا اس کے کانوں کا کوچا، جب راجہ کا ابو اسریا کو قتل کی خبر ملی تو وہ یمن ہٹا گیا جب یمن کے نائب کو اس کا پتہ چلا تو وہ یمن سے فرما کر ہٹا گیا ابھم نے یاد میں پر قندہ کر دیا اس کے ساتھ متعدد دھوکے ہوئے۔ مومنین جعفر بن علی نے اپنے قول سے جرح کر دیا کہ اس نے کس شخص خلاف کا ہوئی کیا تھا کہ وہی کیا تھا کہ اس کو سون دیا سے نصرت ہو چکا لیکن اب بھٹا کی زندگی کا یمن ہو گیا یہی ہے کہ اپنے دعوے سے جرح کرتے ہیں اس کی ملامت قبول کرتا ہوں میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

جب ہر بن ابو اسریا اور اس کے ساتھیوں کو گھست دی تو بعض لوگوں نے مامون سے چٹکی کرتے ہوئے کہا ہر بن ابو اسریا سے مراسلت کر کے اس کو گھاہا ہوئے کا حکم دیا ہے، مامون نے اسے حرو دیا اس کو اپنے سامنے کھڑا کر کے بڑا دھڑکا دیا گیا پھر اسے قتل بھیج دیا گیا پھر چند روز بعد اسے قتل کر دیا گیا اس کے قتل کی خبر کو نہ چھپائے رکھی۔ جب اہل بغداد کو اس کے قتل کا پتہ چلا تو عام لوگوں نے اور جنگجوؤں نے عراق کے نائب حسن بن حمل کی توہین کی اس سے اور اس کے قتل سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے اسحاق بن موسیٰ مہدی کو نائب بنانے اور جنگجوؤں کے جانوں کے لوگوں نے اس پر اتفاق کر لیا ان کے اور حسن بن حمل کے درمیان شعبان کے تین دنوں میں لڑائی رہی پھر اس شرط پر جنگ بند ہوئی کہ حسن بن حمل رمضان میں عراق کرنے کے لئے انھیں بکھڑے گا وہ بھی کچھ کی امید پر ذی القعدة تک اس سے ٹال مٹول کرتا رہا ذی القعدة میں ہی ابو اسریا کے بھائی زید بن موسیٰ کا اہل کی جانب ظہور ہوا حسن بن حمل کی طرف سے بغداد کے نائب علی بن ہشام نے اس کے مقابلہ میں فوج بھیجی وہ اسے گرفتار کر کے علی بن ہشام کے پاس لے گئے جو بیت اللہ نے اس کو قتل کیا اس کی سال مامون نے مہاسیوں کو کاش کر دیا تو ان کی تعداد ۳۳ ہزار تھی۔

اسی زمانہ میں درعیس نے اپنے بادشاہ ابوالیون کو قتل کر کے بیکار کر دیا۔

اسی برس مامون نے علی بن حسن بن اسحاق کو (یا امیر الکافریں) کہنے کی وجہ سے قتل کر دیا۔

اسی سال بادون کے تارے تھکتے متعینے لوگوں کو جج کر دیا۔

خو اس میں اس سال اسحاق بن محمد اور عمرو بن علی بن علی بن مسلم بن حمیدہ بن محمد بن عبد الوہاب بن ابی قحط بن بشر بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ اور محمد بن ہشام نے وفات پائی۔

واقعات ۲۰۱ھ

اسی سال دہل بغداد نے منصور بن مہدی کو خلافت پر اکسایا اس نے جواب دے دیا پھر انہوں نے نیا بیت پر اسے اکسایا تو اس نے قبول کر لیا انہوں نے محل کے نائب علی بن ہشام کو متحدہ افلاکیوں کے بعد اپنے وزیرین سے نکال دیا۔

اسی زمانہ میں بغداد میں لڑائی، عیار اور آوارہ لوگوں نے لڑائی جھگڑائیوں کے سوال کوٹ لئے تو انہیں درمروں پر بھی ہاتھ ڈالا، یہاں توں میں مویشیوں پر قبضہ کر لیا بغیر دہل کے تمام لوگوں کو کوٹ لیا۔ خالد الدیر بھی محل میں اسلام اور حاکم انصاری نے لوگوں کو ساتھ لے کر ان کا ساتھ کیا جس کی وجہ سے حالات معمول پر آ گئے۔

سال رواں کے سوال میں حسن بن علی نے بغداد کو فوج کی اصلاح کی منصور بن مہدی اور اس کے ساتھی اس سے جدا ہو گئے۔ اسی سال مامون نے علی بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد بن یحییٰ بن ابی طالب کے لئے بیعت کی اور اسے اپنے بعد ولی مہد بنا یا اس کا جہتی من آل محمد کہا اسے وہاں ختم کر کے سب لہاس کا ختم کیا۔ چنانچہ اس نے اور اس کے لشکر کے سب لہاس ذبیحہ تہن کر لیا قاصدوں اور شہروں میں اس کی اطلاع لڑی گئی، ۲۰۱ھ اور رمضان سال کے روز یہ قتل میں آیا۔ یہاں کہ مامون نے دہل بیعت میں سب سے بہتر علی رضی کو پلائی یعنی مہاس میں مہم عمل میں اس کی شکل کوئی نہ تھی اس وجہ سے مامون نے اپنے بعد ولی مہد بنا دیا۔

اہل بغداد کا ابراہیم بن مہدی کی بیعت کرنا..... مامون کے بعد علی رضا کے ولی مہد بننے کی خبر جب بغداد آئی تو اس کی سب ۱۶۴ میں اختلاف ہو گیا، بعض نے اطفال اور بعض نے اختلاف کیا۔ جمہور ابو عباس نے اختلاف کیا یہ معاملہ مہدی کے دو لڑکوں ابراہیم اور منصور نے کھڑا کیا۔ چنانچہ ۲۰۱ھ کو فجر منگل کے روز مہاسیوں نے ابراہیم کے ہاتھ پر بیعت کر لی انہوں نے اس کا لقب مبارک رکھا وہ سپاہ قائم تھا اس کے بعد اس کے پیچھے اطفال بن موسیٰ بن مہدی کو خلیفہ بنایا انہوں نے مامون کی بیعت ختم کر دی۔

پھر انہوں نے ۲۰۱ھ کو فجر جمعہ کے روز پہلے مامون اور پھر ابراہیم کے لئے دعا کرنے کا ارادہ کیا لیکن مامون صرف ابراہیم کے لئے دعا پر راضی تھی اس پر ان کا اختلاف ہو گیا حتیٰ کہ بعضی لہاس کے ہمارے لوگوں نے تمہا تمہا جا رہے تھیں چھیں۔

اسی زمانہ میں طبرستان کے نائب نے یحیٰی طاقی بلادار اور شیراز پر قبضہ کر لیا۔ انہی حزم نے ذکر کیا کہ سلم طاسر نے اس کے متعلق اشعار کہے لیکن انہی لہاس نے ذکر کیا کہ اس سے چند سال پہلے ہی سلم طاسر کی وفات ہو چکی تھی۔

اسی زمانہ میں فرامان دی، اسحاق، بلادار اور شیراز اس قتل پر اس کی وجہ سے غلہ بہت مہکا ہو گیا۔

اسی سال بائک خری کا ظہور ہوا جہاں اور انہوں کی ایک جماعت نے اس کی اطاعت قبول کر لی وہ خارج کا قائل تھا۔ اس کے بقدر احوال متعربہ ہے۔

اسی سال اطفال بن موسیٰ بن علی نے لوگوں کو جمع کر لیا۔

خو اس کی وفات..... ابراہیم بن احمد بن مسعود حمیری بن عمارہ علی بن عاصم اور ابو السریا کے ساتھی تھے مہم نے اسی سال وفات پائی۔

واقعات ۲۰۲ھ

اسی سال کے پہلے دہل بغداد میں ابراہیم بن مہدی کی بیعت کی گئی پانچ مہم جمعہ کے روز ابراہیم بن مہدی مہم پر چڑھا تو لوگوں نے اس کی بیعت کی مہم ان کا لقب رکھا تو وہ اور اس سال پر اس کا لقب قرار فوج نے اس سے نکوا کا خطاب کیا تو اس نے نال قبول کی مہم پر بائک نور سوار، مامون

ایسے انھیں مضبوط کرنے کی عبادت چلائی چلائی انھوں نے خوب کوشش کی کہ قلعہ اور بادشاہ کے وفاق بھی حاصل نہ ہو اور اہم نے شرفی کو
کاہن بن موی ہادی کو اور سمرقانی کو کھانا کھانے میں موی ہادی کو اب بھلا۔

اسی سال طارق بن ہمدان بن علی بن علی کا کھانا کھانا اہم نے اہم کھانے کی باتیں میں ہمدان کی ایک جماعت بھیج کر اس کا خاکہ کروایا۔
اسی دن میں اہم اس کے بھائی کا کھانا کھانا کھانا اہم نے اس کے مقابلہ میں فریج روانہ کی انھوں نے اسے لے کر اس کا سربراہ اہم کے
ساتھ روانہ کر دیا۔

اسی سال اہم اہم کی کھانا پر سمرقانی کا کھانا کھانا کھانا اہم نے اس کے مقابلہ میں فریج روانہ کی انھوں نے اسے لے کر اس کا سربراہ اہم کے
ساتھ روانہ کر دیا۔

اسی سال اہم اہم کی کھانا پر سمرقانی کا کھانا کھانا کھانا اہم نے اس کے مقابلہ میں فریج روانہ کی انھوں نے اسے لے کر اس کا سربراہ اہم کے
ساتھ روانہ کر دیا۔

اسی سال اہم اہم کی کھانا پر سمرقانی کا کھانا کھانا کھانا اہم نے اس کے مقابلہ میں فریج روانہ کی انھوں نے اسے لے کر اس کا سربراہ اہم کے
ساتھ روانہ کر دیا۔

اسی سال اہم اہم کی کھانا پر سمرقانی کا کھانا کھانا کھانا اہم نے اس کے مقابلہ میں فریج روانہ کی انھوں نے اسے لے کر اس کا سربراہ اہم کے
ساتھ روانہ کر دیا۔

واقعات ۱۲۰۳ھ

اسی سال اہم اہم کی کھانا پر سمرقانی کا کھانا کھانا کھانا اہم نے اس کے مقابلہ میں فریج روانہ کی انھوں نے اسے لے کر اس کا سربراہ اہم کے
ساتھ روانہ کر دیا۔

نہ ل کر وہ جس نے جاہلیت جوہ و یاہی سال حسنیٰ میں مکمل پر باغیوں نے ناپاک کر کے ایک کمرہ میں بند کر دیا۔ ماسون نے ماسون کو اس کی اطلاع دی ماسون نے کہا کہ میں اس خط کے پیچھے پیچھے آ رہا ہوں مگر ایسا کہہ کر اہل بغداد کے دشمنوں کی زبانوں پر بھی بغداد میں گئے، مگر اور فساد طاری ہوئے حالات عسکری ہو گئے جس کے روز غریب نماز ہوئی مؤمنین نے خطبہ کے بغیر امت کی مہاجر گتھیں پڑھیں، وسط وقت ہو گیا، ایم اور ماسون کی وجہ سے لوگوں میں اختلاف ہو گیا مگر ماسون نے یہ تابعدار کیا۔

افس بخدا کا ابراہیم بن مہدی کی نسبت توڑنا آئندہ جس پر لوگوں نے ابراہیم کی جیت غم کر کے ماسون کی بیعت کرنی ماسون کی طرف سے عید بنی مبرا علیہ نے ایک لشکر کے ساتھ بغداد کا محاصرہ کیا فوج کو معصیات کی لالچ دی تو انہوں نے ماسون کی بیعت و اطاعت پر اس کی فراموشی کی۔

مہاجر بن مہدی کی طرف سے عیسیٰ بن عمر نے ایک جماعت کے ساتھ لڑائی کی مگر اس نے قہر کی قہر کر دیا ماسونوں کے ہاتھوں مگر بغداد میں۔ مگر خرابی، عید بن مہدی اس کے لشکر کو کل نہ تیار سال کیا، ۱۰۰۰ مرد چھوڑا۔ ماسون اس اہمیت ہوا ان چلا گیا۔ اسی سال طبرستان میں عیسا بن عیسا بن عیسا بن علی نے لوگوں کو کرا کر لیا۔

خراسان کی وفات

علی بن موسیٰ کے حالات علی بن موسیٰ بن جعفر بن علی بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب عتقی اہل علی بطلوی قہر رضی ہے ماسون نے اسے خلافت سے دستبردار کرنا چاہا لیکن اس نے انکار کر دیا ماسون نے اس سے اپنے بھائی ابو محمد طار۔

اسی سال میں وفات پائی۔ حدیث ہے ابو محمد طار سے روایت کی کہ اس سے ایک جماعت ماسون ابوطیب ابو حکن نے روایت کی اور کہنے لگے کہ میں نے نہیں، کہتے ہیں اس سے بدوں کہ غول ماما علی کے مکلف بنانے سے یہاں تک کہ اس سے اپنے بھائی ابو محمد طار کو کر کے پانچویں۔

ان کے پندار شعار ہیں۔

- (۱) ہم کسی سے بڑا نہیں رہا، وقت کا امیدوار ہے صحت امیدوں کی آفات ہے۔
- (۲) بھولی بھولی امیدوں سے جو حرکت تھا، ہاشم بن علی نے ذکر کر دیا، ہمارے چہرہ سے۔
- (۳) رہنا زوال پڑ رہا ہے، ماسون اس میں اکثر کھڑکیا کر رہا ہے۔

واقعات ۲۰۳ھ

اسی سال ماسون نے عراق سے جے جے جہان میں ایک ماہ قیام کیا مگر وہاں سے چلی منزل پر آیا، اور روز شہر ہوا ماسون ان آ آ محمد روز وہاں شہر ہوا۔ اس نے طار کو قہر کے اڑے گا قہر کی دھمکی دی چاہی اس سے طاقت کی اس کے اہل بیعت مردوں نے اس کا استقبال کیا۔ مگر ہفت روزہ ماسون بنی شہن و شہن سے بغداد میں داخل ہوا ماسون سمیت سب کا وہاں سبز تھا، اہل بغداد نے بھی سبز لباس زیب تن کیا۔ ماسون اور ماسون مبرا علی پر افعلی میں لڑائی ہوئی اور اسرار آج سے لوگ اس کے گھر آئے جے جے لگے تمام بغدادیوں نے سبز لباس زیب تن کر لیا۔ وہاں سے ۱۰۰۰ یا ۱۰۰۰۰ کھڑکیا بیعت دی۔

مگر اس نے طار بن عیسیٰ کی ضروریات و روایت کی اس نے سب سے پہلے یہ وہاں پہننے کی اجازت مانگی کہ اس نے کہا یہ ہمارے کام کو کھینچنا ہے، ماسون کا وارڈ ہے۔ ۲۸ صفر آخری جمعہ کو سن۔ نے سبز لباس میں لوگوں کے لئے نشست کی۔ مگر اس نے یہ وہاں سے ملگو کر

ظاہر کیا۔ یہ وہی اسی کے بھائی کا بیٹا تھا۔ یہ سن کر ابا بھائی کو گونے لگے۔ ابا بھائی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے تھے کہ: ”یہ وہی اسی کا بیٹا تھا۔ یہ سن کر ابا بھائی کو گونے لگے۔ ابا بھائی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے تھے کہ: ”یہ وہی اسی کا بیٹا تھا۔“

ماسون کا چھ ماہ کی عمر میں چلنے پھرنے کے بعد جب ماسون کے مائے آقا ماسون نے اسے کہا تو فی یہاں طیف ہے ماسون نے اس طرح فرمایا
کیا کہ اس طرح ہی آپ نے احسان کیا یا اس وقت ماسون نے اس طرح فرمایا:

- (۱)۔۔۔ بہاد انسان کے لئے سیاہ لباس عیب کا باعث نہیں ہو نہ افسوس تو جہان کے لئے۔

- (۲) اگر سہا ی کتھو سے کہ جس حاصل سے تو مجھے کتھو سے سفیدی کا حل ہے۔

- ابن خلدون کا قول ہے کہ خضرؑ علیہ السلام اسکاٹلینڈ میں گئے اور ان کے ہم معنی اشعار کے

- (۱) ... بہت سے ایسے لوگ ہیں جو انہیں بے اختیار مٹا دیتے ہیں۔ مافقروں نے سستی پر حسد کیا۔

- (۲) آنکو کھانے کی شکل کہ جسے لوگ سر پر خیال کرتے ہیں حلال کہ نامور ہے۔

ماسون نے ابراہیم کے نقل کی بہت ساری تصویروں سے مطلع کیا جو وہی خالص و بے محال ہے کہ اگر آپ سے نقل کریں گے تو اس کی شکل آپ کے لئے بہت ہی نیک و صاف کرنا جو آپ کی شکل کا نقل نہیں۔

اس کے بعد مامون نے وجہ کے کار کا پتہ چل کے پاس نکلتا تھا شروع کر دیا۔ شروع کر دیا کہ اس نے مضامین والوں کو یہ حق مست کا سمجھا ہوا تھا کہ اس سے کلمہ کو حفظ پر مشتمل کرتے تھے اس نے امدادی دیکھ جانوں کے برابر گشت کا نظموں کا شروع کر دیا۔ یہ حق مست کا سمجھا ہوا تھا کہ اس سے کلمہ کو حفظ پر مشتمل کرتے تھے اس نے امدادی دیکھ جانوں کے برابر گشت کا نظموں کا شروع کر دیا۔ یہ حق مست کا سمجھا ہوا تھا کہ اس سے کلمہ کو حفظ پر مشتمل کرتے تھے اس نے امدادی دیکھ جانوں کے برابر گشت کا نظموں کا شروع کر دیا۔

خواص کی وفات

ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعیؒ کے حالات ہم نے الگ تحصیل سے ان کے حالات اپنی کتاب فتاویٰ تاملین میں بیان کیے
جہاں یہ ہمیں کا خلاصہ بیان کریں گے۔

[illegible]

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو اہل بیسویں صدی میں رہے وہ اہل فطرت و عبادت تھے۔ مقلد اور متحرک ایک جماعت سے جو اس
 احادیث کے مقلد تھے۔ امام مالک کو سوا سنی امام مالک کو آپ کی فراغت سے پہلے ہی سے علم حاصل تھا۔ امام مالک سے
 بہت سے لوگوں سے جماعت کی جن کے احادیث مالک کی تہذیب پر ہم نے دیکھا ہے کہ اسلام شافعی نے قرآن میں اس کی تعلیم میں
 ان کی کثیرین جہاد میں اس میں اس کی کتب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی فطرت و عبادت میں اس کی فطرت و عبادت میں
 اس میں اس کی فطرت و عبادت میں اس کی فطرت و عبادت میں اس کی فطرت و عبادت میں اس کی فطرت و عبادت میں اس کی فطرت و عبادت میں

لوگوں نے غلط فہم کیا۔

[illegible]

اس کے بعد ۱۵ نومبر کو امام شافعی رحمہ اللہ طبرستان آئے تو آپ کے ساتھ سرسبز و علاء (جو بنی قریظہ) کی ایک عزت منگیا ہوا ہے۔
 کے بعد ۱۹ نومبر کو ان کے ہمراہوں نے سفر طے کیا۔ ۲۲ نومبر کو ان کی وفات ہوئی اور وہیں ان کو تدفین کیا۔

(۱) میرا حق نہیں ہے کہ میں انھیں نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہو۔ یہ تو آپ کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(۱۲۶) - ایک نئے سر آشوبی کی مسجد ان کا قریب ہے۔ اس کا نام چٹاگلہ ہے۔ حضرت ائمہ علیہ السلام ہیں۔

(۴۱) مستحقان مستحقان

(۵) شیخ بن سعید بغدادی نے بھی پیشوا امام قاضی بن احمد مصر کے لئے لکھنے والے حکم پر دیا کرتے تھے۔

(۷) ہوجیدان انور ہے کہ میں نے امام رضاؑ کی روش احمد علی سے جو اول طبع عقلمن مکررا بھی۔

اے بھائی! تم نے سچا اور اعلیٰ نامہ لکھا ہے جو اللہ تعالیٰ تعریف کرے۔

[illegible]

ی طرح یہ جو حد کتاب پر ہے، قرآن مجید اور کئی مستند اہل علم نے کہا کہ اس کا عالم زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ اس کا ساتھ ہی جو حد کتاب پر ہے، قرآن مجید اور کئی مستند اہل علم نے کہا کہ اس کا عالم زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ اس کا ساتھ ہی جو حد کتاب پر ہے، قرآن مجید اور کئی مستند اہل علم نے کہا کہ اس کا عالم زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

[illegible]

محمد بن سحاق بن محمد سے سوال کیا تھا کہ کیا کوئی ملت نکاحی ہے جو امام شافعی رحمہ اللہ سے یکجہتی اور اصولوں نے ماہر ہو جائیں، انہوں نے جواب دیا کہ ہر ملت ان کے عقائد پر خود عمل یا اعتقاد رکھ کر رہے ہوگی جیسا کہ ان کی کتاب میں موجود ہے۔ خود کفر لے کر ہے جس سے کہ وہ امام شافعی رحمہ اللہ سے جدا ہو جائے گا۔ بعد ازاں امام مسعودی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہوں سے یہ حکم ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے جیسا صاحب رائے اور صاحب بصیرت کوئی انسان ہوگی، دیکھا اور دیکھا یا خبری نے امام شافعی رحمہ اللہ کے عقائد کی تصحیح کرتے ہوئے فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے ہر شخص کے حال میں اختلاف نہیں کیا، نہ دین و دنیا کی نعمت، فضیلت، فقر و غنا، ان کے عقائد کے اعتبار سے نہ ان کی معرفت کتاب و سنت اور ہر بحث میں اختلاف کیا، یا دیکھا یا خبری نے کہا کہ آپ کے علاوہ دوسری شاخوں کی تصدیق یا ان کی تخریب سے بغیر کسی شائبہ کے امام مسعودی نے اصل مسئلہ حل کر دیا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کتاب سنت کے معانی کے سب سے بڑے عالم تھان سے دلائل کے تخریج میں سب سے زیادہ مہر تھے نیز آپ سے سب نے تفصیل سے فرمایا کرتے تھے میری خواہش ہے کہ لوگ اس علم کو حاصل کریں لیکن میری طرف کسی چیز کی نسبت نہ کریں نہ میری تعریف کریں انہیں اس پر جو ملے گا۔ بعض نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ مقابلہ میں جب تم تکبیر پڑھو پڑا آپ اٹھکی حدیث منکلی جائے تو میرے قول کو چھوڑ کر اسے لے لو میں اس کو اختیار کروں گا اگرچہ تم نے مجھ سے دو ٹوکس یعنی ایک روایت میں ہے میری اٹھکی حدیث مت کرو ایک روایت میں ہے کہ میرے قول کی طرف توجہ مت دو ایک روایت میں ہے کہ میرے قول کو اور پر مدد کیوں کرتا آپ کے مقابلہ میں میری بات کو کوئی شیش نہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ انسان کا شرک کے علاوہ ہر گناہ کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرنا خواہش نفس سے ملاقات کرنے سے بہتر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ علم کلام کے ساتھ ملاقات سے بہتر ہے نیز فرمایا کہ لوگوں کو چاہیے کہ علم کلام میں کمال نہ فرمائیں نفس سے توجہ اس سے بچنے کا محنت لیں۔ خبر سے بھاگتے ہیں نیز فرمایا اہل کلام کے بارے میں میرا عقیدہ ہے کہ انہیں مجھ کے قول سے مارا جائے تو ان کی جگہ میں انہیں گشت کرایا جائے اعلان کیا جائے کہ کتاب سنت چھوڑ کر علم کلام کی طرف توجہ دینے والے شخص کی یہ سزا ہے۔

جوئی کا قول ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب ناظر اصحاب حدیث کو لازم بکاروں کیوں کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ راست ہار ہیں، نیز فرمایا جب تم نے اصحاب حدیث میں سے کسی کی زیارت کی تو گویا تم نے اصحاب رسول کی زیارت کر لی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے ہمارے لئے اصل کو ملحوظ کیا اس وجہ سے انہیں ہم پر نصیحت حاصل ہے اسی طہم کے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں:

(۱)۔ حدیث اللہ کے علاوہ تمام علوم مشغلہ ہیں۔

(۲)۔ علم ہی ہے جس کے بارے میں فرمایا ہم سے یوں بیان کیا۔

اس کے علاوہ شیخیہ و ساس ہیں۔

کہتے تھے کہ اللہ کا قرآن غیر مخلوق ہے قرآن کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے سرگود اصحاب رفق و خیر کا قول ہے کہ کلام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آیات صحاح و احادیث پر تنقیح، تحقیق، تخریف کے بغیر صرف کے طریقہ پر گزارتے تھے۔

ابن جریر کا قول ہے مجھے عربی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار سنائے:

(۱)۔ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے اگرچہ جس نہ چاہوں نہیں چاہوں وہ نہیں ہوتا اگر تو نہ چاہے۔

(۲)۔ تو نے لوگوں کو اپنے علم کے مطابق پیدا کیا علم میں جو ان و عمر رسیدہ دونوں ملتے ہیں۔

(۳)۔ ان میں سے بعض بد بخت، بعض مسکین، بعض قبیح ہیں۔

(۴)۔ اس پر تو نے احسان کیا اسے بے بار و بار گار چھوڑ دیا اس کی تو نے مدد کی اس کی مدد نہیں کی۔

رفیق کا قول ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سنا آپ اللہ کے بعد مطلقاً مامورین سب سے بہتر ہیں۔ رافع نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار سنائے:

(۱)۔ دین میں لوگ بڑے ہو گئے حتیٰ کہ انہوں نے دین میں دوائے کفر و بدعت ایماہ کر لیں جو نبی آپ اللہ کے کرتائے تھے۔

(۲)۔ حتیٰ کہ لوگوں نے اللہ کے دین کو حقیر سمجھ لیا جو چیز انہوں نے اٹھائی اسی میں مشغول ہو گئے سنت کے واسطے میں ہم نے آپ کے اشعار کو آپ کا کلام کہا کہ گویا۔ ہم نے آپ کے علم کو اس کا بہترین حصہ حقائق شافعیہ کے شرع میں بیان کر دیا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۲۰۴ھ جب کے آخر میں، ہجرات ۱۵۰ھ کے روز ۵۵ سال کی عمر میں مصر میں ہوئی آپ سفید رنگ مسکین و ازاد ہار عرب، شیعوں کی مخالفت میں داعی کو کھنڈی سے قتل تھے۔

اسحاق بن قزاق، اصحاب بنی عبد الوہاب، انصر بن الدانگی حسن بن زیاد و ملازم سلیمان بن واد و علی بن ابی ہر شراح بن ولید و ابو بکر علی و عبد اللہ بن عبد الوہاب بن عطاء خفاف و غیر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد نے اسی سال وفات پائی۔

واقعات ۲۱۱ھ

ابو الجواب بلقی بن قیس بن عبد اللہ بن زید بن حمہ صنفی مہمان بن سہیل بن علی نے اسی سال وفات پائی۔

مشہور شاعر ابو القاسم کے حالات نام اس کا اصل بن قاسم بن سہیل بن کسوف اصلاً قحطانی تھے مہدی کی ایک باندی حبشیہ پر عاشق رہا مگر قحطانی نے قحطی بار مہدی سے اسے ملا بھی جب اس نے اسے عدیہ پڑھو دیا قحطانی نے کوئی جواب نہیں دیا باندی غلیظہ سے کہنے لگی آپ مجھے ایک ہر عمل سے نفرت نہ سمجھو کہ خواہ گت ہے۔ ابو القاسم اس کے بارے میں بکثرت شعر کہتا تھا ان دنوں کا سواد عام میں مشہور ہو چکا تھا مہدی بھی اسے سمجھتا تھا بعض مرتبہ مہدی نے شعر ادا کر پائی نشست گا پر بلایا ان میں ابو القاسم اور بشار بن یزید بیٹا بھی تھے بشار نے ابو القاسم کی آواز سن کر ماضیوں سے بچ بھاگے اور ابو القاسم بھی ہے آس نے انہماک میں جواب دیا اس نے عقبہ کے بارے میں کہے جانے والے قصیدہ کا وہاں شعر یہ حدیث کو کیا ہو کہ وہ ڈنڈے کرتا ہے اس کے منہ بکھرے کیا ہی خوب ہیں۔

بشار نے اپنے ساتھیوں سے کہا میں نے اس سے بلا کوئی جرأت نہ تھی دیکھا تھا کہ ابو القاسم نے یہ اشعار کہے۔

(۱) خلافت ہے اس کو کشتیاں مشن لئے طلیح ہو کر اس کے پاس آئی ہے۔

(۲) خلافت ہر قبیلہ میں ایک دوسرے کے صاحب خان ہیں۔

(۳) اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس کا راہ کرے تو زمین اڑے اور امام ہو جاتی ہے۔

(۴) اگر وہی ادا اس کی اطاعت نہ کرے تو زمین بھٹی ان کے اقبال کو روکے۔

بشار نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو اس شخص کو کیسے اس نے غلیظہ کی کتہ سے الفاویہ روای کا قول ہے وہ اس دن ابو القاسم کے علاوہ کوئی بھی نہ بارشای سے انعام لے کر نہیں نکلا۔

ابن خلکان کا قول ہے ایک بار ابو القاسم کی ان غزلیں سے ملاقات ہوئی ابو القاسم ابوالواس اور بشار کے طبقہ کا نام تھا ابو القاسم نے ان غزلیں سے پسندیدہ شعر ان کے قصہ اور بلائی کی ابوالواس نے جواب دیا ایک دوسرا طلیح ہوں ابو القاسم نے کہا میں ایک سو یاد دوسرا پسندیدہ شعر دیکھتا ہوں۔ ابوالواس نے کہا تیرے شعرا میں مجھے شعر کی طرح ہو جاتا ہیں کہ اسے سب جگہ پور مجھے کیا ہو گیا ہم ایک دوسرے کو نکلتے۔ ابوالواس نے کہا اس قسم کے اعداؤ میں بوسہ بار بار فرار مانا سکتا ہوں۔ ابوالواس شعر بھی پسند کیا یہ شعر یہ تھا ہوں۔

محمی ابوالحسن کے جو ڈنڈے لایا اس میں ہے اس کے مذکور ہیں (۱) دلی (۲) ذلی مرتضیٰ اس جیسا شعر جانے کی کوشش کرے ذنات غزلوں مانا سکتا۔ ابن خلکان کا قول ہے ابو القاسم کے لطیف اشعار میں سے شعر یہ ہیں۔

(۱) میں تیرا مشتاق ہوں حتیٰ کہ میں تیرے عشق کی دہائی کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہوں۔

(۲) سرور اداست پسند کر دیکھو یہ سہارہ دوسرے کپڑوں میں ہرے عشق کی خون چو پاتا ہے۔

اسی روز ولادت ہوئی اس کے والد کا نام ابو القاسم تھا اس کی والدہ ابوالواس نے بھلا دیا اس کی والدہ پر یہ شعر لکھے کی اہمیت کی وجہ سے وہ جوانی میں کاشانہ میں موت سے پہلے کھد ہو جانے والا ہے۔

واقعات ۲۱۲ھ

اسی سال یاسون نے مگر بن حیدر بن کاسم کے ساتھ ایک قرنی سے جنگ کرنے کے لئے آڈرہ و بھوان بھوان نے اس کے حقوق بھوت ہ لئے اس کی قید جماعت پکار کر یاسون کے پاس بھیج دی۔

انہی باتوں سے ان لوگوں نے لاپرواہی کیا۔

(۱) قرآن حکم کی تلقین ہے۔

(۲) آپ ﷺ نے جو دعوت علی رضی اللہ عنہا لکھی تھی۔

چندوں اس کے بہت بڑے جرم تھے کسی کی جہت حق نے بہت بڑے تھکاکا اور لکھا بہ کمال اس پہل میں بعد ہی عیب نہ دیا جس عیب کی تے
تو توں دیکھ کر اید

اسد بن موی، مسن بن جعفر شامک عن خالد بن عمرو مبعوثاً قال: عن جابر الجعفی ان ابا عبد اللہ سئل فی الخمر انی اؤخذ من ابس اهراب الی نے ہی سال
و کت ہائی۔

المادة ١٤٤

[illegible]

اگر وہ کسی انسان کی ہوا کا کھنکھالہ اٹھاتا ہے تو اس کی سانس کی گھنٹی بجے گی۔ اگر وہ کسی جانور کی ہوا کا کھنکھالہ اٹھاتا ہے تو اس کی سانس کی گھنٹی بجے گی۔ اگر وہ کسی پتھر کی ہوا کا کھنکھالہ اٹھاتا ہے تو اس کی سانس کی گھنٹی بجے گی۔

[illegible]

سمجھیں اور قول چاہیں اس شخص سے میرا کوئی عہد ملک میں جہاد سے اس سال خلافت اپنی نگہیں ان میں خلافت کے بارے میں کچھ قول ۱۴۰۰ھ کے عہد میں ہی پرمیدوں میں نے ہوا، خیر میں بھی اپنی قسم دے لی ہے۔

مکمل شاعر کے حالات انہی میں سے بھی میں جیل و قید و اس کی فتنہ بنگاہ کا ٹکس عام ہر دور ہوا، دنیا مجھے کبھی کا قول ہے: رحمتِ مال کی طرح میں نہیں پیچھے کی جاؤں گا۔ لیکن یہ بھی تھا کہ وہی شاعر شریعہ پر مشرک و متبع، لیکن خدا جاننا اور ہر کوئی نے انشاء کی وجہ سے اس کی تعریف کی، مگر اس کا قول ہے کہ میں نے یہودی شری کے کہنا کہ میں خدا کی تعریف کروں گا، لیکن اس کے انشاء میں سے چند شعر ہیں۔

(۱) میرا پاپ تو ان کا اس پاپ جس نے خلیج طور پر ہر ایک سے حقائق کو گھبرا کر میری فریاد کی۔

(۲) اس ملاقاتی نے حسن نے اس کی مٹھی کی حالت میں چاند کو کہہ چھپا سختی ہے۔

(۳) اس نے غلامت کا نظام آپس ہی کے کامیاب اور ترقی قہر کو کاٹنے کی انتظامیہ کی تھی کہ وہ جو چاہے اس نے اپنی طاقت میں اچھے جان کو خدا سے

محبہ اظہار اور مسرت و سرور کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ ایک عظیم کام ہے۔

علاقہ کے بڑے مہتمم کی طرف سے وارے میں کہا

(۲) واپس الی ظہر لی، خشک اور موت خنہ مرہون ہے۔

(۴) ایوانف کے چند بھرنے کے بعد، نیا اگلی کے پیچھے چنچھیر جائے گی۔

(۲) صحیح جواب: اس شخص کو جس نے دین سے لے کر آخر تک۔

(۴) اس نے کرپنا فعل کو عمل کرنے کیاعدہ کیے ہیں۔

جسے ہمارے جانشین بھی اس علم الہیوں کا مستطاب بنائیں، اس نے اسے فدیہ کیا، اور ہمارے گناہوں کے لیے مانتے ہوئے

نیا ماسون نے زانت کمرائے کہا تو نے قہر میں بھی کوہم پر فوقیت دیدی، اس نے کہا اے امیر آپ قہر اعلیٰ بیت میں سے ہیں اللہ نے قہر ابو کوہم میں سے آپ کو تختہ پر کے مختصر سلطنت دے رکھی ہے تو قاسم کے ہمسروہی پر فوقیت دیدی۔ ماسون نے کہا تو نے کسی کو تختہ نہیں دیا کیوں کہ تو نے یہ شعر کہا: بھی کہ سرخاؤں اور شیوہوں کے تمام حرب جسک اس کے باوجود میں تیرا کمال حال نہیں رکھتا لیکن تم سے شرکد کفر کی وجہ سے جو نے عہد اعلیٰ کے بارے میں کہا۔

(۱) تو ایسا ہوندا نہ ایک محل سے دوسرے محل کی طرف نقل کرتا ہے۔

(۲) تو نے جس کی طرف بھی نظر پڑی اس کے لہزہ قی و اچل کا فیصلہ کر دیا۔

ماسون نے کہا یہ سب فخر کرتا ہے مگر اس کی زبان ملائے کا علم دیا اس کی زبان نکال دی گئی اسی سال اس کی وفات ہو گئی۔ ملک نے حمید بن عبد اللہ بن علی کی مراد بھی وہ شعر کہے۔

(۱) ... یہ تو فخر حمید کا نام ہے اس کے معانی اس کے جسم کے ٹکڑے ہیں۔

(۲) حمید کی موت کے بعد یہ کلام ہے۔

حمید کی وفات پر ابو العاصیہ نے بھی مرثیہ کیا

(۱) ... اسے کلام تمام عمر اچھوٹا ہے تیری قبر افراس سے آج اور مضبوط ہے۔

(۲) ... لیکن انسان کو کفر کی آبدی کیا قطع اسے کی بیب کفر میں اس کا جسم فوت ہوا۔

ابن عسکان نے ملک کے عہد احمد و شہار علی کے تیرے قصہ کی وجہ سے ہم نے انھیں چھوڑ دیا۔

واقعات ۱۲۱۴ھ

اسی سال ۱۲۱۴ھ اول ہفوف کے دہم بن حمید و دھون بن جبکہ غری کے دہم بن جبکہ ہلال غری نے ان بن حمید کے ساتھ دافراؤش کے ابن حمید کو بھی قتل کر دیا باقی ماندہ شکست کھ گئے۔ ماسون نے اسحاق بن ابراہیم اور ابی بن اشم کو حمید اللہ بن طبر کے پاس بھیجا کہ فراسان اور دہال، آذربائیجان، آرمینیہ اور ایک غری کے ساتھ جنگ میں سے ایک کو اختیار کر لو حمید اللہ بن طبر نے فراسان کی نایب اختیار کیا کیوں کہ اسے مضبوط کرنے کی ضرورت اور غری کے ظہور کا خوف تھا اس زمانہ میں الاسمان بن رشید و دہم مصر میں داخل ہو کر حمید اللہ ہمار ابن علی سے ملے۔

سالہ دہان بن علی میں دہال شکست خوردہ کیا ماسون نے اپنے غری کے گھرانے کو ہرا بھی ایک جماعت کے گھرانے کے مقابلہ میں مجبور دہال کو قتل کر کے ہندو دہانسی آ گئے۔

اسی برس دہان نے علی بن بشیر کو دہال، حمید، مہمان اور آذربائیجان کا وکیل مقرر کیا۔

اس سال اسحاق بن عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے لوگوں کو کج کرنا۔ احمد بن غلام موسیٰ نے اسی سال وفات پائی۔

احمد بن یوسف، بن قاسم بن صبیح ... و ہمنور کا قب ماسون کے دہان طرمان بن افراس قمر بنوے انی ہمار کرنے ان کے حالات۔ بنی کے بن کے ہاتھ شہار علی گئے۔

(۱) ابی نہمان کو حمید کے بغیر رقی ادا ہوتا ہے۔

(۲) مجھ پر جب تک کہ تیری یاد دہان کی آئی تو میں نے غم نہ کیا۔

(۳) ... یہ کہ کسی کا جو خیر نہ دے تو اسے پورا کر دے کہ کسی نے غم آؤ تو کسی پر ایک قسم کا قہر ہے جس پر پورا ضروری ہے۔

(۴) اگر تیرا جوت سے بچے کے لئے کہہ دے تو میں اس میں حرکت نہیں کروں گا۔

(۵) خود اپنا دل ظاہر کر کے صبر و استقامت کرنے والا انسان ہے۔

(۶) - جب انسان کا جھنڈا چھپانے سے تنگ ہو جائے تو اس پر کسی بھی وجہ انتہا رکھتے ہیں اس سے بھی زیادہ تنگ ہو جاتا ہے۔
اسلام کے شیخ حسن بن محمد مرزئی رحمہ اللہ بنی علم مصری، روحانیہ بن مرنے کی سبب وفات پائی۔

ابو محمد عبداللہ بن ابی بن ایف بن رافع لمصری ... امام مالک کو مدحاً علی نقہ مالکی پر غور ہو مل گیا، بلا وصر میں صاحب مرتبہ آ رہی تھے، اہل ثراوت اور احوال تھے، اس پیشانی پر درود اللہ علیہ جب مصر تشریف لائے تو انہیں ایک بڑا درخت چھٹی کے دگر مانتھیں سے بیٹے کے دروازہ پر بیٹے پر بھی بنی عبداللہ بن حم (جو اہل ثراوت میں تھے) علیہ السلام کی محبت میں، ہے اس کے والدین کی سال وفات کے بعد اس شافعی، حنفی، مالکی کی قہر کے پہلو میں سمجھا گیا کہ اس کے لئے کہ ہمارے وطن کو وفات کے بعد والد کی قبر کے پہلو میں قبر میں دفن کیا گیا اس مکان کا قول ہے کہ امام شافعی درود اللہ علیہ کی قبر کے آئیں جو عرب میں قبر پر بارہا سے متذکر ہیں ہیں۔

واقعات ۲۱۵ھ

ای سال امام حسن بن علی بن ابی طالب سے ہمارے لئے بڑا دن تھا، بلا وصر پر اسحاق بن ابراہیم بن مصعب کو نائب عاویہ بنکریہ پہنچے پھر بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن ابی طالب نے اس سے ملاقات کی۔ مامون نے اسے اپنی اڑکی اور بعض جت المامون کو لے جانے کی اجازت دی کیوں کہ وہ لوگوں کا کٹہر پہلے ہو چکا تھا۔ چنانچہ وہ اسے لے کر بلا وصر چلا گیا، اب اسحق بن رشید نے موصل پہنچنے سے پہلے اس کا استقبال کیا۔ مامون بڑے لشکر کے ہمراہ بغدادی الاولیٰ میں طرطوس میں داخل ہوا وہاں اس نے خود حج کر کے اس کے ساتھ ہمارے کاظم بن جعفر بن علی بن ابی طالب نے دمشق میں کافی مدت قیام کیا اس سال عبداللہ بن عبداللہ بن عباس مرزائی نے وفات کو گرجا دیا۔

دو روزہ بعد مرزائی محمد بن ہارون صوفی قیصر بن معتزل علی بن حسن جعفر بن علی بن ابی طالب نے اس سال وفات پائی۔

ابو زید انصاری ... مصعب بن ابی بن ہارون صوفی قیصر بن معتزل علی بن حسن جعفر بن علی بن ابی طالب نے اس سال وفات پائی۔

ابو حنیفہ دانی کا قول ہے کہ میں نے دیکھا کہ مصعبی نے آ کر ابو زید انصاری کو سہ واس کے ساتھ بیٹھ کر کہنے کے آپ پچاس سال سے وہ سے سرور اور قاضی مامون سلطان کا قول ہے کہ ابو زید نے متعدد کتب تصنیف فرمائیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

(۱) مطلق انسان (۲) کتاب الامالی (۳) کتاب الایاء (۴) کتاب الفرس والفرس (۵) اس کا واس کے بعد اس سے پہلے سن ایک سو سال کے قریب عمر پر گرا آپ نے وفات پائی ابو حنیفہ کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

واقعات ۲۱۶ھ

ای سال امام کے ہاشمہ بن علی بن ابی طالب نے اہل طرطوس میں مسلمانوں کی ایک شاعت پر صلہ کر کے سولہ سو مسلمان قتل کر دیے مامون کو خدا تعالیٰ کی اہمیت میں نے اپنے دم سے کی مامون نے اس کا خط جڑ سے ہی دوام سفر سے علی بن ابی طالب اور امیر محمد کو ابی طالب وصر کے نائب اس کے بھائی ابی اسحاق نے اس کی مصاحبت کی اس نے بہت سے شہر صلحاء اور ہر طرح کر لئے اس کے بھائی نے خود تصنیف کئے۔ بخاری میں اس کا ایک دست کے ہر اہمیت کی طرف بھیجا اس سے متعدد شہر حج کئے ایک جرحہ کرنا کرئی متحدہ قلعے ہمارے بھر لشکر کی طرف لوٹ آیا مامون نے بارہ سو سال بعد ہمدانی کی سے نصف شعبان تک قیام کیا اس کے بعد وہ مطلق آ گیا۔

ای سال بعد اس نے اہل طرطوس پر صلہ کر کے اس پر نائب آ گیا ایک جماعت اس کی پیروی کرنے لگی۔ مامون ۱۱۱ھ الی الجرحہ کے روزہ وشن سے

یہ مصر و اندلس میں کی گئی تھی۔

ایں زمانہ میں ہندوؤں نے بغداد کے نائب سلطان بن ابراہیم کو لادوں کے بعد اٹھا کر کہنے کا حکم دیا۔ سب سے پہلے یہ چڑھ جائے بغداد اور
مصر میں جا۔ سلطان ہندو کے وزیر کو دیکھ کر کہنے لگا کہ ہندوؤں کے جو کچھ بامعاذ کہہ گئے تھے پھر انہوں نے اپنی لادوں میں کئی بیٹریں
شرعاً کر دیں۔ یہ وجہ مامون نے بلا دلیل لکھا کہ کیوں کہ اس سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا تھا۔ لیکن مجھ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنه فرمایا کہ وہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لادوں کے بعد ہاتھ اڑا دیا۔ لاد کرنا کرتے تھے کہ یہ مظلوم ہو جائے کوئی لادہ نہ ہے
قادر نہ ہو گئے۔

ایں وجہ سے سلطان ایک جماعت کے خلاف کیسے مستحب ہے۔ ان بھائی کا قول ہے کہ اب وہ جس پر مستحب نہیں۔
لہذا وہی کہ جس نے کہا کہ اس سے کلام باطل سے مراد ہے کہ کچھ اس نے تھا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ لادوں کے بعد کہ شرعاً ہے
جس کا معلوم ہونے کے بعد ضرورت نہ تھی۔ وہی طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ولما دنا بدارہم منی قالوا جہرا یا منی تھے تاکہ
وہوں نے معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

تجربہ جو بدعت مامون کی کیا تھا وہاں یہ بدعت ہر طرف سے نکلتی ہے۔

ایں حال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ

ایں حال میں کہ کچھ سال پہلے ہندو نے لوگوں کو کچھ لاد کر لیا کہ جس کا قول ہے کہ ہندو نے لاد کر لیا۔

مہاجر بن حلال نے بعد ازاں ایک مرتبہ لاد کر لیا کہ جس کا قول ہے کہ لاد کر لیا۔

رشید کی عمر اسی دور میں تھی۔ وہ دور میں ہندوؤں نے ہندوؤں کے بعد اٹھا کر کہنے کا حکم دیا۔ سب سے پہلے یہ چڑھ جائے بغداد اور
مصر میں جا۔ سلطان ہندو کے وزیر کو دیکھ کر کہنے لگا کہ ہندوؤں کے جو کچھ بامعاذ کہہ گئے تھے پھر انہوں نے اپنی لادوں میں کئی بیٹریں
شرعاً کر دیں۔ یہ وجہ مامون نے بلا دلیل لکھا کہ کیوں کہ اس سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا تھا۔ لیکن مجھ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنه فرمایا کہ وہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لادوں کے بعد ہاتھ اڑا دیا۔ لاد کرنا کرتے تھے کہ یہ مظلوم ہو جائے کوئی لادہ نہ ہے
قادر نہ ہو گئے۔

ایں وجہ سے سلطان ایک جماعت کے خلاف کیسے مستحب ہے۔ ان بھائی کا قول ہے کہ اب وہ جس پر مستحب نہیں۔
لہذا وہی کہ جس نے کہا کہ اس سے کلام باطل سے مراد ہے کہ کچھ اس نے تھا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ لادوں کے بعد کہ شرعاً ہے
جس کا معلوم ہونے کے بعد ضرورت نہ تھی۔ وہی طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ولما دنا بدارہم منی قالوا جہرا یا منی تھے تاکہ
وہوں نے معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

تجربہ جو بدعت مامون کی کیا تھا وہاں یہ بدعت ہر طرف سے نکلتی ہے۔
ایں حال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ایں حال میں کہ کچھ سال پہلے ہندو نے لوگوں کو کچھ لاد کر لیا کہ جس کا قول ہے کہ ہندو نے لاد کر لیا۔
مہاجر بن حلال نے بعد ازاں ایک مرتبہ لاد کر لیا کہ جس کا قول ہے کہ لاد کر لیا۔

ایں وجہ سے سلطان ایک جماعت کے خلاف کیسے مستحب ہے۔ ان بھائی کا قول ہے کہ اب وہ جس پر مستحب نہیں۔
لہذا وہی کہ جس نے کہا کہ اس سے کلام باطل سے مراد ہے کہ کچھ اس نے تھا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ لادوں کے بعد کہ شرعاً ہے
جس کا معلوم ہونے کے بعد ضرورت نہ تھی۔ وہی طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ولما دنا بدارہم منی قالوا جہرا یا منی تھے تاکہ
وہوں نے معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

تجربہ جو بدعت مامون کی کیا تھا وہاں یہ بدعت ہر طرف سے نکلتی ہے۔
ایں حال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ایں حال میں کہ کچھ سال پہلے ہندو نے لوگوں کو کچھ لاد کر لیا کہ جس کا قول ہے کہ ہندو نے لاد کر لیا۔
مہاجر بن حلال نے بعد ازاں ایک مرتبہ لاد کر لیا کہ جس کا قول ہے کہ لاد کر لیا۔

اس نے لوگوں کو اس کی رحمت والی اور برکتی قوموں کو اس کے اعلیٰ کیا میں نے آخری اور نادر ہے۔

ابن ابی الدنیا کا قول ہے: اسوں میں سے ایک شخص نے اپنے خیر خواہی کے لیے لوگوں کو اس کی رحمت والی اور برکتی قوموں کو اس کے اعلیٰ کیا میں نے آخری اور نادر ہے۔

اور میں نے اس کے بعد اسوں کو اس کے رحمت والی اور برکتی قوموں کو اس کے اعلیٰ کیا میں نے آخری اور نادر ہے۔

ایک عامر مامون کے پاس آئے اس نے اس کے ہاتھ میں ایک عام شعر کہا تھا جس میں تھا: شعر مامون کا یہ ہے جس میں سے اہل فاس

اور میں نے اس کے بعد اسوں کو اس کے رحمت والی اور برکتی قوموں کو اس کے اعلیٰ کیا میں نے آخری اور نادر ہے۔

(۱) اور میں نے اس کے بعد اسوں کو اس کے رحمت والی اور برکتی قوموں کو اس کے اعلیٰ کیا میں نے آخری اور نادر ہے۔

(۲) اور میں نے اس کے بعد اسوں کو اس کے رحمت والی اور برکتی قوموں کو اس کے اعلیٰ کیا میں نے آخری اور نادر ہے۔

اور میں نے اس کے بعد اسوں کو اس کے رحمت والی اور برکتی قوموں کو اس کے اعلیٰ کیا میں نے آخری اور نادر ہے۔

اور میں نے اس کے بعد اسوں کو اس کے رحمت والی اور برکتی قوموں کو اس کے اعلیٰ کیا میں نے آخری اور نادر ہے۔

اور میں نے اس کے بعد اسوں کو اس کے رحمت والی اور برکتی قوموں کو اس کے اعلیٰ کیا میں نے آخری اور نادر ہے۔

اور میں نے اس کے بعد اسوں کو اس کے رحمت والی اور برکتی قوموں کو اس کے اعلیٰ کیا میں نے آخری اور نادر ہے۔

اور میں نے اس کے بعد اسوں کو اس کے رحمت والی اور برکتی قوموں کو اس کے اعلیٰ کیا میں نے آخری اور نادر ہے۔

میں تجھے آپا بنا دوں گا اس لئے تیرا سہرا سو جو کہ صبح سہو کے پاس سے ملو گئی دیکھا میں نے کہا اس کا بوجھ اتار دے محمد صاحب دنیا ہے
ماہوں نے ان کے لئے تم کو نہ رکھ دیا۔

جب ماموں نے ان کو دیکھا تو گرا کے کانہ لگا دیا تو لوگ اس کے ہاتھ کو نہیں چڑھایا یہ سوچ کر دینے لگے میں نے ایک اور پہننے سے شک
سے بھر اور ایک طرف سے دایا اور دوسری طرف سے دایا جس میں محمد کو اس قسم میں نے اسے کھا کر میں اس بات کو پہن کر انہوں کو قہقہے کا
صبر العود سے دوسروں سے تر سے مل رہی تھی اس کی بدولت کی وجہ سے تیری طرف چھینے کا آقا کر لیا اس کی بھائی اور ملاقات کی وجہ سے اس
پاس بکنا نہ پھر اسے پاشا کر دے۔

(۱) میرا اسان میری طرف میں سے کھار میری خواہش میرے دل سے عاجز۔

(۲) مجھ جیسے لوگوں کی طرف سے شک اور گمان میں بھری ہوئی ہے۔

اسپاہیوں نے حق سنا میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس نے سے پہنچا کیا اور دوسری طرف ان کو سونے سے بھر کے کاظم دیا۔ محمد دوسروں میں عجب
نے پاس بکنا نہ پاشا۔

ماموں سے اس کے کی ملاقات پر لوگوں نے اسے شک فہم کی جادوگاری دیکھ کر حیرت سے بھر دیا اور دے ہوئے یہ اظہار کیے:

(۱) اللہ تعالیٰ جانی ہمارے کہ جس کی کتا سے اپنے جیسا بدگمانی کے لئے

(۲) بلکہ مجھ پر بدگمانی کی طرف اس پر مکی لگا ہوں گے۔ محمد صاحب کا بھائی اور دوسری طرف ان کو سونے سے بھر دیا اور دے ہوئے یہ اظہار کیے:

(۳) دانا دانا مست میں تیری شکل ہے ادا مائی نہ دیکھ سے مراد تو نہ دیکھ کر دے ہوئے یہ اظہار کیے:

ماموں نے اس کے لئے اس پر بدگمانی کا قصہ دیا ماموں اس شکل میں قیام کے دوران ایک بار مجلس ہو گیا تھا تو اس کے پاس سے ماموں آپا میں
نے اپنے بھائی شمس سے بھی اس کی شکایت کی جس کی وجہ سے اس کے پاس ماموں سے تیس سو روپے ملے۔ ماموں نے اس کی شکایت کے لئے کھانچا
اور اتار کر بھائی کیا میں نے ساتھ لے لی بنی الخیم کا قاضی بھی تھا۔ ماموں نے وہ شمس حال میں تھا تو کہنے کا کام علی بن کر کیا اور لوگ اتفاق سے وہاں
حاضر تھے ماموں نے پاؤں رکاب میں ہی بٹھے کاس نے ۲۰۰ کیلوا روپے شمس کے ماموں کے محمد اشد شمس سے ملا شعر پڑھا۔

(۱) میرا دانا ماموں سے چھوٹے ہوئے ہوئے جیسا میرے لئے میرے ماموں کی ماموں کے لئے میرے ماموں سے شرم سے دے والے ہیں۔

(۲) اگر آؤ سونے تو میں شکل کو چھو لیتا اگر شکل نہ ہو تو میرے لئے سونے ہوتے۔

ایک دن ماموں نے ایک خادم کے ذریعے ایک باندی کو لے کر کھانچا کہ میں نے کہا جب تک ماموں غور مجھے کے لئے نہیں
آئے تو میں نہیں جادوں کی ماموں نے یہ اظہار دے دیے

(۱) میں نے تجھے اشتیاق سے ماموں کیجی حتیٰ کہ تو مجھے شمس کا بیاب ہو گیا تو مجھے بھلاں کیا حتیٰ کہ میں نے تیرے بات سونے دیا۔

(۲) تو نے میری مشقت سے مر گئی کی تو راز کرنے والا غافل مجھے معلوم ہوا کہ تیرے قرب سے کوئی چیز ہے ہمارے لئے دیکھا۔

(۳) تو نے اس کے چہرے کو میں کا دیا بدشاہد کیا تو اس کے قتل کے شے حسابے کا لڑا کو شاد کام کیا میں نے چہرہ کا
تیری آنکھوں میں صبح طور پر دیکھ پاں ہوں ملا تیری آنکھوں نے اس کی آنکھوں سے من ہوئی کیا۔

جب ماموں نے شمس اور اس کی بیعت اچھائی تو اس سے عورت کی بہت فحش ہمارا حرم و حرم کا خلق تو اس نے اٹھا کر

(۱) ہمارے آؤ دوسرا سے وہی بات کہی جاتی ہے کہ شمس خمد تیرا دیکھ جاتی ہے۔

(۲) ملا حق صحت میں ہی ہوئی کے بعد اس شخص سے افضل ہیں جس کے پاس دیکھیں ہو چکے ہیں۔

(۳) اس سے لئے اس کی ہر طرف تو حق ہوئے۔

اس شخص سے ایک شمار نے اس کے جواب میں اس کا اولیٰ اٹھا کر

(۱) اسے تو کو سونے کو کہو کہ تو کہنے والا کوئی قول اچھائی نہیں (۲) پوچھو کہ میں سے کسی نے نہیں کی (۳) اس کا قائل رسول پاک

قرآن الاولیٰ و صحتہ (مذہب) ہے (۴) بشرنے اس سے زہرِ ایمان کا دین ملانے کا لہذا کیا لایا کہ ان کا دین ختم ہونے والا ہے (۵) اے قوم تمہارے خلیفہ کی عقل کو بظاہر ہی کھٹکھا اور وہ مذہب سے بھڑکا ہوا ہے۔

خبر نفا میں ان کے ہاں شاعر کو اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اپنے خیریت پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور یہ ہے شاعر کی ہمت اور شجاعت کی ایک اور مثال۔

جبکہ انہوں نے غرضوں کے آخری سڑمیں جبکہ کھائے تھائی کہ تو اپنی خاص محبوب اعلیٰ کو جو بدھاسن نے اسے آغوشی میں لپیٹا تھا
 ہاسن نے اسے گلے سے لپیٹا تو وہ کہہ نہ سکی کہ اسے میرا آپ نے اس سڑکے ذریعے لگے لگا کر باہر کس سے کھانا کھا رہے

[illegible]

(۱) جب ہی کے پاس ہی کے سر کا صاف کر کے ہی کے من کا کیا کہنا ہے، انکیوں سے انصاف کرتے ہیں، وقت ہی کے من کے کیا ہے۔

(۵) مینا کس سے ہوا متعلق میں کہا تو نے مجھے کل کر دیا جا میں کہ دوا ہے اس قول کے جواب میں کل زردی تھی۔ پھر اس نے مسرہ کہ اس کی دوا میں تھی اس کی حفاظت کی کہ یہ حال کا عرصہ۔ پھر اس نے کہا یہ حال تو انا نقل کے شعر کی طرح ہے۔

اور یہ لوگ ہیں کہ جنگ کے وقت اپنے قبیلہ کو لے جاتے ہیں اور مصلحتوں کے نام پر نہیں جاتے خواہ وہ سر کی حالت میں مانتے ہوئے ہو یا سکر
ماہرین اسے خوار کرتے ہیں اور انہیں کوئی اعزاز نہیں دیتے۔ یہ لوگ بھی اپنے قبیلہ کو لے جاتے ہیں اور ان کی کھوپڑیوں کو شہر سے شہر تک بٹھکا دیتے ہیں کہ اس نے
دوست کو خیر نہ ملے گا۔ اس نے ایک کتا ڈھریا ہے اس کی بدولت اس کا دوست کی فریبہ سمجھ گیا ہے اس نے دوست کو خیر نہ ملے گا۔

(۱) چاقو یا لہجہ نے مجھے جلاوطن کر دیا۔ مجھے صحت کے لیے جاموں کے آس پاس سے گزرنا پڑا۔

(۲) ایک مرتبہ اس نے ٹیگیا بیٹا کا ہاتھ ملا دیا۔

(۳) اللہ کی تعظیم و تہلیل کی خبر بھی ہمیشہ ہمارے سامنے رہے گی، ہم اللہ کی تعظیم و تہلیل کرنے والے ہیں۔

(۳) دنیا نے ہمیں، اتنی اہم، بے پناہ نعمت دی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ رکھا ہے۔

(۵) ہمیں اس بوجہ کا نام دینے کی نیت ہے زندگی گزارا۔ آج بھی اسی اصرار سے مردانہ ہی لکھ رہے ہیں۔

۱۸۷۱ء میں جب معمرات کے بعد دکن کے وقت باصر کے بعد ۱۸ سال کی عمر میں ہاسون نے وفات پائی اس کی مدت خلافت ۱۱ سال چھ ماہ پر عید ہے اس کی نماز جنازہ جس کے بعد بنے واسطے لے لیا گیا تھا جس کے بعد اسی ختم میں چھ سال رہا کا اسی اٹھ گھر طرحوں میں سے بنی کیا گیا، بعض نے قول کے مطابق حکم، مگر بعض نے قول کے مطابق ۱۸۷۱ء کی تحلیل سے آٹھ روز گزر چکے کہ وہ اس کی وفات ہوئی۔ بعض کا قول ہے کہ طرحوں سے پہلے ہوئی، اس کی وفات ہوئی۔ پھر طرحوں کو اس سے لیا گیا کہ بعض کا قول ہے کہ اس شخص میں لانت کی طرح و کر لیا گیا تھا، سید خردی نے اس کی وفات بعد شمر کی:

(۱) کیا تو نے حوروں کو دیکھا کہ انہوں نے ہر ایک کپڑے کی ضرورت کو مستلک کر کے بیچ لیا۔

(۲) ہمیں نئے سے طریقوں کے ایجاد اور ملے ایسے کاموں جیسے تھوڑے تھوڑے کے ساتھ کھڑوں میں کھڑے رہنا۔

ہمارے بچے بھی گھر سے گلی کے دروازے کے باہر سے باغیچہ کی طرف نکلتے ہیں۔

(۱) اس میں لکھا ہے کہ قرآن گنتوں سے پہلے جو کتب تھیں ان میں سے ایک تھی قرآن مجید۔

(۳) غلام احمد قاسمی: انگلیس کی جاگیر۔

(۳)۔ معظم اکثریتی اختیار کرنے والوں کا یہ بھی یہی ہے۔

(۴) لاکر قزاقوں کے حمل پر غصہ خفا سے قسم کھاتے ہوئے کہتے ہیں۔

(۵) جہوں نے منعمز کو مبرا ارضی طاق، بحرین و دیلم کی احاطہ میں پایا اور کما ہے ساتھ خود کھلاواں سوار شہنشاہ سے عفو و فی حدیث کی۔

(۶) دوسرے قصہ کو سن کر خیرا اطمینان سے دیکھ رہے تھے کہ اچھوت کی اور کہا کہ اس نے مجھ سے کیا بات کی اور کہوں تو مجھ سے نہ کہیں گے۔

(۷) طبوں کے ساتھ چچا سلوک کر: ان کے غم کو ان کی راحت کو کوئی نہ مان کے ہمارے صرف فکر کر جان کے مراد کا خلافت ان تک
ایضاً سے ہو۔

ان کے لیے ماحول کے حالات بھرپور جان گئے اس نے بہت سے چیزیں ان کے لیے بھی مقرر کر کے چھوڑ دی ہیں جو ان کے لیے ان کے مسائل کے لیے بہت اہم تھیں۔ ان کے لیے جو ان کے لیے بہت اہم تھیں۔

شعشعہ باللہ الہی، سحاحی، بن پاروں کی خلافت۔ سن ۱۲۸۹ء اور دو بیب لڑائی میں ہجرات کے بعد سامون کی وفات سے گھر اس کی وصیت میں اس نے بولی شمس کے اچھ پر بیت کی گئی اس نے ی سامون کی نماز گزارہ پڑھائی۔ جملہ دعاؤں نے سامون کے کڑے کہاں کہ غایب نہ کی کہوش کی کہاں نے ان سے سامنے آ کر کہاں کیا اچھ اور خلافت ہے میں نے شمس کے اچھ پر بیت کر لی اس کی بعد وہاں پر سکون ہوئے تھے کہ اچھ خلافت میں شمس کی خلافت کے اچھ کی بیگم کے۔

مستقیم سے حمزہ شہزادہ کی قبر پر کئی عمارت کے متعدد کمرے لگانے کا کام چلا گیا اس لیے ہتھیار مسلحوں کے قتلے کی طرف تعلق کرنے کا کام ہو گا۔ گیارہوں کا بچہ شہزادہ کی مہم لوانے کا کام اور دیگر مستقیم نے سوار ہو کر کراچی میں دھواں بھرنے کی سمیت جسے لفظا کا مارے کیا چنانچہ وہ رہنماں کٹر اور شاہیں تختہ کے داروئی شاہان جو قوت سے بدھوہش داخل ہوا۔

اسی سال خلافتِ پاکستان، اسلام آباد، ان ممبران کے بہت سے اجتماعات میں جاملے ہوئے تھے ان میں سے ایک جماعت نے سخت ہنگامی کارروائی کر لی۔ متعین نمائندگی کی طرف سے ان کی شکایات کے سب سے زیادہ اہم اسحاق دین اور ایم بی صاحب کو ایک حکیم ملنگ کے حوالہ دینا کہ ان کے بھائی کی ملاقات کا حکم دیا، دوسرا یہ کہ ان کی ملاقات کے لیے ایک کمانڈر پر کھڑے کرنا یا کسی سے خیریت کو منسوب کر کے ان کے متعلقہ افراد کو قتل کر دینے یا قتل کی دھمکی دینے کا حکم دیا۔

مستحق ہی کے لئے جس کا نام محمد و آلہ علیہ السلام ہے۔ ان کو مانگنا شروع کر دیا کہ اسے کھانا بھیج دو۔ اسی وقت میں نے کہا کہ تم لوگو! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر آزمائش ہے۔ اگر تم اسے قبول کرتے ہو تو تم لوگو! میری امت میں شامل ہو جاؤ گے۔

اسی سال خواہم میں وفات پالے والے

بشر اللہ کی کے علامات : خبر ہے عزت علی البکر مراد عبدالرحمن رحمہ اللہ علیہ کے حکم و دستور کے صحیح سامنے کو کر کے انہوں میں سے ایک قادیانہ میں اس نے قاضی اور سب سے بڑا صاحب کی کہیں سے حدیث روایت کی کہ میں کو سب سے بہتر علم کا ہم میں حصول ہوا کیا اللہ تعالیٰ ہم سے ہمارے اسے کو ہم سے بھی کیا ہوگا ۔ (اگرچہ) بالذکر شاہی رحمۃ اللہ علیہ کے قول ہے انسان کا فرض کے کے ماسوا مقام کتابوں میں جہت جو کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے انھوں میں جہت جو کہ ملاقات سے بہتر ہے ہم شاہی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے سر پر رہ کر ہر زمان سے ملاقات کرے۔

انہی کے قول ہے کہ قرآن کے کسی کلمہ کا جو ترجمہ ہے اس کے علاوہ کوئی اور قول نہیں اس سے متعلق جہاں یہ قرآنی قلم ہے جہاں سے عربی کی طرف متحول ہے یہ کیا تھا کہ ترجمہ کیا کہہ کر ان کو نہیں بلکہ صلاحت کرنے میں نہ اس کی وجہ سے غلطی سے نہ قرآنی کلام کو کہہ کر حقیقی معنی ان کا تھا۔ بعض کا قول ہے کہ اس کا وہ یہی کہ ان کو نہ سمجھ رہے تھے۔ یہ نہ تو غلط ہے بلکہ وہ اس کا ہندو قلم نہیں کہ وہ ایک نہ ہندو کی نام ہے جو کہہ کر ان کی پائی ہے ہندو کی کا قول ہے کہ ہندو کا پانچویں چھت میں ہے جس میں سورمہ ہندو یعنی اس وقت کے ہندو ہیں جو مسیح میں پانچویں صدی میں مسیح قبل از مسیح یعنی پانچویں صدی میں ہی مسیح کے زمانہ میں تھے۔

ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن العیوب معاقری۔ زیاد بن عبد اللہ یحییٰ سے سوال ابن اسحاق مصنف میرت کے راوی ہیں اسی جو سے ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے میرت ابن ہشام کہا جاتا ہے کیوں کہ انہوں نے ان کی اصلاح کر کے ان میں کی پیش کی تھی۔ کچھ چیزیں درست کر کے انہیں کچھ باتوں کی موافقت کے کام تھے مصر کے باشندے تھے۔
 امام شافعی کی مصر آمد کے موقع پر ان سے ملاقات کی ایک دوسرے کو خوب عربی کے شعراء ستائے اسی سال ۱۰۱۳ ھ فتح الاول مصر میں وفات پائی یہ بات ابن خلیس نے تاریخ مصر میں بیان کی۔ یحییٰ بن اقرن نے ۱۰۱۴ ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

واقعات ۲۱۹ھ

اسی سال محمد بن قاسم بن مرہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کا عاتقان میں ظہور ہوا اس نے آل محمد کی رضا مندی کی طرف دعوت دی بہت سے لوگ اس کے پیروکار بن گئے عبداللہ بن طاہر کے چرنیلوں نے حندہ ہاراس سے جنگ کی پھر وہ اس پر غالب آ گئے اور یہ ہارنگ کیا یا غرات گرفتار کر کے عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیج دیا اس نے معتمد کے پاس بھیج دیا۔ وسط رابع الاول میں یہ معتمد کے پاس پہنچا اس نے ایک لہجہ سے جگہ جس کا طول سوڑا کر تھا اسے قید کرنے کا حکم دیا۔ جن دن عدالت کشادہ جگہ میں محفل کروا دیا اس کا کھانا بھی جاری کروا دیا ایک خادم بھی اسے دیا وہ مسلسل عید الفطر کی رات تک اسی میں رہا۔ عید الفطر کی رات لوگ عید کی جاری میں لگ گئے یہ دشمنان سے اس کے ذریعے نکل کر ہارنگ کیا پھر کھانا ہو گیا۔

اسی سال میں گیارہ ہزار آدمی کو اسحاق بن ابراہیم فرخیوں سے قتل کر کے اتوار کے روز بعلبک و اعین پہنچا اس کے ساتھ ان کے قیدی بھی تھے اس نے فرخیوں کے ایک لاکھ جاہلوں کا قتل کیا۔
 سال رواں میں سی معتمد نے عیثیہ کو ایک لشکر کے ہمراہ و قسطنطنیہ سے قتل کرنے کے لئے بھیجا انہوں نے بلاد مصر و بلخ و ہندوستان پر کیا ہوا اقدام روک دیا اور قتل کر کے قتل کر دیا۔ نو ماہ تک ان سے مسلسل لڑائی جاری رہی بلا خور و عیور و مطلب اس نے ان کے ہزاروں غلام بنے گئے ان کے سر سے گھونٹن جن کو مطلق نامی دلوں تھے جو بڑے ہالاک اور شیطان تھے انہوں نے ان کے سر و سر سے مسلمانوں کو راست بھیجے۔
 امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فتح سلیمان بن داؤد باغی صاحب سرحد و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ عبد اللہ بن زید و عیسیٰ بن زکریا کے قتل ہو جانے کے بعد ان کے قتل ہو جانے کی خبریں ملی بنی ہاشم اور عبداللہ بن علی نے اسی سال وفات پائی۔

واقعات ۲۲۰ھ

اسی سال کے ہم کا عیور و اس فریق کشتیوں کے ذریعے بحر طویل سے عمان لینے آئے تھے ان کو مشرقی بلاد میں انکار کیا پھر انہیں دشت حارہ کی طرف بھیجا دیا گیا وہیں نے ان پر حملہ کر کے ان کی تلخ کی کڑی دیا ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچا یہاں سے اعرابی ملاقات ہوئی۔
 اسی زمانہ میں معتمد نے حیدر بن کاؤس افسن کو ایک بہت بڑے لشکر کے ہمراہ معون دیا کہ لڑائی سے قتل کر کے تیار کیا اس کی پوزیشن بدلی۔
 حکمران قسطنطنیہ اس کے تلمیذ آذر بایجان و عیور و میں پھیلے ہوئے تھے۔

اس کا ظہور ۱۰۲۰ ھ میں ہوا تھا بہت بڑا زلزلہ آیا اور شیطان قتل
 افسن روئے ہوئے افسن قتل ہوئے قتل قتل کرنے کے قتل میں بڑا مایوس تھا۔ معتمد نے ہر کچھ کے ذریعے افسن کی فتنہ ہاراس سے تلمیذ کے قتل کے لئے ایک ہزار آدمی و قتل کشتی افسن اور ہارنگ کی ذریعہ ہوتی افسن نے ہارنگ کے ایک لاکھ سے زائد آدمی قتل کر دیے ہارنگ ہارنگ کے قتل کی طرف ہارنگ کیا۔ وہی قتل کشتی تھی جس سے ہارنگ کی حکومت جڑوں ہوئی۔ اس کے بعد ہارنگ سپہ سالار مصر کے ہوئے ان کے بعد ہارنگ کی تفصیل بیان کی۔

اسی زمانہ میں مقتضی غرض ہو گئی تھی کہ اس طرح کے قیام کیا۔

اسی بڑی مستقیم عقیم عربہ کے بعد فضل بن حرثان سے تادمی اس کو ہدایت سے سوزل کر کے اس کا دل چھین کر اسے جبل میں پھینک کر دو سال کی چٹوڑ بن عبدالملک بن زیاد کو تادمی ہوا۔

اسی سال بھی گزشتہ سال کے برعکس چار ماہ میں علی بن محمد نے نو گول کوچ کیا۔ دہلی میں ایسا ہی امپراطور نے وجہ انصاف بن سکتا ہے۔ قادیان کا وزیر مہدی نے اسی سال قاتل کی۔

وقت ۲۲:۰۰

اسی سال یزید کیر لودیا ایک کسے درمیں آنوفاک مسرے ہوئے ایک نے یزید کیر کو کشتہ دے کر اس کے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا پھر انھیں لودیا کے ایک دروہان جنگ ہوئی جس میں بائیس عسکریں نے اس کے بہت سے افراد کو قتل کر دیئے۔

اسی سال تک کے عجب عرب بن ناذاہ بن یسعل بن مسعلی بن عباس نے لوگوں کو گرج کر لیا۔ ہاشم بن علی بن عبد اللہ بن مسلم بن علی بن ہاشم بن ابی اسلم بن عبد اللہ بن علی نے اسی سال وفات پائی۔

واقعات ۲۲۴ھ

[illegible]

بابک کی گرفتاری کا واقعہ..... جب مسلمانوں نے بابک کے شہر پر قبضہ کر پا جو اس کا دارالسلطنت تھا وہ اپنے ساتھیوں جی پی اے اور والد رحمت وہاں سے جو گئے تھے پھر مدحیٰ بنی ایک جماعت کے ساتھ انکے ہونگیا اسے سب سے پہلے ان کا کھانا بھی کھم ہو گیا ایک کا کھانا کے پاس سے ان کا گڑھا بابک نے اپنے غلام کے کہنے پر سنے لے جاؤ کا کھانا کوڑے کرکس کے چلے دھلا لے آؤ چاہی وہ اس سے دھلا لے لے یا نہ اور سے کا کھانا کے واسطے لے آؤ دھلا لینے دیکھ کر سمجھا کہ اس نے کا کھانا سے دھلا چھٹی ہیں۔ وہ غلام کے خلاف نہ وہ حمل کرنے سے لے لے ایک فری قہر شہر خیز کے وہ سب کھلی عین سبھا کے پاس چلا گیا۔ وہ دھوا ہو کر غلام کے پاس آیا اس نے اسی واقعہ کی بنا پر پھر غلام نے جواب دیا کہ میں نے اس کے بارے میں سے دھلا لی ہیں مسلمان نے پھر اتنا کہ ہے ہوا کا غلام سے چپا لے کی کو کوشش کی تھیں پھر مسلمان کے اسرار پر جواب دیا میں نے کب کا غلام ہوں۔

[illegible]

اس نے جھمبہ مانے انگلیس کے پاس مطالبہ خط لکھ دیا: اس نے اس کی گرفتاری کے لئے دو اسیروں کو ہاتھ لگایا جنہوں نے قلعے کے قریب

جہاں افسوس نے کہا جس نے اس پر ہنسنا شروع کیا وہ ہے کی گویا میرے آپا دادا جو میرے اسی گھر میں پیدا ہوئے تھے اور مجھے اس کے ترک سے انجانیت ملا کر رہے۔

ہو سونے کے کہا تو لاگ ہو جائے۔ نئے طرحوں کے لئے کیا باتی، سچا دیا۔ تم نے ناموں پر حکم لگایا۔ کاروائی کیا تھا۔

(۵) اشعین کی ہزاروں سے بھی زیادہ نباتات تھیں جن میں سے کئی بڑے درخت اور ان میں سے کچھ ایک ہی جہت پر اکٹھا ہوا تھا۔

(۶) افسوس کہ مجھ پر ایسا ٹکڑی کی عاتک بھگ ہے جس کے تمام ہر پہلو پر غلبہ و غم و غم ہے۔

(۷) انھیں مگر کھونی ہوئی کھری کے گوشت کو (کھ) سبکی کے گوشت پر ترجیح دیتا ہے۔

[illegible]

سید بن مسعود کے حالات :۔ اسی شخص اور سوانحی قلم نگار کی قوم بلخاری تھی جو مسیحیوں کے کچھ عیسائی تو تھے مگر سید بن مسعود نے ان سے تلمذ کی تعلیم لاؤ اور خود وہی علم عربی پر ان کی فہم نے کتاب لکھی جس میں انہوں نے فضائل پر ذکر عقابہ کی راویوں کی کڑی ہر آراء انھوں نے چھوڑ دی کہ اس شخص سے مشورہ نہ کرنا چاہئے جس کے متعلق اس کی ہر بات کا رد نہ ہو اس سے یہ وجہ کے علی خطاب میں ملے اور اگر کسی شخص کو یہ کتاب ملے تو اسے فحش ملبوس کرنا چاہئے۔ پھر جب علی بن مسعود انھوں نے شہرہ کیا تو سید بن مسعود اس سے اجڑا کہ اس کی ہر بات کی طرف سے مشورہ نہ کرنا چاہئے۔

انگریزی انٹروی کے حالات .. علامہ ابن اسحاق اہم کی ابتداء، گرفتار سے باہر نکلا، کیا ایسا صوبہ راجہ مصلح سے کو حاصل کی تھی
 طرح سب کے نام تاکہ کتاب بھی تکلیف کی۔

[illegible]

واقعات ۱۹۶۶ء

اسی سال ملا علی قاری میرا انھیں نے ملکہ شہزادہ کی منتظم کے عہد پر سے صوفی اور کئی بھر جلا کر اس کی راکھ بڑھ چھڑک دی تھی جس کے بعد اس کا راجہ اور جہیز بھائیوں میں سے انھوں نے سونے، زیورات، سے مرعہ چھڑک دیا کئی اور خزانوں کے بارے میں کہتا تھا اور بہت سی مادی چیزیں پائی گئیں مگر اس سے وہ عظیم خزانوں کے گھر کو نہ فہم پر افلاک کوئی تھیں جس کے باعث اس کا اپنے نکلی آقا کے لیے کئی طرف منسوب کیا گئی اور میرا جی سال میں میرے والد نے ان کو کھینچ کر لیا۔

۱۲۱۔ اسی نے اہل کفر کو بتایا کہ تم لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر بھیجا ہے اسے نہ مانو اور نہ اس کی بات مانو۔

[illegible]

سورہ پانچ عزیمت لیا، اٹھیں کر لے ڈکڑے ٹھیک میں ڈال دیا گیا۔

’یہی ساری باتیں بیچ میں خاندانی کاظمہ سے: ’موسم کے ڈھب نے اس کا عقائد کر کے اس کو نکستہ دے دی۔‘

اسی سال میں مسیحی مبلغین نے ایک جماعت جو کہ ۱۵ افراد پر مشتمل تھی، بر لا کر کے قائم کی۔ جنھوں نے دھرم کی کئی کئی چیزیں تسلیم کیں۔

اسی ممالک کا قیام ان کے اہلکاروں کے ہاتھوں سے آج اس کے اور دوسرے دور میں ممکن اور فوری کی ادائیگی کی ذمت عمل ہو گئی ہے اس کے ساتھ
موجودہ سرکاروں کی نیک نیت اور اہمیت نے (عقلمندانہ اور اخلاقی) ممالک میں اضافہ کی ذمت بھی اٹھائی ہے اس کے ساتھ ہی ان کے ممالک میں
خاموشی اور غم کے ماحول میں آج اس کے اہلکاروں کے ہاتھوں سے آج اس کے اور دوسرے دور میں ممکن اور فوری کی ادائیگی کی ذمت عمل ہو گئی ہے اس کے ساتھ
موجودہ سرکاروں کی نیک نیت اور اہمیت نے (عقلمندانہ اور اخلاقی) ممالک میں اضافہ کی ذمت بھی اٹھائی ہے اس کے ساتھ ہی ان کے ممالک میں
خاموشی اور غم کے ماحول میں آج اس کے اہلکاروں کے ہاتھوں سے آج اس کے اور دوسرے دور میں ممکن اور فوری کی ادائیگی کی ذمت عمل ہو گئی ہے اس کے ساتھ

فدینک: "جی کے ساتھ میں رہا ہے ماسک اور سونے کے پاس میں آیا تھا کہ ہر مسلمان ہر عورت کو مسلمانوں کے پاس زلی مراد عورت کے پر سے ہزار ڈولے گا، پتا چھوہرہ، اہل مہمانے کے جب مادی کسی مسلمان مراد عورت فدیہ کی پھوڑا ہے اور مسلمانوں کے بھی پتا چھوہرہ، عجمیر سے ہوا آگئی۔ جب مسلمانوں سے چھوڑا ان کا فدیہ کی تک پہنچا تو، اہل عمر، عجمیر کی طرح کوئی خیرے کا گئے یہ جوش مکمل مکمل چورہ تک، چوری رہا، خیریں خیرے کے پاس زلی مراد عورت کی ایک، وہ عورت بھی کی ان کے بدلے میں، ہمسوں کے پاس کوئی مسلمان فدیہ نہیں تھا، خیرے نے حسن افسر کا مظاہرہ کرتے ہوئے انھیں بھی، اراکرو۔

اسی طرح کا قول ہے کہ ظاہر کے بجائے صبر و استقامت کا دل میں ہر لمحہ مضامین کی طرح رہنا چاہیے۔

[illegible]

والله اعلم

۱۰۔ اسی جو تیرے پاس سے میرا خدا پیدا کر دیا، اسی نے مجھے جو کہ تجھے دلت و دلت مل جائے، اسے خدا کا حکم دیا۔ اسی نے ان سے توبہ کر کے اپنے ساتھ توبہ کر دی، بلکہ اگر تیرا نہیں تھا، تو وہ گھسکتا تھا کہ یہاں ملے گا، اسی نے تجھ سے توبہ کیا، کیا تیرے کے چچا، دانی، تو سب کو اور اسی کی جیسی توبہ کرتے تھے، جراتی، ان کے گھر میں بہت سے دے، لانا تھا، تیرے کو ملے۔

یہ کہ حنا وسط تہائی کا خرقہ کا اتار ہے اس کے بعد یقین کیجئے کہ شصت کے برابر اوٹوں کی ایک ہی سمت کو لڑنے کے لئے مولانا نے اس صحنہ میں اوٹوں کے زائرانہ فراموش کیے۔

[illegible][illegible]

(۲) بادشاہ امیر کے ہاتھوں بزدلی کی بجلی کا مار ہے جو بیٹھ چلا رہا ہے۔

اس کے وقت سے یا تو وہ ہے تیرے عرس نے مجھ ذات سے دور کر دیا اور تجھے اسے پیالے کی دعوت دی پس جھوٹا چاہتا ہے آسانی سے حاصل کر لے اور اس نے اسے بہت علیل یا اس کا ایک شعر یہ بھی ہے:

”تقدیر یہاں ہائی گا سوں میں چلتی ہیں میر کر انیں کسی حال میں میر نہیں آتا۔“

واقف کے دو شعر ہیں:

(۱) غلام کام پھوڑو اس کا مارو بھی مت کر جس سے تو اچھائی کرتا ہے اس سے حریہ اچھائی کر۔

(۲) مغرب تو دشمن کی تدبیر سے نکلتا ہے کیا جانے گا اور تو دشمنی کی بابت تدبیر مت کر۔

قاضی جی بنی الختم کا قول ہے غلام و مولہ اس میں سے آج تک کسی نے آل اہل طالب سے واقف سے زیادہ حسن سلوک کا معاملہ نہیں کیا واقف کی وفات کے وقت اپنا آل اہل طالب آسودہ حال تھے۔

واقف بوقت وفات باور پیدا شعر یہ مختار ہوا

(۱) موت میں امیر و غریب سب مشترک ہیں۔

(۲) زعفرانوں کا خضر سے اور شال والوں کو مال نے نقصان و فائدہ پہنچایا۔

اس کے بعد واقف نے بہتر لینے کا حکم دیا تو وہ لوہیت دیا گیا پھر دو رخسار زمین کے ساتھ لگا کر کہنے لگا اے بیٹو رہنے والی ذات غائی ذات پراہم کر۔

بعض کا قول ہے کہ واقف کی وفات کے وقت ہم اس کے ارد گرد بیٹھے تھے۔ بعض بعض سے کہنے لگے کیا اس کی وفات ہو گئی؟ تو میں دیکھنے کے لئے اس کے قریب گیا کہ کیا اس کے عرس کا وقت ہو گیا یا نہیں؟ تو غوی در بعد اسے ہوش آ گیا اس نے میری طرف دیکھا تو میں خوف کی وجہ سے واپس آ گیا میری تلوار کا بندوق کسی چیز کے ساتھ الجھ گیا قریب تھا کہ میں ہلاک ہو جاتا تھا اس وقت واقف کا انتقال ہو گیا جس کمرہ میں وہ تھا اس کا دروازہ بند کر دیا گیا وہ اکیلا اس میں رہ گیا لوگ اس کے بھائی کو جعفر متوکل کی بیعت میں مشغول ہونے کی وجہ سے اس کی تحفہ و تحفین سے ناخوش ہو گئے میں نے دروازہ پر چڑھ کر دیوار کی میں نے گھر میں کسی چیز کی حرکت محسوس کی میں اندر گیا تو دیکھا کہ وہ ہے اس کی دو آنکھ جس سے اس نے میری طرف دیکھا تھا اور اس کے رخساروں کو کھلایا۔

۱۲۷۳ھ تا ۱۲۸۲ھ بمطابق ۱۸۵۷ء کے روز قمر پادہ کی ۳۳ یا ۳۴ سال کی عمر میں واقف نے وفات پائی۔ اس کی مدت خلافت پانچ سال نو ہوا پانچ عرصہ پانچ سال دروازہ ۱۲۸۲ھ بمطابق ۱۸۵۷ء میں اس کے بھائی جعفر متوکل نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

متوکل علی جعفر بن متعصم کے حالات۔ اس کے بھائی واقف کی وفات کے بعد ۱۲۸۲ھ بمطابق ۱۸۵۷ء کے روز بوقت زوال اس کی بیعت کی گئی ان دنوں نے گھم بین واقف کو طویل بنانے کا ارادہ کیا لیکن اس کے کسم ہونے کی وجہ سے وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے متوکل کی عمر بوقت خلافت ۲۹ سال تھی۔ احمد بن ابی راؤد قاضی متوکل نے خلافت کا لباس پہنا یا سب سے پہلے اسی نے اس کو خلافت خلافت کیا اس کے بعد عام و خاص نے اس کی بیعت کی بعد کی جمع انہوں نے متفق ہو کر اس کا لقب ملخص ہاتھ رکھا۔ ابن راؤد نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اس کا لقب متوکل علی اللہ رکھا جائے چنانچہ سب نے اسی پر اتفاق کر لیا اس نے اطراف میں خطوط لکھے مامون کو تو تھوہو کا سفارہ کو چارہ کا باغوں کو تین ہا کا دھیلے سینے کا عہدہ دیا جس کی وجہ سے نہ تھوہو نہ تھوہو ہوئے۔

متوکل نے واقف کی زندگی میں خواب دیکھا تھا کہ آسمان سے اس پر کوئی چیز نازل ہوئی جس کو جعفر متوکل علی اللہ لکھا تھا اور اس نے اس کی تعبیر معلوم کی تو اسے بتایا گیا کہ اس سے خلافت کی طرف اشارہ ہے یہ بات اس کے بھائی واقف کو معلوم ہوئی تو اس نے ایک عرصہ تک تنہا میں رکھا پھر اسے ہار دیا۔ اسی سال امیر جی محمد بن راؤد نے لوگوں کو گج کر لیا۔ عجم بن موی مردان محمد ابن قند نے اسی سال وفات پائی۔

واقعات ۷۲۳ھ

اسی سال بعض بھگت کے روز غلیظہ متحکل نے واقف کے وزیر علی بن محمد بن عبداللہ بن ابرہات کو گرفتار کیا متحکل اس سے چند وجوہ کی بنا پر ناراض تھا جو دروغ مزاجی ہیں۔

(۱) بعض مرتبہ واقف متحکل پر غصہ ہو جاتا تھا ان ذہات اس کے غصہ میں اضافہ کرتا تھا یہ بات متحکل نے اپنے دل میں بھی ہوتی تھی پھر احمد بن ابی الاوااس کے غصہ کو غلط کرنا تھا۔

(۲) ابن ذہات نے واقف کو غصہ بن واقف کے بارے میں دلی مہذبائے کا مشورہ دیا اور لوگوں کو اس کی طرف پھیرا۔ متحکل نے دارالکلاف کے ایک گوشے میں غامضی اختیار کی ہوتی تھی۔ پھر ان ابرہات کی مرضی کے خلاف متحکل ہی غلیظہ بنا اسی وجہ سے متحکل نے خلافت کے فوراً بعد اس کی گرفتاری کا حکم دیا۔

وہ قتل کے بعد اس کے پاس آ پاس نے کچھ کر غلیظہ نے اسے بلایا یہاں وقت ایچی اسے پریس کے پاس لے گیا اس کا گھبراؤ کیا کیا اسی وقت یون کو اس کے گھر بھیجا انہوں نے اس کی آگں جاننا نہ پہنچ کر کیا انہوں نے اس کی خاص مجلس میں شرب نوشی کے برتن پائے متحکل نے سامرا میں فوج بھیج کر اس کی جانہ اپنی فوج میں لے لی۔

متحکل نے اسے سزا دینے کا حکم دیا انہوں نے اس سے قطع کاوی اختیار کر لی، مسلسل اسے بے خواب رکھتے گئے جب بھی وہ سونے کا ارادہ کرتا تو وہ اسے لوہے کا تار چھوڑ دیتے پھر اسی کے بعد گلڑی کے بنے ہوئے غور میں اسے ڈال دیا جس کے نیچے کچھ تھیں لگی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اس پر ایک چوکیدار مقرر کر دیا جو اسے سوتے اور بیٹھنے سے منع کرتا تھا اسی حالت میں اس کا انتقال ہو گیا بعض کا قول ہے کہ غور سے نکالنے کے بعد اس میں کچھ نہ لگی اسی فوجی پھر اس نے اس کے پیٹ اور پیٹ پر ضربیں ماریں حتیٰ کہ اس کی وفات ہو گئی۔ بعض کا قول ہے کہ غور سے نکال کر اسے جلا دیا گیا پھر اس کا دھماکہ اس کی اولاد کے حوالے کر دیا انہوں نے اسے دفن کر دیا انہوں نے غصہ لگا کر اس کا ہاتھ و گھشت اور گھال کا بھی معائنہ کر دیا۔

اس کی وفات اسی سال میں اور غلیظہ کو بھی اس کی کل جا کو نوے ہزار کی قیمت کے برابر قرضی قیل داری گزار چکا کہ متحکل نے اس سے احمد بن نصر خراسانی کے قتل کی ذہت سوال کیا تو اس نے جواب میں کہا کہ متحکل نے احمد کو کفر کی حالت میں قتل کیا یہ تو غلط سمجھے گا۔ میں جلا اسے متحکل نے کہا تھا کہ میں ہی اسے آگ میں جلاؤں گا۔

اسی زمانہ میں ابن ابرہات کے قتل کے بعد عبادی الاوائل میں احمد بن ابی داؤد کا ضمنی معزلی پر قافح کا حملہ ہوا چار سال بعد اس مرض میں اس کا انتقال ہوا جیسا کہ اس نے دعویٰ کیا تھا۔

جس وقت متحکل نے اس سے خراسانی کے قتل کی ذہت سوال کیا تھا جو کہ گزر چکا۔ پھر متحکل نے کوشلوں اور کارندوں کی ایک جماعت سے ذرا مل کر بہت سال وصول کیا۔

اسی برس متحکل نے اپنے بڑے کچھ مختصر کوپار و بین کا حاکم بنایا، اور مدینہ میں یہ تقرری عمل میں آئی۔ اسی زمانہ میں وہی دارالخلافہ قتل بن یہاں نے اپنی والدہ و درود کا قصد کیا اسے جس مقام پر غم اگر ایک نہ تھا تو اس کے حوالے کر دی، جس شخص سے اس کا قصد تھا اسے قتل کر دیا اس کی والدہ کو بہت پر سال رہی۔

اس پر کچھ دنوں کے بعد اسی سال لوگوں کو حج کر دیا۔

ابو جبر بن حجاج شامی حیدر بن سہلی حرلی سلیمان بن عبدالرحمن و شقی حمل بن عثمان مکرکی کچھ بن احمد کا ضمنی مولف مغازی محمد بن عاز و شقی، یحییٰ مغازی اور اسد بن جرج و غفر بن میں سے یحییٰ بن یحییٰ نے اسی سال وفات پائی۔

خداوندی پیدا ہوا۔ وہ سب کچھ بنے اپنے ساتھ خدا کا برکت کی طاقت کی تو انہوں نے انہیں مومن سے بھگا، یا جو لوگوں کی ذرا بخشش تھا وہ انہیں۔ مومن سے کسی بھی کلمہ تھا۔

اسحاق بن ماحان : امامی ہونے پر، اور یہ کہ اس نے اپنے اس وقت کا ایک شکل تھا تھا، صریحاً، اہل کلام الحنفیہ کو شرمسار کر
 فی سہل تھا تھا کہ کہنے میں مشہور تھا اس لئے اس وقت میں اس میں اس کی غلطی نہیں تھی۔

[illegible]

شرح معنی میں لکھی ہے اور اس میں بعض غلطیوں کی غرض سے غور و برقی اور اپنے ذہان کے مطالعہ کے بعد اس میں اصلاح کی ہے۔

واقعات ۲۳۶ء

[illegible]

اسی زمانہ میں باغیچہ کی چوڑائی پورے کئی سو گز میں پہلے نے وقت کی پائی یہ سڑکوں کی سے تو پھر کا قول یہاں سہتی میں ہاں میں شہر
نے لگی اس پر یہ بات بالکل صحیح

مالِ مال ہی میں اپنا کھنڈا اچھٹا کر بیچ بیچ کر مراد کی وفات ہوئی اس کا چنگا اس کے کلا کے چ سہ گوار پست لایا۔ سب علیہم ایا الہم میں منظرِ مرقع، مصعب بن یزید، ہاشم بن علی، علی بن خالد غفرلہ۔ تھے اس سے روایت تیار ہے۔ اصل میں ہروی ضعیف کی روایت اس میں ہوتی۔

والقائم

[illegible][illegible]

ابن سہیل مطر میں حوا کی بی بی الیاء اور انہی سترہ ہی سے جنم لیا ہو گا یہ وہ انصافوں پر گواہ تھا مشکل نے اسے معذرت کر کے مانگی تھی کہ

۱۰۱۔ اکبر نے جامع مسجد اقلیٰ دہلی (۱۵۶۵ء) کی تعمیر کا حکم دیا اور اسے قلعہ جوار میں جامع کی اصطلاح سے اس مسجد کو درجہ اول دیا۔

- (۴) ہنر و ادب کا فیاضی و منفعت کی نصرت ہے جس کی حرکت سے گزشتہ کئی صدیوں میں صحافہ ہو جا چکی ہے۔
- (۵) تصورِ انسانیت پر جسے دلکب ہے اس کا رنگ نالالہ ہے گاؤں و محلوں کے ساتھ یہ حساس ہے۔ ان مضمینوں کی نگاہ ہے۔
- (۶) ہر شخص کی وہ کامنٹی ہے جو دنیا کی گزشتہ صدیوں کے لیے دنیا کا وارث ہے۔
- (۷) ان پائیس پر یہ بات ہے کہ دوستوں کے لیے جو کام کر کے ان کی خدمت تک پہنچا سکا۔
- دعوتِ اسلام کا دعوت بھی ہیں

- ۱) ملو سدا، دیا کلین فرم سوسائٹی، انکریٹس ایسوسی ایشن اور ڈیولپمنٹ بورڈ کا افتتاح ہے۔
- ۲) گریمرس کے نئے اسکول میں تین ہونے لگے، چار اسکولوں سے لیا گیا۔
- ۳) کاشی اسٹریٹ کے کھانا کھانے کی خواہش ہوئی لیکن کھانا دکانوں کے کیسے مل سکے ہوں۔
- ۴) امرتسر، انڈیا کے ایک شہر کے کھانا کھانے کے کاشی ہیں اس کی طرف کوئی انٹرنیٹ۔
- ۵) محبت کے، بدمعاشی کی محبت کے خلاف سبب ہم پر ہو چکی ہیں۔
- ۶) چائے پیسے سے مستعد ہو گئی تھی کاشی اس کے چائے پر کوئی اسکول نہیں۔
- ۷) ہماری خواہش، اسٹریٹ کے کھانا کھانے کے کاشی ہیں اس کے چائے پر کوئی اسکول نہیں۔
- ۸) اپنے سے بڑی کڑھو سدا، انڈیا کے کاشی ہیں اس کے چائے پر کوئی اسکول نہیں۔
- ۹) ہر تینوں اسکول کے کھانا کھانے کے کاشی ہیں اس کے چائے پر کوئی اسکول نہیں۔
- ۱۰) نہا جاتے کڑھو سدا، انڈیا کے کاشی ہیں اس کے چائے پر کوئی اسکول نہیں۔

واقعات

ای مانتی اور کس نے اپنے گورنر کو حبیبتہ سے کہا کہ وہ اس کا بیٹا ہے جو گورنر کی بیوی کے ایک سردار کو قتل کرنا تھا۔ یہاں سے اس کو اپنے پاس سے نکال دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا بیٹا اس کے گورنر کے لیے ایک بڑا خطرہ تھا۔ وہ ان کے پاس سے گیا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ اس نے ان کو حبیبتہ سے کہا کہ۔

[illegible]

محمد بن ابی ہاشمؑ: یہ ساری باتیں سنی ہیں۔ ہر طرح کی باتیں سنی ہیں۔ ہر طرح کی باتیں سنی ہیں۔

[illegible]

ضربِ قاتل ہے کہ اس جرور نے اپنا اذیت منعم اور دانی کے زمانہ میں چھپ چھپ کر علی راہی اور فیاض و اخلاقِ مہارب کا تھنیں اس نے تب محرم کا جان نثار اور ظفرِ قاتل قرآنِ ہادی آخست میں اپنے لٹھی کے بندے میں لوگوں کا زنا میں ہر گھسلا۔

موسیٰ کا قول ہے براہکے کے بعد لوگوں کے پاس اپنی داد کو سے زیادہ محرم کوئی نہیں تھا اگر یہ اپنے نفس کو نہ بخش کی محبت میں نہ لانا تو اس پر سب لوگ اتفاق کر لیتے۔ مورخین کا قول ہے اپنی داد کو کان ولادت ۱۷۰ھ ہے یعنی بنی الحکم سے عمر میں ۲۰ سال چھوٹا تھا۔ ابن عفان کا قول ہے ابلی داد کو نقصان ادا ہوا بکسر میں سے تھا اس کا والد تجارت کے لئے شام جاتا تھا پھر اپنی داد کو کو لے کر عراق چلا گیا ابلی داد کو وہاں پر علم میں مشغول ہو گیا واصل بن عطاء کے دوست حیان بن عطاء سلمیٰ کی محبت اختیار کی اس سے ذہب احتزال حاصل کیا بعض کا قول ہے ابلی داد نے یعنی بنی الحکم کا شعی کی محبت اختیار کر کے ان سے علم حاصل کیا ابن عفان نے کتاب الوفيات میں آپ کے حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں۔

ایک شاعر نے آپ کی تحریف میں ایک شعر کہا:

”رسول اللہ غلاما ابلی داد کو سب ہم میں سے ہیں۔“

ایک شاعر نے ان کے رد میں چٹا شعر کہا:

(۱)۔ غرار پر غور کرنے والوں سے کہہ دو کہ وہ زمین میں لوگوں کے سردار ہیں۔

(۲)۔ رسول اللہ غلاما ہم میں سے ہیں ہم بنی عباد کے دامیوں سے انھار برآ کر تے ہیں۔

(۳)۔ ہم اپاد میں سے نہیں جب وہ احمد بن ابلی داد کی رحمت تسلیم کر لیں۔

جب احمد بن ابلی داد کو ان کے اشعار کا علم ہوا تو اس نے کہا اگر میں سزا کو پانچ نہ کرتا تو میں اسے محبت ناک سزا دیتا چنانچہ اس نے اسے معاف کر دیا۔

خطیب کا قول ہے کہ انہوں نے متعدد طرق سے ہم سے جرم بن احمد اور مالک کا قول نقل کیا ہے کہ میرا والد احمد بن ابلی داد اور امانہ کے دوران اپنے اہل حق کو امان کی طرف جہد کر کے اللہ سے مقابلہ ہو کر یہ اشعار پڑھتا تھا۔

(۱) تو کزو رہیب نہیں ہے اس کی صلاح کا دانا اسباب کی قوت پر ہوتا ہے۔

(۲) آج ہم آپ کے کلمات ہیں اس لئے کہ مرض کے وقت ہی ڈاکٹر کو دیا جاتا ہے۔

خطیب نے روایت کیا کہ ابوہریرہؓ کا ایک روز ان ابلی داد کے پاس آ کر کہنے لگا شاید آپ مجھ سے ناراض ہیں اس نے کہا یا ایک سے ناراض اور تو سب سے ناراض ہے پھر اس نے اس سے پوچھا تو یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ اس نے جواب دیا ابوہریرہؓ کے اس قول سے۔ اللہ کے لئے جب نہیں کہ وہ سارے عالم کو فروداد میں متبع کرے ابوہریرہؓ نے ایک روز اس کی تحریف میں کہا۔

(۱)۔ سارے دنیا کی برائیاں احمد بن ابلی داد کی اچھائیوں میں تبدیل ہو گئی۔

(۲)۔ تو نے آفاق میں سطر صرف اس لئے کیا ہے کہ میری سواری اور میرا خوش تیر سے عطیہ سے ہو۔

(۳)۔ تیری بابت گمان اور امید یہاں کی ہی خوب ہیں خواہ میری سواری شہروں میں ہے قرار ہے اس نے اس سے پوچھا کیا تو ان اشعار میں متغیر ہے یا کوئی اور بھی تیر سے ساتھ اس میں شریک ہے اس نے جواب دیا میرا گمان ہے لیکن میں نے ابلی داد کے قول پر بھی نظر ڈالی ہے۔

اگر کئی روز غلاما تیر سے سوا کسی اور کی تحریف میں رواں ہوا کیا پھر بھی ہماری سزا دیتی ہوتا ہے محمد بن موسیٰ کا قول ہے کہ ابوہریرہؓ کا احمد بن ابلی داد کی مدح میں چٹا شعر ان میں سے چھ ہے:

(۱)۔ اے احمد تیر سے حاسدین بہت ہیں اگر شرف کا تار کیا جائے تو تیری کوئی تحریف نہیں۔

(۲)۔ تو بڑی اور فخر قدیم کے در سے اور چوٹی کے مقام پر اترا ہے جو بہت فخر والا ہے۔

(۳)۔ بڑی اور فقیر تیر سے ہوا آتا ہے خود فقیر آسمان تک پہنچ جائے۔

(۴)۔ ہر جاہ سے بڑی تھوکت پہنچتی ہے خود وہیں بھی جاتے تھے آگے نہیں بڑھ سکتی۔

(۵)۔ تو کیا دے لئے چڑھو میں کا پام ہے۔

(۶)۔ تو نے ارادہ آئینہ میرے لئے سے انتخاب کیا نہ جسے امیر کہا جاتا ہے تو اس کا امیر ہے۔

افغان ملی انقلاب کی جڑا کشتی میں سال ۱۹۷۸ء میں ہندو کمندو بولے۔ اس کے لاکھوں عوامی سہ قراء جلاوطن و جلاوطنی کے ساتھ اپنے گھر گھر میں لایا گیا جس کی مرہم ۱۹۷۸ء میں موت سے چار سال پہلے اس پر قبلی کا طوطا ہوا تھا جس کی وہ چپکے چپکے گھر کی طرف سے غریبوں پر ہوا حرکت کر کے کھینچ لیا۔ یہ وہاں کے کھانے پینے اور تھکنے کی لذت سے بھر پور ہے۔

[illegible]

میں نے ان کا جواب دیا کہ میں نے ان کا جواب دیا ہے۔

[illegible]

انہوں نے ان کے حالات خوب تفصیل سے جاننے کے لئے علی ایحدہ یہ بھی کرکے دیئے ہیں کہ ان کے خلاف جو دعوے اور بیعتیں ہو چکی ہیں وہ کیا ہیں۔ ان کے خلاف جو دعوے اور بیعتیں ہو چکی ہیں وہ کیا ہیں۔ ان کے خلاف جو دعوے اور بیعتیں ہو چکی ہیں وہ کیا ہیں۔

آگر فکر سے محبت عام ہو جاتی تو ہر مریض فکر سے عالم ہو جاتی اگر محبت نظر نہ سے لڑا، کے کھو جائے گی محبت تو اس کا

خواہی کی ولایت

خود اس کی بیوہ نور محمد بھی اسی طرح فحش سے غفلت کی قیادت میں اس کے ساتھ رہیں اور اس کے اسلام میں سیدھے چلے گئے۔ محمد بن عبد الوہاب نے کہا: "میں نے اس کے ساتھ رہنے کو کبھی نہیں دیکھا۔" اس کے بعد اس کی بیوہ نور محمد بھی اسی طرح فحش سے غفلت کی قیادت میں اس کے ساتھ رہیں اور اس کے اسلام میں سیدھے چلے گئے۔ محمد بن عبد الوہاب نے کہا: "میں نے اس کے ساتھ رہنے کو کبھی نہیں دیکھا۔"

عبداللہ بن عباسؓ کے نائب عبداللہ بن خالد کے چچا عبداللہ بن قریظ ہیں۔

۱۱۔ عہدِ امتداد کی حفاظت کا قصہ فرماتے ہوئے اے قاضی صاحب!

۱۲۱۔ میر تقی میر کی دعوت کی نصیحت لڑائیوں میں کیا گناہوں نے قصہ کہاں کا پھول۔

۱۳۔ انہی میں سے جو قوت پر واضح اور گہرائی کا حامل ہے وہ بڑا فکر لگانے والا ہونے لگتا ہے۔

(۱۰) سرکاری و غیر سرکاری مستحقین کے لئے ایک ہی اسکیم کے تحت ایک ہی طریقہ کار کے تحت ایک ہی جگہ پر درخواستیں جمع کرائی جائیں گی۔

(۱) ...

ہو سے امام شافعی حدیث کی صحت اور اس کے ضعف میں امام احمد کی طرف رجوع کرتے تھے۔ مگر اس بار علماء کے پاس بھی امام احمد کا یہی مرتبہ تھا جیسا کہ انہوں نے امام احمد کی تعریف کی ہے اس کے بیان میں آگے اور وہ علم حدیث میں ان کے علم مرتبہ کے چھلکے تھے وہ نہ ہی میں دور و رنگ امام احمد کی شہرت پھیل گئی تھی اور اطراف میں ان کا نام مشہور ہو گیا تھا۔

یعنی نے ایمان کی بابت امام احمد کا قول نقل کیا ہے کہ وہ گھنٹہ بوجھتا رہتا ہے لیکن کام اللہ بے حلقو ہے لیکن امام احمد نے کام اللہ کو حلقو کہنے والوں کا رد کیا یعنی نے انکار کیا اور ابو حفصہ کے دہانے سے ہمیں یہی دلیل کا قول نقل کیا ہے کہ حدیث حدیث میں انہوں نے استدلال میں قرآن کی پابندی (ماہدہ) من قول اللہ (وہب عینہ) قرآن کی ہر ہر بات کو انہوں کا کام ہے ان کے علماء و دیگر انہوں نے بھی امام احمد کا قول نقل کیا ہے قرآن میں ہر ہر حلقو ہی دلیل پا سکتا ہے اس کے علماء ہمارے اقوال و افعال وہ تو حلقو ہیں میں کہتا ہوں کہ امام احمدی نے افعال مبارک میں اس معلوم کو بیان کیا انہوں نے کجی میں بھی اسے ذکر کیا اور آپ کے اس قول سے استدلال کیا کہ قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت بخشو۔ اسی وجہ سے دیگر اس کا قول ہے کام کام ہادی ہے آواز و آواز ہادی ہے۔ یعنی نے اسے بیان کیا۔

یعنی نے امام اہل بن محمد بن اسماعیل اہل سلمیٰ کے طریق سے امام احمد کا قول نقل کیا ہے کہ قرآن کو حلقو کہنے والا کافر ہے اسی طرح ابن الحسن بیہونی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ جب صحابہ نے امام احمد کے خلاف اللہ کے قول (مصلحہ علیہ من دکر من دہم محدث الاستعوار وہم ملعون) سے استدلال کیا تو آپ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ قرآن کا نزول ہماری طرف ہو، اگر حدیث نہ ہو تو آپ نے یہ بھی فرمایا ہو سکتا ہے کہ قرآن کے علماء کو کوئی ذکر ہو اور آپ ہٹاؤ کہ آپ کا ہوا کو حدیث نہ ہو یعنی نے اذاعت میں دیا راہی کے بارے میں امام احمد کا کام نقل کیا ہے کہ اور اس بارے میں حضرت مصعب کی حدیث سے استدلال کیا اور وہ حدیث انصاف ہے امام احمد کا کام تعبیر کی نفی کرنے اور علم کام میں مشغولیت ترک کرنے اور قرآن و حدیث میں آپ ہٹاؤ اور آپ ہٹاؤ کے صحابہ سے جو کچھ بیان (اس سے) تمسک کرنے میں ہے۔

یعنی نے ابن ماجہ میں ابن عمر بن مالک میں بیان کیا ہے کہ امام احمد نے اللہ کے اس قول (و جہاد ربکم) کی تاویل کی کہ جس سے اللہ کے آپ کا آہم ہے۔ مگر یہی نے کہا یا خدا نے فرما ہے۔

امام احمد نے متعدد طریق سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ جس کام کو سلطان اچھا سمجھیں وہ منہ اند اچھا ہے، جس کو اچھا سمجھیں وہ منہ اند خراب ہے۔ تمام صحابہ نے حضرت صدیق کی خلافت کو صحیح سمجھا جس کہ اس حدیث میں حضرت صدیق کی عظیم برکت کا بیان کیا گیا حقیقت علی بن ابی موسیٰ نے بیان کی۔ دیگر اس نے بھی اس کی صراحت کی۔

امام احمد آزارش کے زمانہ میں جب ہمیں کے پاس سے گزرے تو عمرو بن عثمان ہمیں نے آپ سے خلافت کی بابت سوال کیا آپ نے فرمایا غلط و راستہ ہیں کی ترتیب پر خلافت واقع ہوئی میں نے علی کو عثمان پر مقدم کیا اس نے اصحاب شوریٰ پر حبس لگا کر انہوں نے علی عثمان کو علی پر مقدم کیا تھا۔

امام احمد کا زہد و تقویٰ اور تحفظ یعنی نے عمار مونی امام شافعی کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے رشید سے کہا کہ میں کو قاضی کی ضرورت ہے۔ رشید نے انہیں کسی کا انتخاب کر دیا اسے قاضی بنادیں گے امام احمد علم حاصل کرتے والوں کے مابین امام شافعی کے پاس آتے تھے امام شافعی اس سے سوال کیا آپ فتوا قبول کریں گے امام احمد نے فرمایا میں تو آپ کے پاس دجا ہے، ہر وقت کرنے والے علم کے حصول کے لئے آتا ہوں آپ مجھے قاضی بننے کی دعوت دے رہے ہیں اگر علم حاصل کرنے کا معاملہ ہو تو آج کے بعد میں بھی آپ سے بات نہ کرناں کے بعد امام شافعی خاموش ہو گئے۔ بعض کا قول ہے کہ امام احمد اپنے چچا اسحاق اور ان کے لڑکوں کے پیچھے لڑائیں پڑھتے تھے ان سے بات نہ کرتے کیوں کہ انہوں نے شافعی حدیث کو قبول کیا تھا۔

ایک دو تین روز سے آپ کے پاس گمانے کے لئے آ رہے تھے قاضی کہ آپ نے اپنے ایک ساتھی سے آقا عرض کے طور پر بالکل وہ آپ کی حالت کچھ کٹھن ہے، انہوں نے آگاہہ کہ مروی پا کر اس وقت آپ کے سامنے حاضر کر دی آپ نے چچا جیانی جلدی روئی کیسے تیار ہو گئی انہوں نے

ابو دینار نے صالح کا حضور کریم دیکھا تو اس میں روئی لگا کر لے آیا آپ نے فرمایا میرے سامنے سے اٹھو آپ کا دروازہ جو اس کے گھر کے سامنے تھا کھلا تھا آپ نے اس کے بند کرنے کا حکم دیا۔ یحییٰ کا قول ہے کہ صالح نے طیفہ کو بل کالہ یہ قول کیا تھا اس وجہ سے امام احمد نے اس کے نحو کی ایک پہلی روئی نہیں لکائی۔

آپ کے کھڑے کے عہدہ کا قول ہے کہ میرے والد نے طیفہ کی فوج کے پاس سولہ روزہ قیام میں متوکل علیہ السلام کو کھانا پیش کیا بعد ازاں ایک نفیسی چائیکہ لینے پہنچے تھے آپ اپنے گھر واپس آئے چوہا بعد آپ کی صحت نے عموماً کیا۔ کزہوی کے ہا مٹ آپ کی آنکھوں کے گوشے اچھیلے سے مل گئے تھے۔

یحییٰ کا قول ہے کہ ایک زمانے میں غطفہ آپ کے پاس کھانے کی عمدہ اشیاء بھیج رہا لیکن آپ اس میں سے نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے بلکہ ہاتھوں سے دھو کر صلیب پر لٹکائے رکھتے تھے سنا بھیجا تو آپ کے علاوہ سب نے سونا لیا۔

طیلسان شاذ کوئی کا قول ہے کہ میں امام احمد کے پاس گیا انہوں نے تائبہ کا ایک برتن ہمارے پاس لیکن میں دھن کے طور پر رکھا جب آپ اسے لینے کے لئے آئے تو انہوں نے دو برتن نکال دیے اس سے کہا کہ ان میں سے آپ اپنے برتن کو لے لیں۔ آپ نے اپنے برتن کی عدم شکایت کی جب سے انوں کو ای کے پاس چھوڑ دیا۔

آپ کے کھڑے کے عہدہ کا قول ہے کہ ہم دمشق کے زمانہ میں تھے ایک شخص نے میرے والد کو خط لکھا کہ مجھے چار ہزار درہم میراث میں ملے ہیں جو معروف اور مذکورہ کے شخص میں چاہتا ہوں کہ آپ انہیں قبول کر لیں لیکن آپ نے قبول نہیں کیا اس نے دوبارہ پیش کی پھر بھی آپ نے انکار کر دیا یا ایک زمانہ گزارنے کے بعد جب ہم نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہم انہیں قبول کر لینے تو ختم ہو جاتے اور ہم کھالینے ایک چارہ سنے آپ کو ہی ہزار درہم دے کر کہا میں نے کھنڈہ آپ کے نام سے تجارت میں لکھی تھی یا اس کا نفع ہے آپ نے انکار کر دیا اس نے فرمایا ہمارا ذکر۔ ہر مجلس پر آپ جاتے آپ کو آپ کی نیت کا اجر دے گا یہ تاریخ نے آپ کو تین ہزار درہم کی پیشکش کی تو آپ نے قبول نہیں کی۔ ایک بار میں میں آپ کا خرچہ ختم ہو گیا آپ کے شیخ عبدالرحمن نے آپ کو ایک نفیسی دینار کی پیشکش کی تو آپ نے فرمایا اللہ ہمارا کارا مال رہا ہے اس وجہ سے آپ نے قبول نہیں کی۔

ایک بار میں میں آپ کے کپڑے چوری ہو گئے آپ دروازہ بند کر کے گھر میں بیٹھ گئے جب آپ کو آپ کے اصحاب نے گم کیا تو وہ آئے اور انہوں نے آپ کا جو بھانپیں چوری کاٹا دیا انہوں نے آپ کو سوتا پیش کیا آپ نے اس میں سے صرف ایک دینار لیا تو کمان کے لئے جواب لکھا جاتے چنانچہ ان کے لئے جواب لکھا گیا۔

ابو داؤد کا قول ہے کہ امام احمد کی تجاویز آخرت کے تذکرے سے لبریز ہوا دیکھا کہ تذکرے سے غالی ہوتی ہے۔ میں نے آپ کو بھی دیکھا کہ تذکرہ کرتے نہیں دیکھا۔

نیشاپوری نے روایت کیا ہے کہ امام احمد سے توکل کی بابت دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا دیکھتا ہوں کہ تم لوگ کبھی ہر گھنٹی تو آپ نے فرمایا حضرت ان کے نام علیہ السلام کے پاؤں آگ میں مقرر چہرے آگے اور انہوں نے آپ سے ضرورت کا جو چاہا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے قربانی ضرورت نہیں۔

انہوں نے کہا میں کی ضرورت ہے اس سے اپنی حاجت کا سوال کہ آپ نے فرمایا مجھے وہی دو چیزیں پسند ہیں جو اسے پسند ہیں۔ ان حضرمہ بن یثوب سے عہدہ کا قول ہے کہ ہم نے (سرخ روئی) میں امام احمد سے دعا کی اور فراموشی کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ محبوب چیز ہے آپ، اہل دار و ملک ہیں آپ ہمیں اپنی محبوب شے عطا کر دیجئے پھر آپ خاموش ہو گئے ہم نے کہا اور زیادہ دعا کیجئے آپ نے فرمایا اللہ ہم آپ سے اس قدرت کے ساتھ سوال کرتے ہیں جس سے قرآن و سنن و احادیث کو کمال (غوثی پناہ غوثی سے بچے) آؤ ان دونوں نے کہا ہم خوش خوش بچے آئے۔ اللہ ہم آپ سے آپ کی رضا کا سوال کرتے ہیں اسے اللہ ہم آپ سے فخر سے پہلے مانگتے ہیں اسی طرح اوست سے سوائے تیری بقا نہیں اور تیری طرف دیکھنے سے لے کے اللہ ہم کو نڈیا دے کہ اور اوست سے بلکہ جانیں اور ناشائستہ کہ ہم آپ کو بھول جائیں۔

نبی کا قول ہے کہ ابی الفضل نے اہل بیت سے کہا ہے کہ وہ میں پر دیا گیا کرتے تھے اسے اللہ اس امت کا جزو فریق ہو اور اپنے کو حق پر مکتبہ ہوتا ہے حق پر کفر اگر نہ تاکہ وہ اہل حق میں سے ہو جائے اسے اللہ اگر تو محمد ﷺ امت کے گناہوں کا نذر یہ قول کرتے تو مجھے نہ بے طور پر توں کر لے۔

ساری بن اہم کا قول ہے کہ میرے والد وضو کا پانی خود کوئیں سے نکالتے تھے جب ذلول اوپر آ جاتا تو اللہ اللہ کہتے میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا کہ انے اللہ کا قول میں سنا تھا اس کا حال ہے کہ تمہارا پانی تنگ ہو جائے تو تمہارے پاس کون چٹھا پانی لائے گا اس کے بارے میں آپ کے متعدد واقعات ہیں آپ نے زہد پر ایک جامع مائے کتاب لکھی جس سے پہلے کسی کتاب لکھی گئی نہ اس کے بعد۔

اسامی بن اسحاق سران کا قول ہے کہ مجھ سے امام احمد نے پوچھا جب حادثہ کا یہی تمہارا ہے مگر آئیں تو تم مجھے اس کی زیارت کرو گے؟ میں نے کہا کیوں نہیں میں اس سے بہت خوش ہوں اور میں حادثہ کے پاس گیا میں نے ان کو آج رات اپنے گھر کی دعوت دی اور میں نے ان کے لئے مجبور و مجبور کا انتظام کیا۔ چنانچہ مشائخ کے درمیان وہ آگئے امام احمد ان سے پہلے ہی پہنچ کر ایک ایسے کمرے میں بیٹھ گئے جس سے وہ انہیں دیکھ سکتے تھے لیکن وہ امام احمد کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ مشائخ کی نماز کے بعد انہوں نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ وہ سب آ کر حادثہ کے سامنے ہاٹل خاموش ہو کر بیٹھ گئے کوپان کے سردار پرانہ سے جیس جی کی کھٹ شہ کے وقت ایک شخص نے ان سے مسئلہ پوچھا حادثہ نے اس پر اور اس کے متعلقات زہد تھی وہ مصلحتگو، حاضرین میں سے ایک دہلے لگا دوسرا زور سے رونے لگا تیسرا چا کر رونے لگا۔ راہی کہتا ہے کہ میں امام احمد کے کمرے میں گیا تو وہ بھی گرہ پر نکلاں تھی کہ وہ بیہوش ہونے کے قریب ہو گئے۔ مسلسل صبح تک ان کی یہی حالت رہی جب انہوں نے داہنی کار اور وہ کیا تو میں نے امام احمد سے ان کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا میں نے اس شخص کی طرح زہد کی ہمت کسی کو سوال نہیں کرتے دیکھا اور نہ ہی ان حاضرین کی مجلس کی کو دیکھا لیکن اس کے باوجود قرآن کی ملاقات سے اجتناب کرو۔

امام نبی کا قول ہے کہ حادثہ بنی اسد کا زہد ہونے کے باوجود علم کام سے قطع تھا ہو سکتا ہے کہ اس وجہ سے امام احمد نے اس کی محبت کو چھوڑا نہیں سمجھا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام احمد نے یہ سمجھا کہ حادثہ بنی اسد میں ان کے وہم کے ذریعہ طاقت نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا زہد تو کئی چیز سے بڑھا ہوا تھا جس کی شرمناک بات نہیں اس وجہ سے باوجود وہ اسی نے حادثہ کی کتاب اللہ عابد کی کہ فرمایا کہ بدعت ہے۔ کتاب لانے والے شخص سے کہا تیرے لئے کوئی اور روز ادا کر دے اور میرے کا طریقہ لازم ہے اور اس کتاب کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بدعت ہے۔

ابو ایوب جری کا قول ہے کہ میں نے امام بن فضیل کو کہتے سنا کہ اگر تو ہمیشہ اپنی خواہش حاصل کرنا چاہتا ہے تو تو ہمیشہ اللہ کی خواہش کے مطابق عمل کر نیز فرمایا فقر پر میرا کاربری کو حاصل ہوتا ہے نیز فرمایا فقر میں سے بھر ہے نیز انہیں کا قول ہے کہ فقر سے بھر کوئی شے نہیں آپ فرماتے تھے کہ تا سیدی کے بعد نہ وہ بلاق کا حصول لازم ہے جب دولت سے آگے بڑھا جائے تو میرے زور کی نہیں امام احمد حساب کے خوف سے ہمت نہ اٹھاتا نہ کرتے تھے اور ابیم کا قول ہے ایک شخص نے امام احمد سے پوچھا یہ علم آپ نے اللہ کے لئے حاصل کیا تو آپ نے فرمایا حصول علم کے لئے یہ شرط مذہب ہے لیکن ایک شخص کے محبوب ہونے کی وجہ سے میں نے اسے صبح کا ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا یا اللہ کے لئے عز ہے لیکن ایک شخص کے محبوب ہونے سے بڑھ سے سب سے اسے منع کیا۔

نبی نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے امام احمد کے پاس آ کر کہا میری والدہ ۲۰ سال سے نابالغ اور معذور ہے اس نے مجھے آپ کے پاس دیا کے لئے بھیجا ہے امام احمد نے قصہ میں فرمایا میں اس کی اما کے زیارت میں جا رہا ہوں آپ نے اس کے لئے دعا کی تو وہی نے مگر غلطی کر دیا والدہ کو کھٹکا اس کی والدہ خود چل کر آئیں اور کہیں گے اللہ نے مجھے صحت عطا فرمادی ایک سال کو امام احمد نے ایک گھوڑا ایک شخص نے اس سے کہا تو مجھ سے دعا ہے اس کا عوض لے لیں لیکن یہ کچھ اچھے دیے اس نے کہا جیسے آپ اس کی برکت سے غولہاں ہیں میں بھی اس کی برکت کا حاصل ہوں۔

امام احمد بن فضیل کی آزمائش کا بیان ماسون بحر مستقیم بحر دافق کے زمانہ میں قرآن عظیم کے سبب آپ کو طوفان فہد ضرب شدہ اور داک غلب کے ساتھ کئی مصلیوں اور ان کی طرف سے لاپرواہی کرنے اور صراحتاً مستحکم پر بند رہنے کے باعث آپ کو سخت تکلیف پہنچی۔ آیات

شعور اور تدبیر ماثورہ کے مطابق امام احمد عالم تھے اور آپ کو اس بات کی اطلاع ملی جو آپ نے خود پہنچا جس حقیقت کی تھی۔ آپ راضی ہو گئے اور ایمان و اعتقاد کے باعث محفوظ ہو گئے اور اپنی بھائی اور آخرت کی آسودگی حاصل کی اللہ نے آپ کو وہ چیز عطا فرمائی جو اولیاء بارگاہ اوستی عطا فرماتا ہے۔

اللہ نے فرمایا:

الذین صدقوا و لیعلمن الکافرون

الذین صدقوا و لیعلمن الکافرون

اسی طرح ارشاد اللہ تعالیٰ ہے:

اصبر علی ما اصابک ان ذالک من عزم الامور

اس کے علاوہ بھی اس معنی کی دیگر آیات ہیں۔

امام احمد نے منہ میں متعدد طرق سے حضرت عید کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ سے میں نے سوال کیا کہ تم لوگوں کو سب سے زیادہ آزمایا جاتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کو بھروسہ کرنا، اللہ کے فضل کو اس کے دین کے مطابق اور مضبوط دین واسلے ہر اس کے مطابق آزمائش آتی ہے۔ اور وہی ہمیشہ آزمائش میں رہتا ہے حتیٰ کہ اس پر ایک گناہ بھی باقی نہیں رہتا امام مسلم نے متعدد طرق سے حضرت انس کے واسطے سے آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے تمہیں بتایا کہ میں نے ایمان کی عداوت پائے گا۔

(۱) سب سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہو۔

(۲) اللہ ان کو صرف اللہ کے لئے محبت ہو۔

(۳) اسلام لانے کے بعد اگر کسی عمل میں کوتاہی کرنے کے مقابلہ میں زیادہ محبوب ہو۔

ابو القاسم بن عوفی نے متعدد طرق سے معاذ بن جبل کا قول نقل کیا ہے کہ تم فقہ اور آزمائش ضرور دیکھو گے جس میں کسی کے بجائے شدت ہی آنے کی اور نفوس میں نکل ہی جاتا ہے چلا جائے گا، ہر امر پہلے سے زیادہ سخت ہو گا یعنی کا قول ہے کہ میں نے اہم سے سنا ہے اللہ ہم سے راضی ہو جائے گا یعنی نے رخ کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی نے مجھے خط لکھا کہ اگر مصر سے امام احمد کے پاس بھیجا میں نماز فجر کے بعد پہنچا ہوں میں نے وہ خط امام احمد کے حوالے کر دیا انہوں نے مجھ سے پوچھا تم نے پہنچا ہوا میں نے تمہاری جواب دیا پھر انہوں نے اسے کھول کر پڑھا تو ان کی آنکھیں اٹھار ہو گئیں میں نے یہ پوچھی تو انہوں نے بتایا امام شافعی نے یہ لکھا ہے کہ مجھے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا امام احمد کو خط لکھو انہیں میرا سلام لکھو اور کہو کہ حضرت عید تم پر آزمائش آئے گی اور تم کو کلمہ قرآن کی طرف دعوت دی جائے گی لیکن تم انہوں میں سے اس کا جواب نہ دینا کہ اللہ قیامت تک تمہارا بھلا بھلا ہو گا کلمہ قرآن کا قول ہے میں نے کہا بھلا کی عداوت ہے آپ نے اپنا چہرہ اور انہیں اس طرح سے حوالے کر دیا کہ میں امام شافعی کے پاس پہنچا تو میں نے سوچا حال ان سے یہاں کی آپ نے فرمایا میں تجھے کلمہ کی بہت تکلیف نہیں دوں گا لیکن اسے پانی میں ڈر کر تجھے دینا کہ میں اس سے تم کو حاصل کروں۔

ائمہ سنت کے حکام سے فقہ اور آزمائش کا خلاصہ۔ جس میں گر چکا ہے کہ مامون پر معتزلہ کی ایک جماعت حاوی ہو گئی تھی جس نے اسے با حق سے گمراہ کر کے اس کے سامنے طعن قرآن اور مسافت الہیہ کی نئی حیرن کر کے پیش کی۔ یعنی کا قول ہے کہ مامون سے مکمل تمام عقائد مسکت کی جی وی کر کے واسلے تھے مامون کے حلیف بننے کے بعد معتزلہ نے اس کا قرب حاصل کر کے اس کے سامنے طعن قرآن کا مسئلہ خوبصورت کر کے پیش کیا پھر ان کا رد ہوا ان سے ہمارے سامنے مامون و موطوں کا سر پیش آیا۔ کیا اس سے جفا دیں اپنے نائب الہی کی اپنا ایمان منسوب نہ کرنا لگے کہ ان کو ان طعن قرآن کی طرف دعوت ہے۔ وراثت سے چند ماہ تک ۱۸۸ھ میں مامون نے ان کو ان طعن قرآن کے مسئلہ کی طرف دعوت دینا شروع کی۔

یہاں کے جب اہل حق اور انصاف کو جب مامون کا حکم ملا تو اس نے محمد بن ابی ایک جماعت کو بلا کر انہیں اس کی دعوت دی انہیں انہوں نے اس کی دعوت سے انکار کر دیا اس نے انہیں برا بھلا بتا کر کہنے کی دھمکی دی اس کے بعد اگلے دن اس کی دعوت قبول کر لی انہیں امام احمد بن حنبل اور محمد بن قاسم نے اس کی بات قبول کرنے سے انکار کر دیا انہیں کے دشمنان انہوں کو بیچ میں داخل کر دیا نہ صرف مامون کے پاس ہی گئے بلکہ وہاں کے ہر شخص کو بھی پہنچے تو ایک دو چار بن حنبل نے امام احمد سے سلام کر کے کہا آپ لوگوں سے ملاقات کرنے والے ہیں اس لئے آپ ان کے لئے عزت بخشی تا آنکہ آپ لوگوں کے لئے عزت نہ رہا یہاں اس لئے آپ مامون کی بات پر کسم پختہ ہو گئے وہ لوگ آپ کی اقتدار کریں گے اور ان کی امت کے لئے سب کے لئے ہوں گا یہ جو آپ کو اٹھایا ہے گا اگر آپ اٹھ سے محبت کرتے ہیں تو آپ میرے بچے آپ کے اور رحمت کے اور یہاں صرف آپ کے لئے کاف عطا ہے اگر آپ اٹھ نہ لیا کرتے ہوتا تو آپ نے جانتی ہے اس حالت میں اگر آپ یہاں سے ہٹ جائیں تو یہاں سے ہٹ جائیں گے۔

امام احمد کو قول سے کہ اس دینی قانون سے میرے علم امام احمد اس سے پہلے سے زیادہ وضو پڑھنے لگی طیفہ کے قریب پہنچے انہیں اس سے ایک مبلغ کے واسطے انہیں اتارا لیا۔ تاہم اپنے آنسو سے کہ امام احمد بن حنبل کے پاس آ جاؤ کہنے لگا مامون نے آپ کے لئے ایک نہایت عظیم گوارہ دیا ہے جس میں رسول اللہ کی قربت کی قسم تھا کہ یہ ہے کہ اگر آپ اپنے سوا کف سے نہ ہر سے خود آپ کو بھی کہہ سکتا ہوں کہ اس کی بات ان کو امام احمد انہوں نے اس کی طرف انکار کر دیا کہ اس نے اس کے علم سے اس سے عاجز ہو گیا وہ لوگ مغرب کی وقت عطا کی جائے اور اسی پر کھڑے ہو کر اس کی طرف سے امام احمد فرمادنی کا قول ہے کہ اس کے آخری حصہ میں امام احمد مامون کی موت کی خبر آئی امام احمد فرماتے ہیں مامون کی وفات کی خبر ان کو بہت غصہ ہوئے اس کے بعد متعصب کے طائفہ بننے کی خبر آئی اور یہ امام احمد بن حنبل امام احمد کے ساتھ مل گیا اور یہ معاملہ پہلے سے ہی شدت اختیار کر گیا انہوں نے انہیں گھسیٹیں کیں بعض قیدیوں کے ساتھ بخدا بھیجا لیکن اسے بہت تعذیب پہنچی میرے پاس میں جڑیاں دی ہوئی تھیں۔ محمد بن نوح کا راستہ میں انتقال ہو گیا امام احمد نے ان کی نماز دینا اور چھوٹی مدفن سلطان میں امام احمد بخدا پہنچے۔ امام احمد بن حنبل میں رہے پھر انہیں جیل سے نکال کر متعصب کے سامنے لایا وہ نے ان کے امام احمد بن حنبل میں قیدیوں کو راست کرانے سے۔

متعصب کے سامنے آپ کو کھڑا دینے کا بیان متعصب نے امام احمد کو جیل سے نکھڑا کر آپ کی جلا جوں میں افواہ کر دیا امام احمد فرماتے ہیں کہ جڑیاں کی دوا دینی کی وجہ سے مجھ میں پہلے کی سخت دہی میں سے ان کو اپنے ازار بند میں دھندلایا اور میں نے اپنے ہاتھ میں پکڑ لی۔ پھر ایک جڑی پر سوار کر کے مجھے متعصب کے پاس لے جایا کیا جڑیوں کی وجہ سے قریب تھا کہ میں ساری سے گر جاؤں۔ پھر مجھے ایک جڑی پکڑ کر وہ میں بند کر دیا کیا اس کے لئے میں نے ہاتھ چڑھا تو ایک برتن میں مجھے پانی لے گیا جس سے میں نے وضو کیا پھر میں نے اعزاء سے درخواست کر لیا دوا کی لیکن امام احمد کا متعصب وہ کبیری تیار کج طور پر جھگڑا اور وہی۔ پھر انہیں اپنی دوا کی موجودگی میں مجھے متعصب کے پاس لے جایا گیا اس نے اس سے کہا تم نے تو کیا قصاص دیا ان سے یہ تو جو عمر تھا ہے جب میں واقف اس کے قریب ہوا کیا تو اس نے مجھے اپنے کھمبہ پر چڑھا جوں کے جوہل اس نے اس کے

توڑ دی اور کے بعد میں نے اس سے پوچھا آپ نے مجھے کیوں بلایا اس نے کہا امام احمد کی کوئی کی طرف میں نے کہا میں اس کو قرار کرتا ہوں پھر میں نے دیکھ دیکھ کر اس کی صورت متعصب کے سامنے دیکھی۔ میں نے کہا اسی چیز کی طرف اللہ کے رسول نے دعوت دی۔ اس کے بعد انہیں امام احمد نے کوئی بات کہی جسے میں سمجھ نہیں سکا متعصب نے کہا اگر تو مجھ سے پہلے طیفہ کے قند میں نہ ہوتا تو میں تجھ سے باطل قرض نہ کرتا۔ پھر اس نے کہا کہ عباد الرحمن میں نے تجھے آزاد بائیں کرنے کا حکم نہیں دیا امام احمد نے کہا اللہ کے پیغمبروں کے لئے عطا کی ہے پھر اس نے عباد الرحمن کو امام احمد کا حکم دیا میں نے مجھ سے قرآن پاک کے دس میں سوال کیا میں نے کوئی جواب نہیں دیا متعصب نے مجھے جواب کا حکم دیا میں نے اس کے علم کے دس میں سوال کیا اس نے کوئی جواب نہیں دیا میں نے کہا قرآن اللہ کے علم سے ہے جس نے اللہ کے علم کا کوئی کلام کار پڑا وہاں پر گیا انہوں نے اس میں کہا کہ اسے میرے لئے آپ کو کورائیں کا فرمایا لیکن میں نے ان کی بات کی طرف جواب نہ دی۔

کافول ہے بعد ازاں دالوں میں سے سب سے زیادہ نیچے امام احمد محبوب تھے۔

قصہ کافول ہے کہ بغلیں ڈوری کی وفات سے تقویٰ امام شافعی کی وفات سے سنن فوت ہو گئے۔ امام احمد کی وفات سے بدعات کا ظہور ہوگا۔ نیز فرمایا احمد بن حنبل امت میں پرکھ لے تھے۔ یعنی کافول ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی امانت کے بارے میں تکلیف پہنچے دالوں میں صابر تھے۔

ابو عرب بن حماس کے سامنے حضرت احمد کا ذکر کیا تو فرمایا وہ دین میں کس قدر بصیرت رکھنے والے تھے دنیا کے معاملہ میں کس قدر صابر تھے۔ جب کہ ہمارے میں کس قدر مصومات رکھنے والے تھے۔ صالحین سے کس قدر بڑے والے تھے۔ گذشتہ لوگوں کے کس قدر مشابہ تھے۔ ان پر دنیاوی فتن کی کئی فتنہ کر دیا یہ حالت کی تھی کی۔ امام احمد کو سزا دینے کے بعد بشر حافی نے فرمایا امام احمد کو معنی میں ڈالا گیا تو وہ سرخ سون فہر لگے۔ یہی کافول ہے امام کی آزمائش سے کھل گیا بعد میں علی بن احمد بنی نے مجھ سے کہا اسلام میں امام احمد کی شخصیت کا مطالعہ کسی نے نہیں کیا۔ مجھے ان کی بات پر بڑا تعجب ہوا۔ میں اپنی عید کا نام بن سلام کے پاس گیا میں نے علی بن مدنی کافول ذکر کیا انہوں نے فرمایا علی بن مدنی نے کج کہا سنے کہ امتداد کے ان ابو بکر کا نثار و دعوانہ مل گئے تھے لیکن احمد بن حنبل کو انہوں نے انصار نہیں ملے تھے بلکہ ابو عید نے امام احمد کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا میں نے اسلام میں ان جیسا شخص نہیں دیکھا اسحاق بن دعویم کافول ہے کہ امام احمد دین میں بر اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان بہت تھے علی بن مدنی کافول ہے۔ جب میں کسی آزمائش میں ڈالا جاؤں اور امام احمد اس کے بہت کڑی ہے میں تو مجھے کوئی پروا نہیں میں اس حالت میں بھی اللہ سے ملاقات کروں۔ نیز انہیں کافول ہے میں امام کو اپنے اور اللہ کے مابین بہت سمجھتا ہوں بلکہ فرمایا امام احمد بھی برأت کون کر سکتا ہے۔

یعنی بن یحییٰ کافول ہے چند چیزوں میں امام احمد ان میں ضعیف بالکل مثلاً اچھے محدث تھے محدث علی بن دعویم۔ عالم باطن۔ حافل۔ چاروں میں ان کا کوئی ہمسہ نہیں تھا۔ یعنی بن یحییٰ کافول ہے ہم میں سے بعض نے امام احمد جیسا اپنے کسی کو نہیں پایا کا نام ہے۔ وہ علی کافول ہے میں امام کو اپنے اور اللہ کے درمیان بہت سمجھتا ہوں۔ دعوانہ بن علی کافول ہے اللہ نے اس امت پر چار افراد کے بارے میں اس فرمایا

(۱) امام شافعی رحمت اللہ علیہ کو پیدا فرمایا جنہوں نے امت کو کچھ کر ان کی تحسیر بیان کی ان کے کلمات کو بیان کیا حد کے خاص و عام کو بھی جان گیا۔

(۲) ابو حنیفہ نے فرمایا کہ امام احمد نے حدیث کے فرائض کو واضح فرمایا۔

(۳) یحییٰ بن یحییٰ جنہوں نے احادیث سے کذب اور کیا۔

(۴) امام احمد کو پیدا فرمایا جنہوں نے اپنے مثال کا بہت قوی کا مظاہرہ فرمایا۔

اگر یہ چار افراد ہوتے تو لوگ ہلاک ہو جاتے ابو بکر بن ابی واؤ کا کافول ہے امام میں ضعیف بالکل زمانہ پر طاق تھے امام بکر بن محمد بن محمد بن احمد کافول ہے میں نے امام احمد بن حنبل کی شکل کسی کو نہیں دیکھا۔ ابو واؤ کا کافول ہے ہم نے اپنے اصحاب میں امام سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔ یعنی نے حاکم کے واسطے سے یحییٰ بن محمد بن ابی کافول نقل کیا ہے کہ ہم کو ابو عبد اللہ احمد بن حنبل نے امام کے بارے میں اشعار دیے۔

(۱) اگر تو ہمارے امام کے بارے میں سوال کرے تو وہ قلم ہے لوگوں میں سے سترے انہی سے تسک کیا۔

(۲) وہ آپ بھی کے بعد ان لوگوں کا جانشین ہے جو ضعیفوں کے جانشین بنے اور دین سے چلے گئے۔

وہ عمر پر عمر کے مانند ہیں مثال کی برابری اس کی مانند مثال ہی کرتی ہے صحیح میں آپ ﷺ کا رشتہ انصاری ہے جبری امت کا ایک گروہ پیش حق پر ہے کا جانشین کی مخالفت ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا کی حتیٰ کہ اللہ کا امر آپ نے کا اور وہی رہا جس نے جتنی نے متعدد طرق سے آپ کا رشتہ انصاری کیا ہے کہ اس فہم کو کھٹ سے اس کے عادل ہی اظہار کیے وہ اس سے حد سے تجاوز کرنے والوں کی تحریف کو ظہور کی منسوب کی ہوئی باتوں کو جانشین کی تادیب کا اور کریں گے۔ یہ حد سے عرض ہے اس کے انداز میں ضعیف ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ابن عبد اللہ نے اس کو صحیح قرار دیتے ہوئے اس کے بارے میں ہر حال فہم کے انداز پر بہت بکڑی ہے۔ امام احمد علی فہم کے انداز میں ہے۔

ابراہیم بن مہاس نے اسی سال وسط شعبان میں سرمن نامی میں وفات پائی۔ حسن بن خالد بن زرارہ خلیفہ ابراہیم بن شعبان نے کہا ابراہیم بن مہاس نے اسی سال ہی انھیں میں وفات پائی۔
 میں نے ایک جو احمد بن سعید دہلی حارث بن اسد کا بیٹا امام شافعی کے دوست احمد بن حنبلہ کی انھیں امواض بن معاویہ کی بیٹی کے بیٹے عمر سعد بن ہرون انصاری و ہرون بن مری نے اسی سال وفات پائی۔

واقعات ۲۳۳ھ

اس سال مصر میں خلیفہ متوکل شہانہ فوت کے ساتھ دمشق آیا، یہ ایک تاریخی دن تھا اس نے وہاں اقامت کا ارادہ کیا اور انھوں نے حکومت کے ذخائر کو بھی وہاں منتقل کرنے کا حکم دیا، خلافت خیر کرانے کا حکم دیا، چنانچہ دار کے راسخ میں خلافت خیر کرانے کے ایک عرصہ تک متوکل نے وہاں اقامت کی، پھر اس نے اسے ہمسایہ چا کیو میں اس کی ہوا سردتر وہاں کا پانی عراق کے پانی کے مقابلہ میں زیادہ سخت تھا، موسم گرما میں زوال کے بعد سے ہوا چھوڑنا شروع ہوتی تھی لیکن اس میں شدت اور بھاری زیادتی ہوتی رہتی تھی، اس نے ہوسو بھی وہاں زیادہ دیکھے، موسم سرد وہاں کی آمد پر تھوڑا سا گرمی اور سخت برف پڑی، دیکھی اس کے ساتھی و فراوانی زیادتی کی وجہ سے اشیاء کے ذخیرے میں بھی بہت اضافہ ہو گیا۔ وارش اور برف باری کے باعث مال بھی رک گئے۔ بالآخر وہاں سے وہ آگیا گیا۔ پھر اس نے بلاد روم کی طرف بھیجا، دمشق میں وہ ہوسو بھی قیام کرنے بعد صاف آگیا۔ جس سے اہل بغداد بہت خوش ہوئے۔ اسی زمانہ میں متوکل کو دو بیٹے دو پیا گیا جو آپ ﷺ کے اٹھایا جاتا تھا۔ پھر متوکل بہت خوش ہوا۔ یہ بیٹے و بیٹہ و بیٹہ کے موقع پر آپ ﷺ کے آگے آگے اٹھایا جاتا تھا۔ اصل میں یہ بھائی کا تھا اس نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو یہ اٹھا۔ انھوں نے آپ ﷺ کو یہ گویا پھر متوکل نے پائیس افسر کو حکم دیا کہ اس کے سامنے دو بیٹے اسی طرح اٹھایا جائے جس طرح آپ کے سامنے اٹھا جاتا تھا۔

سال رواں ہی میں متوکل نے تخلص طیب سے ناراض ہو کر اسے جلاوطن کر دیا اور اس کے مال پر کاغذ ہوا گیا۔ اس سال عبد الصمد نے لوگوں کو کچ کر دیا۔ اس برس میں دہلی، بیہو کی جنس افسر بھاری کی شعائیں اٹھا چکا تھا، عی روز آئے ساتھ میں ملحق، اسکا فی میں سوی، کھلی ہمدان صمد و عبد الصمد بن عثمان بن علی بن محمد و زبیر بن عبد الملک ان ریاست متوکل اصلاح متعلق یعقوب بن اسحاق نے اسی سال وفات پائی۔

واقعات ۲۳۵ھ

اسی سال متوکل نے ماحوزہ و شہر طائے اور اس کی بھروسے کے گھوڑے کا حکم دیا، کہا گیا کہ اس نے اس کی خیر اور اور وفادار کے عمل کا احاطہ کیا۔

اسی زمانہ میں مختلف شہروں میں زلزلے آئے ان میں سے ایک اٹلا کیو شہر ہے جس میں زلزلے کی وجہ سے چند سو گھر تھکے چند سو گھر تھکے اس کی فصلیں سے نوے سو اکر بڑھ کر گئے گھر ہوں کے دشمن و افوں سے خوفناک آواز بنی کی گئیں، ہاتھ گھر دس سے اوڑے ہوئے ہوتے تھکے اس کی سمت میں اقرا بنی پھاڑ کر کہا وہ سترہ گھر میں تھکے تھکے وقت صمد نے حرکت کی تیار کیا کر کے وہاں پہنچا وہاں ہمدان و ہمدان اس سے ایک میل کے بعد پہنچ گئے جس کا کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ کہاں گئی۔

ابو الحسن بن جریہ کا قول ہے اہل تھیس نے مسلسل شہر کی آواز سنیں جس سے بہت سے افراد ہلاک ہو گئے، وہی کا قول ہے اسی سال وہ دار بن حمران بن ابراہیم بن اسحاق طرکوس معینہ ہلاک ہوا، اصل شمار میں بھی زلزلہ آیا، انھوں نے اہل سمیت اہل آپ، اس کے ساتھ ساتھ ہمدان ہو گئے۔ انھوں نے ہمدان بن جریہ دینے اہل سمیت ہلاک ہو گیا۔ سال رواں ہی میں ایک کچھ پشیمان ملک ہو گیا، اہل تھیس و اہل

طائفہ داعی، اہم میں فروغت ہوئے تھے۔ بحر متحکم نے آدمی بھیج کر اس پر بہت مال خرچ کیا حتیٰ کہ چشمہ و بار اہل آیا۔

اسحاق بن اسرار کل، سوار بن عبد اللہ قاضی، مالک المرادی کی اسی سال وفات ہوئی۔

اسی زمانہ میں دیوان الوقیع کا دفتر تاج بن سلاہاک جو متحکم کے نزدیک اس کا پار تہ تھا۔ بحر ایک واقعہ جس میں حد تک نوبت پہنچی تھی کہ
اس نے اس کی گل چاہیہ آدمی پر قبضہ کر لیا۔ ان جرم کے تفصیل سے اس کا واقعہ بیان کیا ہے۔

امام بن عبد الرحمن، محمد کے مہمان اور ابراہیم ابن الحسن القواسی مامد بن نصیر فیضاہری، اسحاق بن ابی اسرار کل و اسماعیل بن موی ذوالنور مصری و عبد الرحمن
بن ابی الیچہ و محمد بن داؤد، دشنام بن قمار، ابی عراب نفیس نے اسی سال وفات پائی۔

ابن المرادمی۔۔۔ الزعفرانی۔ پانچویں مئی بن اسحاق ابن الحسن بن المرادمی ہے۔ قاشان کی ایک ہستی کی طرف سے منسوب ہونے کی وجہ
سے راندنی کہلاتا ہے۔ بحر بعد میں پہلے پہلے زندہ حیات پر نکاح بھی تصنیف فرمائی۔

ان میں خویاں بھی تھیں، لیکن انہوں نے اپنی خوبیوں کو دنیا و آخرت میں نقصان دہ چیزوں میں استعمال کیا۔ ابن الجوزی کے بیان کے
مطابق ص ۲۹۲ میں ان کے حالات تفصیل سے بیان کئے۔ یہاں پر ان کا تذکرہ ابن خلکان کی حدیث سے کیا۔ لیکن انہوں نے ان کی وفات
کا تذکرہ ہی نہیں کیا۔ ان پر ان کا حال مشتبہ ہو گیا۔ انہوں نے جرج کے بجائے ان کی قرطبہ کی، چنانچہ فرمایا وہ اربعین امام بن اسحاق
المرادمی و ابن اسلم و رحم کلام میں انہوں نے گفتگو کی اپنے زمانہ کے فضلاء میں سے تھے۔ جو وہ سو کہ قرطبہ انہوں نے کتب تصنیف
فرمائی۔ فقہ ابن حجر، کتاب التاج، کتاب الزمرۃ، کتاب القصب و غیرہ لکھا تھا سے جس پر ان میں خویاں تھیں علماء سے ان کی
گفتگو ہوئی و مفرودہ یہ اعتبار کیا جسے اہل کلام نے اس سے نقل کیا۔ ۵۴۵ھ مالک بن طوق بھائی کی فرادہ میں وفات پائی بعض کا قول ہے
بلکہ ان میں وفات پائی اسے ابن خلکان کے الفاظ میں روایت کیا گیا جو غلط ہے۔ ابن الجوزی ان کا سن وفات ۵۴۸ھ ذکر کیا جیسا کہ
ہاں بطور اہت سے لکھا تھا ان کے حالات بیان ہو گئے۔

ذوالنور مصری، قوی بن ابی ایوب بعض کا قول ہے انی بعض بن ابی ایوب مصری مشہور شارح نہیں سے جس پر ابن خلکان نے وفات
میں ان کے حالات بیان کرتے ہوئے آپ کے فضائل اور احوال ارکے اور آپ کی وفات اسی سن میں بیان کی۔ بعض کا قول ہے آپ کا سن وفات
۵۴۹ھ ہے بعض نے اسی وفات ۵۴۸ھ بیان کیا۔ متوحا کو نام مالک سے روایت کرنے والوں میں آپ کا تذکرہ ہوتا ہے۔ ابن عسک نے تاریخ مصر
میں آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا آپ کے والد کو بکا باشندہ تھا۔ بعض کا قول ہے کہ والد اہل حکم میں تھا۔ آپ حکیم، فصیح شخص تھے۔
آپ سے آپ کی قرطبہ کا سب پر مجاہد آپ نے فرمایا اسی جنڈل اپنے گھوڑے سے کڑی زمین پر اس کے لئے سونے چاندی کی
وہ پیشانی کی ایک میں کل دوسری میں بنی تھا میں نے اس سے لکھا اس سے بچا۔

ایک بار متحکم کو آپ کی شکایت کی گئی اس نے قصہ آپ کو عرض فرمایا۔ جب آپ متحکم کے پاس پہنچے تو آپ نے دعا کیا جس سے متحکم کی
آنکھیں اٹھ اٹھ گئیں اس نے آپ کو ارازا کر نام کے ساتھ واپس لیا اس کے بعد جب بھی متحکم کے سامنے آپ کا ذکر آتا تو متحکم آپ کی
شریعت کرتا۔

واقعات ۵۶۲ھ

اسی سال میں بحر متحکم، حوزہ و تیارہ تعمیر خلافت میں فرمائش ہوا۔ خراہوں کو بلا کر ان کو خوب دیپ ایک تار بجی دن تھا۔
اسی سال میں ابن مسلمہ کوں کے مہمان تھے کہ لیکن ان کا معاملہ ہوا چار ہزار مسلمان قیدیوں کو تہہ پیکر آ کر لایا گیا۔
اسی سال میں مہمان میں بعد اس میں مسلسل حدود و زوہاد بارش ہوئی۔ بارش کافی میں بارش ہوئی جس کا پانی تازہ خون تھا۔
اسی سال میں ابن یسماں اللہ بھی نے لوگوں کو بج کر لایا تو اس میں سے موم حرج کے پختہ کھ میں عبد اللہ بن طاہر نے بج کیا۔

سیویہ کی کتاب شاہ کیس لیکن آپ نے نہیں سنائی۔ بعض لوگوں نے اس بارے میں آپ کو کلامت کی۔ آپ نے فرمایا کہ کتاب سیویہ میری قرآنی آیات کی ہے۔ میں نے اس پر اجازت قبول نہیں کی۔ اس کے بعد احادیث سے عدالت کے حضور ایک پانچویں نے گانا گایا: *السلام ان مصابحکم رجلاً* *وہا السلام فصیحہ غلطہ۔* حاضرین نے اس شعر میں لفظ *مصابح* کو بدعنوانی سمجھا دیا۔ اگر حسبِ ہوا اس کی تفسیر ہے۔ پیرام ہے یا غیر اہم ہے۔ باہلی نے کہا کہ میں نے فارسی حسبِ دینے کی یاد ہے اسے حسبِ باغیغہ نے آپ کو بلوا کر آپ سے حج چھانر مارلی ہو یا آپ نے اشاعت میں جواب دیا۔ بحر طینہ نے سوال کیا۔ ہذاں فہم ما ہذاں وہیں ہذاں جس کس سے آپ کا تعلق ہے جس نے کہا ہذاں وہی ہے۔ چار فیض نے سہری زبان میں مجھ سے بات کرتا شروع کر دی اس نے ہنس کے بجائے ہنس کہا۔ ٹیگہ ہادی نے ان میں ہم کو کہا۔ سے ادا ہوا ہم سے توجہ لی کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہہ کر کہا کہ ہمیں یہاں سے توجہ کیا۔ نور محمد سے مشغول ہو کر آیا۔ پھر اس نے حسبِ کی جود ریاست کی۔ میں نے کہا کہ معاملہ معمولی العود ہے۔ پڑی۔ آپ نے۔ سے حواہ کیا تو آپ نے خود اس سے اسے مطلوب کیا۔ یاغیغہ نے آپ کو ایک ہزار دھندلا دیا۔ سے نصرت کیا۔ آپ نے اللہ کے لئے ذمی کے ایک سو ہزار چھوڑے تھے تو اللہ نے اس کے بدلے آپ کو ایک ہزار دھندلا دیے۔ یہ ٹیگہ ہادی قرآنی آیت پر بحث کی وجہ سے آپ کو ایک ہزار دھندلا دیا۔

میرے آپ سے تقاضا ہے کہ ایک شخص کو کتاب سہیجہ پوری پڑھ کر کتابی آخر میں اس نے کہا اسے فتح اللہ آپ کا بہترین مددگار و فرزند ہے مجھے اس کتاب کا ایک طرف بھی کچھ نہیں ملتا۔ آپ مالانی نے اسی سال ۱۳۸۸ھ میں فوت ہوئے۔

واقعات ۱۲۲۸ھ

اس سال مصر نے وسیف ترکی کو مدین سے موسم گرما کی جگہ لانے کے لئے مجباً کیونکر دی بادشاہ نے جلا شام کا مہرہ کیا تھا اس وجہ سے عظیم نے صیغہ کو تباہ کیا اس کے ساتھ ہی بھی فوج تیار کی۔ عظیم نے اسے مدین سے لڑنے سے قانع نہ ہو کر عالم اسلام تک صحرے پر توجہ کیا مگر وہاں عظیم نے مصر کے عراق کے اہم کو طویل عرصہ تکھا جس میں کثرت قرآنی آیات مکتوب بھی جوڑ دیں پراچھا نے عالم اسلام کی طرف رغبت دہانے والی تھی۔

اسی زمانہ میں ۳۳۳ھ بمطابق ۹۴۵ء میں خلافت سے دستبردار ہو گئے انہوں نے اسی پرگاہوں کی گواہی بھی دلائی۔ انہوں نے کہ خلافت سے عاجز آنے کی وجہ سے یہ کیا کیا۔ لہذا اہم مسلمان ہماری بیعت سے آزاد ہو۔ کیونکہ انھیں ان کے ہمارے مشعر نے دستبردار نہ ہونے کی صورت میں لڑائی کی دھمکی دی تھی کہ انتصاف کی دستبرد دی جائے۔ چنانچہ کہیں وہ اب کچھ بے بدولت پیدا تھا۔ جس کا حدود اسے ترکی کے امر و نہی دیا تھا۔ چنانچہ گواہوں و درجہ نیلوں، افسروں، سرداروں اور عام لوگوں کی سوگندوں میں اس نے اس بار سے من خلید دیا۔ نیز اس بار سے جس میں نے قیام خلیفہ کو آغا خان میں بھیجا تاکہ وہ گواہی اسی سے بخیر ہو کر سنا دے۔ خطوں میں اس کا اعلان کر کے بار بار پورے گیسے کی جگہوں پر آ رہا۔ لیکن انھان کے ساتھ بغاوت ہے۔

آپ نے انسان سے حکمت چھین کر اپنے لڑکے کو بے کار اور ادا کیا جس کا نقشہ براہی اس کے خلاف تھی۔ چنانچہ اپنے والد کے فکر کے جواں نے پھر ادا کی عمل نہیں کئے تھے کیا ہی سزا مل سکتے! آخر میں لاکھ بھاری شہس کی موت واقع ہو گئی۔

مصر نے خواب دیکھا کہ وہ اہل ان کی طرف بڑھی چڑھے چڑھے سب سے آخری مینیو میں بڑھی تک چا گیا۔ اس نے مصریوں سے خواب کی تعبیر دہشت کی تو انہوں نے بتا دیا کہ تیری خلافت مینیو کی سال تک پئے گی۔ حالانکہ اس سے مراد اس کی عمر کے مینیو سال تھے جو اس سال کے آخر میں ہوئے ہوئے تھے۔

بعض کا قول ہے کہ جب ایک روز خلیفہ مصر کے پاس مجھے نہایت زور سے اس پر عاری تھا۔ بعض ساتھیوں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے کہہ کر میں نے اس خط کو جواب میں لکھ دیا۔ دیکھا اے تو کو تو پاک ہوئے نہ مجھے کئی کی، مجھ پر غلام بھی نہ ہو، نہ عورت بھی۔ تم جلد خود پورے روز تک

ہی اس سے فائدہ حاصل کر سکے گا پھر تیرا اٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ اس نے کہا میں اپنی گھبراہٹ اور آنکھوں پر کاپڑ نہیں پاسکتا۔ اس کے چہرہ پر بازو اور کار ساقیوں نے اس سے کہا شراب میں صدقہ اور کذب دونوں کا اجمال ہوتا ہے۔ اٹھ ہمارے ساتھ شراب کی مجلس میں بیکار ہو کر تیری گھبراہٹ دور ہو۔ چنانچہ اس نے شراب کا حکم دیا۔ شراب لائی گئی۔ اس کے ساتھی بھی آگئے لیکن وہ وطن سے تھکے ہوئے تھے۔ مسلسل اس کی یہ ہی حالت رہی حتیٰ کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

مؤرخین کا مختصر کی اس بیماری کے بارے میں اختلاف ہے جس کے سبب اس کا انتقال ہوا۔ بعض کا قول ہے اس کے سر میں بیماری تھی جس کی وجہ سے اس کے کان میں میل کے قطرے اڑا دیے گئے۔ جب وہ قطرے اس کے دماغ تک پہنچے تو جلد ہی اس کی وفات ہو گئی۔ بعض کا قول ہے اس کے معدہ میں دھماکا ہوا تھا جس کے سبب یہ بھٹک گیا۔ اسی کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا۔ بعض کا قول ہے اس کے حلقہ میں مسلسل دس روز تک درد ہوا جس کے بعد اس کی وفات ہو گئی۔ بعض کا قول ہے بچھنے لگانے والے نے زہریلے نشتر سے اس کی فصد کی۔ اسی روز اس کا انتقال ہو گیا۔

ابن جریر کا قول ہے بعض ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ جب یہ بچھنے لگانے والا گھر آیا تو اسے بخار تھا۔ اس نے اپنے شاگرد کو بلا کر کہا مجھے بچھنے لگادے اس کے شاگرد نے استاد سے اسے فصد لگایا۔ اللہ نے اس بچھنے لگانے والے کو بھلا دیا۔ اسے پادری نہیں رہا حتیٰ کہ اسے فصد کے بعد یاد آیا۔ جبکہ ہر اس میں سرایت کر گیا۔ اس نے وصیت کی اور اسی وقت اس کا انتقال ہو گیا۔ ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ عرضیہ وفات میں عیادت کے لئے اس کے پاس آیا اس نے خلیفہ سے طبیعت کے بارے میں پوچھا اس نے کہا میری دنیا و آخرت دونوں جا ہو گئی۔ بعض کا قول ہے جب لوگ اس کے درگاہ میں تھے اور دروغ کی سے بچاؤ ہو گیا تو اس نے یہ شعر پڑھا دنیا کے حصول پر میرا نفس خوش نہیں ہو اب میں رب کے رب کے پاس جا رہا ہوں۔

اسی سال بکھڑوں رجب الاول عصر کے وقت اتوار کے دن بکھڑوں سال بڑھکھڑوں سال چار ماہ کی عمر میں اس کی وفات ہو گئی۔ چلا خلیفہ کلچہ ماہ اس کی خلافت پائی رہی۔

ابن جریر نے بعض حضرات کا قول نقل کیا ہے کہ مختصر کے خلیفہ بننے کے بعد یہ بات عام ہوئی کہ چھ ماہ سے زائد مختصر کی خلافت نہیں قائم رہ سکے گی۔ حکومت کی وجہ سے اپنے والد کو قتل کرنے والے کی حکومت اس سے زیادہ قائم نہیں رہ سکتی۔ جیسا کہ شیرہ پور بن کسری نے اپنے والد کو قتل کیا تو اس کی حکومت چھ ماہ سے زیادہ عرصہ قائم نہ کی۔ یہاں پر بھی اسی طرح ہوا۔

مختصر بڑی آنکھوں بلند ناک۔ کوتاہ قد۔ پارعب۔ مسین بدن والا تھا۔ یہ بنی عباس کا پہلا خلیفہ تھا جس کی قبر کو اس کی والدہ حبیبہ رومیہ کے اشارہ سے لایا گیا تھا۔ مختصر کے عہد کلام میں سے ہے اٹھ تھالی ہاتھ والے کو عزت نہیں رہتا اگرچہ چنانچہ اس کی بیعتی سے طلوع ہو۔ اور حج والے کو ذلیل نہیں کرتا خواہ اس کا اپنا تالی بجاتے۔

ختم شد

حصہ دوم..... تاریخ ابن کثیر

دارالاشاعت ← اکی طبر مفتی کتب ایک نظر میں

خواتین کے مسائل اور ان کا حل ۲ جلد — مجمع در طب — مطلق شام الدین محمود فاضل ہند اور اعظم کراچی

غلامی رشیدیہ مطبعہ ————— حضرت مفتی رشید احمد گنگوہی

کتاب الکفایۃ والهدایۃ _____ مولانا عمران الحق نقیانی

تسبیح الطہروری لسانی اللہ وری مولانا محمد عتیق الدینی الہرئی

ہر شے از نورِ ہدیٰ للہ اکمل — حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی راج

فتاویٰ رحیمیہ اردو ۱۰ حصے — مولانا مفتی عبد الرحیم لاہوری

فقہ حنفی رحمہ اللہ ۳ جہے —

فتاویٰ عالمگیری اردو، اربلہ میں پیش لعلمائے اہل سنت کی مشائی — اورنگ زیب عالمگیر

قواعدی و آثار العلوم دیوبند ۱۲، حصے ۱۰، جلد ۱۔ —————
 مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۲ جلد کا حکم مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ

اسلام کا نیک نام اراضی

مسائل معارف القرآن (معارف القرآن میں کتب قرآنی احکام)

انسانی اعضا کی پیوندکاری

پراویہ نٹ فٹد

خواتین کے لیے شرعی احکام۔۔۔۔۔ الیہ فیرون احمد تھانوی مدظلہ

بیمہ زندگی ————— منبر امامت علیہ السلام

رہنیتی سفر سفر کے آداب و احکام

اسلامی قانون بکھج بلاق، روات۔ فضیل الرحمن شالہ عثمانی

عَلَامَةُ الْفَقْرِ

نماز کے آداب و احکام ————— إنشاء اللہ تعالیٰ مرحوم

قانون وزارت ————— مولانا مفتی رشید احمد صاحب

ذاریں کی تعمیری حیثیت ————— حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

الطبيب النورى شرح قدردى العلمى — مولانا محمد حنيف عثمانى

دین کی بامیں یعنی مسائل بہت سی زیور —

ہمارے عالمی مسائل ————— میرا ایک عزیز میرے علم و ادب کا صاحب

تاریخ اسلام

محدثان اخلاقى شريفاً لشرف الدقائق

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم من أجل الناس في كل زمان ومكان

یہ ہے، جس سے یہی اصولوں کا ہی سچا پہلو

وَالْإِسْلَامُ عَمَلٌ ۖ وَالْإِسْلَامُ عَمَلٌ ۖ وَالْإِسْلَامُ عَمَلٌ ۖ وَالْإِسْلَامُ عَمَلٌ ۖ وَالْإِسْلَامُ عَمَلٌ ۖ

أما في هذا الموضع فليس كذلك
لأنه لا يمكن أن يكون كذلك

